وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین

الحمد للہ کہ دریں ایام نیک فرجام کتاب معجزات رسالتمآب

مصنفہ جناب قاضی غلام علی صاحب مہری اعنی

مصباح المجالس

باہتمام علی بھائی شرف علی اینڈ کمپنی لمیٹڈ

تاجران کتب و مالکان مطبع محمدی گنپاوڈر روڈ مجگاؤں بمبئی ۱۰

دکان نمبر ۳۷۳ ابراہیم رحمت اللہ روڈ بمبئی ۳

۱

کروں پہلے ثنا[1] جاں آفریں کی
دکھائی جس نے سب کو راہ دیں کی

ثنا اوس کی نگارِ[2] ہر سخن ہے
بہارِ گلشن نو[3] کہن[4] ہے

ہے اِس سے مہرِ[5] دل کو تابداری
زباں کی تیغ کو ہے آبداری

نہ جس میں جلوہ گر حق کی صفت ہے
سخن گر دُر[6] ہے وہ بے کیفیت ہے

ہے نام اُس کا چراغ خانۂ دل
منور اُس سے ہے دُر دانۂ دل

تعالیٰ اللہ[7] عجب ہے ذاتِ معبود
کیا ہے جس نے سب عالم کو موجود

فلک کو بے ستوں[8] قائم کیا ہے
زمیں کو آب پر دائم[9] رکھا ہے

عطا اوس کو کیا گردش[10] ہمیشہ
رکھا ہے اس کو بے جنبش[11] ہمیشہ

کیا ہے مہر و مہ سے اوس کو پُرنور
کیا ہے انس[12] و جاں[13] سے اسکو معمور

وہ الحق[14] ہے یقیں معبود سب کا
نہیں ہے مثل و ثانی کوئی رب کا

مبرّا[15] ذات اُس کی ریب[16] سے ہے
منزہ[17] تر تمامی عیب سے ہے

ہے نافذ[18] حکم اُس کا سب جہاں میں
زمین و آسمان روح و رواں[19] میں

۱ه یعنی تعریف ۲ه یعنی زیبائش ۳ه یعنی نیا ۴ه یعنی پرانا ۵ه یعنی سورج ۶ه یعنی موتی ۷ه کلمہ تعریف ۸ه یعنی بے سہارا ۹ه یعنی ہمیشہ ۱۰ه یعنی پھیرنا ۱۱ه یعنی ہلنا ۱۲ه یعنی آدمی ۱۳ه یعنی جن ۱۴ه یعنی سچ ۱۵ه یعنی پاک ۱۶ه یعنی شک ۱۷ه یعنی پاک ۱۸ه یعنی جاری ۱۹ه یعنی جان

کہیں رحمت کے کھولا اُس نے سب باب	ضلالت کا کہیں بھیجا ہے اسباب
کسی کا دل کیا ایماں سے پُر نور	کسی کا شرک سے دل مثل دیجور
کہیں صبح ہدایت جلوہ گر ہے	کہیں شام ضلالت کا اثر ہے
کہیں گل کی نزاکت سے ہے مستی	کہیں بلبل ہے محو شے پرستی
کہیں نرگس کی مخموری کا ہے دور	کہیں لالہ کی خونخواری کا ہے طور
سبھی اُس بے نشاں کا یہ نشاں ہے	گواہی ذات کی اُس کے عیاں ہے
دکھا صنعت یہ گونا گوں اُسی نے	کیا پیچوں سے ظاہر چول اُسی نے
جہاں تک ہے سفیدی اور سیاہی	یہ بس ہے اُس کی قدرت کی گواہی
جہاں گر متفق ہو جاوے یکسر	نہ طاقت پاوے بازوے مگس پر
کہو پھر سب یہ قدرت کا تماشا	کہاں کوئی کر سکے کلّا و حاشا
عجب قدرت کا دکھلا اُس نے یہ رنگ	کیا ہے لعل کو ایجاد از سنگ
در حکمت دکھایا کر کے مفتوح	دیا صنعت سے مشت خاک کو روح
گرا کر ابر سے یک قطرۂ آب	صدف میں کر دکھایا گوہر ناب
گرا کر صلب سے یک قطرۂ خوں	رحم میں کر دکھایا ماہ گلگوں
اسی دریائے حکمت میں جہاں تاب	ہے نیلوفر فلک نیلوفر آب
تعالی اللہ عجب ہے وہ توانا	نہ ہے حکمت سے اُس کے کوئی دانا
دیا سب کو توانائی اُسی نے	یہ بینائی و دانائی اُسی نے
سوا اس کے کہاں کس میں رسائی	کہ پاوے معرفت سے آشنائی
خرد دور ہووے دانائی سے اُس کی	لگاوے دل شناسائی سے اُسکی
سبھی یہ اُس کی خواہش پر ہے موقوف	تصرف اُس کا ہے اور سب ہیں مصروف
جسے چاہے پلاوے جام مستی	جسے چاہے دکھاوے دام ہستی
یہ سب ہے کھیل قدرت کا اُسی کے	یہ سب ہے راز حکمت کا اُسی کے
عیاں گرچہ اُلوہیت ہے اُس کی	وہ بے کیف ماہیت ہے اُس کی

نہ واقف ہے کوئی اوس کی صفت سے
خیال و وہم بیشک خام ہیں سب
تفکر کا یہاں میدان ہے تنگ
کہاں ادراک کی پروانگی ہے
خموشی عین یہ اُس کی ثنا ہے
نبیؐ نے رکھ یہاں چہرے کو برخاک

نہ آگہ اُس کی کُنہ معرفت سے
یہاں خیل خرد گمنام ہیں سب
ہے پائے بخردی اس راہ میں لنگ
رسائی عقل کی دیوانگی ہے
عدم ہونے میں حاصل مدّعا ہے
کہے ہیں عاجزی سے ماعرفناک

مُناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات جلّ جلالہٗ وعزّ کمالہٗ

الٰہی کھول غنچہ میرے دل کا
بھرے ہیں اس میں خارِ معصیت سب
نہالِ بندگی افسردہ تر ہیں
ہوا ویران یہ گلشن سربسر اب
کر اس میں بحرِ رحمت سے رواں آب
خس و خارِ معاصی ہو ویں سب دور
نہ دے شیطاں کو مسکن اسکے در پر
کھلا غنچہ تو اس میں معرفت کا
کہ تا ہر دم نسیم حق پرستی
محبت کا ترے کر جامِ مے نوش
غمِ دُنیا بلائے جان و دل ہے
کہوں کس سے ترے سوا فریاد کس سے
نہ کر مقہور مجھ کو یا الٰہی
جفاکاروں کے رکھ اشرار سے دور
میرے پر اہل دل کو مہرباں کر

مُصفّا کر یہ گلشن آب و گل کا
خسِ ظلمت سے ہے بے کیفیت سب
سبھی نخلِ سعادت بے ثمر ہیں
طراوت کا نہ باقی ہے اثر اب
کہ تا یہ باغ پھر ہو جاوے سیراب
گُلِ اُمّید سے ہو جاوے معمور
مُسلّط نفس کو مت کر تمر پر
شگفتہ کر شگوفہ مغفرت کا
مشامِ جاں کو بخشے بوئے مستی
غمِ دنیا کروں دل سے فراموش
بلا میں پڑ دل و جاں منفعل ہے
کہوں جا حالتِ بیداد کس سے
نہ دے خجلت مجھ کو رو سیاہی
ستمگاروں کو کر ہر بار مقہور
بدوں کی ہر گھڑی کو تہ زباں کر

ا یعنی بھید ۲ یعنی فکر ۳ یعنی سمجھ ۴ یعنی نہیں ۵ یعنی ہم نے نہ پہچانا ۶ یعنی دعا ۷ یعنی ڈیوڑھی ۸ یعنی اُمیدوں کو پوری کرنے والا ۹ یعنی گناہ ۱۰ یعنی پودہ ۱۱ یعنی گھاس ۱۲ یعنی تاریکی ۱۳ یعنی جاری ۱۴ یعنی دریا ۱۵ یعنی غالب ۱۶ یعنی کلام ۱۷ یعنی شگفتگی ۱۸ یعنی کلی ۱۹ یعنی دماغ ۲۰ یعنی ہوا ۲۱ یعنی شرمندہ ۲۲ یعنی ظالم ۲۳ یعنی گرفتار ۲۴ یعنی شرمندگی ۲۵ یعنی ظالموں ۲۶ یعنی قتل ۲۷ یعنی بیہودہ

نگہ رکھ حاسدوں[1] کی چشم بد سے ‏ سدا محفوظ رکھ اُن کے حسد سے

کرے جو مجھ سے دُنیا میں بھلائی ‏ بھلائی اُس سے کر تو یا الٰہی

اُسے دے سُرخ روئی دو جہاں میں ‏ سدا آفت سے رکھ اُس کو اماں میں

مجھے دُشمن پہ فیروزی[2] عطا کر ‏ دَمادَم غیب سے روزی عطا کر

دے اپنے خوانِ نعمت سے نوالہ ‏ نہ دے غیروں کے مطبخ[3] کا حوالہ

برکت دے میرے اکل[4] و غذا میں ‏ رکھ اپنی ہر گھڑی قائم رضا میں

نہ دے منت کسو کی شرمساری ‏ گرا ہوں خاک پر دے مجھ کو یاری[5]

نہ کر رُسوا مجھے دونوں جہاں میں ‏ فضیحت سے رکھ اپنے تو اماں میں

رکھ عزت میری قائم تا قیامت ‏ نہ دے دل کو مرے داغ ندامت[6]

میرے ناموس[7] کو ہر دم نگہ رکھ ‏ زن[8] و فرزند کو بے غم نگہ رکھ

تواضع سے مجھے دے سربلندی ‏ عطا کر عاجزی اور حق پسندی

عنایت کر توکل[9] سے حضوری ‏ جہالت[10] سے نہ دے سر میں غروری

مرے دل کو ہمیشہ سادگی دے ‏ فریب و مکر سے آزادگی دے

مرا کینہ سے رکھ تو صاف سینہ ‏ نہ دے کس سے عداوت اور کینہ

نہ حاسد[11] کر مجھے تو کس بشر کا ‏ نہ کر بدخواہ کس کے مال و زر کا

مرا دل مو بمو از پائے تا فرق[12] ‏ ہزاروں عیب کے دریا میں ہے غرق[13]

سبھی یہ عیب کے دریا میں خونخوار ‏ میری کشتی تو ان دریا سے کر پار

مرے تو عیب کی کر پردہ داری ‏ نہ دے مجھ کو جہاں میں شرمساری

میرے پر یک کرم کی تو نظر کر ‏ جہاں میں عیب کو میرے ہنر کر

ہیں یارب غرق دریائے گنہ ہوں ‏ تبہ احوال ہوں اور رو سیہ ہوں

دکھا مت مجھ کو شامت اس گنہ کی ‏ عفو کر سب علامت اس گنہ کی

تیری رحمت کے دریا بے حصر[14] ہیں ‏ خروشاں اور جوشاں سر بسر ہیں

نہ کر مایوس[15] مجھ کو اپنے در سے ‏ نہ کر محروم رحمت کی نظر سے

[1] یعنی دشمنوں
[2] یعنی فتحمندی
[3] یعنی باورچی خانہ
[4] یعنی خوراک
[5] یعنی مدد
[6] یعنی شرمندگی
[7] یعنی عزت
[8] یعنی عورت اور بچے
[9] یعنی اللہ پر بھروسا کرنا
[10] یعنی نادانی
[11] یعنی دشمن
[12] یعنی سر
[13] یعنی ڈوبا ہوا
[14] یعنی بے انتہا
[15] یعنی ناامید

باقی ۳

دعا کو کر میری مقبول یارب — اجابت کا دعا میں دے اثر اب
طفیل اس مصطفیٰ کے یا الٰہی — گنہ کی دھو میرے دل سے سیاہی
سخن میرا نہایت دل کشا کر — قبولِ بارگاہِ مصطفیٰ کر
دے ہر اک کو اسے پڑھنے کا تو شوق — ہر اک سامع کو دے سننے کا تو ذوق
فصاحت دے میری شیریں زباں میں — ملاحت دے میرے رنگیں بیاں میں
رواج اس کا جہاں میں رکھ حشر تک — اسے مقبول کر بعث[1] و نشر تک
مہرباں کر سخن فہماں کو ہر دم — زباں کر بند بدگویاں[2] کی محکم[3]
کرے جو اس سخن میں عیب جوئی — دے ان کو دو جہاں میں زرد روئی
رکھ اس گلشن کو تو سیراب[4] دائم — گلوں کو اس کے رکھ شاداب[5] دائم
معطر کر مشام اس سے جہاں کا — کر اس گل[6] کو حمائل[7] سب کی جاں کا
ارادہ سب کا قائم اس پہ رکھ تو — عقیدہ سب کا دائم اس پہ رکھ تو
دکھا فیض اس کا مجھ کو دو جہاں میں — ہر اک آفت سے رکھ امن و اماں میں
میرے ماں باپ کے مرقد[7] میں دے نور — کر ان کی روح کو رحمت سے مسرور
میرے فرزند کی بھی عمر کر طول — کر اس کو دو جہاں میں اپنا مقبول
کر اس کو علم اور دانش[8] سے معمور — اسے رکھ ہر گھڑی عالم میں مشہور
مرے بھی دوستوں کو شادماں رکھ — سلامت ان کا ایماں درجہاں رکھ
مرے دشمن کو کر مقہور ہر دم — عداوت سے رکھ ان کو دور ہر دم
اماں دے ہر بلا سے جاں کو میرے — سلامت رکھ سدا ایماں کو میرے
قبول اس دم میری یارب دعا کر — میری مقبول ہر دم التجا کر
نہ ہووے راہ زن[9] شیطان میرا — نہ غارت کر سکے ایمان میرا
اجل کی جب میری آوے گی نوبت — دکھا تو اس گھڑی آثار[10] رحمت
میری مشکل وہاں آسان کر تو — میرے ہمراہ میرا ایمان کر تو
میری کر قبر کو رحمت سے معمور — منور[11] کر اسے جوں مشعلِ نور

[1] یعنی قیامت تک [2] یعنی برا بکنے والے [3] یعنی مضبوط [4] یعنی تر [5] یعنی تر و تازہ [6] یعنی پھول [7] یعنی ہار

[7] یعنی قبر [8] یعنی عقل [9] یعنی رستہ روکنے والا [10] یعنی نشانیاں [11] یعنی روشن

قیامت جس گھڑی ہووے گی قائم　　نہ کر سب میں مجھے رُسوا و نادم
مجھے داخل کر اُمّت میں نبیؐ کی　　وہاں رکھ ظلِّ[۱] رافت میں نبیؐ کی
شفاعت سے نہ کر حضرت کی محروم　　جوار[۲] و قرب سے کر اُن کے موسوم
دکھا رحمت سے تو گلزار اپنا　　عنایت کر وہاں دیدار اپنا
الٰہی گرچہ ہوں میں پُرعلائق[۳]　　نہیں اس شان کے ہرگز ہوں لائق
وسیلہ ہے نبیؐ کا خاص مادام[۴]　　طفیل اُن کے دعا پاوے یہ اتمام

نعت النبی صلّے اللہ علیہ و آلہ وصحابہ وسلم

زباں مدّاح[۵] ہے ہر دم نبیؐ کی　　ثنا ہے روح سے ہمدم نبیؐ کی
نبیؐ مجھ کو بتا اب کون ہیں وہ　　محمدؐ آفتاب کون[۶] ہیں وہ
ثنا قرآں میں جن کی عیاں ہے　　ثنا گو خالق ہر دو جہاں ہے
وہ ہیں حسنتم[۷] شالار[۸] اُمّت　　شفیع[۹] المذنبیں غمخوار[۱۰] اُمّت
امام[۱۱] الانبیا والمُرسلیں ہیں　　مُقرر رحمۃ[۱۲] للعالمیں ہیں
ملا لولاک[۱۳] کا خوش تاج اُن کو　　ہوئی ہے عرش پر معراج اُن کو
ہدایت جن سے پائی ہے جہاں سب　　قبائے بزم ہستی انس و جاں سب
نہال قُم فَاَنذِر[۱۴] جن کا قامت　　لَعَمرُکَ[۱۵] جن کی ہے شانِ کرامت
جبیں ہے وَالضُّحیٰ وَاللَّیل گیسو　　مقوّس[۱۶] قابَ[۱۷] قوسین اُن کی ابرو
ہے وَالشَّمس اُن کے رخسار کی تعریف　　اَلَم نَشرَح میں ہے سینے کی توصیف
ہیں مَا زَاغَ[۱۸] البَصَر چشم جہاں بیں　　دلیل اِذ دَنیٰ[۱۹] دست گہر چیں
ہے سُبحَانَ[۲۰] الَّذِی اَسریٰ سواری　　وَمَا اَوحیٰ[۲۱] ہے تختِ نامداری
ہے خلوت گاہ بزمِ لِی مَعَ اللہ[۲۲]　　ہے جلوت گاہ اَنَا مِن نُورِ[۲۳] اللہ
ہیں رضی[۲۴] اللہ عنہم چار کردر　　ہیں اُمّ المومنیں[۲۵] فراش بستر
علیٰ خُلُقٍ[۲۶] عَظِیم اُن کی صفت ہے　　وَمَا یَنطِقُ[۲۷] زباں کی کیفیت ہے

۲۰ وَتَیٰ الخ حدیث ۲۳ حدیث شریف آنا من نور اللہ ۲۴ اشارہ طرف اصحاب رسول صلعم کے ۲۵ ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

غرض جن کا ہے یہ مظہر یہ شان
ثنا اُن کی کرے کس میں ہے امکان
ثنا اُن کی ہے سب قرآں میں ظاہر
بیاں اُن کا ہے اوّل تا بہ آخر
سوائے حق کے کوئی تعریف اُن کی
نہ ممکن کر سکے توصیف اُن کی
ثنا گوئی کہاں کس سے ادا ہو
وہی جانے جو عالم کا خدا ہو
ثنا گوئی کا دعویٰ سب غلط ہے
یہ شوخی اور گستاخی فقط ہے
ہے اقرارِ قصوری میں حضوری
ثنا ہے محض اقرارِ قصوری

دوسری مناجات در جناب سیّد کائنات

اے رحمت کے عجب دریائے موّاج
رموز آگاہ خلوت گاہِ معراج
اے عالی گوہرِ دُرجِ بلاغت
مُعلّیٰ نیّرِ برجِ شفاعت
اے حامیٔ سب گنہگاروں کے نامی
وسیلے عاصیوں کے بس گرامی
میں ہوں فدوی تمہارا سخت عاصی
سراپا غرق دریائے معاصی
کرو آسان سب مشکل کو میرے
کشش بخشو تمہاری دل کو میرے
تمہارا مجھ کو ہے دائم وسیلہ
سدا اپنا رکھو قائم وسیلہ
بچاؤ سب پریشانی سے مجھ کو
گرفتاری و حیرانی سے مجھ کو
مجھے دو سُرخ روئی دو جہاں میں
فضیحت مت کرو سب انس و جاں میں
وسیلہ بس تمہارا مجھ کو ہے آج
کرو مت اور کا کب مجھ کو محتاج
جوار و قرب میں اپنے مکاں دو
مجھے بدخواہ کے شر سے اماں دو
مددگاری کرو اللہ میری
حمایت یا رسول اللہ میری
قیامت میں شفاعت کرکے یکبار
لجا جنت میں بخشو حق کا دیدار
کرو مت اپنی اس دولت سے محروم
جوار و قرب کی دولت سے محروم
بحقِّ چار اصحابِ گرامی
کہ جو حضرت کے ہیں احباب نامی
بحقِّ آل و ازواجِ مطہّر
دعا مقبول یہ ہو جاوے یکسر

---

[1] یعنے تعریف [2] یعنے سردار دونوں جہان کے [3] یعنے موج مارنے والے [4] یعنے موتی رکھنے کا ڈبہ [5] یعنے ستارا [6] یعنے سایہ کرنے والے [7] یعنے بزرگ [8] یعنے کا مقام [9] یعنے گناہ [10] یعنے دشمن [11] یعنے نعمت [12] یعنے دوستوں

سبب تالیفِ مجالس

سخن گنجینۂ راز نہاں ہے
سخن آئینۂ حسن جہاں ہے

سخن کا ہے عجب گلزار دلکش
سخن کا ہے عجب چشمۂ رواں بخش

سخن ہو اور مدح مصطفےٰ ہو
یہ بلبل اور وہ گل دلکشا ہو

پھر اُس کی کیفیت بس ہے نوادر
سخن وے ہیں یقیں رشک جواہر

ہر ایک مدّاح مدح احمدی سے
ہوا محفوظ فیض سرمدی سے

خصوصاً عم میرے مقبول باری
قیامت تک ہے اُن کا فیض جاری

ہیں بارہ مجلسیں جو اُن سے تصنیف
کروں اُس شعر کی کس منہ سے تعریف

ہے احوال اُس میں سلطانِ ہدیٰ کا
محمد مصطفےٰ بدرالدجےٰ کا

فصاحت کا ہے وہ دریا گہر خیز
لطافت کا ہے گلشن راحت انگیز

تلازم میں ہیں موتی بے بہا سب
مسلسل آبدار و دلربا سب

صفائی اور مزا اُس میں عجب ہے
سخن وہ سربسر مقبول رب ہے

کرے پُرنور حق مرقد کو اُن کے
منوّر تربتِ امجد کو اُن کے

مقامِ قُرب سے کر اُن کو مسرور
کرے رحمت سے اُن کی روح معمور

نبی کی ذات سے وہ فیض پاویں
وے بارہ مجلسیں جنت میں جاویں

سوا اُن مجلسوں کے اور وافر
بیاں حضرت کی ہے عظمت کا نادر

سیر کی ہے کتابوں میں وہ مرقوم
نہیں ہے عام وہ ہر اک کو معلوم

سو اس باعث یہ فدوی خاکپا نے
غلامِ بارگاہِ مصطفےٰ نے

کتابوں سے تمامی منتخب کر
جمع احوال پُراجلال سب کر

کیا بارہ مجالس اور منظوم
کیا نادر ہر اک میں حال مرقوم

بزرگی کا بیاں حضرت کی سب ہے
نوادر قیل و قال اسمیں عجب ہے

نہیں ہے شعر میرا گرچہ پختہ
وے مضمون ہے اس کا خجستہ

۱ یعنی خزانہ ۲ یعنی دل کو کھینچنے والا ۳ یعنی جان بخشنے والا ۴ یعنی خوش بیانی ۵ یعنی موتی اٹھانے والا ۶ یعنی سرکی ۷ یعنی ... والا

باقی

۸ یعنی سلسلہ وار ۹ یعنی نزدیکی ۱۰ یعنی خوش ۱۱ یعنی زیادہ ۱۲ جمع نادر کی یعنی عجب باتیں ۱۳ یعنی مبارک ۱۲

نہ مطلب مجھ کو ہے کچھ شاعری سے — نہ مقصد خلق میں نام آوری سے
محض یہ ہے کہ حضرت کی کمالت — کریں معلوم سب شانِ جلالت
نہیں ہے اس میں فرمائش کسو کی — نہ ہے منظور بھی خواہش کسو کی
کیا ہوں دل میں رکھ حضرت سی اخلاص — ہے خوشنودی نبیؐ کی مقصد خاص
کتابوں سے جمع کر سب یہ مذکور — کیا ہوں ایک مجمل شعلۂ نور
کتابیں سب سِیَر کی معتبر ہیں — صداقت اور بزرگی میں نشر ہیں
نبوتؐ سے ہے یک منسوب نادر — ہے نام اس کا معارج[1] سب میں ظاہر
دگر بھی ہے نبوت سے وہ موسوم — مسمّٰی ہے مدارج[2] سب کو معلوم
ہے ثالث بھی نبوت سے وہ مشتق — شواہد[3] ہے گرامی تر وہ الحق
ہے جامع معجزات باہرہ[4] ایک — کتاب معتبر موصوف ہے نیک
سوادِ دیدۂ اصحابِ بینش — مسمّٰی روضۃ الاحباب[5] پنجم
ہے ششم بس نوادر شرح مشکوٰۃ[6] — حدیثِ مصطفٰےؐ جس میں ہیں یک ذات
ہے بعضے مثنوی[7] سے بھی روایت — لکھے ہیں مولوی نے جو حکایت
روایت تحفۃ[8] الخلان سے ایک — لکھی جو ہے نوادر تر بہت نیک
ہر ایک سے ہر روایت برمحل لے — لکھا ہوں سب حکایت بے بدل لے
لکھا ہوں سعیؐ اور محنت سے اس کو — کیا ہوں صرف طاعت ہر نفس[10] کو
خدا سے ہر گھڑی رکھتا ہوں اُمّید — کہ مجھ کو فیض دکھلا اس کا جاوید
رکھے دونوں جہاں میں میری عزت — عطا بھی قرب کی فرما وے دولت
میرے مقبول کر یا رب یہ اشعار — بحقِ مصطفٰےؐ سلطانِ[11] ابرار
قبولیت پہ کر موقوف یہ بات — پڑھوں روحِ نبیؐ پہ دل سے صلوات

پہلی مجلس بیان میں فضیلتیں اور بزرگیاں آں سرور کی انبیا کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمانے سے

[1] معارج النبوۃ
[2] مدارج النبوۃ
[3] شواہد النبوۃ
[4] یعنے روشن
[5] نام ہے کتاب کا
[6] نام کتاب کا
[7] مثنوی مولانا روم
[8] نام کتاب کا
[9] کوشش
[10] دم سانس
[11] بادشاہ نیکوں کا
[12] سے

قلم محمود ہو جامِ ازل سے | جلالت طاس پر اب سر کے بل سے
سعادت اس کو حاصل دمبدم ہے | کمالات اور بزرگی ہم قدم ہے
لکھے تا مجلس اوّل ادب سے | جہاں میں بہرہ ور ہوں فضل رب سے
بیاں ایجاد کا ہے اس میں شمہ | جلالت کا ہے باقی سب کرشمہ
روایت اس میں ساری معتبر ہیں | حکایت سربسر سب نامور ہیں
بیاں ہے بادشاہِ سرمدی کا | ہے جلوہ نورِ ذاتِ احمدی کا
ظہورِ کائنات اُس نور سے ہے | شہودِ عینِ ذات اُس نور سے ہے
ہوئی اُس نور سے ظاہر خدائی | عدم ہستی سے پایا آشنائی
عجب ہے ذاتِ احمد مظہرِ جود | کیا جس کے سبب سب حق نے موجود
دکھایا اپنی قدرت کا تماشا | کیا ایجاد صنعت کا تماشا
دراں خلوت کہ ہستی بے نشاں بود | بکنجِ نیستی عالم نہاں بود
وجودے بود از نقشِ دوئی دور | زگفت و گوئے مائی و توئی دور
جمالِ مطلق از قید مظاہر | بنورِ خویش ہم بر خویش ظاہر
یہ چاہا اُس نے تب صنعت کو اپنی | دکھاوے عظمت و قدرت کو اپنی
کرے موجود بیشک جزو کل سب | کرے ہر شے سے ہر شے کو مُرتب
کیا ہے پہلے نورِ احمد کا پیدا | سرافرازی اُسے بخشا ہویدا
حجاب اُس کے لئے پھر سب بنا کر | حجابوں میں رکھا ہے اُس کو لاکر
لگا وہ نور تب کرنے کو تسبیح | لگا ہے دمبدم پڑھنے کو تسبیح
اسی اذکار کے کرنے سے ہر بار | ہوئے انفاس جو اُس سے نمودار
بنایا روح اُس سے مرسلوں کی | ملایک اور سب روشن دلوں کی
کئی اقسام کر اُس نور سے پھر | ہر ایک اشیا کیا ہے اُس سے ظاہر
بنایا عرش و کرسی اور افلاک | کواکب مہر و مہ اور عالمِ خاک
بنایا اُس سے ہر یک جزو و کل کو | کیا ایجاد ہر یک خار و گل کو

۱۲ باقی

خمیر اُس نور کو پھر خاک سے کر
معطر کر بآبِ جوئے[1] کوثر

رکھا پھر اُس کو لا عرشِ بریں پر
مثالِ نقشِ خاتم اس نگیں پر

رکھا اُس نور کے پھر چار جانب
بنا کر نور قدرت سے عجائب

وہ چاروں نور اقطابِ جلی تھے
ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ تھے

رہا ساکن[2] نور وہ عرشِ علا میں
ہزاروں سال تسبیح و دعا میں

ملایک[3] سر بسر قرباں تھے اُس پر
ہر اک ساعت بلا گرداں تھے اُس پر

کیا ہے حق نے تب آدمؑ کو موجود
رکھا اُن کی جبیں میں نورِ محمود

ہوا آدمؑ کا تب چہرہ درخشاں
نظر آنے لگا جوں بدرِ رخشاں

کئے آدمؑ نے پھر اک دن شکرِ خواب
خدا کے حکم سے نورِ جہاں تاب

نکل آیا ہے آدم کی جبیں سے
رہی انگشتری خالی نگیں سے

فرشتوں نے رکھا اُس نور کو تب
بحورِ[4] مغفرت میں با مؤدب

دیئے ہیں غسل با تعظیم یکسر
جبیں میں پھر رکھے آدمؑ کی لاکر

ہوا آدمؑ سے پھر وہ نور راہی
ہوا ہے شیثؑ پر فضلِ الٰہی

وہاں سے نور وہ پھر ہو کے سایۂ[5]
انوشِ پاک کو پہنچا ہے ظاہر

عرضِ کرسی بہ کرسی دَور[6] در دَور
ہر ایک کو نور نے دکھلا عجب طور

پھر عبد اللہ تک پہنچا ہے آکر
ہوئے پیدا نبیؐ اُن سے مقرر

یہاں اس بات کو کر مختصر اب
لکھوں اجلالِ احمدؐ سر بسر اب

جو پیدائش میں ہیں اُنکے بشارت
کئے ہیں مرسلوں نے جو اشارت

ہر ایک نے شان جو ظاہر کئے ہیں
خبر حضرت کے آنے کی دیئے ہیں

بھی حق نے احمدؐ مرسل کا احوال
بزرگی کا بیاں با جاہ و اجلال

کیا جو مرسلوں سے اپنے ظاہر
وہ سب احوال بیشک ہے نوادر

سوا اس باعث بیاں کر اس کو شتمہ
جلالت کا کیا ظاہر کرشمہ

کہ تا حضرت کی سُن توصیف[7] سارے
کریں معلوم اُس رتبے کو بارے

[1] کوثر کی ندی [2] ساکن یعنی آرام پانے والا [3] فرشتے

ا

[4] بحور جمع بحر کی یعنی مغفرت کے دریا [5] سایہ کرنیوالا [6] زمانہ [7] تعریف

رہیں واقف ہو شانِ احمدیؐ سے — جلال بادشاہِ سرمدی سے

روایت ہے یہ سب اہلِ سیر سے — تمامی راویانِ معتبر سے

کہ حق نے جو کتاب اللہ بھیجی — دیا ہے بھیج سارے مرسلوں پر

ہر اک میں نعت احمدؐ کی نشر تھی — بزرگی اور عظمت کی خبر تھی

بھی ہر ایک انبیا اور مرسلیں سب — جہاں میں جو ہوئے پیدا یقیں سب

ثناخواں سب تھے اس ماہِ ہدیٰ کے — محمدؐ مصطفیٰؐ بدر الدجیٰ کے

بھی حق حضرت کا تھا ہر دم ثنا گو — نشر جن کی ہے یہ تعریف دلجو

ادا تعریف اُن کی کس بشر سے — کہو پھر ہو سکے عزّ و قدر سے

بنایا حق نے اُن کو اپنا محبوب — وا ہی واقف صفت سے اُنکی ہے خوب

اولوالعزمؑ اور پیغمبر تمامی — کیا ہے حق نے جن کو جگ میں نامی

سبھی حیراں تھے دیکھ اُن کی جلالت — نہ کوئی کہہ سکا اُن کی کمالت

روایت ایک یہاں لکھتے ہیں نادر — بزرگی ہے نبیؐ کی جس میں ظاہر

کہے ہیں شیثؑ نے آدمؑ سے یک روز — کہ اے مقبولِ حق ماہِ دل افروز

کرو شمہ بیاں کچھ مصطفیٰؐ کا — محمدؐ صاحبِ تاج و لوا کا

کہے آدمؑ نے اے فرزند والا — نہیں توصیف کا اُن کے ہے یارا

کروں اوصاف اُن کے کس زباں سے — ثنا اُن کی ہے خارج ہر بیاں سے

کیا ہوں سیر فردوسِ بریں کا — ہر ایک محل و مقامِ دل نشیں کا

لکھا تھا نام احمدؐ ہر مکاں پہ — ہر ایک اوراق و برگ بوستاں پہ

نہیں خالی کوئی دیوار و در ہے — ثنا اُن کی ہر اک جا منتشر ہے

گیا ہوں عرش کے سائے میں جس دم — کیا ہوں جب نظر بر عرشِ اعظم

نہ دیکھا ہوں وہاں خالی مکاں ایک — نشاں سے اُن کے خالی کوئی نشاں ایک

ہوا ہوں تب جنابِ حق میں سائلؑ — کہ اے خلاقِؐ پاکِ دحی کا رب

محمدؐ ہے مبارک نام کس کا — یہ ہے بس اسمِ با اکرام کس کا

۱۱ — باقی

ابراہیمؑ، نوحؑ، داؤدؑ، یعقوبؑ، ایوبؑ، موسیٰؑ، یوسفؑ، عیسیٰؑ، محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام

ہوا آواز اُس دم کبریا سے — جناب خالقِ ارض و سما سے
کہ یہ میرا ہے بیشک خاص محبوب — بزرگی اُس کی ہے عالم میں مطلوب
بنایا نور سے اُن کے دو عالم — تمامی جزو و کل تا عرش اعظم
وہی مقصود ہے دونوں جہاں کا — وہی باعث ہے سب کون و مکاں کا
نہ کرتا نور کو گر اُس کے روشن — نہ کوئی دیکھتا قدرت کا گلشن
تجھے موجود کر اُس کے سبب سے — کیا مخلوق میں ممتاز[۱] سب سے
کروں اُس کی مبارک ذات ظاہر — تیری اولاد سے عالم میں ظاہر
سبھی اولاد تیری اُس سے ہر دم — اُٹھاوے فیض اور ہووے مکرم[۲]
روایت بھی دگر ہے یوں دل افروز — کہ حضرت شیث نے آدم سے ایک روز
کہے ہیں اے بنی[۳] آدم کے سردار — نبیِ افضل و مقبولِ جبار
شرف یہ حق نے بس تم کو دیا ہے — سبھوں سے پیشتر پیدا کیا ہے
کیا اوّل نبی تم کو جہاں میں — رکھا عزت سے جنت کے مکاں میں
کیا قبلہ ملک کا تم کو یکسر — ہو مسجودِ ملایک تم مقرر
محمدؐ کو کرے آخر زماں کا — نبی بیشک مقرب دو جہاں کا
تمھارے ہیں زیادہ تر مراتب — دیا رتبہ ہے اُن کا تم پہ غالب
یہ سُن آدمؑ نے تب اُن سے یہ تقریر — لگے ہیں بولنے با عز[۴] و توقیر[۵]
کہ اے آرام جاں نور[۶] البصائر — ہیں جد[۷] سب کا ہوں بیشک حسب ظاہر
محمدؐ ہیں وے مظہر[۸] جہاں کے — خلاصہ ہیں سبھی کون و مکاں کے
ہوا ہے نور سے سب اُن کے پیدا — زمیں تا عرش سب عالم ہویدا[۹]
بنا کر حق نے اُن کو سب سے افضل[۱۰] — کیا ہے نور اُن کا سب سے اوّل
کیا پھر نور سے اُن کے ہر اک شئے — سبھی اُس نور سے پیدا ہوا ہے
تجھے بھی کر سبب سے اُن کے موجود — دکھایا ہے یقیں نابود[۱۱] سے بود
جبیں[۱۲] میں جب میری آیا ہے وہ نور — ملک کو تب کیا ہے حق نے مامور[۱۳]

۱ یعنی سرفراز ۱۲
۲ یعنی عزت دیا گیا
۳ یعنی تمام انسان
۴ یعنی عزت ۱۲
۵ یعنی عزت و قدر
۶ یعنی روشنی آنکھوں کی
۷ یعنی دادا ۱۲ ۱۲
۸ یعنی جائے ظہور
۹ یعنی ظاہر ۱۲
۱۰ یعنی برتر اس الله تعالیٰ
۱۱ یعنی نیستی لعدم یعنی ہستی
۱۲ یعنی پیشانی
۱۳ یعنی مقرر ۱۲

کریں سجدہ سبھی میری طرف ہو ۔ کہ تا اُس نور سے مجھ کو شرف ہو
نہ وہ سجدہ حقیقت میں مرا تھا ۔ کرشمہ وہ یقیں اُس نور کا تھا
سبب اُس نور کے دار البقا میں ۔ رکھا ہے مجھ کو فردوسِ علا میں
ہوا مجھ سے گنہ جب ایک صادر ۔ نکالا مجھ کو تب جنت سے باہر
ہوا تھا اُس خطا کرنے سے یکبار ۔ یقیں میں قہرِ حق میں تب گرفتار
محمد کا لیا ہوں نام جس دم ۔ وسیلہ سے ہوا ہوں اُن کے بےغم
مراتب کو نہیں کچھ اُن کے حد ہے ۔ فضیلت اور کمالات بے عدد ہے
جناب حق میں اُمت اُن کی یکسر ۔ گرامی اور اعلےٰ ہے معتبر
خدائے پاک با لطف و عنایت ۔ کرم کی کر نظر اُن پر نہایت
عطا اُن کو کرے چھ کام نادر ۔ خلاف اُس سے میرے ہیں کام ظاہر
ہے پہلا طور بس یہ اون کا نامی ۔ مخالف میرے واقع سے تمامی
کہ مجھ سے یک ہوئی تقصیر صادر ۔ سوا اس باعث خدا نے مجھ کو ظاہر
نکالا ہے مقرر جنتوں سے ۔ کیا محروم اپنی نعمتوں سے
وے اُمت محمد کی ہمیشہ ۔ گناہوں کو سمجھ کر اپنا پیشہ
رہے دائم گنہگاری سے مشغول ۔ شقاوت اور بدکاری سے مشغول
وے اعلیٰ مرتبہ ہر ایک سے پاویں ۔ قیامت میں سبھی جنت میں جاویں
نہ شامت سے گناہوں کی وے پھیر ۔ رہیں محروم اُس نعمت سے ہو کر
دوم حق نے گنہ کو کر میرے عام ۔ رکھا اُس روز سے عاصی میرا نام
میرا ایک عیب مشہور جہاں کر ۔ رکھا نیں اس کو مستور و نہاں کر
کتاب اللہ میں لا اُس کا مذکور ۔ عصیٰ آدم کرے ہر بار مشہور
وے اُمت کا اُن کی بدعمل دیکھ ۔ گنہ اُن کی نہایت پُرخلل دیکھ
کرے نیں فاش اس کو ایک باری ۔ کرے رحمت سے اپنی پردہ داری
فضیحت سے رکھ اُن کو دور ہر دم ۔ کرے عیب اُن کے سب مستور ہر دم

۱ یعنی سرکشی ۱۲ ۔ ۲ یعنی بزرگی ۔ ۳ یعنی بلند ۔ ۴ یعنی ظاہر ۔ ۵ یعنی عقوبت ۔ ۶ یعنی شمار ۔ ۷ یعنی بلند ۔ ۸ یعنی مہربانی ۔ ۹ یعنی عجیب ۔ ۱۰ یعنی بخشش ۔ ۱۱ یعنی قصور ۱۲

۱۲ یعنی سبب ۔ ۱۳ یعنی بدبختی ۱۲ ۔ ۱۴ یعنی گنہگار ۱۲ ۔ ۱۵ یعنی پوشیدہ ۱۲ ۔ ۱۶ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید ۔ ۱۷ عصیٰ آدم اشارہ ہے آیت قرآن مجید کا ۱۲ ۔ ۱۸ یعنی نقصان ۱۲ ۔ ۱۹ یعنی ظاہر ۔ ۲۰ یعنی رسوائی ۱۲

گناہوں کی نہ دکھلا اُن کو شامت　کرے رُسوا نہ اُن کو تا قیامت

سیوم مجھ سے ہوا ایک کام صادر　سو اس باعث خدا نے مجھ کو ظاہر

دکھا کر اُس کی شامت سخت یکبار　کیا حوّا کی فرقت میں گرفتار

جدائی میں میں اُس کی مُبتلا ہو　رہا ہوں سو برس اُس سے جدا ہو

وے اُمت ہمیشہ اُن کی ظاہر　کرے گی معصیت[۱] ہر دم کبائر[۲]

نہ حق شومی سے اُس کے مُبتلا کر　رکھے اُن کو عزیزوں سے جدا کر

جُدائی کی نہ دیکھیں کچھ وہ آفات　رہیں ہر دم زن[۴] و فرزند[۳] کے ساتھ

چہارم یک گنہ سے ہو میں نادم[۵]　کیا ہوں عذر خواہی اُس کی دائم[۶]

رہا مشغول توبہ تین سو سال　سدا روتا تھا ہو کر خستہ[۷] احوال

پذیرا[۸] حق نے کر تب عذر خواہی　گنہ کی میرے دھویا ہے سیاہی

وے اُن کو نہ اس محنت سے حاجت　گنہ کر دل میں گر لاویں ندامت

گنہ اُن کے عفو[۹] اُس دم کرے حق　کرے مقبول توبہ اُن کی مُطلق

ہے پنجم یہ کہ میری یک خطا پر　کیا حق نے برہنہ[۱۰] مجھ کو یکسر

میں دُنیا میں کھلے عورت سے آیا　نہایت شرم اور ذلت[۱۱] سے آیا

وے لاکھوں گنہ ہر دم کریں وہ　برہنہ ہو نہ یک ساعت رہیں وہ

گناہاں دیکھ حق اُن کے مُقرر　نہ کھولے ستر اُن کے تن سے یکسر

ششم عرفات[۱۲] پر جب میں گیا ہوں　وہاں رو رو کے جب توبہ کیا ہوں

گنہ میرے وہاں بخشنا خدا نے　حکیم پاک بے چون و چرا نے

وے اُن کو نہ اُس محنت سے حاجت　نہ نکلیں گھر سے باہر ایک ساعت

فقط گھر ہیں کریں توبہ اگر وے　گنہ بخشا دیں اپنے سر بسر وے

کہیں گر حق سے وے، ہم ہیں گنہگار　کہے حق میں تمہارا بس ہوں غفار[۱۳]

محمد شافع اُمت ہے محکم　نہ اُمت کو کسی یک نے کہا ہے غم

خدا کے پاس با اعزاز و حرمت[۱۴]　سبب اُن کے عزیزاں کی ہے اُمت

---

[۱] یعنی گناہ [۲] جمع کبیرہ کی یعنی بڑے گناہ [۳] یعنی اولاد [۴] یعنی عورت [۵] پشیمان [۶] ہمیشہ [۷] یعنی پریشان

[۸] قبول [۹] یعنی معاف [۱۰] ننگا [۱۱] یعنی رسوائی [۱۲] عرفات ایک پہاڑ ہے [۱۳] بخشنے والا [۱۴] عزت

دگر ہے معجزہ بس یہ نوادر — لکھا ہے اس طرح راوی نے ظاہر
کہ ہے روضہ جہاں آدمؑ کا پُر نور — وہ ہے مشرق کی سرحد جائے معمور
سرہانے اُس مزار دلکشا کے — مُبارک روضۂ والا صفا کے
خدا کی قدرتِ کامل سے یک جھاڑ — نہایت خوبصورت ہے قدم گاڑ
ہر ایک سال اُس شجر پر دو مراتب — بہت سے پھول آتے ہیں عجائب
ہر ایک اُس پھول میں ہیں ہفت اوراق — ہر ایک اوراق ہے خوشبو سے وہ طاق
ہر ایک پر نام ہے سلطان دیں کا — محمد مصطفےٰ ماہِ یقیں کا
وہاں جو بادشہ ہوتے ہیں دائم — نگہباں اُس پہ وے رکھتے ہیں قائم
سبھی اُس پھول کو اُس دم جمع کر — خزانہ میں لجا رکھتے ہیں یکسر
خواص اُس پھول میں ظاہر عجب ہیں — دلیلِ صنعتِ افضالِ رب ہیں
جہاں تک ہیں مریض و سخت بیمار — دوا جن کی حکیموں سے ہے دشوار
سبھی اُس پھول کے کھانے سے اُس دم — شفا پاتے ہیں بافیضِ مکرم
مرض ہوتا ہے بس نابود سارا — یہ خوبی نام کی ہے آشکارا
لگاوے پھول گر آنکھوں کو اعمیٰ — اُسے کرتا ہے حق قدرت سے بینا
عجب اُس نام کی برکت ہے ظاہر — زباں اُس کے بیاں سے بس ہی قاصر
دگر عظمت لکھوں اس نام کی اب — مُبارک اِسمِ با اکرام کی اب
کہ جس دم ساتھ لے سب اپنے دیندار — ہوئے ہیں نوحؑ کشتی پہ اسوار
ہوا ہے اُس گھڑی طوفاں کو جوشش — کئے ہیں نوحؑ نے کشتی کو سرپوش
پڑا یکبار تب کشتی میں ظلمات — نہیں معلوم کچھ ہوتا تھا دن رات
نہیں کچھ چیز آتی تھی نظر تب — ہوئے ہیں لوگ گویا بے بصر سب
کہے ہیں نوحؑ نے تب یا الٰہی — عجب کشتی میں وارد ہے سیاہی
برابر اُس میں سب شام و سحر ہے — مکاں پر بس نمودِ قبر ہے
طبیعت اس اندھیرے سے ہے بےچین — ہیں قاصر سب کے اسدم نورِ عینین

عطا کشتی ہیں کر اب روشنائی
کریں معلوم تا وقتِ عبادت
ہوا ہے نوح کو اُس دم یہ الہام
لکھو کشتی ہیں ایک جانب منور
دگر جانب محمد کا لکھو نام
برکت سے دو ناموں کی بس اب
اندھیرا اس گھڑی سب ہووے گا دور
یہ سن کر نوح نے حکمِ الٰہی
ادھر کو لا الٰہ الا اللہ سارا
پڑا کشتی میں تب وہ نام کا نور
شعاع اُس طرف مثل مہر تاباں
کریں معلوم تا سب اُس سے دن رات
عجب یہ نام ہے بس راحت روح
ہوئے ہیں اہل کشتی شاد اُس دم
یہ عظمت اُس مبارک نام کی دیکھ
کہے اس نام کو جب یہ شرف ہے
کرے حق اُن کو جب عالم میں پیدا
منور کس قدر ہووے جہاں سب
یہ کہہ مشتاق ہو سلطان دیں کے
لگے پڑھنے درود اُس نام پر تب
روایت کا دگر گنجینہ نورا
کہ ابراہیم کو جب دے نبوت
سو یک شب گھر میں وہ ماہِ جہاں تاب

دفع سب کی نظر سے کر سیاہی
نہ ہووے کام اُن کا بے شقاوت
کہ گر ہے روشنی درکار مدام
میں کر اس نام کو باہیبت وفر
ادب کے ساتھ با تعظیم و اکرام
یہ کشتی نور سے ہووے لبالب
تجلی سے سب اُس کی ہو دیں مسرور
لکھے ہیں اُس مطابق بے سیاہی
اُدھر نام محمد آشکارا
ہوئی ہے نور سے کشتی وہ معمور
دگر جانب شعاعِ ماہ درخشاں
رہیں محظوظ ہو سب روشنی سات
ہوئی ہے جس سے روشن کشتیِ نوح
اندھیرے سے ہوئے آزاد اُس دم
لطافت اسم با اکرام کی دیکھ
منور اس سے کشتی ہر طرف ہے
پھر اُن کی ذات اکمل سے ہویدا
سبھی آفاق اور کون و مکاں سب
محمد رحمۃ للعالمین کے
ثنا خواں سب ہوئے ہیں پاک مذہب
جلالت سے نبی کی ہے یہ معمور
کیا حق نے عطا تشریف ملت
حضور دل سے تھے محو شکر خواب

یکایک خواب میں فردوس[۱] پُر نور — نظر آیا ہے سب نعمت سے معمور
لگے تب سیر کرنے اُس مکاں کا — مُعلّے[۲] گلشنِ عالی نشاں کا
لگے ہیں دیکھنے تب دار[۳] و در کو — ہر اک شاخ و درخت و برگِ تر کو
لکھا تھا نام ہر ایک پر نبیؐ کا — شہِ عالم رسولِ ہاشمی کا
قصوروں[۵] پر بھی فردوس بریں کے — ستوں[۶] پر ہر مکانِ دل نشیں کے
لکھا تھا آپ کی اُمت کا بس نام — کہ حق بخشے فلانے کو یہ انعام
یہ عظمت دیکھ ختم المرسلیں کی — محمدؐ مصطفٰے سُلطانِ دیں کی
خلیل[۷] اللہ ہوئے بیدار اُس دم — ہوئے اس خواب کے ہونے سے خرّم[۸]
پھر اپنے دوستوں سے حالتِ شب — لگے تقریر کرنے اس طرح تب
کہ دیکھا میں نے شب کو جائے فردوس — تمامی عظمت و نعمائے[۹] فردوس
بھی دیکھا ہوں ہر اک دیوار و در پر — ہر ایک برگ و گل[۱۰] و شاخ و شجر[۱۱] پر
لکھا تھا نام بیشک مجتبےٰ[۱۲] کا — محمدؐ مصطفٰے بدر الدجےٰ[۱۳] کا
بھی اُن کا نام حوروں کی جبیں[۱۴] پر — مثال مہر ثابت[۱۵] تھا نگیں پر
یقیں فردوس کے اعلیٰ مکاں سب — ہیں اُمت کے لئے اُن کے مرتب[۱۶]
کئے تب عرض سارے حاضروں نے — خلیل[۱۷] اللہ کے سب ناظروں نے
کہ بتلا دو محمدؐ کس کا ہے نام — بزرگی اُن کو کس باعث ہے اتمام
کہاں ہو ویں گے وے پیدا مقرر — یقیں وہ کون سی ہے جائے انور[۱۸]
کرامت اُن کو کس باعث یہ سب ہے — بزرگی اُن کی اعلیٰ کس سبب ہے
ہے کس صورت سے اُن کا سر و قامت[۱۹] — شناسائی کی ہے پھر کیا علامت
بیاں اُن کے کرو بعضے مراتب — بزرگی کے کہو روشن مناقب[۲۰]
کرو ظاہر محاسن[۲۱] اور فضائل — بیانِ صورت و وصفِ شمائل[۲۲]
خلیل[۱۷] اللہ سے تب شاہِ دیں کی — محمدؐ مصطفٰے ماہِ یقیں کی
نہیں کچھ ہو سکے اوصاف تقریر — کہ تھے یہ دیکھ عظمت غرق تشویر[۲۳]

۱ یعنی بہشت ۱۲
۲ یعنی بلند ۱۲
۳ یعنی گھر و دروازہ ۱۲
[illegible] ۱۲
۵ یعنی قصر کی جمع یعنی محل ۱۲
۶ یعنی کھمبا ۱۲
۷ یعنی دوست اللہ کے ۱۲
۸ یعنی خوش ۱۲
۹ یعنی نعمتیں ۱۲
۱۰ یعنی پھول ۱۲
۱۱ یعنی درخت ۱۲
۱۲ یعنی برگزیدہ ۱۲
۱۳ بدر یعنی چودھویں رات کا چاند

باب ۸

دجی اندھیری رات ۱۲
۱۴ یعنی پیشانی ۱۲
۱۵ یعنی قائم ۱۲
۱۶ یعنی آراستہ ۱۲
۱۷ یعنی ابراہیم علیہ السلام ۱۲
۱۸ یعنی روشن ۱۲
۱۹ یعنی قد مبارک ۱۲
۲۰ یعنی [illegible] اوصاف حمیدہ ۱۲
۲۱ یعنی تجلی و بزرگی ۱۲
۲۲ یعنی خصلت ۱۲
۲۳ یعنی [illegible] فکر ۱۲

جناب حق میں اُس دم سرنگوں ہو
ہوئے روح الامیں نازل اُسی دم
کہے اُس نیّر اوجِ صفا کا
کرو ظاہر میرے سے حال شمّہ
کہے جب میں نے نیں مجھ کو یارا
گئے جبریل پھر عرش بریں پر
کہے یارب خلیل اللہ نے اب
کہ ہے دل میں میرے بس شوق غالب
سنوں اب گوش دل سے اپنے اکبار
تیری درگاہ سے اُمید اب ہے
ہوا ہے تب جناب حق سے آواز
کہ میرا ہے محمد دلبر خاص
کیا ہوں نور سے اُس کے دو عالم
بزرگی اُس کو موجودات پر ہے
دیا ہوں اُس کو ہر شے پر بلندی
نہیں کوئی اُس کا ثانی ہے جہاں میں
سبب اُس کے کیا ہوں غیب ظاہر
کئی لاکھوں برس نور اُس کا آگے
تمامی کائنات اُس نور سے سب
لکھا ہوں عرش پر با صد کمالات
سبب اُس کے کیا آدم کو پیدا
کروں پیدا اُسے آخر زماں میں
ہے مولدگاہ اُس کا سنگ خارا

رہے مأمول فضل بیچگوں ہو
کہے کس بات کا ہے دل او پر غم
محمد مصطفیٰ نور الٰہ کا
بیاں کر جاہ و عظمت کا کرشمہ
یہ عظمت دیکھ گم ہے ہوش سارا
سرا اپنا رکھ ادب سے تب زمیں پر
کئے ہیں اس طرح سے عرض مطلب
کہ حضرت مصطفیٰ کے کچھ مناقب
کہ تا معلوم ہو دیں اُسکے آثار
فضیلت کے خلاصے کی طلب ہے
کہ اے جبریل کہہ جا اُس سے یہ راز
مجھے ہے اُس سے اُلفت اور اخلاص
زمین و آسماں اور جن و آدم
تمامی نوع مخلوقات پر ہے
یقیں سب پر ہے اُس کو ارجمندی
نہ ہمسر ہے کوئی کون و مکاں میں
تمامی قدرتِ لاریب ظاہر
کیا ہوں سب زمیں اور آسماں سے
کیا ہوں جزو کل اُس سے مرتب
یقیں نام اُس کا میرے نام کے ساتھ
دیا پیغمبری اُس کو ہویدا
دکھاؤں روشنی اُس کی جہاں میں
گہر در سنگ باشد آشکارا

۱ یعنی اُمیدوار
۲ یعنی جبرئیل
۳ یعنی ستارہ، اوج یعنی بلند ۱۲
۴ یعنی نور ہدایت
۵ یعنی تھوڑا
۶ یعنی مقدور
۷ یعنی درگاہ
۸ یعنی محبت
۹ یعنی قسم ۱۲

۱۰ یعنی مقصد بڑی
۱۱ لاریب یعنی بےشک
۱۲ یعنی مخلوقات
۱۳ یعنی ترتیب
۱۴ یعنی
۱۵ یعنی ظاہر
۱۶ پیدائش کی جگہ
۱۷ سخت
۱۸ پتھر
۱۹ گہر یعنی موتی ۱۲

کہ یعنے کر اُسے مکّے میں پیدا
قد و قامت کو دے اُس کے کرامت[۱]
گہر اُسکا یتیمی کی صدف[۲] سے
محبت اُس کی دے ہر جان و دل کو
محبّت جو کرے اُس نازنیں کی
قیامت میں سبھی اُمت کو اُس کے
مراتب دے سرافرازی[۷] کا ہر دم
حشر[۹] میں انبیا اور مرسلیں سب
قسم مجھ کو خدائی کی ہے میری
محمّد سے نہ کوئی خوب تر ہے
کہے جبریلؑ نے تب آکے فی الحال
خلیل اللہ نے تب ہو کے خرّم
مجھے کر اُمتِ احمد میں داخل
فضائل کے چمن[۱۳] سے اور اک پھول
کہ جب یوسف کے سب اخوان[۱۵] ناگاہ
پڑا یوسف پہ اُس دم کوہِ غم[۱۶] کا
لگے رونے تب اپنی بیکسی پر
ہوئے ہیں اُس گھڑی جبریل نازل
کہا ہے حق نے تم کو اے پیارے
اگر چہتا ہے اس غم سے رہائی
تو ہر دم نام لے تو مصطفےٰ کا
کر اُس کے نام کی تسبیح ہر بار
دیا ہوں میں نے اُس کے نام کو نور

کروں دیں اس کا عالم میں ہویدا
کروں بے سایہ اُس کا سرو قامت
کروں پیدا بزرگی اور شرف[۳] سے
سنواروں اُس سے ہر اک آب[۴] و گل کو
دکھاؤں سیر اُسے خلد[۵] بریں کی
تمامی بندۂ اُلفت[۶] کو اُس کے
کروں ہر ایک سے اُس کو مکرّم[۸]
رہیں محتاج ہو اس کے یقیں سب
قسم اس کبریائی[۱۰] کی ہے میری
میری درگاہ میں محبوب تر ہے
خلیل اللہ سے شمّہ[۱۱] یہ احوال
کہے اے کردگارِ ہر دو عالم
بزرگی میں کر اُس اُمّت کی شامل
نکالا ہوں عجب دلکش و مقبول
گئے ہیں ڈال کر یوسف کو در چاہ[۱۴]
ہوا دل تہ نشیں چاہِ الم کا
لگے ہیں آہ کرنے بے بسی پر
کہے اے غنچۂ باغِ فضائل
نہ کر آزردہ[۱۷] خاطر اپنا بارے
تمامی بھائیوں پر سر براہی
محمّد صاحبِ تاج و لوا[۱۸] کا
زباں کو اپنی کر اس سے گہربار[۱۹]
کیا تاثیر سے نام اُن کا معمور[۲۰]

۱ یعنے بزرگی
۲ یعنے سیپ
۳ یعنے بزرگی
۴ یعنے پانی
۵ یعنے بہشت
۶ یعنے محبت
۷ یعنے سر بلندی
۸ یعنے بزرگ
۹ یعنے قیامت
۱۰ یعنے خدائی

۱۱ یعنے تھوڑا سا
۱۲ یعنے جو تی
۱۳ یعنے باغ
۱۴ یعنے بھائیوں
۱۵ یعنے کنواں
۱۶ یعنے پہاڑ
۱۷ یعنے رنجیدہ
۱۸ یعنی جھنڈا
۱۹ یعنی موتی برسانے والی
۲۰ یعنے آباد

باقی

بلا میں ہووے جو ہر دم گرفتار — کرے گر نام اُس کا ذکر ہر بار
تو عظمت[1] سے یقیں اس نام کی تب — بر آوے اس کی حاجت اور مطلب
وسیلہ اُس کا ہے عالم کو کامل — ہے اُس کا فیض[2] ہر ذرے میں شامل
تو مت بھول اسم اُس عالی گہر کا — محمد تاجدار بحر[3] و بر کا
یقیں اُس نام کی حرمت[4] سے تجھ کو — کروں آزاد اس محنت سے تجھ کو
وسیلے سے تو اُس کے فیض پاوے — مراتب اپنے اعلیٰ تر بناوے
تجھے اس غم سے بخشوں اب رہائی — عطا تجھ کو کروں فرمانروائی
ترے دشمن ترے نزدیک آویں — سبھی خادم ترے خود کو بناویں
کہے یوسفؑ نے ہے وہ نام کافی — میرے اس درد کو بیشک ہے شافی[5]
وے چہتا ہوں عظمت اُس نبیؐ کی — دکھا دے مجھ کو صولت[6] اُس نبیؐ کی
جلالت[7] اُن کی بیشک کر نظر اب — یہ غم سب بھول جاؤں سر بسر اب
دُعا مقبول کر اُن کی خدا نے — اُسی دم خالقِ ارض[8] و سما نے
اُٹھایا ہے حجابِ[9] غیب سارا — دکھایا قدرتِ لاریب سارا
نگاہ یوسف نے کر دیکھے ہیں اس دم — نظر اُن کے تب آیا عرشِ اعظم[10]
نظر کر عرش پر دیکھے ہیں ناگاہ — ہزاروں ہیں ملک[11] مقبولِ درگاہ
تمامی باندھ صف قائم ہیں باہم — نہیں تعداد سے کوئی اُن کے اعلم[12]
سبھی پڑھتے ہیں حضرت مصطفےٰ پر — محمد تاجدار والضحیٰ[13] پر
کئی اقسام سے ہر بار صلوات[14] — نہیں اس کام سے فارغ ہیں دن رات
بھی دیکھے جنتوں کے سب منازل[15] — ہر ایک اشیا پہ اُس کے با فضائل
لکھا ہے نام محبوبِ خدا کا — محمد مصطفےٰ مشکل کشا کا
یہ عظمت دیکھ یوسف شادماں[16] ہو — نبیؐ کے نام سے گوہر[17] فشاں ہو
لگے اُس نام کو کرنے تلاوت — وسیلے سے اُسی کے با حلاوت[18]
لگے کرنے دعا درگاہِ حق میں — جناب پاک خلاق[19] الخلق میں

۶

[1] یعنی بزرگی ۱۲
[2] یعنی بخشش ۱۲
[3] بحر و بر یعنی جنگل و دریا
[4] یعنی عزت
[5] یعنی شفا دینے والا
[6] یعنی دبدبہ ۱۲
[7] یعنی بزرگی
[8] یعنی زمین و آسمان
[9] یعنی پردہ ۱۲
[10] یعنی بڑا ۱۲
[11] یعنی فرشتہ
[12] یعنی جاننے والا
[13] اشارہ ہے طرف آیت کے
[14] یعنی درود
[15] یعنی مرتبے
[16] یعنی خوش
[17] یعنی موتی جھاڑنے والے
[18] یعنی مزیدار
[19] یعنی پیدا کرنے والا ۱۲

کیا ہے حق نے تب یوسف پہ افضال
کہ یعنی چاہ میں پیدا ہوا تب
اُسی دم اُس پہ آیا پھول اور بار
لکھا تھا برگ اور میوے پہ اُس دم
کرشمہ تھا یہ نور احمدی کا
لگے کرنے ثنا ول اُس کو یوسف
پھر آخر چاہ سے پائے رہائی
فضیلت کے چمن کا پھول روشن
کہ حق نے حضرتِ موسیٰ کے تئیں جب
بھی بخشا قرب گاہِ طور اُن کو
ہوا خطرہ تب اُن کے دل میں اس دم
نہیں ہے کوئی اب میرے موافق
ہوا تب غیب سے موسیٰ کو آواز
اگر چہتا ہے میرا قرب دائم
تو رکھ دل میں محبت مصطفیٰ کی
نہ بھول اُس کی فضیلت کو تو یکسر
یہی تیری بزرگی کا ہے حیلہ
طفیل اس کے تو پاوے سرفرازی
کیے تب عرض موسیٰ نے باخلاص
مقرب کس کی ہے یہ ذات نامی
ہوا موسیٰ کو پھر آواز اُس دم
کیا میں نے اُسے آخر زماں کا
وہ ہے مقبول میرا خاص دلبر

دکھایا ایک کرشمہ اور فی الحال
درخت خوشنما از صنعتِ رب
ہوا ہے میوہ شیریں نمودار
مبارک نامِ سلطانِ دو عالم
جلال اُس بادشاہ سرمدی کا
ہوا دور اُس سے سب غم اور تأسف
ملی ہے مصر کی پھر بادشاہی
دگر ہے اس طرح سے رشک گلشن
گیا درگاہ کا اپنے مقرب
کیا اُس نور سے معمور اُن کو
کہ حق نے اب کیا مجھکو مکرم
نہ اس رتبے سے رتبہ کس کا فائق
کہ اے بندے مرے رحمت سے ممتاز
زیادہ اس سے حرمت اور مکارم
میرے محبوب اکمل باوفا کی
سدا رکھ دوستی اُس کی مقرر
میرے ہے قرب کا بس یہ وسیلہ
زیادہ ہووے حاصل امتیازی
کہ وے ہیں کون تیرے دلبر خاص
تیری درگاہ میں مجھ سے گرامی
کہ اُس کی ذات ہے سب سے مکرم
پیمبر خاص ہادی دو جہاں کا
نہ اُس سے کوئی اعلیٰ اور بہتر

حاشیہ

۱۴ یعنی ... ۱۵ خطرہ یعنی خوف ۱۶ یعنی بزرگی ۱۷ یعنی عمدہ ۱۸ یعنی عزت دیا گیا ۱۹ یعنی عزت و بزرگی ۲۰ یعنی معشوق ۲۱ یعنی نزدیکی ۲۲ یعنی بلندی ۲۳ یعنی عزت ۲۴ یعنی نزدیک ۲۵ یعنی بزرگ ۲۶ قبول کیا گیا

کیا ہوں ہر دو عالم اس کے باعث
تمامی جن و آدم اس کے باعث

کیا نور اس کا تو نے سب سے اول
وہ ہے ختم رسل سلطان مرسل

جسے ہووے محبت اس کی کامل
وہ مقبولوں میں ہوگا میرے داخل

رضا میری اگر ہے تجھ کو مطلوب
محبت اس سے رکھتا ہووے محبوب

درود اخلاص سے پڑھ اس پہ مادام
تجھے تاکید ہے مت بھول یہ کام

بھی اپنی امتوں سے کہہ تمامی
پڑھیں اس ذات پہ صلوٰۃ نامی

تری امت رکھے گر اس سے اخلاص
میرے بیشک مقرب ہوویں سب خاص

جناب حق میں پھر موسیٰ نے یک روز
کئے ہیں یوں سوال بہجت افروز

کہ یارب تو نے افضال و عنایت
کیا میرے پہ اس دم بے نہایت

کیا ہے سب سے عالی جاہ مجھ کو
لقب بخشا کلیم اللہ مجھ کو

بشارت دے مجھے بر کوہ سینا
تجلی سے کیا ہے اپنی بینا

نہ یہ رتبہ دیا ہے کس کو آخر
نہ ثانی کوئی ہوا ہے میرے ظاہر

سوال اب تجھ سے کرتا ہوں بالحاح
جواب اس کا کرم سے دے مجھے آج

کہ پیدا ہوویں جو آخر زماں میں
محمد سرور عالم جہاں میں

محبت تجھ کو ہے مجھ سے نہایت
دیا ان سے محبت ہے بغایت

زیادہ کون ان دونوں میں اب ہے
تیرے دربار عالی میں احب ہے

ہوا ہے اس گھڑی موسیٰ کو آواز
کہ اے میری عنایت سے سرافراز

کیا ہوں گرچہ عالی جاہ تجھ کو
لقب بخشا کلیم اللہ تجھ کو

ولے وہ ہے حبیب خاص میرا
یقیں محبوب با اخلاص میرا

کلیمی سے ہے گر تجھ کو بلندی
حبیبی کو ہے لیکن ارجمندی

ہے ان لفظوں کی معنی میں تفاوت
حبیبی کو زیادہ ہے حلاوت

کلیمی میں رضا جوئی ہے مطلوب
حبیبی ہے رضامندی محبوب

تکلم میں رضا جوئی احب ہے
محبت میں رضا اس کی طلب ہے

۱ یعنی رسولوں
۲ یعنی خوشنودی
۳ یعنی ہمیشہ ۱۲
۴ یعنی درود ۱۲
۵ یعنی نزدیکی
۶ یعنی اللہ سے باتیں کرنے والا
۷ یعنی دیکھنے والا
۸ یعنی دوسرا
۹ یعنی عاجزی سے

۱۰ یعنی سردار ۱۲
۱۱ یعنی نہایت ۱۲
۱۲ یعنی دوست ۱۲
۱۳ یعنی بات کرنے والا
۱۴ یعنی بلند
۱۵ یعنی دوست
۱۶ یعنی مقصود
۱۷ یعنی مزہ
۱۸ یعنی کلام کرنا ۱۲

تو کر اس بات میں اب غور ظاہر
تفاوت ہے یہ دو رتبے میں وافر[1]

تجھے میری محبت سے ہے بس کام
مجھے اس کی محبت ہے سرانجام

رضا جوئی[2] تجھے میری ہے درکار
میں اس کا ہوں رضا جو آپ مختار[2]

تجھے معراج ہے فرش زمیں پر
اسے معراج ہے عرش بریں پر

بلایا تجھکو میں نے طور پر جب
کیا ہوں حکم تجھ کو اس طرح تب

کہ رہ چالیس[4] دن تک ہو کے صائم[3]
بھی رہ چالیس[4] شب بیدار[5] دائم

شب معراج کو بر بستر خواب[6]
میرا محبوب اکمل ہوئے در خواب

سو اس دم میں وہاں جبرئیل کے سات
سواری بھیج با عزت[9] و کمالات

کروں اس خواب راحت[7] سے اسے تب
ادب سے اس گھڑی بیدار در شب[8]

بلاؤں بس اسے عرش علا[9] پر
بٹھاؤں پھر سریر[10] کبریا پر

تجھے ہے حکم فَاخْلَعْ اَنْتَ نَعْلَیْن
پھرے نعلین[11] سے وہ قاب[12] قوسین

سنے موسیٰؑ نے جس دم یہ کمالات
بزرگی اور حضرت کی جلالت[13]

درود اس دم لگے پڑھنے بہ اکرام
رسول خاص پر با شوق اتمام

دگر لکھتے ہیں راوی نقل کامل
کہ جو ہے نقل مشعر[14] بر فضائل

کہ ایک فاسق[15] تھا موسیٰؑ کے زماں میں
فجور[16] اس کا تھا شائع[17] سب جہاں میں

نہایت بد خصالی میں علم[18] تھا
گناہوں سے نہ خالی ایک دم تھا

سدا تھا ظلم و بدکاری میں مشغوف[19]
ستمگاری تھی اس کی سب میں معروف

دغا دیتا تھا سب لوگوں کو ہر طور
غریبوں پر تھا اسکا ہر گھڑی جور[20]

جہاں تک شہر میں تھے لوگ ساکن[21]
تھے بیزار اس سے سارے رات اور دن

یکایک اس کی آپہنچی قضا تب
گیا دنیا سے وہ بدکار یک شب

ہوئے مرنے سے اسکے لوگ خوشحال
اٹھا اس کو نجاست میں دیئے ڈال

ہوئے جبرئیل اس دم آ کے نازل
کہے موسیٰؑ کو اے سالار[22] کامل

کہا حق نے سلام اب تم کو فی الفور
کہا ہے دوسرا پیغام اس طور

---

[1] یعنی بہت ۱۲
[2] یعنی اختیار کرنا
[3] یعنی روزہ دار
[4] یعنی چالیس
[5] یعنی جاگنے والا
[6] یعنی بستر
[7] یعنی آرام
[8] یعنی رات
[9] یعنی عزت / بلند
[10] یعنی تخت
[11] یعنی ...
[12] یعنی ... ایک ...

۵ باقی

[13] یعنی بزرگی ۱۲
[14] یعنی خبر دینے والا
[15] یعنی بدکار
[16] یعنی بدکاری
[17] یعنی ظاہر
[18] یعنی مشہور
[19] یعنی وہ شخص جس کے دل میں کسی چیز کی محبت پیوستہ ہو
[20] یعنی ظلم
[21] یعنی رہنے والے
[22] یعنی سردار ۱۲

کہ سب کو دوسروں سے ایک کا ذل
دیئے ہیں پھینک اُس کو دشمنوں نے
پڑا ہے وہ فلانے اب مکاں پہ
نجاست سے اٹھا اب اُس کو طاہر
جنازے کے بجا سب لائے قانون
بھی اُمت سے کہو سب اپنی اُس دم
رکھیں اس لاش کی جو دل سے عزت
یہ سن موسیٰ نے اُس دم حکم رب کا
ہوئے میت پہ سب لوگ اُس کی حاضر
کہ جو تھا فسق میں دو سو برس تک
نہ خوبی کا کیا ہے اُس نے یک کام
بڑے حیرت میں سارے لوگ اُس دم
کئے آداب سے جا اُس کو مدفون
ہوئی موسیٰ کو حیرت سخت غالب
کئے ہیں عرض اس دم کبریا سے
کہ اے دانائے اسرار ضمائر
تجھے ظاہر ہے اس فاسق کا احوال
ولے حرمت کا اُس کیا سبب ہے
ہوئی ہے وحی تب موسیٰ پہ صادر
کبھی نیکی کا اس نے نہیں کیا کام
ولے یک روز کھولا اُس نے توراۃ
یکایک نام حضرت مصطفیٰ کا
نظر اُس کے پڑا باشانِ جلال

ہوا ہے آج از رحمت سے واصل
نجاست میں تمامی بد ظنوں نے
وہاں تعظیم سے تم جا کے یکسر
کرو دے غسل اس کی لاش طاہر
کرو تو پھر سے جا اس کو مدفون
رہیں حاضر سبھی تب پہ بے غم
عطا اس کو کروں گلزار جنت
وہاں پہنچے طریقے سے ادب کا
سو دیکھا سب نے وہ بیشک ہے فاجر
سراپا غرق اور مشغول بیشک
یہ اُس کا دیکھ نادر خیر انجام
ولے حکم خدا کو رکھ مقدم
بجا لائے ہیں سب احکام بیچون
یہ رتبہ دیکھ فاسق کا عجائب
خدائے پاک بیچون و چرا سے
علیم نکتہ سرِّ مقادر
ہے روشن اُس کی بدکاری اعمال
یہ رتبہ ہے اُس کا اعلیٰ تعجب ہے
کہ اے موسیٰ یہ تھا لاریب فاجر
جہنم کے تھا لائق یہ سرانجام
لگا ہے دیکھنے سب اُس کی آیات
محمد صاحب تاج و لوا کا
بزرگی نام کی وہ دیکھ فی الحال

گرامی تر تجھ وہ نام سب سے
محبت کے لبوں سے چوم اسدم
میرے محبوب کا جب نام اُس نے
رکھا تعظیم سے آنکھوں پہ یکسر
کیا مقبول بیشک اپنے در[۲] کا
عمل سے گر گنہ اس کے سبھی رد
برکت یہ یقیں اس نام کی ہے
محمدؐ کا گرامی نام ہے خاص
رکھے اس نام کی جو کوئی حرمت[۶]
رہے مقبول ہو میرا ابد[۷] تک
سبھی اس نام کی برکت سے عاصی[۹]
کیا جب میں نے پیدا عرش اعظم
لکھا جب نام اُس پر شاہ دیں کا
ہوا اس کی برکت سے وہ قائم
یہ رتبہ اُس کے ہے اسم علا کا
کرے موسیٰؑ نے جب یہ راز[۱۵] کو گوش
روایت ہے دگر اس طور مذکور
کہ حق نے حضرت داؤدؑ کو جب
کیا نازل زبور پاک اُن پر
نظر کر وہ کلام پُر حلاوت[۱۸]
کہیں آیت جو آتی تھی ثنا کی
اُسے داؤد بالحانِ[۱۹] خوشتر
وہاں تب غیب سے آتا تھا اک نور

اُٹھا کر اس کو تعظیم و ادب سے
رکھا آنکھوں پہ با توقیر اعظم
سمجھ باعزت و اکرام اُس نے
سو میں نے اس سبب اُس کو مقرر
دکھایا فیض اسم پُر قدر[۳] کا
کیا اس کو مقرب اور اسعد[۴]
یہ عظمت اسم با اکرام کی ہے
فضائل کے اُسے بخشا ہوں اختصاص[۵]
ملے گی دو جہاں میں اُس کو عزت
گنہ اُس کے عفو[۸] ہو جائیں بیشک
عذابِ حشر سے پاویں خلاصی[۱۰]
تزلزل[۱۱] سے سبھی ہوتا تھا درہم
محمدؐ زینتِ[۱۳] عرش بریں کا
رہا ہے اپنے پھر موقع پہ دائم
کرشمہ ہے یہ نام پُر ضیا[۱۴] کا
کئے صلوات سے سینے کو پُر جوش
جلالِ احمدی سے ہے یہ معمور
دیا پیغمبری کا جاہ و منصب[۱۶]
نبیؐ کی تھی ثنا[۱۷] اُس میں مقرر
سدا داؤد کرتے تھے تلاوت
ثنائے دل کشائے مصطفےٰ کی
تلاوت جس گھڑی کرتے تھے یکسر
مکاں ہوتا تھا اُس پر تو سے معمور[۲۰]

۱ یعنی عزت بہت کی
۲ یعنی دروازہ
۳ یعنی عزت
۴ یعنی بہت نیک
۵ یعنی خاص کئے گئے
۶ یعنی عزت ۱۲
۷ یعنی ہمیشہ
۸ یعنی معاف
۹ یعنی گنہگار
۱۰ یعنی نجات

باب

۱۱ یعنی چھٹکارا
۱۲ یعنی زلزلہ
۱۳ یعنی آرائش
۱۴ یعنی روشنی
۱۵ یعنی بھید
۱۶ یعنی رتبہ
۱۷ یعنی تعریف
۱۸ یعنی بہت مزیدار
۱۹ یعنی آواز ۱۲
۲۰ یعنی آباد

در و دیوار آکر وجد میں تب
بھی کر شاخ و شجر اس نام کو گوش
عجب اس نام کا بس یہ شرف تھا
یہ عظمت نام کی تب دیکھ کا دل
کہ یارب نام یہ ختم الرسل کا
تلاوت میں میری آتا ہے جس دم
دکھاتا ہے جلالت کا عجب طور
جھکا کر سر در و دیوار سارے
یہ تاثیر اس میں ظاہر کس سبب ہے
ہوا ہے غیب سے تب ان کو آواز
کرشمہ ہے یہ نور احمدی کا
تو جب لیتا ہے اس کا نام طاہر
اسے کرتے ہیں سجدہ دار و در سب
یہ جلوہ نور کے اسرار کا ہے
یہ اس کے نام کی توقیر ہی سب
کرے گر نام کو تو اس کے اوراد
تیرے محکوم سب ہو جاویں یکسر
کرے شاہی تو بیشک اب جہاں میں
بھی ہوویں مرغ و ماہی تیرے محکوم
یہ سن داؤد نے اس نام کا فیض
مقرر ورد میں لائے اسے تب
ہوا ہے اقتدار ان کا عجائب
بھی لکھتے ہیں سلیماں کی نگیں

ادب سے سر جھکاتے تھے وہاں تب
مکاں سے نقل کر ہوتے تھے مدہوش
کہ جلوہ اس کا ظاہر ہر طرف تھا
ہوئے داؤد اس دم حق سے سائل
محمد آفتاب جزو کل کا
سو ہو کر جلوہ گر اک نور اعظم
کرشمے سے مقرر اس کے فی الفور
ادب سے سرنگوں ہوتے ہیں یارے
گرامی نام یہ کس کا عجب ہے
کہ اے داؤد یہ ہے جلوۂ ناز
تجلی ہے ظہور احمدی کا
وہی نور آکے بس ہوتا ہے حاضر
بھی واجد اس سے ہوتے ہیں شجر سب
کرشمہ سید ابرار کا ہے
نوادر اس میں یہ تاثیر ہے سب
تو ہر شاخ و شجر جن و پریزاد
تیرا ہو جاوے نافذ حکم ان پر
تسلط ہووے تیرا انس و جاں میں
کرے آہن کو اپنے ہاتھ سے موم
نبی کے اسم باکرام کا فیض
ہوئے محکوم ان کے اس گھڑی سب
ہر ایک شے پر ہوا حکم ان کا غالب
لکھا تھا نام حضرت کا مقرر

۱؎ یعنی بیہوش ہوا ۲؎ یعنی درخت ۳؎ یعنی بزرگی ۴؎ یعنی سوال کرنے والے۔ ۵؎ یعنی روشنی ۶؎ یعنی بزرگی ۷؎ یعنی بزرگی ۸؎ یعنی نازل ۹؎ یعنی اوپر [illegible] ۱۰؎ یعنی روشنی ۱۱؎ یعنی پاک ۱۲؎ یعنی وجد کرنے والا حال میں آنیوالا

۱۳؎ یعنی بھیدوں ۱۴؎ یعنی نیکوں کے سردار ۱۵؎ یعنی عزت ۱۶؎ یعنی اثر ۱۷؎ یعنی جن ۱۸؎ یعنی پری کا بنایا ۱۹؎ یعنی جاری ۲۰؎ یعنی غلبہ ۲۱؎ یعنی مچھلی ۲۲؎ یعنی لوہا ۲۳؎ یعنی تابعدار ۲۴؎ یعنی قدرت ۲۵؎ یعنی چیز ۲۶؎ یعنی نگینہ

سلیماںؑ اس سبب سے کامراںؔ تھے
سبھی محکوم اُن کے انس و جاں تھے
غرض حضرت کے اسمائے علےٰ کا
عجب ہے فیض نام پر ضیا کا
نہ بھولی اس کو علی تو دل سے یک دم
لگا ہے ہاتھ تیرے اسم اعظم
طرب انگیز ہے دیگر روایت
نہایت روح پرور ہے حکایت
کہ ایک دن تخت پر حضرت سلیماںؑ
ہوا میں تھے رواں با عزت و شان
سو دیکھا آپ نے صحرائے پُر نور
جہاں شہر مدینہ اب ہے معمور
عجب صحرا تھا نامی رشک گلگشت
منور اُس کے تھے اشجار اور دشت
نہیں آباد تھا وہ گرچہ اُس دم
وے تھا نور کا اک اُس میں عالم
زمیں سر سبز تر پر کیفیت تھی
ہوائے سرد روحانی صفت تھی
درخت تازہ تر و پُر نور اُس میں
سبھی تھے نور سے معمور اس میں
سلیماںؑ دیکھ وہ صحرائے انور
اُتر آئے ہوا سے تب زمیں پر
زیارت اُس کی حاصل سر بسر کر
پھر اپنی فوج کی جانب نظر کر
لگے تعریف کرنے پھر وہاں کی
درخشاں اور منور اُس مکاں کی
کہ ہے یہ سرزمیں ہر اک زمیں سے
مکرم ہر بلاد دل نشیں سے
عجب اُس خاک کے ہیں بخت روشن
فدا اُس خاک پر ہیں ہشت گلشن
مقابل اس زمیں کے عرش اعظم
مراتب میں ہے اس سے سر بسر کم
نبیؐ جو ہوویں پیدا سب سے آخر
سبب جن کے بنا کونین ظاہر
محمدؐ نام ہے اُس پیشوا کا
چراغ بحر و بر بدر الدجےٰ کا
عجب ہے ذات اُنکی ہے اعلیٰ
مقرب ہے بقرب حق تعالیٰ
وے ہیں محبوب بیشک کبریا کے
ہیں نامی برگزیدے بس خدا کے
مقرر سب جہاں کے رہنما ہیں
تمامی مرسلوں کے پیشوا ہیں
بنا جن کے سبب آفاق و پستی
زمیں اور آسماں نے پائی ہستی
کریں آخر یہاں وے آکے ہجرت
قدم سے اپنے بخشیں اس کو زینت

۹ یعنی مقصود ۱۲
۱۰ یعنی بزرگی نام
۱۱ یعنی بہت سواری کی
۱۲ یعنی خوشی
۱۳ یعنی آباد
۱۴ یعنی درخت
۱۵ یعنی روشن
۱۶ یعنی ستاری
۱۷ یعنی دریا و جنگل
۱۸ یعنی اندھیری رات
۱۹ یعنی زمین و آسمان
۲۰ یعنی پیدا ہوا
۲۱ یعنی آرائش ۱۲

۳۰
باقی

مکاں سے اُن کے پاوے نور یہ خاک
پھر آخر نقل فرما اس مکاں سے
اِسی منزل میں اُن کا جسم پُرنور
تمامی خلق اس حرمت سے ظاہر
عجب طاہر ہیں اُن لوگوں کے پاؤں
ہر ایک دیں سے گراہی اُٹھا دیں ہے
جو تابع اُن کے ہووے پاک دیں کا
یہ کہہ اُس دم روانہ ہو سلیماںؑ
یکایک آگئے کعبے کے اطراف
سو دیکھا آپ نے کعبے کو اُس دم
تھے ساکن اُس مکاں میں سارے کافر
سبھی کعبہ و کعبے کے حوالی
بتوں سے لا سلیماںؑ نے کدورت
جنابِ حق میں تب کعبے نے زاری
کہا ہے عجز سے اے میرے معبود
ہوا ہے یہ مکاں سب پُر علائق
نبی تیرا سلیماںؑ سربسر اب
نہیں میری طرف آیا ہے اس دم
ہوا میں اب تری طاعت سے محروم
جنابِ حق سے تب آیا ہے آواز
ترے ہیں بخت آخر سب سے نامی
کروں پیدا یہاں میں سب سے آخر
وہ بیشک ہے نبی آخر زماں کا

رہے گی حشر تک معمور یہ خاک
کیا یاں رحلت مقرر میں جہاں سے
رہے گا تا قیامت ہو کے مستور
کرے اس خاک کو کحل الجواہر
ملے گا جن کو ایسا پاک رہبر
فضیلت سے بھرا بیشک یقیں ہے
وہ پاوے قربِ رب العالمیں کا
چلے ہیں تخت پر با عزت و شان
کئے قصدِ زیارت با دل صاف
بتوں سے تھی بھری وہ جائے اکرم
نشر تھی بُت پرستی اُن کی ظاہر
نہیں کوئی جائے تھی مورت سے خالی
ہوئے راہی وہاں سے بالضرورت
کیا ہے با نہایت خاکساری
میرے میں بت سبھی رہتے ہیں موجود
نہیں ہے اب تری طاعت کے لائق
ہوا پر سے گیا ہے فوج لے سب
نہیں مجھ کو کیا آنے سے خرم
رہا ہوں ہو کے بس بدبخت مذموم
کہ اے کعبہ نہ ہو غم سے سرانداز
ترا انجام ہے سب سے گرامی
نبی سالار سب عالم کا ظاہر
ہے ہادی اور رہبر سب جہاں کا

۱ یعنی قیامت ۲ یعنی کوچ ۳ یعنی پوشیدہ ۴ یعنی عزت ۵ یعنی جوہر کا سرمہ ۶ یعنی نصیب ۷ یعنی مددگار ۸ یعنی راہ بتانے والا ۹ یعنی نزدیکی ۱۰ یعنی سردار ۱۱ یعنی شوکت

۱۰

۱۲ یعنی ارادہ ۱۳ یعنی بزرگ ۱۴ یعنی ارد گرد ۱۵ یعنی ظاہر ۱۶ یعنی عاجزی ۱۷ یعنی لگاؤ جمع علاقہ کی ۱۸ یعنی آزردہ ۱۹ یعنی خوش ۲۰ یعنی برا نصیب ۲۱ یعنی عاجزی کرنے والا ۲۲ یعنی راستہ دکھانے والا
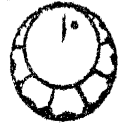
وہ سارے مرسلوں کا تاج سر ہے
کیا اُس کے سبب کون و مکاں کو
کرے وہ رہنمائی سب جہاں کی
قیامت تک رہے دین اُن کا [illegible]
بتوں سے یہ مکاں وہ کر کے خالی
قیامت تک خلق آوے یہاں سب
شرف پاوے تو اُس کی ذات سے بس
بتوں کا گم یہاں سے نام ہوگا
جہاں آوے زیارت کو تری سب
سلیمانؑ پہ ہوئی پھر وحی نازل
گئے تم آج کعبے کی طرف سے
رہا ہے اس سبب وہ ہو کے خستہ
کرو تم اُس کی جا اِس دم زیارت
سلیمانؑ نے یہ سن حکم الٰہی
دیئے ہیں پھینک سارے توڑ اصنام
سبھی پنجاہ سو اشتر تھے ہمراہ
کٹے اشتر سے بھی تھے چار چندان
بلا کر اُس گھڑی اہل شرافت
جمع کر اُس گھڑی سب خاص و عام
لگے تعریف کرنے سب حرم کی
کہے یہ مولد ختم رسل ہے
ہے عزت اس زمیں کی ہر زمیں پر
صدف یہ گوہر لولاک کا ہے

لقب ختم رسل خیر البشر ہے
بنایا سب زمیں اور آسماں کو
کرے وہ پیشوائی انس و جاں کی
جہاں اُس دین کی سب ہووے گی طالب
دکھاوے تجھ کو فیض لایزالی
رہے معمور طاعت سے مکاں سب
اماں پاوے ہر ایک آفات سے بس
ترا خیر اُس سے سب انجام ہوگا
زیارت فرض تیری ہووے گی تب
کرائے پیغمبر و سالار کامل
کئے ہر دم اُسے اپنے شرف [illegible]
کیا ہے پاس نے اُس کو شکستہ
اُسے دو خبر و خوبی کی بشارت
گئے کعبے میں با فوج و سپاہی
مناسک سب بجا لائے با کرام
سبھی تھے پنجاہ سو گاوان و خرگاہ
کئے سب جانور مکے میں قربان
پکا کھانا کئے سب کی ضیافت
سبھی اپنے کر جمع سب خیل و احشام
معلے اس مقام محترم کی
ولادت گاہ شاہ جزو و کل ہے
تفاخر ہے اسے چرخ بریں پر
مکاں مہر فلک اور خاک کا ہے

۲ باقی

حرم یہ اُن سے ہووے کانِ اسلام
عجب وے سرورِ عالی نسب ہیں
رموزِ نکتۂ تقویم ہیں وہ
ہیں اسمٰعیل کے گلشن کے وہ پھول
محمد نام ہے اُن کا منور
خدا نے پہلے نور اُن کا بنایا
ہوئی پیدا جہاں سب اُنکے باعث
سبب سے اُن کے ہے آفاق و ہستی
ہے جرعہ سلسبیل اُن کے کرم کا
شفاعت کا عطا کر تاج اُن کو
بلاوے بے شبہ عرش بریں پر
رہے عالم میں اُن کی دین داری
مراتب اُن کی اُمت کا ہے عالی
عجب ایام ہیں وے فیض انجام
نبوت کے فلک پر ہو کے تاباں
تجلی سے تب اُن کی تختۂ خاک
گدائے در کو اُن کے سروروں پر
رکھے اُس ذات سے جو صدق خلاص
کریں جو بغض اُن سے اور عداوت
عجب اقبال ہیں اُن کے گرامی
محبت اُن کی ہووے جس کے دل میں
وہ لائق ہووے فردوس بریں کا
سلیماں سے کرے تب عرض سب نے

قوی ہووں جہاں ارکانِ اسلام
چراغ کعبہ و شمع عرب ہیں
نہالِ باغِ ابراہیم ہیں وہ
کریں عدناں کی روشن چشم مقبول
ہیں سارے انبیا کے وے افسر
جہاں ایجاد کر اُس سے دکھایا
زمین اور آسماں سب اُنکے باعث
طفیل اُن کے سبھوں نے پائی ہستی
ہے طائر جبرئیل ان کے حرم کا
کرے حق صاحب معراج اُنکو
شرف بخشے تمامی آفریں پر
قیامت تک ہمیشہ شہریاری
ہے سب کے سر پہ فضل لایزالی
کہ جس ایام میں وے ماہِ اتمام
کریں روشن جہاں میں علم و ایماں
رہے گا کفر کی ظلمت سے ہو پاک
بلندی ہے ہر ایک نام آوروں پر
یقیں مقبولِ حق ہو جاوے وہ خاص
وے ہیں مردود بیشک پُر شقاوت
کریں جو صدق سے اُن کی غلامی
بھری ہووے تمامی آب و گل میں
مقرب ہووے رب العالمیں کا
تمامی اہل دانش اور ادب نے

ا یعنی کعبہ ۲ یعنی رکن ۳ یعنی بھید ۴ یعنی پانی ۵ یعنی سر ۶ یعنی تاج کے موتی ۷ یعنی موجود ۸ یعنی دوستی ۹ یعنی کدورت ۱۰ یعنی جنت کی نہروں سے ایک نہر کا نام ہے ۱۱ یعنی ہمیشہ رہنے والی

۱۲ یعنی سوار ۱۳ یعنی ازدواج اہل جا ۱۴ یعنی کامل ۱۵ سطوت ۱۶ یعنی جلوہ ۱۷ یعنی سینہ ۱۸ یعنی دشمنی ۱۹ یعنی بدبخت ۲۰ یعنی نصیب ۲۱ یعنی پانی ۲۲ یعنی جنت ۲۳ یعنی نزدیک ۲۴ یعنی عقل

کہ اے پیغمبرِ حق صاحبِ تاج
مبارک اُن کا کب آوے زمانہ
تولد ہوویں آخر کس قرن میں
جلالِ احمدی کا آوے کب دور
کہے لاریب وہ ہفتم قرن ہے
ہیں دس سو سال باقی اب مقرر
یہ کہہ لے ساتھ فوجِ خسروانہ
روایت دوسری نادر عجب ہے
کہ عیسیٰ ایک ساعت گھر سے بارے
وہاں حواریوں جا ملے ہیں
دکھا کر معجزہ ساروں کو یکسر
ہو حواری اُسی دم اُن کے خادم
سو یک روز آپ کی خدمت میں سارے
کہ حق نے بس نبی تم کو کیا ہے
گرامی آپ سے شاید یہاں میں
یہ سُن حواریوں کی بات یکبار
کہ میرے بعد ہوویں ایک اکمل
مراتب اُن کا ہے سب سے گرامی
وے ہیں سلطان سب پیغمبروں کے
ہے احمد نام اس سلطان دیں کا
وے سارے انبیا کے تاجِ سر ہیں
اگر میں کاش ہوتا اُس زماں میں
جمع کر اُن کی ہر دم خاکِ نعلین

نبی جو ہوویں آخر شاہِ معراج
کہ جس میں ہے یہ فیضِ حبا و دانہ
بعثت فرماویں دُنیا کے چمن میں
جلالت کا درخشاں ہووے کب طور
خلاف اس میں نہ واقع در سخن ہے
پھر اُن کا دَور ہووے سب میں اظہر
ہوئے حضرت سلیماں تب روانہ
بیاں اجلال کا حضرت کے سب ہے
گئے ہیں سیر کو دریا کنارے
سو دعوت دین پر اُن کو کئے ہیں
مسلمانی میں لائے ہیں مقرر
رہے ہیں اُس گھڑی ہو کر ملازم
لگے ہیں پوچھنے اس طور بارے
بزرگی سارے عالم پر دیا ہے
کوئی نامی نبی نیں انس و جاں میں
کہے عیسیٰ نے لب اپنے گہربار
نبی پیدا جہاں میں سب سے افضل
نبی بیشک ہیں وے اعلیٰ و نامی
سپہ سالار ہیں سب رہبروں کے
لقب اُمّی ہے ختم المرسلیں کا
میرے رتبے سے اعلیٰ سربسر ہیں
مقرر ہم زماں اُن کا جہاں میں
بناتا اُسکو بیشک کحلِ عینین

باقی

مُقابل آپ کے میرے فضائل
ہے اُمّت اُن کی ہر اُمت سے عالی
جو ادنیٰ اُن کے در کا ہووے خادم
ہے رُتبہ اُس کا عالی سب جہاں میں
دگر لکھتے ہیں یہ نادر روایت
کہ حق نے ایک دن عیسیٰ پہ ظاہر
کہ اے بندے مرے باصدق دل و جاں
بھی دے اُمّت کو اپنی حکم یکسر
کہ تا اُمّت تیری سب فیض پاوے
میرے محبوب پر جو لاوے ایماں
حبیب اُس کو یقیں اپنا کیا ہوں
وہ سارے مُرسلوں کا تاج سر ہے
کیا آدم کو پیدا اُس کے باعث
سبب اُس کے کیا بالا و پستی
بنایا عرش کو جب میں نے یکسر
لکھا جب اُس پہ نام اُسکا یقیں تب
یہ سُن عیسیٰ ہوئے قدوی نبی کے
روایت دوسری اس طور نادر
کہ جتنے ہوگئے ہیں مُرسلیں سب
سدا کرتے تھے اس صورت سے درخواست
کہ یارب دے بزرگی ہم کو کامل
دے کس کی خدا نے التجا یہ
مگر عیسیٰ کو کر حق نے سرافراز

نہیں نعلین برداری کے قابل
سدا اُس پر ہے فضلِ لایزالی
میرے رُتبے سے وہ فائق ہے دائم
گرامی ہے وہ سارے انس و جاں میں
بزرگی پر سند ہے یہ حکایت
کیا ہے اس طرح سے حکم صادر
محمّد پر تو لا اک بار ایماں
کہ لاویں اُسپہ ایماں سب مقرّر
مکرّم اپنے رُتبے کو بنا دے
کروں اُس کو مقرّب اور ذیشاں
بزرگی اُس کو عالم پر دیا ہوں
چراغِ محفلِ جنّ و بشر ہے
کیا قدرت ہویدا اُس کے باعث
دکھایا سب جہاں کو نور ہستی
تھا لرزاں اور جُنباں وہ مقرّر
میرا قائم ہوا عرش بریں تب
ہوئے خادم رسولِ ہاشمی کے
کتابوں سے ہوئی ثابت یہ ظاہر
جنابِ کبریائی میں یقیں سب
مقرر با عقیدت بے کم و کاست
محمّد کی تو کر اُمّت میں داخل
اجابت کو نہ پہنچا یا دعا یہ
دُعا کر اُن کی یہ مقبول و ممتاز

۱ یعنی بڑے ہو کر ۱۲
۲ یعنی ہمیشہ ۱۲
۳ یعنی آدمیوں و جنوں ۱۲
۴ یعنی ظاہر ۱۲
۵ یعنی بخشش ۱۲
۶ یعنی مرد کی ۱۲
۷ یعنی نزدیک ۱۲
۸ یعنی بڑا رُتبہ ۱۲
۹ یعنی دوست ۱۲
۱۰ یعنی پیشواؤں ۱۲
۱۱ یعنی پیغمبروں

۱۲ یعنی آدمی ۱۲
۱۳ یعنی ظاہر ۱۲
۱۴ یعنی والا ۱۲
۱۵ یعنی کانپنے ۱۲
۱۶ یعنی بلند ۱۲
۱۷ یعنی عجب ۱۲
۱۸ یعنی رسولوں ۱۲
۱۹ یعنی کمی زیادتی ۱۲
۲۰ یعنی گروہ ۱۲
۲۱ یعنی بلند ۱۲

لیجا کر اُس گھڑی اُن کو فلک پر
یقیں دُنیا میں بیشک پھر دے آویں
نزول اُن کا جہاں میں ہے مقرر
رہیں تابع ہو اُس دینِ قوی کے
ہو ناصر آپ کی ملت کے ہر دم
حقیقت اُن کے آنے کی نشر ہے
نہ گنجائش یہاں ہے اُس بیاں کا
غرض حضرت کے دیں کے یہ مراتب
نبی جو ہو گئے دُنیا میں سارے
کہو اس دیں کی کیا عظمت ہے نامی
محض فضلِ خدا یہ سربسر ہے
ہمارے بخت کو کر جس نے کامل
گنہگاروں کو یہ رُتبہ دیا ہے
ادا یہ شکر ہووے کس زباں سے
نہ تنہا سر یہ سجدہ دمبدم باد
یہاں سے ختم کر مجلس اوّل
ارادت سے کرا پنا پاک پیشہ
پڑھواے حاضر و صلوات ہر دم

رکھا ہے منزلِ مقصد ہیں یکسر
نبی کے دین پر آ سر جھکا دیں
فلک سے وے زمیں پر آکے یکسر
بجالاویں مراسم پیروی کے
رہیں غمخوار ہو اُمت کے ہر دم
وہ سب احوال بس مشہور تر ہے
فقط ہے یہ اشارہ اُس نشاں کا
عجب اعلیٰ ہیں ہر اک دیں سے غالب
تھی سب کو آرزو اس دیں کی بارے
عجب ہے دینِ احمد بس گرامی
محض رحمت یہ اُس کی جلوہ گر ہے
کیا ہے ہم کو اس اُمت میں داخل
نبی کی پیروی روزی کیا ہے
کریں حمد و سپاس اُسکا کہاں سے
کہ ہر مو ہوئے یہ تن در سجدہ جسم باد
درودِ بے بہا صلوات افضل
پڑھوں روحِ محمد پر ہمیشہ
کہ تا تم کو ملیں درجات ہر دم

مجلس دوسری

قلم مشتاقِ مدحِ مصطفیٰ ہو
چلا قرطاس پر سر رکھ ادب سے
بیاں اس میں عجب پُر کیفیت ہے

ثنا گوئے رسولِ کبریا ہو
لکھے تا مجلس دوئم طرب سے
چراغ افروز بزمِ معرفت ہے

۱؎ یعنی آسمان ۱۲ ۲؎ یعنی اترنا ۱۲ ۳؎ یعنی مضبوط ۴؎ یعنی مددگار ۵؎ جمع رسم یعنی رسمیں ۶؎ یعنی مذہب ۱۲ ۷؎ یعنی ظاہر ۸؎ یعنی ... ۹؎ یعنی زیادہ ۱۰؎ یعنی بلند ۱۱؎ یعنی بزرگ

۱۲؎ یعنی خالص ۱۳؎ یعنی نصیبہ ۱۴؎ یعنی تعریف و تشکر ۱۵؎ یعنی بال ۱۶؎ یعنی پڑھنا ۱۷؎ یعنی قیمتی ۱۸؎ یعنی رحمت کا ملا ۱۹؎ یعنی مرتبے ۲۰؎ یعنی تعریف ۲۱؎ یعنی کاغذ ۲۲؎ یعنی خوشی ۲۳؎ یعنی روشن ۲۴؎ یعنی مجلس ۱۲

لجا کر اُس گھڑی اُن کو فلک پر — رکھا ہے منزل مقصد میں یکسر
یقیں دُنیا میں بیشک پھر وے آویں — نبی کے دین پر آ سر جھکا دیں
نزول اُن کا جہاں میں ہے مقرر — فلک سے وے زمیں پر آ کے یکسر
رہیں تابع ہو اس دینِ قوی کے — بجا لاویں مراسم پیروی کے
ہو ناصر آپ کی ملت کے ہر دم — رہیں غم خوار ہو اُمت کے ہر دم
حقیقت اُن کے آنے کی نشر ہے — وہ سب احوال بس مشہور تر ہے
نہ گنجایش یہاں ہے اُس بیاں کا — فقط ہے یہ اشارہ اُس نشاں کا
غرض حضرت کے دیں کے یہ مراتب — عجب اعلیٰ ہیں ہر اک دیں سے غالب
نبی جو ہو گئے دُنیا میں سارے — تھی سب کو آرزو اس دیں کی بارے
کہو اس دیں کی کیا عظمت ہے نامی — عجب ہے دین احمد بس گرامی
محض فضل خدا یہ سربسر ہے — محض رحمت یہ اُس کی جلوہ گر ہے
ہمارے بخت کو کر جس نے کامل — کیا ہے ہم کو اس اُمت میں داخل
گنہگاروں کو یہ رُتبہ دیا ہے — نبی کی پیروی روزی کیا ہے
ادا یہ شکر ہووے کس زباں سے — کریں حمد و سپاس اُسکا کہاں سے
نہ تنہا سر بہ سجدہ دمبدم باد — کہ ہر موئے بہ تن در سجدہ جسم باد
یہاں سے ختم کر مجلس یہ اوّل — درود بے بہا صلوات افضل
ارادت سے کر اپنا پاک پیشہ — پڑھوں روح محمد پر ہمیشہ
پڑھو اے حاضرو صلوات ہر دم — کہ تا تم کو ملیں درجات ہر دم

مجلس دوسری

قلم مشتاقِ مدحِ مصطفےٰ ہو — ثنا گوئے رسولِ کبریا ہو
چلا قرطاس پر سر رکھ ادب سے — لکھے تا مجلس دویم طرب سے
بیاں اس میں عجب پر کیفیت ہے — چراغ افروزِ بزم معرفت ہے

سلہ یعنے آسمان ۱۲ سلہ یعنے [illegible] ۱۲ سلہ یعنے مضبوط سلہ یعنے [illegible] سلہ جمع رسم یعنی [illegible] سلہ یعنے مددگار [illegible] سلہ یعنے مذہب ۱۲ سلہ یعنے ظاہر [illegible] سلہ یعنے [illegible] سلہ یعنے بلند سلہ یعنے بزرگی سلہ یعنے [illegible]

۱۴۳ باقی

سلہ یعنے خالص سلہ یعنے نصیبہ سلہ یعنے تعریف و شکر سلہ یعنے بال سلہ یعنے [illegible] سلہ یعنی ہمیشہ سلہ یعنے رحمت کا [illegible] سلہ یعنے مرتبے سلہ یعنے تعریف سلہ یعنے کاغذ سلہ یعنے خوشی سلہ یعنے روشن سلہ یعنے مجلس ۱۲

بھرا ہے اس میں سب خوبی کا عالم　　تعشق اور محبوبی کا عالم
صبا نے بوئے گل سے لا کے پیغام　　کیا ہے بلبلوں کو مست مادام
نقارہ دورِ احمد کا ازل سے　　بجا نوبت عطائے لم یزل سے
صدا کر گوش کو عالم کے پرجوش　　حشر تک ایک دم ہووے نہ خاموش
عجب چرخ بریں کا ہے یہ دستور　　کہ دکھلاتا ہے پہلے صبح کا نور
پھر اُس کے بعد آ خورشید خاور　　جہاں کو نور سے کرتا ہے انور
اگرچہ صبح میں یہ روشنی ہے　　ولے خورشید سے وہ روغنی ہے
نہ ہووے گر تہِ مشرق میں خورشید　　کہاں سے صبح پاوے نورِ امید
دکھا خورشید پہلے اپنے آثار　　جہاں میں پھر وہ ہوتا ہے نمودار
اسی صورت سے مہر پُر ضیا نے　　محمد مصطفےٰ شمس الہدا نے
کہ ہیں یہ آفتابِ اوجِ لولاک　　ہے ذرہ اُن کا بیشک نورِ افلاک
دکھا پہلے ظہور اپنے کرم کا　　کرشمہ سب کو تشریف قدم کا
پھر آخر اپنا دکھلا نور سب کو　　تجلی سے کئے معمور سب کو
ولادت سے مقدم بیشتر سب　　ہوئے آثار اُن کے جلوہ گر سب
تھا شہرہ آپ کا سارے جہاں میں　　ولادت کی خبر تھی انس و جاں میں
قدم بوسی کا سب کو ذوق تھا بس　　تھے سارے منتظر آفاق و انفس
پڑا تھا عالم ہستی میں سب غل　　جہاں تھی منتظر جوں چشم بلبل
وہ سب احوال نادر سربسر ہے　　سماعت میں حلاوت جلوہ گر ہے
مفصل گر وہ سب لکھئے ہیں آوے　　نہ بارہ مجلسوں میں پھر سماوے
ولے تھوڑا بیاں لکھ کر سناؤں　　کرشمہ اُس جلالت کا دکھاؤں
روایت ہے نہایت ایک نادر　　ہے جلوہ اس میں سب عظمت کا ظاہر
کہ ایک دن بادشاہِ عرش معراج　　دُرِ بحرِ حقیقت شاہ و تاج
نبی جن کے لئے آفاق و ہستی　　منور جن سے ہے ارکانِ ہستی

۱؎ یعنی حسن ۲؎ یعنی ہوا ۳؎ یعنی ہمیشہ ۴؎ یعنی ہمیشگی اور وہ زمانہ جس کا شروع ہو ۵؎ یعنی بخشش ۶؎ مراد اللہ ہے ۷؎ یعنی کان ۸؎ یعنی آسمان بلند ۹؎ یعنی سورج ۱۰؎ مراد چمک ہے ۱۱؎ یعنی مشرق ۱۲؎ یعنی روشنی و ظاہر

۱۳؎ یعنی روشنی ۱۴؎ یعنی ہدایت کے آفتاب ۱۵؎ یعنی بلندی ۱۶؎ یعنی آسمان ۱۷؎ یعنی بزرگی ۱۸؎ یعنی پیدایش ۱۹؎ یعنی ہستی ۲۰؎ یعنی جہان اور لوگ ۲۱؎ یعنی جہاں کے سب ۲۲؎ یعنی انتظار کرنیوالا ۲۳؎ یعنی مزہ ۲۴؎ یعنی دریا ۲۵؎ یعنی سچائی ۲۶؎ یعنی روشن ۲۷؎ یعنی سب جہان

معلا مسجد عالی میں آ کر — کیے ہیں نور سے مسجد کو انور
تھے گرد اگرد حضرت کے سب اصحاب — ستاروں میں گویا بیٹھے تھے مہتاب
یقیں اس مجلس عالی میں اس روز — ہوا اک مرد کامل جلوہ افروز
نہایت طول تھا بس اس کا قامت — تھا چہرے پر عیاں نور کرامت
بدن اس کا عجب گورا تھا پر نور — تھے ہر ایک بال اس کے رشک کافور
سو اس دم آ جناب مصطفے ایں — معلا بارگاہ مجتبے میں
سلام اس دم کیا اس نے ادب سے — نہایت خندہ رو ہو کر طرب سے
قدم بوسی سے کر تب ذوق حاصل — دو زانو آپ کے بیٹھا مقابل
جناب پاک میں با عجز و توقیر — فصاحت سے لگا کرنے کو تقریر
کہ اے پیغمبروں کے دُر افسر — معلے قلزم عظمت کے گوہر
سنو احوال اس فدوی کا سارا — کہ ہے بیشک نوادر آشکارا
نوادر میں نے دیکھا ہے زمانہ — حقیقت ہے میری نادر فسانہ
میری ہے عمر طول اے رب کے مقبول — نہ ہوگی عمر کس کی اس قدر طول
برس میری ولادت کو ہوئے اب — مقرر دو ہزار اور ڈیڑھ سو سب
زیادہ سب سے میں طول العمر ہوں — بھی موسیٰ کا یقیں میں ہمعصر ہوں
تھی جبارین کی جو قوم مشہور — خبر قرآں میں ہے جن کی مسطور
میں تھا اس قوم کا سردار ظاہر — نہایت سخت دل تھا اور کافر
میرے تابع تھے جبارین سارے — شجاعت ان کی تھی مشہور بارے
دیا تھا حق نے قوت خوب ان کو — نہ کب کس نے کیا مغلوب ان کو
تھا شہرہ ان کا ظاہر بحر و بر میں — نہ سبقت کس کو تھی ان سے ظفر میں
وے وہ کافر و مقہور تھے سب — یقیں ایمان سے بے نور تھے سب
ہوئے مبعوث جب یوشع پیمبر — لگے دعوت وہ کرنے سب میں اظہر
ہوا امت کو ان کی حکم ایک بار — کہ جباروں پہ جاویں ہو کے قہار

۱ یعنی بلند ۱۲
۲ یعنی ظاہر ۱۲
۳ یعنی مرد ۱۲
۴ یعنی خوشی ۱۲
۵ یعنی عزت ۱۲
۶ یعنی حسن بیان ۱۲
۷ یعنی سمندر ۱۲
۸ یعنی دریا ۱۲
۹ یعنی ظاہر ۱۲
۱۰ یعنی عجائب ۱۲
۱۱ یعنی قصہ ۱۲

باقی

۱۲ یعنی ہم زمانہ ۱۲
۱۳ یعنی لکھی ہوئی
۱۴ یعنی جوانمردی
۱۵ یعنی عاجز ۱۲
۱۶ یعنی جنگل و دریا ۱۲
۱۷ یعنی فتح غلبہ
۱۸ یعنی قہر کیے گئے
۱۹ یعنی پیدا و ظاہر
۲۰ یعنی ایک قوم
۲۱ یعنی غصہ ہو کر ۱۲

کرے تیار تب یوشع نے اُس دم — علم صد چار بھاری اور محکم
لکھے ہیں نام سب پر شاہِ دیں کا — محمد مصطفےٰ شاہِ یقیں کا
ہوئی یوشع کی اُمت سب سلح پوش — مُعلّےٰ وہ علم سب نے کیے بردوش
لگے کرنے کو اُس دم سب مناجات — کہ اے ربّ العلا قاضیِ حاجات
محمد کی یقیں عظمت سے اُس دم — جلال و عزت و حرمت سے اسدم
ظفر کفار پر بیشک عطا کر — فتح مندی سے حاصل مدعا کر
دکھا عظمت و صولت اُنکے دیں کی — جلالت رحمۃ للعالمیں کی
کیا باعث سے اُن کے ارض و افلاک — وے ہیں ختم رسل سلطان لولاک
برکت اُن کے دکھلا نام کی اب — معلّےٰ اسم با اکرام کی اب
طفیل اُن کے عطا کر سربلندی — دے کفاروں پہ اُس دم فتحمندی
پھر آخر پڑھ نبی پر سب نے صلوات — بجا لا اُس گھڑی رسم تحیات
ندا پھر یا رسول اللہ کر تب — اُٹھا سب نے ہلائے ہیں علم سب
عَلَم سے تب ہوا نکلی ہے پُرزور — پڑا ہیبت کا سارے خلق میں شور
یقیں اُس نام کی ہیبت سے اُسدم — نہایت صولت و رفعت سے اُسدم
تزلزل میں سب آئی ہیں عمارت — پڑا ہے سب کے دل پر خوفِ غارت
ہماری قوم پر اُس دم عجائب — ہوئی ہے خوف و دہشت اُس سے غالب
ہوئی برباد اُس دم سب کی قوت — ہوئی وارد مقرر سخت ہیبت
حصاروں کے اُسی دم کھل گئے باب — ہوئے ہیں بن لڑے یوشع فتحیاب
ہوئے ہم اُس گھڑی مغلوب سارے — ہوئے بے عزت و معیوب سارے
مسلماں ہیں ہوا ہوں سب سے اوّل — مقرر چھوڑ دے سب دین اوّل
ہوا یوشع کا اُس دم اُمتی خاص — سو پوچھا اُن سے تب با صدق اخلاص
کہ ہے جو اُس علم پر اسم انور — یہ ہے کس کا محمد نام اطہر
عجب اُس نام کی ہیبت ہے غالب — بزرگی اور ہے عظمت عجائب

۱ یعنی جھنڈا ۲ یعنی مضبوط ۳ یعنی ہتھیار ۴ یعنی کاندھے ۵ یعنی حاجتوں کے پورا کرنے والے ۶ یعنی بزرگی ۷ یعنی مطلب ۸ یعنی دبدبہ ۹ یعنی زمین و آسمان ۱۰ اشارہ ہے طرف حدیث کے

۱۲ یعنی نام ۱۳ یعنی بندگی ۱۴ یعنی آواز ۱۵ یعنی دہشت ۱۶ یعنی زلزلہ ۱۷ یعنی بلندی ۱۸ یعنی دروازہ ۱۹ یعنی فتح پانیوالے ۲۰ یعنی عاجز ۲۱ یعنی عیب دار ۲۲ یعنی بھینٹ ۲۳ یعنی سچائی ۲۴ یعنی ظاہر

کہے یوشعؑ نے وے محبوب رب ہیں ۔ شہنشاہِ جہاں ماہِ عرب[1] ہیں
کیا حق نے سبب سے اُن کے ظاہر ۔ زمین و آسماں اوّل و آخر
طفیل اُن کے ہوا سب خلق پیدا ۔ سبھی تحت الثریٰ[2] سے تا ثریا[3]
وہی مقصود ہیں کون و مکاں کے ۔ پیمبر ہیں یقیں آخر زماں کے
ہیں سارے مرسلوں کے پیشوا وہ ۔ ہیں سارے رہبروں کے رہنما[4] وہ
خلیل اُس خوانِ نعمت کے ہیں مہماں ۔ ہیں موسیٰ اُس درِ دولت کے درباں[5]
کرے حق اُن کو پیدا سب سے آخر ۔ نبوت ختم ہووے اُن پہ ظاہر
جہاں اُن کے قدم سے نور پاوے ۔ خدا دیں اُن کا غالب کر دکھاوے
زباں مقصود[6] ہے اُن کے بیاں سے ۔ صفت[7] خارج ہے اُن کی ہر زباں سے
ہے رتبہ اُن کا ہر رتبہ سے غالب ۔ شرف[8] ہے نام کو اُن کے عجائب[9]
برکت سے یقیں اس نام کی اب ۔ مظفر ہم ہوئے یکبارگی سب
مقرر یہ طفیل اُس نام کا ہے ۔ شرف اس اسم با اکرام کا ہے
یہ سن یوشع[11] سے سب[12] اوصاف وہاج[13] ۔ ہوا دل شوق کے دریا کا موّاج[14]
ہوا حضرت کے تب دیدار کا شوق ۔ جمال و حسن پُر انوار کا شوق
غرض اس شوق سے میں خانماں[15] چھوڑ ۔ گیا صحرا[16] میں اُس دم سب مکاں چھوڑ
رہا ہوں اک مکاں پر ہو کے ساکن[17] ۔ محبت آپ سے رکھ رات اور دن
محبت آپ کی تھی دل میں غالب ۔ سبب سے اُس کے پایا ہوں مطالب
کیا ہے حق نے میری عمر کو طول ۔ ہوئی پوری یہ مقصد حسب[18] مسئول
بحمد اللہ جمالِ دلربا سے ۔ ہوا ہوں بہرہ[19] ور فیض و عطا سے
رہی دل میں نہ مطلب کوئی باقی ۔ ہوا سیراب[20] جانِ اشتیاقی
عجب ہے وہ بیاباں روح[21] پرور ۔ جہاں ساکن تھا یہ فدوی مقرر
درختِ پُر لطافت[22] ہے وہاں ایک ۔ جمال اور حسن اور خوبی میں ہے نیک
عجب اُس پر ہے ظاہر جلوۂ نور ۔ بیاباں اس کی ہے خوبی سے معمور

۱ یعنی عرب کا چاند ۲ مراد حضرت سے ہے ۱۲ ۳ زمین کے نیچے سا ایک ۴ یعنی اُن ستاروں کا مجموعہ جو آسمان پر ہے ۵ دربان ۶ یعنی راہ بتلانے والے ۷ یعنی نگہبان ۸ یعنی مقصود ۹ یعنی تعریف ۱۰ یعنی والی ۱۲ ۱۱ یعنی بزرگی

۱۱ باقی

۹ یعنی انوکھا ۱۰ یعنی فتحمند ۱۱ یعنی نام ایک پیغمبر کا ہے ۱۲ یعنی تعریف ۱۲ ۱۳ یعنی روشن ۱۲ ۱۴ یعنی موج مارنے والا ۱۵ یعنی خاندان ۱۲ ۱۶ یعنی جنگل ۱۷ یعنی رہنے والے ۱۸ یعنی موافق سوال کے ۱۲ ۱۹ یعنی نصیب ور ۲۰ یعنی سیر ہوا ۲۱ یعنی جان کا پالنے والا ۲۲ یعنی پاکیزگی ۱۲

نہ خوبی اُس شجر[1] کی کس بشر سے
ادا ہووے یقیں عزّ و قدر[2] سے

تلے اُس کے کئی چشمے ہیں جاری
خجل[3] اُن سے ہے مہ کی آب[4] داری

بھرا ما[5] البقا اُس میں ہے سارا
ہیں جنت کے وے چشمے آشکارا[6]

درخت اُن پر عجب ہے پُر[7] توانگن
ہیں چشمے نور سے سب اُس کے روشن

پہاڑ اُس کی بلندی کے مقابل
خجالت سے سوئے پستی ہے مائل[8]

نہایت برگ[9] اُس کے سبز تر ہیں
مقرر نور سے سب جلوہ گر ہیں

ہر ایک پتّے پہ اُس کے با صد[10] اکرام
لکھا ہے آپ کی اُمّت کا بس نام

ہوئے دُنیا میں اور جو ہوویں پیدا
سبھوں کا نام ہے اس پر ہویدا[11]

بھی پیدا جو ہوئے دنیا میں مُرسل
غرض آدمؑ سے تا عیسٰیؑ سب اکمل[12]

کئے سب نے زیارت اُس شجر کی
مُبارک اُس درختِ پُر قدر کی

کہا یہ ہر نبی نے اُس سے پیغام
کہ اے والا درختِ نیک انجام

تیرے اقبال یاور[13] تر ہیں بیشک
رہے گا تو یقیں آخر زماں تک

نبیؐ جو ہوویں پیدا ختم مُرسل
محمدؐ مصطفٰے سُلطان افضل[14]

ملے گا تو یقیں اُس شاہِ دیں سے
امام الانبیا والمرسلیں سے

ہمارا کہہ سلام اُس پاک تن کو
حبیبِ حق رسولؐ ذو المنن[15] کو

بھی کہہ روزِ جزا میں کر حمایت[16]
کریں ہر دم ہماری وے رعایت[17]

نہ بھولیں ہم کو وے روزِ جزا میں
لیجاویں ساتھ بس دار البقا[18] میں

غرض وہ ہے شجر خارج[19] صفت سے
بھرا ہے سر بسر سب کیفیت[20] سے

رہا میں اُس کے دائم زیر سایہ
ملا ہے زندگی کا اُس سے مایہ[21]

جمالِ بے بہا کو دیکھ اس دم
ہوا ہوں بس نہایت شاد و خرم[22]

کیا اُس مرد نے جب حال اظہار
یہ سُن حیرت میں سب آئے ہیں حضار[23]

غرض حضرت نے کر اس بات کو گوش[24]
بشاشت[25] سے کئے ہیں دل کو پُر جوش

ہوا حضرت کو اُس دم شوق غالب
کہ دیکھیں وہ درختِ پُر مطالب

۱ یعنی درخت ۲ یعنی عزت ۳ یعنی شرمندہ ۴ یعنی رونق ۵ یعنی زندگی کا پانی ۶ یعنی ظاہر ۷ یعنی سایہ ڈالنے والا ۸ یعنی راغب ۱۲ ۹ یعنی پتے ۱۰ یعنی سو طرح کے ۱۱ یعنی ظاہر ۱۲ یعنی کامل ۱۳ یعنی مددگار

۳

۱۴ یعنی بزرگ ۱۲ ۱۵ یعنی صاحب احسان ۱۶ یعنی مدد ۱۷ یعنی نگہبانی ۱۸ یعنی ہمیشگی کا گھر ۱۹ یعنی باہر ۲۰ یعنی حالات ۲۱ یعنی پونجی ۲۲ یعنی خوش ۲۳ یعنی حاضرین ۲۴ یعنی کان ۲۵ یعنی خوشی

اُسی ساعت بصد اجلال و تعجیل[۱] جناب پاک میں آئے ہیں جبریل
لگے ہیں عرض کرنے تب ادب سے شہنشاہِ جہاں محبوب[۲] رب سے
کہ اے بحرِ کرم دریائے رافت[۳] سحاب[۴] مکرمت مہر[۵] شرافت[۶]
کہا اس مرد نے جو بے کم و کاست سخن اس کا مقرر ہے سبھی راست
کہ یعنے وہ شجر ہے بس نوادر[۷] اُسے حق نے بنا قدرت سے ظاہر
نشاں کر اُس کو جاہِ سرمدی[۸] کا کیا منشور[۹] دورِ احمدی کا
میانجی سرورِ افضل کا ہے وہ پیام آور ہر ایک مرسل کا ہے وہ
کہا ہے حق نے اے محبوب اقدس چراغ خانۂ آفاق[۱۰] و انفس
طبیعت آپ کی گر ہووے مائل کہ دیکھیں وہ درخت پُر فضائل
تو بے ہمراہ اپنے سب ملازم کسی اونچے مکاں پر ہوویں قائم
اُٹھا دے حق اُسی دم پردۂ غیب نظر آوے درخت حضرت کے لاریب[۱۱]
اگر دیویں اُسے آواز ظاہر تو آ خدمت میں وہ ہو جاوے حاضر
یہ سُن حضرت نے اُس دم حق کا پیغام اُٹھے ہیں اُس گھڑی باجاہ[۱۲] و اکرام
لے سارے حاضروں کو اپنے ہمراہ گئے ہیں کوہ پر باعزت و جاہ
حجاب[۱۳] اُس دم اُٹھا حق نے نظر سے کیا ہم چشم اُس روشن شجر سے
نظر کر آپ نے تب اس کی جانب پکارے اُس گھڑی ہو کر مخاطب
اُسی دم حق تعالے کے کرم سے درخت اپنے مقامِ محترم[۱۴] سے
جھکا سر با نیاز و عذر خواہی ہوا ہے آپ کی خدمت میں راہی
قدم رکھتا چلا ہے سر کے بل سے ہو مستغرق[۱۵] حضورِ بے بدل سے
سو آ حضرت کے اُس ساعت مقابل رکھا سجدے میں سر با شوق کامل
اُٹھا سر پھر ادب سے تب زباں کھول گہر ریزی[۱۶] لگا کرنے کو بے مول
سلام علیک یا نورِ الٰہی رموز[۱۷] ہر سفیدی و سیاہی
سلام علیک اے دریائے انوار سلام علیک اے صحرائے اسرار

[۱] یعنی جلدی ۱۲ [۲] یعنی پیارے اللہ کے ۱۲ [۳] یعنی مہربانی [۴] یعنی بدلی [۵] یعنی آفتاب [۶] یعنی بزرگی [۷] جمع نادر کی یعنی عجیب [۸] یعنی ہمیشگی [۹] یعنی فرمان [۱۰] آفاق مراد عالم ظاہر سے کرنا ہے اور انفس مراد عالم باطن اور واسطے کہ باطنی ہے یعنی عالم جہان ظاہری و باطنی کے گھر کے چراغ [۱۱] یعنی بے شک ۱۲ [۱۲] یعنی مرتبہ [۱۳] یعنی پردہ [۱۴] بزرگی و عزت [۱۵] یعنی ڈوبا ہوا ۱۲ [۱۶] موتی بکھیرنا یہاں مراد ہے عمدہ گفتگو سے [۱۷] یعنی بھیدوں ۱۲

۱۰ باقی

سلام علیک یا مصباح ارواح — سلام علیک یا مفتاح اشباح
یہ سن حضرت نے تب اُس کی زبانی — کئے ہیں اس طرح گوہر فشانی
کہ اے موزوں درخت بے بہا اب — بیاں ایجاد کا کر اپنے تو سب
تجھے حق نے کیا ہے کس زماں میں — کیا کس چیز سے پیدا جہاں میں
جواب اُس نے دیا حضرت کو اُس دم — کہ اے ماہِ جہاں خورشید عالم
کہ آدم جس گھڑی جنت سے آئے — یقیں دنیا میں جب تشریف لائے
لگے رونے کو اُس دم دل حزیں کر — گرے آنسو کے قطرے جو زمیں پر
گرا قطرہ جو اول سب سے انور — میری ہستی کا وہ قطرہ ہے مظہر
کیا ہے حق نے مجھ کو اُس سے پیدا — ولے تھی ضعف کی حالت ہویدا
گئے آدم نے جس دم یہ مناجات — جناب حق میں اے قاضیِ حاجات
گناہ میرے محمد کے سبب سے — عفو کر اُن کی حرمت اور ادب سے
طفیل اُن کے مجھے حرمت عطا کر — قبول اُن کی برکت سے دعا کر
کیا جن کے سبب سے تو نے موجود — زمین و آسماں تا ملکِ محسود
بزرگی اُس محمد کی دکھا اب — گنہ کو بخش کر لطف و عطا اب
وسیلہ اُن کا لے آیا ترے پاس — نہ کر حرمت سے اُن کی مجھ کو بے آس
لیا ہے آپ کا آدم نے جب نام — اُسی دم حق تعالیٰ نے با کرام
برکت سے مقرر آپ کی تب — عفو اُن کے کیا بیشک گنہ سب
قبول اُن کی کیا حق نے دعا کو — سنا جب میں نے حضرت کی ثنا کو
ہوئی قوت اُسی دم مجھ کو حاصل — دیا ہے حق نے یہ حسن و شمائل
نظر آئے قدم بھی آپ کے اب — ہوا حاصل میرے اب دل کا مطلب
میرے اوراق پر دیکھو نظر کر — مقرر مرتسم ہے سب یہ اظہر
کہ جو لیوے محمد کا سدا نام — وہ پاوے فیض سب عالم میں مادام
کرے مقبول حق اُس کی دعا سب — مبارک ہوویں اُس کے مدعا سب

[1] یعنی چراغ ۱۲
[2] یعنی کنجی ۱۲
[3] جمع شبح کی یعنی جسم بدن ۱۲
[4] یعنی یقیں ۱۲
[5] یعنی سورج ۱۲
[6] یعنی ظاہر کرنیوالا ۱۲
[7] یعنی ناتوانی ۱۲
[8] یعنی معاف ۱۲
[9] یعنی عزت ۱۲
[10] یعنی بزرگی ۱۲
[11] یعنی خوبی اور خوبصورتی ۱۲
[12] جمع ورق کی ۱۲
[13] یعنی نقش کیا گیا ۱۲
[14] یعنی ہمیشہ ۱۲

ہوئے جب انبیا اور مُرسلیں سب
سبھوں نے کر مری حاصل زیارت
کہ تو دیکھے جمال اُس شاہِ دیں کا
تو جاوے جب حضوری میں نبیؐ کی
اُسی ساعت ہمارے تو طرف سے
یہ کہہ اُن سے کہ اے دریائے احسان
پیمبر جو ہوئے دنیا میں سارے
سبھوں کے تم ہو بیشک دُرّۃ التاج
قیامت کی یقیں جب آوے ساعت
یہ سُن حضرت نے اُس سے حال سارا
پھر اُس دم اُس درخت با صفا کو
دیئے رخصت وہ جا اپنے مکاں پر
وہاں سے آپ پھر آئے مکاں میں
غرض سب یہ بیاں کر اُس گھڑی گوش
یہ دیکھو کیا جلالت کا بیاں ہے
یہ کیا ہیں شان حضرت کی مکرّم
کہ حق نے آپ کو دی یہ جلالت
ولادت سے مقرر پیشتر سب
کہ تا یہ دیکھ حضرت کے فضائل
غرض دنیا میں یہ ہے شان اُنکی
پھر عقبےٰ میں کہو خوبی کا اُن کے
یہاں اس بات کو اب مختصر کر
روایت دل رُبا ہے ایک نادر

زیارت کو مرے آئے یقیں سب
دیئے اس طور سے مجھ کو بشارت[1]
محمّد پیشوائے مُرسلیں کا
حبیب حق رسولِ ہاشمی کی
درود دیے نہایت کہہ شرف[2] سے
دُرِ دُرجِ[3] ہدایت نورِ سُبحان
تمھارا شوق سب رکھتے تھے بارے
پیمبر سب تمھارے بس ہیں محتاج
طلب حق سے کرو سب کی شفاعت
کئے شکرِ الٰہی آشکارا
گرامی قدرہٗ مہر و وفا[7] کو
ہوا ہے اس طرح سے قائم مقرر
مُبارک حجرۂ عالی نشاں میں
کمر واب باز[8] اپنے دیدۂ ہوش
بزرگی کا نبیؐ کے سب نشاں ہے
عجب رُتبہ ہے یہ اعلےٰ[10] و اعظم
بزرگی اور عظمت اور کمالت
رکھا سامان یہ تیار کر سب
یہاں یکسر سبھی ہو جاوے قائل
یہ عظمت ہے قوی بُرہان اُن کی
نشاں کیا ہووے محبوبی کا اُن کے
بیاں دیگر لکھوں رشک گہر[11] کر
کمالت کا نشاں ہے اُس میں ظاہر

۱ یعنی خوش خبری
۲ یعنی بزرگی
۳ یعنی موتی کا ڈبا
۴ یعنی تاج ہے
۵ یعنی درخت
بیچ کے بیان مطلق [illegible]

۹
باقی

۶ درخت کے معنی ہیں
۷ یعنی محبت
۸ یعنی کشادہ
۹ یعنی بزرگی
۱۰ یعنی بلند ۱۲
۱۱ یعنی موتی ۱۲

کہ تھا صدیقؓ اکبر کا زمانہ / خلافت کا تھا اُن کے کارخانہ
تھے دانا دل صحابیوں میں کوئی خاص / تھا نام اُن کا یقیں ہشام بن عاص
وہ ہو صدیق کی جانب سے محکوم / گئے پیغام لے کر جانبِ روم
کہ تا سلطان کو دکھلا راہ دیں کی / سُنا عزت امام المرسلیں کی
اُسے ایمان کے رستے پہ لاویں / ہدایت[۱] کا طریقہ سب دکھاویں
گئے ہشام جس دم جانبِ روم / ہوئی سلطان کو یہ بات معلوم
تھا اُس کے گھر میں اُس دن عام دربار / تھے نامی سامنے سب اُس کے حضار[۲]
بلایا اُن کو اُس نے اُس گھڑی تب / کرے معلوم تا سب اُن کی مطلب[۳]
سو آ دربار میں بےخوف و تاخیر[۴] / پڑھے ہشام نے یکبار تکبیر
اُسی تکبیر[۵] کے اجلال سے تب / ہلا ہے اُس کا ایوان اور محل سب
یہ صولت[۶] دیں کی دیکھ اُس نے عجائب / ہوئی ہے اُس پہ ہیبت[۷] سخت غالب
یہ رُتبہ دیکھ دینِ احمدی کا / مراتب بادشاہِ سرمدی[۸] کا
کیا ہشام سے تب اُس نے تقریر / کہ اے ہشام دانا اہل توقیر[۹]
کہو یہ ذکر کیا ہے دلربا سب / ہلا جس کے سبب سارا مکاں اب
کہے یہ دیں ہے سلطانِ ہدیٰ[۱۰] کا / رسولِ حق محمد مصطفےٰ کا
لئے ہیں آپ کا جب نام اُس دم / لگے ہلنے کو پھر ایوان[۱۱] محکم
دگر بار اُس نے دیکھا یہ تماشا / پڑی ہے اُس پہ ہیبت بےتحاشا
ادب سے اُن کی جانب ہو کے مائل / ہوا ہشام سے اس طور سائل[۱۲]
کہ جب ہوتے ہو تم اپنے مکاں پر / وہاں یہ نام لیتے ہو زباں پر
مگر اس نام کی عزت سے سارا / مکاں ہلتا ہے ہر دم سب تمہارا
یہ ہے اس نام کا خاصہ و اختصاص[۱۳] / دیا میرا مکاں اس سے ہلا خاص
کہے یہ ذکر ہم کرتے ہیں ہر بار / نہ دیکھی ہم نے ہلتی کوئی دیوار
سدا پڑھتے ہیں اس کے بالتفضل / نظر آیا نہ کس شے میں تزلزل

[۱] یعنی رہنمائی
[۲] حاضرین یعنی اہل دربار
[۳] یعنی مقصد
[۴] یعنی دیر
[۵] یعنی اللہ اکبر
[۶] یعنی دبدبہ ۱۲
[۷] یعنی دہشت

مگر حق نے مقرر تجھکو یکبار
ہلا اس نام کی ہیبت سے سارا
نظر نا دین کی کر جاہ و فضائل
یہ ہے ایک معجزہ دینِ نبیؐ کا
یہ سُن ہشام کی سلطان نے تقریر
کہا الحق معجزہ یہ بے بہا ہے
اگر پڑھنے سے اس کے دار و دیوار
تو ہوتا شعبدہ یا ساحری یہ
مگر یہ معجزہ حضرتؐ کا ہے بس
پکڑ ہشام کا پھر ہاتھ ایکبار
کہا دیکھا ہے تم نے شاہِ دیں کو
مشرف آپ کے دیدار سے تم
کہے فضلِ الٰہی بس ہے شامل
یہ سُن سلطان نے ہو یکبار خوشنود
سنہری قفل تھا اس کو لوا در
ادب سے پھر کیا صندوق وہ باز
بنے ہے خانے خانے اُس میں موصوف
لگا تھا سب میں بیشک عطر و کافور
نکالا ایک ملفوف اُس نے باہر
دیا ہے ہاتھ سے اپنے وہ تب کھول
عجب منقوش تھی ایک شکل انور
سیہ زلفِ معنبر دامِ شبگیر!
عجب تھا سرو قامت رشکِ شمشاد

دکھایا ہے جلالِ دینِ مختار
مکاں تیرا مقرر آشکارا[1]
مسلماں ہووے کر رُتبے کو حاصل
مبارک اُس رسولِ ہاشمی کا
ہو قائل یوں کہا با عزّ[2] و توقیر[3]
یہ جاہ و صولتِ[4] دینِ عُلا ہے
سدا جنبش میں آتے سخت ہر بار
یقیں محسوب[5] تھی بازی گری یہ
یہی ہے صولت دینِ مقدس[8]
گیا خلوت میں لیکر چھوڑ دربار
محمدؐ صاحبِ تاج و نگیں کو
ہوئے ہو یا نہیں انوار سے تم
کیا ہوں قرب کو حضرتؐ کے حاصل
منگایا ایک صندوق زر اندود[9]
لگے تھے چار گوشوں میں جواہر
عجب صندوق میں قدرت کا تھا راز
حریری خط تھا ہر ایک گھر میں ملفوف[11]
ہوا خوشبو سے گھر یکبار معمور
جو پہلے گھر میں تھا اوّل وہ ظاہر
نکل آئی ہے ایک تصویرِ بے مول
تجمل تھا جس کے آگے مہر خاور[12]
دلِ عالم کرے جو پل میں تسخیر[13]
کرے جس کی غلامی سروِ آزاد

۱ یعنے ظاہر ۱۲
۲ یعنے عزت ۱۲
۳ یعنے قدر ۱۲
۴ یعنے دبدبہ ۱۲
۵ یعنے جادوگری
۶ یعنے حساب کیا
۷ [illegible]

۸ باقی

۸ یعنے پاک ۱۲
۹ یعنے [illegible]
۹ سونے کا ملمع کیا ہوا ۱۲
۱۰ یعنے کشادہ
۱۱ یعنے پیچیدہ ۱۲
۱۲ مشرق [illegible]
۱۳ یعنے قبضہ ۱۲

مثالِ برگِ[1] گل رخسار بے خار ۔۔۔ سیہ چشمان مست آہوئے بیمار
خلافت کا جبیں[2] پر اس کی تھا نور ۔۔۔ تھا گندم[3] رنگ چہرہ غیرت حور
کہا سلطاں نے تم ہو اس سے آگاہ ۔۔۔ یہ صورت کس کی ہے پُر نور ذیجاہ
کہے ہشام نے یہ پاک تصویر ۔۔۔ نہ جانوں کس کی ہے با عزّ و توقیر
کہا سلطاں نے یہ صورت نبی کی ۔۔۔ ہے بیشک بے شبہ آدم صفی[4] کی
پھر اس تصویر کو کر اس نے ملفوف ۔۔۔ کیا ہے ایک صورت اور مکشوف[5]
سفید اس پیکرِ نامی کا تھا رنگ ۔۔۔ مہابت[6] دار رخ با ہوش و فرہنگ[7]
محاسن تھی سیہ اور زلف مشکیں ۔۔۔ نہایت تھے سبھی خمدار و پُر چیں
کہا یہ نوح کی صورت ہے نامی ۔۔۔ مہابت دار چہرہ ہے گرامی
کر اس کو بند پھر اس نے کیا باز ۔۔۔ عجب تصویر دیگر روح پرواز
نوادر تھا عجب چہرہ دلاویز ۔۔۔ تبسم سے تھے لب جن کے شکر ریز[9]
تھے دو رخسار ابیض[10] اور پُر نور ۔۔۔ محاسن[8] بھی منور مثل کافور
تھی پیشانی درخشاں اسکی جوں ماہ ۔۔۔ گویا ابرو تھے دو قوسِ سحرگاہ
کہا یہ شکل عالی جاہ کی ہے ۔۔۔ یقیں صورت خلیل اللہ کی ہے
غرض ہشام کو با جاہ و توقیر ۔۔۔ دکھایا ہر نبی کی اس نے تصویر
رہا ہے اس میں باقی ایک خانہ ۔۔۔ تھا جس میں نور وحدت کا خزانہ
ادب سے اس نے کھولا اسکو اکبار ۔۔۔ ہوئی ہے صورتِ احمد نمودار
جمالِ باکمالِ شاہِ لولاک ۔۔۔ چراغ بزم وحدت نور افلاک
لکھوں کیا چہرۂ انور کی تعریف ۔۔۔ جمالِ ساقیِ کوثر کی تعریف
صفت میں جن کی نازل والضحیٰ ہے ۔۔۔ ثنا خواں خالق ارض[11] و سما[12] ہے
مکرم قبلۂ ایمانِ من اوست ۔۔۔ فدایش جان من جانانِ من اوست
غرض ہشام کے یکبار فی الحال ۔۔۔ ہوئے ہیں باز اس دم چشم اقبال
نظر آئی ہے صورت مجتبےٰ کی ۔۔۔ محمد مصطفےٰ بدر[13] الدجےٰ[14] کی

1 یعنی پھول کی پنکھڑی
2 یعنی پیشانی
3 یعنی گیہوں
4 یعنی برگزیدہ
5 یعنی ظاہر
6 یعنی خوف
7 یعنی عقل

8 یعنی داڑھی
9 یعنی شکر چھڑکنے والے
10 یعنی سفید
11 یعنی زمین
12 یعنی آسمان
13 یعنی چاند
14 یعنی اندھیری

عجب تصویر تھی وہ پُر حلاوت — نہیں تھا بال بھر اس میں تفاوت
گویا آئے جہاں میں شاہِ ابرار — یقیں رحلت جہاں سے کر دگر بار
محبت نے کیا ہشام کی جوش — گرے ہیں خاک پر تب ہو کے بیہوش
جب آئے ہوش میں حضرتؐ کو کر یاد — لگے رونے کو کر یکبار فریاد
نظر سلطاں نے کر اُن کا یہ احوال — یہ بیہوشی و رونا دیکھ فی الحال
لگا ہے پوچھنے تب اُن کو اسطور — کہ اے ہشام دانا صاحب غور
بیاں کر اس گھڑی بے وجہ تاخیر — یہ ہے کس آفتاب دین کی تصویر
تھا چہرہ اس طرح پُر نور کس کا — جمالِ پاک کس روشن نفس کا
کہے ہشام نے اے والیٔ روم — ہے اس صورت کا مجھ کو حال معلوم
یہ چہرہ ہے رسولِ بحر و بر کا — محمد مصطفےٰ عالی قدر کا
وہ بیشک سرورِ آخر زماں ہیں — مُعلّےٰ آفتاب انس و جاں ہیں
یقیں وے گلشن وحدت کے ہیں گل — چراغ بزم وحدت مظہر کل
عرب ہیں اور قریشی اصل جوہر — رسولِ ہاشمی عالم کے سرور
امام الانبیا والمرسلیں ہیں — مقرر رحمۃ للعالمیں ہیں
غرض اُن کی یہ ہے تصویر الحق — تفاوت کچھ نہیں ہے اس میں مطلق
یہ سُن ہشام سے تب قیصر روم — لگا کہنے کو ہو گریاں و مغموم
کہ اے ہشام اب آخر زماں کے — نبیؐ ہیں وہ مقرر انس و جاں کے
پیمبر ہیں یقیں از عالمِ غیب — نہیں اس میں تفاوت اور کچھ ریب
ہوئے ہشام پھر اس طور سائل — کہ اے سلطانِ دانا شاہِ عادل
یہ تصویرات جو ہیں مرسلوں کی — مقرر خاص سارے مقبلوں کی
تمہارے ہاتھ یہ آئیں کہاں سے — ملا ہے یہ خزانہ کس مکاں سے
بیاں اس دم کرو صندوق کا حال — کہ حیرت نے کیا ہے مجھ کو پامال
لگا سلطان پھر کرنے کو ظاہر — عجب صندوق کا احوال نادر

کہ جب آدمؑ ہوئے دُنیا میں پیدا
ہوا ہے شوق ان کو یہ ہوئے[1] پیدا

کہ جو اولاد سے ہیں اُن کے بارے
نبی دُنیا میں پیدا ہونے بارے

کریں صورت کو اُن کے سب نظارا
ہر ایک کا حُسن دیکھیں آشکارا[1]

سو دل میں شوق رکھ حق سے دعا تب
کئے ہیں اپنا ظاہر مدعا تب

اُسی ساعت فلک سے ائے جبریلؑ
سبھی پیغمبروں کی نے تماثیل[2]

یہ صورت مرسلوں کی دیکھ پُر نور
خوشی سے دل ہوا آدمؑ کا معمور

پھر آدمؑ نے لجا تصویر وہ سب
کئے مدفون خزانے میں اُسے تب

خزانہ اُن کا تھا مغرب کی جانب
جہاں خورشید یہ ہوتا ہے غائب

سکندر کے ہوئے جب بخت[3] عالی
سو اس سرحد کے جا پہنچا حوالی[4]

ہوا الہام[5] سے تب اُن کو ظاہر
خزانہ ہے یہاں آدمؑ کا نادر

نکالا ہے اُنھوں نے تب زمیں چیر
یہ روشن مرسلوں کی سب تصاویر

وہاں تھے دانیال اُس دم تو حاضر
سکندر کا ہوا حکم اُن یہ صادر[6]

اُنھوں نے اُس گھڑی سب کی تصاویر
کئے ہیں یک بیک کاغذ یہ تحریر

کئے پھر اصل کو مدفون اُس جا
یہ ہے اس کے مطابق نقل زیبا

نہ اصل و نقل میں ہے فرق یکسر
یہ نادر نقل ہے اُس کی مقرر

حکیم دانیال اُس کا ہے بانی[7]
سکندر کی ہے یہ نادر نشانی

پھر اُس نے قاصر انہ[8] دیکے خلعت
کیا ہشام کو یکبار رخصت

ملے صدیق سے ہشام آ جب
کئے ہیں ماجرا ظاہر وہاں سب

یہ سُن تصویر کا احوال یکبار
لگے رونے کو صدیق اور حضار[9]

یقیں حضرت کی کہ رحلت[10] کو تب یاد
ہوئے غمناک اس دم اہل ارشاد[11]

دگر ہے ابن مُطعِم سے روایت
نہایت روح پرور با عنایت

کہ جس دم سرورِ دیں ختم مرسل
امام الانبیا سلطانِ اکمل

نبوت کی ہو دولت سے سرافراز[12]
لگے ہیں دیں کے دکھلانے اعجاز

---

[1] یعنی ظاہر ۱۲
[2] یعنی تصویریں
[3] یعنی بلند ۱۲
[4] یعنی گرد اگرد
[5] یعنی غیب ظاہر ہونا
[5] یعنی ظاہر
[6] یعنی بنانے والا
[7] یعنی عمدہ [8] یعنی
[9] یعنی جو لوگ موجود حاضر تھے
[10] یعنی وفات
[11] یعنی صاحب ارشاد
[12] یعنی سربلند ۱۲

سو اُس ایام میں کفار بارے — کمر بستہ عداوت سے تھے سارے
اُسی ایام میں میں جانب شام — مسافر ہو گیا ہوں لے کے کچھ کام
ملا ہے راہ میں تب مجھ کو ایک دیر[1] — عجب تھا خوش مکاں وہ لائق سیر
کئی راہب[2] تھے ساکن اُس مکاں میں — تھا اُن کے زہد کا شہرہ جہاں میں
تھا اُن کا پیشوا ایک زاہد[3] پیر — نہایت صاف باطن اہل توقیر
میری مہماں داری کرکے فی الحال — لگا ہے پوچھنے مکّے کا احوال
کہا میں نے نبیؐ کا حال سارا — نبوّت کا بیاں کر آشکارا
کہا واقف تو ہے صورت سے اُنکے — مبارک چہرہ رافت[4] سے اُن کے
کہا میں نے کہ واقف ہوں مقرر — تمامی خال و خط سے اُن کے یکسر
میرا اُس نے پکڑ تب ہاتھ میں ہاتھ — گیا ہے دیر میں لیکر خوشی ساتھ
بھتا حجرہ دیر میں نادر عجب ایک — تھیں دیوار و بنہ تصویر اُس کے سب نیک
کہا اُس پیر نے سب ہیں یہ نادر — ہر ایک تصویر اعلا تر ہیں ظاہر
ولے اس میں کوئی صورت مطابق — ہے حضرت کے مگر چہرے موافق
نظر کر میں نے دیکھا سب سراسر — نہ صورت تھی مشتبہ[5] کوئی برابر
کہا میں نے نہیں ہے کوئی صورت — موافق اُس نبیؐ کے در نظارت[6]
دگر حجرہ کا کھولا اس نے تب در[7] — گیا ہے مجھ کو لے کر اس کے بھیتر
تھا وہ حجرہ عجب خوبی سے معمور — سراپا تھیں تصاویر اس میں پُر نور
ہر ایک تھا شکل کا نادر عجب رنگ — مجمل تھا دیکھ جس کو نقش ارژنگ[8]
کہا ان صورتوں میں کر نظر خوب — کوئی آوے نکل تصویر مطلوب
نظر کر میں نے دیکھا تب چپ[9] و راست[10] — پڑی صورت نظر ایک کم و کاست
جمالِ مصطفےؐ کے تھی مطابق — تھی اعلی سب تصاویروں سی فائق[11]
نہیں تھا کچھ تفاوت بال مقدار — ہوا حیرت سے تب میں نقشِ دیوار
کہا اُس پیر سے تب میں نے خوش ہو — نبیؐ کی ہے یہی تصویر دیکھو

[1] یعنی بت خانہ
[2] یعنی بت پرست
[3] یعنی پرہیزگار
[4] مہربانی و پاکیزہ
[5] یعنی تشبیہ و مانند
[6] یعنی تماشہ و مثال
باقی
[7] یعنی دروازہ
[8] یعنی نام ایک نقاش کا ہے
[9] یعنی بائیں
[10] یعنی داہنے
[11] یعنی عمدہ و پاکیزہ
۱۲۵

کہا اُس پیر نے ہو شادماں تب
کہ ہے شکر خدا آخر زماں کے
مقرر وہ امام الانبیا ہیں
دکھاویں اب جہاں کو راہ اسلام
خدا کے وہ ہوئے مبعوث محبوب
کہ کلمہ پڑھا اُس نے مقرر
غرض آدم سے تا سلطان دیں تک
سبھوں کو اس طرح سے یہ خبر تھی
کہ پیدا ہوویں سب مرسل کے آخر
سبھی تھے منتظر سلطانِ دیں کے
بزرگی اُن کی تھی ظاہر جہاں میں
کہیں تصویر تھی حضرت کی مرقوم
جلالت کا نبی کی سب میں غل تھا
کہاں تک اُن کے اوصاف و ثنا کا
ولے میں اُس گھڑی بر حسب مقدور
روایت کا خزانہ کھول نادر
کہ دس سو سال آگے شاہِ دیں کے
کوئی تھا بادشاہ سلطان افسر
خزانہ اُس کا تھا دولت سے معمور
سدا چالیس سو سب اہل تنجیم
کنیں رہتے تھے سب خدمت میں اُسکے
تھی عادت اُس کی اُس صورت سے نادر
ہر ایک اقلیم کو با زورِ شمشیر

ثنا اور شکر سے کھولا زباں تب
ہوئے پیدا نبی سب انس و جاں کے
دو عالم کے یقیں وہ رہنما ہیں
مقرر ہوویں سب مردود اصنام
وہ غالب اور کافر ہوویں مغلوب
سعادت کی ہو دولت سے توانگر
جو کامل ہو گئے دنیا میں بے شک
خبر یہ بس جہاں میں سب نشر تھی
رسولِ بحر و بر سلطانِ فاخر
حبیبِ حق شفیعِ المذنبیں کے
مقرر بے شبہ سب انس و جاں میں
کہیں تعریف تھی حضرت کی مرسوم
یقیں واقف تمامی جز و کل تھا
بیاں ہووے جمالِ دلربا کا
کروں اجلال شمہ ایک مسطور
یہ دکھلاتا ہوں نادر ایک جواہر
امام الاصفیا ماہِ یقیں کے
ملک تبع تھا نام اُس کا مقرر
تھا عدل و داد سے عالم میں مشہور
حکیم نامور مشہور اقلیم
ہمیشہ سایۂ رافت میں اُس کے
کہ رہے سب ساتھ اپنی فوج قاہر
ہمیشہ فوج سے کرتا تھا تسخیر

۱ یعنی تعریف ۲ یعنی راہ دکھلانے والے ۳ صنم کی جمع یعنی بت ۴ یعنی پیدا و ظاہر ۵ یعنی عاجز ۶ یعنی ظاہر ۷ یعنی جنگل و دریا ۸ یعنی شفاعت کرنے والے ۱۲ ... یعنی گنہگاروں کی ۹ یعنی تعریف ۱۰ یعنی مقدور ۱۱ یعنی برگزیدہ ۱۲ یعنی نجومی ۱۳ یعنی مہربانی ۱۴ یعنی قہر کرنے والی ۱۵ یعنی غالب والی

اسی صورت سے کرتا سیر آفاق[۱] ۔۔۔ چلا ملکِ عرب کا ہو کے مشتاق
سو آپہنچا ہے وہ ملک عرب میں ۔۔۔ ہوا مشہور اور معروف[۲] سب میں
زیارت کر غرض بیت الحرم[۳] کی ۔۔۔ مکانِ پاک د جائے محترم کی
ہوا ہے پھر وہاں سے وہ روانہ ۔۔۔ لے ہمراہ فوج اور سب کارخانہ
سو آپہنچا ہے اِک صحرا[۴] میں آکر ۔۔۔ بیاباں نور سے تھا وہ منوّر
عجب تھا اُس مکاں میں عالم نور ۔۔۔ تھا صحرا نور کے عالم سے معمور
وہ ظاہر گرچہ ویراں تھا در و دشت[۵] ۔۔۔ ولے تھا غیرتِ ہر باغ و گلگشت[۶]
طراوت کے تھے ظاہر اُس میں آثار ۔۔۔ طرب افزا[۷] تھے نادر سب خس و خار
زمیں وہ نافۂ آہوئے چیں تھی ۔۔۔ بھری خوشبو سے رشک یاسمیں تھی
فلک سے نور ہر دم آشکارا ۔۔۔ اُترتا تھا زمیں پر آکے سارا
تِلک تتبع وہ صحرا سر بسر دیکھ ۔۔۔ مقرر نور اُس میں جلوہ گر دیکھ
کیا تب عقل نے اُس کی سرایت[۸] ۔۔۔ ہو حیرتناک اُس دم بے نہایت
حکیموں سے لگا کہنے کو فی الفور ۔۔۔ کہ اس صحرا کے نادر ہیں عجب طور
طرب افزا یہ صحرا سر بسر ہے ۔۔۔ مقرر نور اس میں جلوہ گر ہے
بھرا ہوں میں یقیں سارے جہانمیں ۔۔۔ نہ دیکھا نور لیکن کس مکاں میں
منوّر یہ بیاباں کس سبب سے ۔۔۔ عبیر افشاں یہ کس باعث سبب ہے
نہ آبادی ہے اس میں گرچہ ظاہر ۔۔۔ لطافت[۹] ہے ولے اس میں نوادر
حکیموں نے اُسی دم دیکھ تنجیم[۱۰] ۔۔۔ بجا لا اُس گھڑی سب رسمِ تکریم
کئے ہیں عرض اس صورت سے تکبیر ۔۔۔ کہ اے سُلطانِ عالم شاہِ کشور[۱۱]
مکرّم ہے یہ صحرا سب جہاں سے ۔۔۔ مبارک ہے زمیں و آسماں سے
یہ صحرا مہبطِ[۱۲] نور خدا ہے ۔۔۔ مقرّر جلوہ گاہِ کبریا ہے
منوّر یہ زمیں ہے سب فلک سے ۔۔۔ طراوت[۱۳] بخش ہے مُلک ملک سے
مُعلّے جو ہے رتبہ اُس زمیں کا ۔۔۔ شدہ رتبہ ہے بس عرشِ بریں کا

۱ یعنی جہان ۱۲
۲ یعنی مشہور ۱۲
۳ یعنی خانۂ کعبہ
۴ یعنی جنگل ۱۲
۵ یعنی بیابان ۱۲
۶ یعنی سبز باغ ۱۲
۷ یعنی خوشی کا بڑھانے والا

۵ باقی

۸ یعنی چنبیلی ۱۲
۹ یعنی اثر ۱۲
۱۰ یعنی پاکیزگی ۱۲
۱۱ یعنی جنتری و ستارہ
۱۲ یعنی ملک ۱۲
۱۳ یعنی جگہ اترنے کی ۱۲
۱۴ یعنی تازگی ۔ ۱۲

نبیؐ جو ہوویں پیدا سب سے آخر / خدا کے برگزیدے خاص ظاہر

ہوا پیدا سبب سے جن کے عالم / زمین و آسماں تا عرش اعظم

زمیں یہ ان کی ہجرت گاہ بس ہے / سکونت[1] کا مکاں دلخواہ بس ہے

شرف پاوے سبب سے اُنکے یہ خاک / نہیں ہے خاک یہ ہے عرصۂ[2] پاک

ملک اُس خاک کے جاروب[3] کش ہیں / فلک اُس سرزمیں کو دیکھ خوش ہیں

زمیں یہ مرجع[4] جن و بشر رہے / زیارت گاہ عالی پُر قدر رہے

یہ ہووے سرزمیں آباد موصوف / مدینہ ہووے گا نام اُس کا معروف

یہاں روضہ نبیؐ کا ہووے معمور / بلا گردان ہے اُس پر عالم نور

محمدؐ نام ہے اُس شاہ دیں کا / رسول حق شفیع المذنبیں کا

وے ختم المرسلیں شاہ جہاں ہیں / معلم امام انس و جاں ہیں

مکرم ہیں یقیں سب انبیا سے / گرامی ہیں تمامی رہنما سے

ہوئی ہے طور پر موسیٰؑ کو معراج / بلاوے اُن کو حق بر عرش وہّاج[5]

ملک تبع[6] نے سُن یہ حال سارا / لگا حیرت سے رونے آشکارا

کہا ہوتا اگر میں اُس زماں میں / سدا اُس محل میں اور اُس مکاں میں

تصرف[7] کر یہ سب ملک و خزانہ / فدا حضرت پہ کر سب کارخانہ

قدمبوسی سے کر حاصل سعادت[8] / ادا کرتا میں خدمت بے نہایت

رہا کرتا سدا خدمت میں اُن کے / ہمیشہ سایۂ رحمت میں اُن کے

ہے صد افسوس و حسرت جاودانہ / ملا مجھ کو نہ آخر وہ زمانہ

رہا ہوں اس طرح سے ہو کے مغموم / جمال پاک سے حضرتؐ کے محروم[9]

حکیموں نے کئے پھر عرض اس طور / کہ اک درخواست ہے ساروں کا فی الفور

رہے ہیں ہم ایک مدت آپ کے ساتھ / سدا مشغول تھے خدمت میں دن رات

ہمارا اس طرح سے ہے یہ سؤال[10] / خوشی سے بس کریں یہ عرض مقبول

رضا[11] دیویں کہ تا ہم اس مکاں میں / اسی ویرانۂ عالی نشاں میں

۱ ٹھہرنا یعنی رہنا ۲ یعنی صحن و میدان ۳ یعنی جھاڑو دینے والے ۴ یعنی جگہ رجوع ہونے کی ۱۲

۵ یعنی روشن ۱۲ ۶ یعنی ۷ یعنی قبضہ ۸ یعنی نیک بختی ۹ بے نصیب ۱۰ سوال ۱۱ اجازت و خوشنودی

سمجھ اپنی سعادت با دلِ شاد — مدینہ یہ کریں پاکیزہ آباد
سکونت کر مقرر اس زمیں پر — مکیں[1] ہوویں مقامِ دل نشیں پر
ہمارے بعد جو ہووے گی اولاد — رہے گی اِس مکان پر با دلِ شاد
ملیں شاید وہ سلطانِ زماں سے — مشرف ہوویں شاہِ دوجہاں سے
سبب سے اُن کے پاکر فیض کامل — کریں روحیں ہماری فیض حاصل
ملک تبعؑ کو بس تدبیر اُن کی — پسند آئی عجب تقریر اُن کی
رضا اُس نے دیا کر صاف سینہ — کریں آباد تا شہر مدینہ
منگا پھر ایک خط جاہ و طرب[2] سے — لکھا ہے اس طرح اُس نے ادب سے
کہ اے سلطانِ عالم شاہ لولاکؐ — رسولِ حق چراغ ارض[3] و افلاک[4]
محمدؐ مصطفےٰ سلطانِ کونین — امام الانبیا شاہ و فریقین
ملک تبعؑ میں ہوں حضرت کا خادم — ہوا ہوں فدوی آپ کے در کا ملازم[5]
میں ہوں سیّاح[6] بیشک سب جہاں میں — بس آیا سیر کرتا اس مکاں میں
یہاں یہ نور کا جلوہ سبھی دیکھ — کرامت اور اجلال[7] نبیؐ دیکھ
مسلماں بس ہوا ہوں غائبانہ — ہوا فدوی مقرر بے بہانہ
میری ہے عرض اب خدمت میں یکسر — کہ تا ہم جس گھڑی ہو جاوے محشر
مجھے داخل کر اپنی اُمتوں میں — شفقت سے لجاویں جنتوں میں
نہ بھولیں اپنے اس فدوی کو اُس روز — شفاعت کی کریں دولت سے فیروز[8]
غرض لکھ اُس نے اپنے سب مطالب — بیاں حضرت کے کر جاہ و مراتب
درود اور نعت سے کر اُس کو اتمام — کیا ہے مُہر[9] اپنی اُس پہ انجام
حکیموں کی لے اُس پر تب گواہی — کیا ملفوف[10] با صد عذر خواہی
بھی سرنامے پہ لکھ حضرت کا تب نام — کیا ہے بند با تعظیم و اکرام
مُہر کر پھر لکھا ہے اُس پہ سوگند[11] — کہ پہنچا دیں یہ حضرت کو مُہر بند
حکیموں میں تھا دانا ایک معقول — تھا نام اُس پاک کا مشہور سامول

۱ یعنی اہل مکان ۱۲
۲ یعنی خوشی ۱۲
۳ یعنی زمین ۱۲
۴ یعنی آسمان
۵ یعنی نوکر
۶ یعنی سیر کرنے والا
۷ یعنی بزرگی ۱۲
۸ یعنی فتح مند ۱۲
۹ یعنی نقش ۱۲
۱۰ یعنی پیچیدہ لپٹا ہوا
۱۱ یعنی قسم ۱۲

باقی

وصیت کر دیا ہے اُس کے دُرُشت[1]
کیا تاکید اُس کو سخت کا ریل
پھر اُس کو دے وہاں کی بادشاہی
غرض سامول نے وہ خط مُہر بند
اجل آئی اُسی دم دے پسر کو
اسی صورت سے وہ خط پشت درپشت
ملک تبعؔ کی یہ نادر امانت
حکیموں کی ہیں سب انصار[2] اولاد
جب آیا دورِ سلطانِ زَمَن[3] کا
کئے مکّے سے ہجرت شاہِ دیں نے
ہوئے اہل مدینہ تب مسلمان
غرض وہ خط طرب افزائے انفاس
ابو ایوبؓ انصاری مقبول
ابو ایوبؓ وسامول انسے بارے
وہ خط تھا پاس اُن کے گرچہ حاضر
مسلماں ہو ابو ایوبؓ ایک دن
گئے خدمت میں شاہ دوجہاں کی
کئے ہیں عرض تب اے شاہِ غالب
نبوّت کی کوئی دکھلا نشانی
دہیں حضرت نے کھول اپنے شکر لب
ملک تبعؔ کا جو ہے خط امانت
امانت کو ادا کر ہو کے بیباک
ابو ایوبؓ نے سُنکر خبر وہ

کہ تا پہنچاوے یہ خط پُشت درپشت
کہ تا اس کام سے رہوے نہ غافل
ہوا ہے دے روانہ سب سپاہی
رکھا ہے پاس اپنے اسکو یک چند
کیا تاکید اُس نور البصر[4] کو
چلا آیا امانت مُنت درمُشت
لگی اولاد رکھنے بادیانت
سبھی اہلِ مدینہ اہلِ ارشاد
حبیبِ حق رسولِ ذوالمنن[5] کا
مدینہ کی طرف ماہِ یقیں نے
یقیں با صدق دل لائے ہیں ایماں
ابو ایوبؓ انصاری کے تھا پاس
مقرر ہیں یہ بس اولادِ سامول
ہوئے ہیں واسطے اُنیسؒ سے
نہیں تھی بات لیکن سب کو ظاہر
کر اپنے دل میں قائم شوق باطن
رسولِ حق امام انس و جاں کی
چراغ بزم ہستی مہر تابؓ
کریں فدوی پہ اپنی مہربانی
کہے یہ بس نشانی خاص ہے اب
تمھارے پاس با مہر دیانت
کرو ذمّے کو اپنے اس گھڑی پاک
ادب سے لاکئے ہیں خط نذر وہ

[1] یعنے مٹھی میں ۱۲
[2] آنکھوں کی روشنی یعنے اپنے لڑکے کو ۱۲
[3] یعنے مددگار ۱۲

[4] یعنے زمانہ ۱۲
[5] یعنے صاحب احسان
[6] یعنے روشن ۱۲

نبیؐ نے توڑ بیشک مہرِ اعزاز ملک تبع کا اس دم خط کئے باز[1]
غرض وہ خط کا سُن مضمون سارا کئے ہیں دُرفشانی آشکارا
کہ ہے تبع میرا بھائی مقرر سبھوں سے ہے وہ اعلیٰ[2] مجھ کو یکسر
یقیں سب سے وہ سابق غائبانہ مسلمانی کا پایا ہے خزانہ
قیامت میں کروں اُس کو شفاعت دکھاؤں سربسر گلزارِ جنّت
وہ اقرب مجھ کو ہے اور سب سی افضل شفاعت اُس کی ہی قسمت میں اوّل
اُٹھا پھر ہاتھ حضرت نے دُعا تب کئے ہیں حق میں اُن کے اِلتجا تب
کہ اے پروردگارِ عالمِ غیب خدائے دو جہاں خلّاق بے ریب[3]
نظر کر میں نے اُن سب کی محبت یہ شوق غائبانہ اور عقیدت[4]
ہوا ہوں شاد دل میں اُن سی یکبار محبّت کا یقیں کرتا ہوں اقرار
قبول اُن کی تو کر اب دین داری یہ ساری فدویت اور جاں نثاری
سلام ان سب کو اب میری طرف سے تو پہنچا اس گھڑی عزّ و شرف سے
قیامت میں تو کر مسرور اُن کو شفاعت سے نہ کر مہجور[5] اُن کو
یہاں چشمِ بصارت[6] کھول ایک بار کریں سب غور اب مجلس کے حضّار[7]
عقیدت کو سدا کحل البصر[8] کر بزرگی دین کی دیکھیں نظر کر
کہ کیا رُتبہ ہے اُس خیر الورا[9] کا تمامی انبیا کے پیشوا کا
تھا آگے جن کا حضرت سے زمانہ مسلماں وے ہوئے ہیں غائبانہ
سعادت کی ملی ہے دولت اُن کو ہوئی ہے سب یہ حاصل عظمت اُن کو
یہ گمراہی ہماری بس عجب ہے ہماری رائگاں[10] اوقات سب ہے
جو کہلاتے ہیں ہم اُمت نبیؐ کی نہیں رکھتے ہیں کچھ اُلفت نبیؐ کی
ہمیشہ نام سُن عالی ہِمَم کا محمّدؐ مصطفےٰ شاہِ اُمم کا
نہ کر صلوات سے سینے کو پُرجوش سدا رکھتے ہیں اپنے دل کو خاموش
کہو پھر کس طرح سُلطانِ ارشاد رہیں ہو کر ہمارے کام سے شاد

۱ یعنی کشادہ ۱۲
۲ یعنی بلند ۱۲
۳ یعنی بے شک و شبہ ۱۲
۴ یعنی اعتقاد
۵ یعنی دور کیا گیا

باقی ۳

۶ یعنی بینائی ۱۲
۷ یعنی حاضرین ۱۲
۸ یعنی سرمہ آنکھوں کا
۹ یعنی بہترین مخلوقات
۱۰ یعنی ضائع ۱۲

غرض یہ فدویت کا بل عجب ہے
جسے منظور تر قرب خدا ہو
خدا کے قرب کی بس یہ گلی ہے
کیا ہے حق نے اس معنی سے آگاہ
دِگر بھی آیتِ حُبِّ نبیؐ ہے
جسے معنی میں ہو اُس کی رسائی
مقرر کاملوں کی ہے یہ منزل
ولے لازم ہے جو ہیں اہل ایمان
عزیز دے ہے یہ دولت مفت ساری
نبیؐ کی دوستی ہو جس کو کامل
الٰہی جس طرح بخشا ہے تو قالؑ
محبت دے نبیؐ کی اُسکے دل میں
طفیل مصطفےٰؐ اور فاطمہؓ تو
وسیلہ اُس نبیؐ کا مجھ کو بس ہے
یہاں اس بات کو کر مختصر اب
روایت کے ہیں جس کے پاس صد گنج
کہ سلطان سکندر سرور روم
کسی محفل میں خوش بیٹھا تھا ایک روز
حکیم اور اہل دانش سب تھے حاضر
عجب محفل میں اُس دم کیفیت تھی
تکلم بس سبھی کرتے تھے نادر
کئے ہیں جب سخن ہر ایک نشاں کا
کہے سب نے کہ ہوگا سب سے آخر

مُرادا اس کام میں ہر کو نسب ہے
رہے وہ جاں نثارِ مصطفےٰؐ ہو
نبیؐ پر جو فدا ہے سو ولی ہے
کہ دیکھو آیتِ یُحْبِبْکُمُ اللّٰه
یُحِبُّوْنِیْ کَحُبِّ اللّٰهِ یہی ہے
وہ بیشک پاوے بوئے آشنائی
فدا ہونا ہر ایک سے ہے یہ مشکل
فدا ہو ویں نبیؐ پر با دل و جان
مقرر ہے یہ اصلِ دینداری
خدا کا قرب ہووے اسکو حاصل
علیؑ کا قال کے موجب تو کر حال
سدا رکھ اُس کے قائم آب و گل میں
شہادت پر میرا کر خاتمہ تو
سوا اُن کے نہ کوئی فریادرس ہے
لکھوں دیگر بیانِ پُر شکر اب
ہوا ہے اس طرح سے وہ گہر سنج
جہانداری ہے جس کی سب کو معلوم
مہیا تھا سب اسباب دل افروز
تمامی اہل دولت اور اکابر
بھری ہر اک سخن میں معرفت تھی
سخن کس کس کا تھا دُر کس کا جواہر
سو نکلا ذکر تب آخر زماں کا
مقرر ایک نبیؐ کا دین ظاہر

له یعنی مراد گر حاصل ہو اور قید سے
له یعنی دوست رکھے گا تم کو اللہ تعالیٰ
سه یعنی محبت میری ماسوا محبت اللہ کی ہے۔

۱۱

سه یعنی گویا تھی ۱۲
هه یعنی موجود ۱۲
له یعنی دل کا روشن کرنیوالا
که یعنی بہت بزرگوں ۱۲
یعنی کلاہ سر ۱۲

مکرّم ہیں وہ سب اہلِ جہاں سے | گرامی ہیں تمامی انس و جاں سے
ہوئے پیدا سبب سے اُن کے آدمؑ | نہ آدمؑ بلکہ ہر ذرّاتِ عالم
وہ ہیں باعث زماں کے اور زمیں کے | وہ ہیں محبوب ربّ العالمیں کے
محمدؐ نام ہے اُس پیشوا کا | امام المرسلین والانبیاء کا
نہ سایہ اُنکے ہے نازک بدن کو | صفائی[1] ہے تمامی اُن کے تن کو
قدم گاہ اُن کا گرچہ یہ زمیں ہے | ولے معراج گہ عرشِ بریں ہے
یقیں قرآن ہووے اُن پہ نازل | کلامِ حق مقرّر ہے وہ کامل
ہے اُس میں فاتحہ کی ایک سورت | بیاں اُس کی نہووے کس سے عظمت[2]
نہ یہ رتبہ کسے حق نے دیا ہے | نہ یہ سورت کہیں نازل کیا ہے
یقیں سرور ہیں وہ سب رہبروں کے | ذُرّ[3] افسر ہیں سب پیغمبروں کے
بھی اُمّت اُن کی ساری اُمتوں سے | نہایت ہے گرامی تر سبھوں سے
جو ہوگا اُن کے راہِ دیں کا سالک[4] | وہ ہے فردوس[5] کے گلشن کا مالک
غرض جنت میں دسے جاویں نہ جبتک | نہ ہووے کوئی داخل اسمیں بیشک
بھی[6] اُمت اُن کی جنت میں سبھوں سے | چلے گی پیشتر سب اُمتوں سے
عجیب اُس قوم کے ہیں بخت اعلیٰ | کہ ہوویں اُس زمانے میں جو پیدا
جو خادم ہوویں اُن کے پاک در کے | غلام اُن کے رہیں جو ہوکے گھر کے
مراتب اُن کا اعلیٰ تر ہے سب سے | مکاں جنت میں بالا[7] تر ہے سب سے
اگر ہم کاش ہوتے اُس زماں میں | نبیؐ کے ہمعصر[8] بیشک جہاں میں
درِ دولت پہ اُن کے جان و تن سب | فدا کرتے ریاست اور وطن سب
قدمبوسی سے اُن کے فیض پاتے | سدا اُس خاکِ در پر سر جھکاتے
ولے عالی ہمارے ہیں نہ یہ بخت | گدا ہے اُن کے در کا صاحبِ تخت
غرض جس دم حکیموں نے جو یکبار | کئے مدح[8] نبیؐ میں لب گہر بار
تھے خضر تب وہاں دو مہر انفاس[9] | ہے جن کا نام بیشک خضر و الیاس

[1] یعنی پاکیزگی
[2] یعنی بیان بڑی
[3] یعنی [illegible] سو
[4] یعنی راہ چلنے والا
[5] یعنی جنت ۱۲
[6] یعنی اور بھی ۱۲
[7] یعنی ہم زمانہ
[8] یعنی تعریف
[9] یعنی دم و سانس

۲
باقی

حکیموں کے کر اُس اقوال کو گوش
ہوئے مشتاق تب وے مصطفیٰ کے
مکاں پر اپنے آ اُس دم طرب سے
زمیں کر تر بہ آبِ دیدۂ ذوق
کہ اے پروردگارِ عالم الغیب
چراغ افروز بزم دور بیناں
تیرے محبوب کا حُسن وصف وہّاج
محبت اُس جمالِ مصطفیٰ کی
ہوئی ہے شعلہ افگن آب و گِل میں
نہ ہم ہیں گرچہ اس دولت کے قابل
وَلے رحمت کا تیرے بحرِ پُر نور
ہیں اُس رحمت سے ہم آرزومند
غرض جب دور آوے مصطفیٰ کا
تو کھول ایک بار اپنی چشمِ اُمید
قدمبوسی سے کر حاصل سعادت
ہماری خاص یہ اُمید بس ہے
دکھا ہم کو برائے مصطفیٰ تو
پلایا جس طرح اُلفت کا تو جام
غرض دونوں نے با صد خاکساری
قبول اُن کی ہوئی ہے بس دعا تب
کہ اے بندے میری رحمت سے ممتاز
طفیل اُس کے تمہاری التجا یہ
کرو مت اپنے دل کو تم پریشان

ہوئے ہیں شوق سے دل اُنکے پُرجوش
جمالِ حضرتِ خیر الورا کے
سر اپنا رکھ زمیں پر تب ادب سے
لگے کرنے مناجات از سرِ شوق
خدائے بیکسوں خلاق بے عیب
انیسِ خاطرِ خلوت نشیناں
ہوا دل عشق کے دریا کا موّاج
مبارک چہرۂ نورِ الہدیٰ کی
ہوا ہے شوق غالب جان و دل میں
کہ دیکھیں وہ جمالِ پُر فضائل
دماً دم موج زن ہے اور معمور
کہ دُنیا میں رہیں جاوید یک چند
چراغ و نورِ چشمِ پُر ضیا کا
کریں نظارہ خورشید جاوید
بجا لادیں سب ارکانِ شہادت
سوا اس کے نہ کچھ دلمیں ہوس ہے
جمالِ دلربائے مصطفیٰ تو
کر اُن کے وصل سے سرمست مادام
کئے ہیں جب دعا با اشکباری
ہوا الہام حسبِ مدّعا تب
میرے محبوب کے مشتاق جانباز
کیا میں نے قبول اس دم دُعا یہ
کروں مشکل تمہاری سب یہ آسان

۱ یعنی بھریں موج مارنا
۲ یعنی غمخوار ۱۲
۳ یعنی روشن ۱۲
۴ یعنی مراد پانی اور مٹی یہاں مراد جسم ۱۲
۵ دیدار

۱۲

۶ یعنی جمال پُر زیب
۷ یعنی پُر از دید
۸ یعنی روشنی
۹ یعنی رستن ۱۲
۱۰ یعنی ہمیشہ ۱۲
۱۱ یعنی غرضدار ۱۲

تمھاری عمر کو کر اس قدر طول
شرف بخشوں جمالِ مصطفےٰ سے
وے ہو کر سکندر کے ملازم
کرے گا جس گھڑی وہ قصد ظلمات[3]
کہ تا سیراب ہو ماء البقا[4] سے
تمھارے ہو دیں حاصل اس سی مطلوب
غرض دونوں نے سُن مژدہ[5] یہ نادر
سکندر کے پھر آخر ہو مصاحب
ملا اُن کو وہاں ایک چشمۂ نور
پیئے دونوں نے اُس دم آبِ حیواں
غرض جب دور آیا شاہِ دیں کا
تب آ خدمت میں حضرت مصطفےٰ کی
قدمبوسی سے کر حاصل سعادت
بیاں کر حال سب جاہ و طرب[9] کا
کئے ہیں عرض تب اے شاہِ کونین
یہی دل میں ہمارے بس ہوس تھی
خدا کے لطف اور افضال سے اب
نہ اب دُنیا میں رہنا مُدّعا ہے
کریں حضرت دعا تا ہو کے دلشاد
یہ سُن حضرت نے تب اُن کی زبانی
کہ اے ہمراز میرے خیر اندیش
میرے بعد از کوئی غمخوار اُمّت
سو اس باعث کر اپنا تم کو نائب

عطا تم کو کروں بس قرب مسئول[1]
بقائے مہر اوج[2] اصطفےٰ سے
رہو یک چند تم ساتھ اُس کے دائم
کرو ظلمات کی تم سیر اُس سات
رہو بس ہو کے ایمن تم فنا سے
میسّر ہووے تم کو روئے محبوب
کئے شکرِ خدا ہو شاد خاطر
گئے ظلمات[6] میں با شوق غالب
کہ تھی دولت بقا کی جس میں مستور[7]
کیا ہے حق نے مشکل اُن کی آساں
امام الانبیا و المرسلیں کا
شہنشاہِ جہاں شمس[8] الضحےٰ کی
بجا لا اُس گھڑی رسم شہادت
زباں کھولے طریقے اے ادب کا
چراغ بارگاہِ قاب قوسین
قدمبوسی کی یہ اُمّید بس تھی
ہوئے حاصل ہمارے دل کے مطلب
جنابِ پاک میں یہ التجا ہے
گذر دُنیا سے ہوویں سب آزاد
کئے ہیں اس طرح گوہر فشانی
یہاں سے اب سفر مجھ کو ہے درپیش
نہیں ہے تا کرے اُن کی حمایت
کیا تفویض[10] تم کو یہ مطالب

[1] یعنی سوال کیا گیا ۱۲
[2] یعنی بلندی ۱۲
[3] یعنی تاریکی ۱۲
[4] یعنی زندگی کا پانی ۱۲
[5] یعنی خوشخبری

باقی

[6] یعنی تاریکی ۱۲
[7] یعنی پوشیدہ ۱۲
[8] یعنی آفتاب روشن
[9] یعنی عزت و خوشی [illegible]
[10] یعنی سپرد ۱۲

میری رحلت[1] کے بعد اے پاک ہمشیہ | نگہبانی کرو ان کی ہمیشہ
قیامت تک رہو دونوں سلامت | رہو غمخوار اُمّت تا قیامت
غرض حضرت کا سن یہ قول اُسدم | قبول اُس کو کئے دونوں نے محکم
یقیں دونوں یہ ہیں فرمانبری ہیں | ہمیشہ ہیں سبھوں کی غم خوری ہیں
ہوئے ہیں ایک تو دریا کے مالک | دگر خشکی کے ہیں لاریب سالک[2]
غرض جو ہوگئے دنیا میں مُرسل | دگر اہل سعادت مرد اکمل
سبھی حضرت پہ شیدا سر بسر تھے | جمال پاک کے مشتاق تر تھے
بیاں اُن کا لکھا جاوے کہاں سے | ادا تقریر ہووے کب زباں سے
ہر ایک کا ایک دفتر ہے عجائب | بیاں ہے سب نوادر اور غرائب
ولے شمہ[3] سُنا جو تم نے فی الحال | لکھا ہوں مختصر کر سب وہ احوال
اُسے نادیکھ ہر مومن ہو خوش دل | محبّت کا کریں قرب اس سے حاصل
رہیں دل سے فدائے مصطفےٰ ہو | ہمیشہ خاک پائے مجتبےٰ ہو
ہے مشتاق نبیؐ جو دل سے ہر بار | ہیں مشتاق اُسکے سب جنت کی گلزار
کروں مشتاقیت پر بات آخر | درود دے عدد صلوات وافر[4]
پڑھوں شمع شبستان[5] ہُدےٰ پر | محمّد مصطفےٰ بدر الدجےٰ[6] پر
پڑھو اے حاضرو صلوات یکبار | بروح شاہ دیں سلطان ابرار[7]

تیسری مجلس بیان میں نور منور حضرت خاتم الانبیا کے جو انبیائے عظام اور حضرت کے اجداد کرام سے پشت بہ پشت چلا آیا ہے اور ہر ایک نبی اُس نور پاک کی تعظیم و تکریم کرتے تھے

قلم مدح نبیؐ سے بہرہ ور ہو | ثنا گوئی سے فائز[8] سر بسر ہو
ادب سے صفحۂ کاغذ پہ رکھ سر | چلا ہے مجلس سوم میں یکسر

[1] یعنی کوچ ۱۲
[2] یعنی راہ چلنے والا
[3] یعنی تھوڑا ۱۲
[4] یعنی بہت ۱۲
[5] یعنی خلوت خانہ
[6] یعنی اندھیری رات کے چاند
[7] یعنی نیک لوگ
[8] یعنی پہنچنے والا ۱۲

لکھے تا نورِ احمدؐ کی جلالت ۔۔۔ کرے مرقوم آثارِ کمالات[۱]
ملا کر سلسلہ آدمؑ سے ظاہر ۔۔۔ لکھے اصلاب[۲] کا احوال نادر
لطیفے مختصر سب اس میں لاوے ۔۔۔ علامات جمیل باقی سناوے
فضیلت کا کھلا ہے یہ عجب باب ۔۔۔ بیاں ہے رشک سلکِ[۳] گوہر ناب[۴]
ہر ایک سے منسلک انوار ہے یہ ۔۔۔ نوادر سبحۃ الاحرار ہے یہ
فلک گر سلک انجم لے کے آوے ۔۔۔ یقیں اس سلسلہ سے گر ملاوے
نظر کر انتظام اس کا یہ کامل ۔۔۔ اُسے بیشک خجالت ہووے حاصل
غرض نورِ نبیؐ کا یہ بیاں ہے ۔۔۔ فضیلت میں عجب عالی نشاں ہے
کہ جو اصلاب سے ارحام[۵] میں آ ۔۔۔ چلا آیا دکھاتا در تجلے[۶]
ملا ہے آمنہؓ کو سب سے آخر ۔۔۔ ہوے بخت اُن کے عالی سب سے نادر
روایت یہ تمامی معتبر ہیں ۔۔۔ نشاط[۷] افزا وبس عالی قدر ہیں
یہ لکھتے ہیں کہ حق نے سب سے اوّل ۔۔۔ کیا ایجاد نورِ ختمِ مُرسل
بنا اُس نور سے پھر عرش و افلاک ۔۔۔ تمامی عالمِ نور عالمِ خاک
رکھا تھا نور وہ عرش بریں پر ۔۔۔ وہاں تھا نور وہ ساکن مقرر
بنایا جس گھڑی آدمؑ کا قالب[۸] ۔۔۔ عطا کر روح با انوار ثاقب[۹]
خلافت کا رکھ اُن کے سر پہ افسر ۔۔۔ کرامت کا عنایت کر کے زیور
شعارِ[۱۰] قابلیت دے کے یکبار ۔۔۔ ودیعت[۱۱] کا بنا اُن کو سزاوار
اُسی دم نور وہ شاہِ زماں کا ۔۔۔ مکرّم مظہر کون و مکاں کا
رکھا ہے لاجبیں[۱۲] میں اُن کے اُس دم ۔۔۔ ہوئی آدم کی عزت اس سے اعظم
جبینِ آدم کی از نورِ سمٰوات[۱۳] ۔۔۔ ہوئی تاباں لعظمت مثل مشکات[۱۴]
ہوئے آدم کے اقبال اُس سے نادر ۔۔۔ فضیلت کے ہوئے قابل عناصر[۱۵]
رہے جس برج میں آمہر تاباں ۔۔۔ نہ ہووے کیوں وہ برج آخر درخشاں[۱۵]
جبیں سے اُن کی تب لامع[۱۶] ہوا نور ۔۔۔ ہوا ہے قاف تا قاف اُس سے معمور

[۱] یعنی بزرگی [۲] یعنی پشت در پشت [۳] جمع صلب کی [۴] یعنی لڑی کا موتی [۵] خالص [۶] جمع رحم [۷] ... علم [۸] یعنی روشنی [۹] یعنی خوشی [۱۰] یعنی روشن وجود

۱۵ باقی

[۱۱] یعنی لباس [۱۲] یعنی امانت [۱۳] یعنی پیشانی [۱۴] یعنی آسمانوں [۱۵] وہ چوزاطاں جس میں چراغ رکھتے ہیں [۱۵] جمع عنصر کی یعنی وجود کی اصل و بنیاد اور وہ چار چیزیں ہیں آگ پانی مٹی ہوا [۱۶] یعنی چمکنے والا ۱۲

تجلّی نور کی یہ دیکھ نادر
جنابِ حق میں تب آدمؑ نے اسطور
کہ یارب یہ درخشاں نور عجب ہے
یہ کیا ہے نور اور کیا ہے تجلّے
ندا تب غیب سے آئی ہے یکبار
یہ نورِ سرورِ آخر زماں ہے
بنایا نور اُس کا سب سے اوّل
عجب ہے اُس کی نادر شان اعظم
بنایا اس کے باعث سربسر سب
نہ کرتا نور کو گر اُس کے پیدا
طفیل اُس کے تجھے بھی کرکے موجود
تجھے مخلوق سے ممتاز کر اب
یہ سُن آدمؑ نے مژدہ باعنایت
ہوئے پھر نور کے سائے میں یکبار
عَلَم ہر ایک تھا با نور جاوید
کرشمہ نورِ احمدؐ کا یہ سب تھا
ملائک کو ہوا ہے غیب سے تب
کہ نور اُس سرورِ لولاک کا اب
ہوئے آدمؑ کے اسدم بخت یاور
کرو تم اُس کی جا اس دم زیارت
سر پہ جاہ و عزت پر ادب سے
دکھاؤ سب تماشا جنّتوں کا
یہ سُن مژدہ طوائف سب ملک کے

ہوئی آدمؑ کو حیرت اُس سے ظاہر
کئے ہیں عرض اس صورت سے فی الفور
تجلّی سے منوّر اس کے سب ہے
جبیں اُس سے منوّر ہے ہویدا
کہ ہیں اُس نور کے نادر سب آثار
تجلّی شہِ کون و مکاں ہے
یہ ہووے بعد سب کے ختم مُرسل
میرا ہے خاص محبوبِ مکرّم
زمیں و آسماں شمس و قمر سب
نہ قدرت اپنی سب کرتا ہویدا
بزرگی سے عطا کر خلعت جود
کیا تیری جبیں میں جلوہ گر اب
کئے شکرِ الٰہی بے نہایت
عَلَم ستّر ہزار اُس دم نمودار
تجلّی میں منوّر رشک خورشید
اثر اُس کی تجلّی کا عجب تھا
یہ فرمان خلوتِ لاریب سے تب
رہا ہے مطلعِ آدمؑ میں آ اب
ہوئے اُس نور کے کامل وہ مظہر
بجا لا کر سبھی رسمِ سعادت
اُٹھا لا اُس کو اب فرد طرب سے
میرے ممتاز ساری نعمتوں کا
یقیں ساکن سبھی ساتوں فلک کے

۱؎ یعنی ظاہر ۱۲
۲؎ یعنی نشاں ۱۲
۳؎ یعنی آفتاب ۱۲
۴؎ یعنی ظاہر
۵؎ یعنی روشنی

۶؎ یعنی بیشک ۱۲
۷؎ یعنی خوشی ۱۲
۸؎ یعنی عزت دار ۱۲
۹؎ یعنی جماعتیں ۱۲

طبق لے نور کے ہاتھوں میں سارے — اُتر آئے زمیں پر سب وے بارے

بھی ہمراہ اُن کے تھا اک تخت نادر — یقیں تھا سر بسر غرق جواہر

ادب سے اُس گھڑی آدم کو اُس پر — بٹھا کر لے گئے جنت میں یک سر

ملی آدمؑ کو اُس دم جائے عزت — لگے کرنے کو خوش ہو سیر جنت

کیا ہے حق نے پھر حوّا کو پیدا — جمال و حسن پاکی دے ہویدا

قد و قامت کو اُن کے دلبری سے — مرتب کر نزاکت پروری سے

رکھا آدمؑ کے لا اُن کو مقابل — نظر کر اُن کا یہ حسن و شمائل

ہوا آدمؑ کا دل یکبار راغب — اُسی ساعت نہایت ہوکے طالب

ہوئے آدم جناب حق میں یکبار — بصد اشواق حوّا کے طلب گار

اُسی دم بارگاہِ کبریا سے — ندا آئی ہے درگاہِ خدا سے

کہ اے آدمؑ ترے لائق یہ بس ہے — تجھے گر اُس کی خواہش اور ہوس ہے

تو مہر اُس کی اُسی دم کر تو حاضر — یہ منکوحہ ملے تا تجھ کو آخر

کہے آدمؑ نے اُس کی مہر کیا ہے — وہ یا رب کون سی شئے بے بہا ہے

جواب آیا کہ اُس کی مہر ہیں اب — اسی ساعت تو کر گوہر فشاں لب

میرے محبوب کا ہے اسم ثاقب — درودیں پڑھ سُنا اب دس مراتب

یہی ہے مہر اُس حوّا کی نادر — یہ پاوے فیض اکمل اُس سے وافر

یہ مژدہ حضرت آدمؑ نے کر گوش — محمد مصطفےٰ پر از سر جوش

پڑھے ہیں دس مراتب شادماں ہو — درودیں بے بہا گوہر فشاں ہو

یقیں عظمت سے اُس کی بیگماں تب — ہوئے حوّا سے آدمؑ کامراں تب

عجب فیض اسم با اکرام کا ہے — رسول اللہ کے اُس نام کا ہے

جنابِ کبریائی میں گرامی — درودوں کی عجب ہے قدر نامی

برکت سے اُسی کی ایک باری — ہوا پیوند کا رشتہ یہ جاری

رہی دونوں میں بس قائم محبت — رہی ہے ایکساں دائم محبت

یہ نادر فیض تھا اسم مبیں کا — مبارک اس درودِ دلنشیں کا
اسی صورت سے جو ہیں ابن آدمؑ — عروسی ہیں اگر وے اپنے ہر دم
پڑھیں صلوات دائم مصطفےٰ پر — شہِ عالم رسولِ اکبر پا پر
لگا اس رشتۂ اخلاص سے دل — محبت سے رہیں حضرت کی بس پل
تو حق ہر دم دکھا اُس کی برکت — کرے جوڑے میں اُن کے دے محبت
سدا دونوں کو بس اخلاص پیشہ — رہے اُن کی وفاداری ہمیشہ
غرض صلوات کی عظمت عجب ہے — بزرگی بے محاصر اس کی سب ہے
سخن یہ مختصر کر بس یہاں اب — سناتا ہوں وہ نادر تر بیاں اب
یہ لکھتے ہیں کہ جب آدمؑ نے کامل — کئے اس نام سے یہ فیض حاصل
غرض جنت سے جب آئے زمیں پر — مقرر نور احمدؐ تھا جبیں پر
ملائک جو فلک کے بام پر تھے — فدا اُس نور با اکرام پر تھے
وے آدمؑ کی جدائی سے الم ہیں — پڑے ہیں اس گھڑی سب درد و غم میں
خدائے دو جہاں نے سب کو ظاہر — نہایت دیکھ تب آزردہ خاطر
دیا فرماں اُس ساعت ملک کو — تمامی ساکنانِ نہ فلک کو
کہ آدم کی کرو سب جا زیارت — نظر کر نورِ سلطانِ رسالت
سبھی آؤ یہاں پھر شاد ہو کر — رہو اُس داغ سے آزاد ہو کر
یہ سن سارے ملائک شادماں ہو — اُتر آئے زمیں پر کامراں ہو
سو آدمؑ کے پاس السلام ادب سے — لگے سب گرد پھرنے کو طرب سے
نظر آدمؑ نے تب کر اُن کی جانب — ہوئے ہیں سب سے اُس ساعت مخاطب
کہ اے ساکن سبھی چرخ علا کے — مقرر سب مقرب تر خدا کے
زمیں یہ بس یقیں دار المحن ہے — تمامی عاصیوں کا یہ وطن ہے
نہ اس جا ہے گذر روحانیوں کا — نہ یہ موقع ہے سب نورانیوں کا
وے آنا تمھارا کس سبب ہے — مجھے اس بات سے حیرت عجب ہے

۲

۱ یعنی ہمسر ۱۲ ۲ یعنی درود ۳ یعنی بے انتہا ۴ یعنی پیشانی ۱۲

۵ یعنی کوٹھا ۶ یعنی پیغمبری ۷ یعنی بلند ۸ یعنی تکلیف کا مکان

سخن اُن کا ملک یہ سن تمامی ‏ لگے ہیں بولنے باشادکامی
کہ اے گنجینۂ اسمائے اعظم ‏ مقرر حاملِ نورِ مکرم[1]
فلک سے اب زیارت کو تمہارے ‏ نہایت شوق سے اُترے ہیں بارے
تمہاری جو جبیں پہ ہے درخشاں[2] ‏ یہ نورِ آفتابِ اوجِ اکواں[3]
سبھی اس نور کے عشاق ہیں ہم ‏ ہزاروں دل سے بس مشتاق ہیں ہم
ملی اس کے سبب پروانگی اب ‏ ہوئی زائل سبھی دیوانگی اب
غرض آدمؑ کی کر سب نے زیارت ‏ نظر کر نورِ سلطانِ رسالت[4]
گئے ہیں سب زمیں سے آسماں پر ‏ ہوئے قائم سبھی اپنے مکاں پر
غرض اس نور کی عظمت عجب ہے ‏ بزرگی اور یہ حرمت عجب ہے
ملائک جس کے سب مشتاق تر تھے ‏ یقیں مادام محو یک نظر تھے
سبب سے اس کے آدم کی قدر تھی ‏ یہ عزت اُن کی عالی سربسر تھی
درخشاں اُن کے تھا مطلع سے یہ نور ‏ یقیں تھا قاف[5] تا قاف اُس سے معمور
نظر کر اُن کی جانب جزو کل سب ‏ سدا کرتے تھے سجدہ خار و گل سب
درخت و کوہ و اشجار[6] و بیاباں ‏ درندے اور پرندے اور حیواں
سبھی نورِ نبیؐ کو دے کے تعظیم ‏ یقیں آدمؑ کو سب کرتے تھے تسلیم
غرض نورِ شہنشاہِ کرامت ‏ تھا پاس آدمؑ کے یک چندیں امانت
ہوا پھر جس طرف وہ منتقل[7] نور ‏ ہوئے اقبال نامی اُس کے منصور
ہمیشہ اُس کی عالم میں قدر تھی ‏ یہی توقیر عالی سربسر تھی
شرف پایا جو نورِ احمدی سے ‏ ہوا محظوظ جاہِ سرمدی سے
خدا نے ان سبھوں کو دیکے عزت ‏ جلالت کی یقیں بخشا ہے دولت
رئیس اپنی ہوئے ہیں قوم کے سب ‏ کئی پیغمبری کا پائے منصب[8]
بھی بعضوں نے کئے ہیں شہریاری ‏ رہی دنیا میں سب کی نامداری
نہ طاقت کس کو تھی دے اُن کو ذلت[10] ‏ کرے اس طرف انگشت اہانت[11]

[1] یعنی مرتبہ ۱۲
[2] یعنی روشن ۱۲
[3] جمع کون کی یعنی دونوں جہان
[4] یعنی پیغمبر ۱۲
[5] امر اسباب ۱۲ گروہ در گروہ ۱۲
[6] اور دریا کے گرد واقع ہے جمع شجر کی یعنی پیڑ
[7] یعنی نقل کرنے والا
[8] یعنی بزرگی
[10] یعنی ذلت
[11] یعنی برائی ۱۲

خدا نے سب کے کر اقبال منصور[۱] ... کیا دشمن کو دائم اُن کے مقہور[۲]

ظفر دے اُن سبھوں کو با مناسب ... ہزاروں پر کیا ہر بار غالب

نظر کر اُن کی جانب سب سلاطین ... اُسی دم بھول سارے جاہ و تمکیں

اُتر کر تخت سے آتے تھے سب زیر ... نہیں اس کام میں کرتے تھے کچھ دیر

سخن بھی سب کا تھا ہر اک سے اعلا ... تھا دائم جنگ میں سب کا بول بالا

ہر اک ساعت مدد اُن کی خدا نے ... کیا ہے اُس حکیم کبریا نے

نہ کس موذی[۳] سے کب اُن کو خطر تھا ... نہ کس شئے کا کدھی کچھ اُن کو ڈر تھا

تھا چہرہ سب کا دائم پُر صلابت[۴] ... تھی غالب نور احمدؐ کی مہابت[۵]

بھی دے حق نے ہر ایک کو نیک اخلاق ... کیا ہے ہر گھڑی مشہور آفاق

شجاعت اور سخاوت میں نامی ... ہوئے عالم میں سب معروف نامی

جمال و حسن میں مشہور تر سب ... ہوئے ہیں خوب صورت سر بسر سب

بھی حق نے سب کی رکھ عصمت کو قائم ... رکھا معصوم کر کر سب کو دائم

عنایت سب کو کر صافی و پاکی ... رکھا محفوظ از آلودہ ناکی

حرام او پلیدی کب کس کو رغبت ... دیا ہے سب کو دائم پاک شہوت

کرے تا نور اس حبیب ذوالمنن کا ... رسولؐ انس و جاں شاہِ زمن[۶] کا

خیانت سے نہ ہو ہرگز مکدر[۷] ... صفائی سے رہے دائم مقتدر

یہ سب واقع نوادر سر بسر سب ... لکھا جو کر کے اس دم مختصر سب

طفیل اس نور کا یہ سب یقیں تھا ... محض یہ فضل ربّ العالمیں تھا

کرے نورِ نبیؐ جس سے رفاقت[۸] ... نہ ہووے کیوں اسے حاصل لیاقت

بھی لکھتے ہیں نبیؐ کے جد تمامی ... ز آدم تا بہ عبداللہ نامی

رہے ہیں بت پرستی سے سبھی دور ... تھا دل ایماں سے اُن ساروں کا معمور

کیا نہیں بت کو سجدہ کس نے یکبار ... بت اُن کو دیکھ ہوتے تھے نگونسار[۹]

یہ عظمت تھی نبیؐ کے نور کی سب ... کرامت سرور منصور کی سب

---

۱ یعنی مدد کیا گیا
۲ یعنی ہرایا گیا
۳ یعنی ایذا دینے والا
۴ یعنی سختی
۵ یعنی ہیبت

۶ یعنی زمانہ
۷ یعنی خراب
۸ یعنی دوستی
۹ یعنی اوندھے سر

ہے اہل الحق کی ثابت تر یہی بات / گواہ اس قول پہ ہے شرح مشکات
غرض حضرت کے سب اجداد یکسر / تھے موصوف ان صفاتوں سے مقرر
ہر ایک کا حال گر لکھنے میں آوے / جو چاہے سب مفصل کہہ سناوے
ہزاروں مجلسیں گر ہوویں تصنیف / نہ پوری اُن سبھوں کی ہووے تعریف
وے اپنی سمجھ اس دم سعادت / لکھوں احوال سابق باشارت
غرض آدمؑ کو جس دم مصطفٰے کا / ملا ہے نور اُس نور خدا کا
ہوئے آدمؑ کے تب اقبال یاور / ہوا اُن پر یہ سارا فضل داور
پھر آدمؑ ساتھ لے بی بی کو یک روز / ہوئے صحرا میں جا کر جلوہ افروز
اُسی صحرا میں تب حق نے مقرر / دیا ہے بھیج اک چشمہ خنک تر
یقیں جنت کا تھا چشمہ وہ پُر نور / مقرر آبِ رحمت سے تھا معمور
یکایک اس گھڑی روح الامیں تب / ہوئے حاضر ملائک ساتھ لے سب
طبق تھا ایک ہمراہ اُن کے نادر / بھرا تھا میوۂ جنت سے ظاہر
طبق میوے کا رکھ اُن کے مقابل / کہے جبریلؑ نے اے شاہِ کامل
یہ میوہ حق نے بھیجا ہے کرم سے / کیا ہے بس عطا خوانِ نعم سے
محض یہ میوۂ خُلدِ بریں ہے / حلاوت سے بھرا کامل یقیں ہے
کیا ہے حق نے یہ تم کو عنایت / فوائد اس میں ہیں ظاہر نہایت
وے حکم خدا صادر یہی سطور / کہ لے ساتھ اپنے اس بی بی کو فی الفور
کرو بس غسل اس چشمہ میں جا کر / بدن سب صاف کر اپنا نہا کر
لگا خوشبو مقرر اپنے تن کو / معطر عطر سے کر کر بدن کو
کرو یہ میوۂ شیریں تناول / یقیں پھر بعد اس کے با تفضل
رہو بی بی سے مل کر آج کی رات / کہ ہیں اس رات میں عائد کرامات
غرض آدمؑ نے سُن حکمِ الٰہی / اُسی موجب بجا لائے کما ہی
اُسی دم حکمِ حق سے نور ظاہر / رہا حوا کی چھاتی میں آخر

۱۲ باقی

ہوئے جب شیثؑ پیدا تو اُسی دم — خدا کے حکم سے نورِ مکرم
رہا ہے شیثؑ کی آ کر جبیں پر — ستارے میں سمایا بدر انور
ہوئی قدر ان کی اس باعث سے کامل — نبیؐ حق کے ہوئے ہیں بافضائل
ہوئے آدمؑ کے اس رتبہ کے وارث — یقیں اُس نورِ احمدؐ کے وہ باعث
ہوئے اولاد سے آدمؑ کے نامی — فضیلت میں ہوئے سب سے گرامی
ملائک دیکھ چہرہ اُن کا ثاقب[1] — فلک سے آ سبھی باشوق غالب
زیارت اُن کی سب کرتے تھے مادام[2] — فدا نورِ نبیؐ پر تھے سرانجام
یہ لکھتے ہیں کہ حضرت شیثؑ تنہا — ہوئے ماں کے شکم[3] سے بس وہ پیدا
سبب یہ تھا کہ وہ نورِ کرامت — میسر ہووے اُن کو بے شراکت[4]
غرض جس دم ہوئے تنہا وہ پیدا — سو اس باعث تب آدم کو ہویدا
یقیں جوڑے کا اُن کے غم ہوا ہے — پریشاں فکر نے اُن کو کیا ہے
سبب اُس نور کے اُس دم خدا نے — حکیم پاک بے چون و چرا نے
دیا ہے بھیج تب جنت سے یک حور — کہ جس کا حسن تھا جنت میں مشہور
وہ جوڑا شیثؑ کا نادر یقیں تھا — محض[5] یہ فضل رب العالمیں تھا
نظر کر شیثؑ اُس کا حسن کامل — نوادر دیکھ سب شکل و شمائل[6]
تھے شیدا اور عاشق اُسپہ مادام — عجب معشوق تھی وہ سروِ گلفام[7]
انوش اُس کے ہوئے پیدا شکم سے — نکل آئے ہیں اُس کانِ کرم سے
کیا ہے حق نے پیدا پاک اُن کو — دیا نورِ شہِ لولاک اُن کو
ہوئے ہیں بخت اُن کے سب سے اعلا — تھا چہرے پر عیاں اُن کے تجلا[8]
جبیں پر دیکھ وہ نورِ الٰہی — ہر اک ساعت تمامی مرغ و ماہی
یقیں کرتے تھے سجدہ اُن کو ہر دم — پھر آخر اُن سے وہ نورِ مکرم
پسر نے اُن کے پایا ہے امانت — کیا ہے حق نے یہ اُنکو عنایت
پسر سے اُن کے پھر وہ نور اس طور — چلا کرسی بہ کرسی دور در دور

[1] یعنی روشن
[2] یعنی ہمیشہ ۱۲
[3] یعنی پیٹ
[4] یعنی شرکت
[5] یعنی خاص
[6] یعنی خصلتیں
[7] یعنی سرخ رنگ
[8] یعنی شعر ۱۲

۴

ملا ہے نوحؑ کو وہ نور آخر
ہوا چہرہ درخشاں اُن کا ظاہر

عجب اُس نور سے پائے ہیں وہ جاہ
ہوئے حق کے یقیں مقبول درگاہ

خدا کے خاص یہ بھی اک نبیؑ تھے
مشرف تر ز نورِ احمدی تھے

ملا ہے سام کو پھر اُن سے وہ نور
ہوئی ہے سام کی اولاد منصور

غرض پھر نور وہ ماہِ یقیں کا
محمد مصطفیٰ ﷺ سالارِ دیں کا

خلیلؑ اللہ نے پائے ہیں آخر
ہوئے اقبال نامی اُن کے ظاہر

یقیں اُس نور کے باعث خدا نے
مقرر خالقِ ارضؑ و سما نے

بس اُن کو خلعت خلتؑ عطا کر
کیا ہے دوستوں کا اپنے مظہر

یقیں وے صاحبِ اموال و زر تھے
سخی عالم میں سب مشہور تر تھے

جوانی جب ہوئی ہے اُن کی آخر
ضعیفیؑ آ گئی ہے اُن پہ ظاہر

بہت اولاد کی اُن کو ہوس تھی
امانت کی ہمیشہ فکر بس تھی

سو اس باعث ہمیشہ تھے وہ غمگیں
سدا رہتے تھے ہو بیتاب و تسکیں

بھی سارہؓ نے ضعیفی اپنی سب دیکھ
طلبگارِ پسر اُن کو عجب دیکھ

دی خدمت میں کنیز طاہرہ تب
دیئے ہیں اُن کو نامی ہاجرہؓ تب

خدا نے ہاجرہؓ کو باعنایت
فضیلت یہ دیا ہے بے نہایت

ہوئے ہیں اُن سے اسمٰعیلؑ پیدا
ملا نورِ نبیؐ اُن کو ہویدا

بھی اُس دم حق نے سارہؓ پہ کرم کر
یقیں اس ناامیدی بس مقرر

دیا ہے اُن کو نامی ایک فرزند
وہ ہیں اسحاقؑ سلطان خردمند

خلیلؑ اللہ کے یہ دو پسر ہیں
بزرگی میں عجب عالی قدر ہیں

ہوئی اسحاقؑ کی اولاد نامی
نبی اغلبؑ ہوئے اس میں تمامی

ہوئے ہیں بے حساب اُن میں پیمبرؐ
کئی مشہور ہیں عالم میں یکسر

مگر اولادِ اسماعیلؑ سے کب
نبوت کا نہ پایا کوئی منصبؑ

سوا یہ اُس امام المرسلیں کے
یقیں محبوب رب العالمیں کے

رسولِ ہاشمی سلطانِ عالم
بھی لکھتے ہیں کہ وہ عالی فضائل
ہوئے سائل جنابِ حق میں یکروز
میری اولاد سے ہوویں پیمبر
جمال اُن کا مجھے دکھلا کرم سے
اُسی ساعت خدا نے التجا یہ
حجاب اُن کی نظر سے دور کر سب
جمال اُن کو دکھایا ہر نبیؑ کا
کہ جو اسحاقؑ سے عالم میں سارے
کیا رتبے سے بھی ہر اک کے واقف
یقیں پھر بعد اُس کے باعنایت
دکھایا ہے جمال اُس شاہِ دیں کا
کیا پھر واقف اُن کی منزلت سے
اُسی ساعت خلیلِ کبریا نے
نظر کر اس طرف سارے ستارے
اِدھر یہ مہرِ اوجِ لامکاں دیکھ
مراتب دیکھ سب حضرت کے ثاقب
بجا لا شکر کا سجدہ گرامی
پھر اسماعیل سے تب اُنکی رغبت
دے اسماعیل کو بھی حق نے رتبہ
یقیں پھر اُن سے وہ نورِ مکرّم
چلا ہے پشت در پشت آ نکلے وہ نور
ملا عدنان کو با صد عنایت

ہیں اسماعیلؑ کی اولاد اکرم[1]
خلیلؑ کبریا سلطانِ کامل
کہ یارب جو جہاں میں جلوہ افروز
نبوّت سے بزرگی پاویں یکسر
مشرّف کر لقائے[2] محترم سے
قبول اُن کی مقرّر کر دعا یہ
کر انوارِ مطالب جلوہ گر سب
یقیں دیدار[3] اس ساعت سبھی کا
نبی اولاد میں تھے ہونے ہارے
دکھایا سب منازل[5] اور مصارف[6]
نگاہِ فضل کر اُن پر نہایت
حبیبِ حق امام المرسلینؐ کا
معلّٰی[7] رتبۂ محبوبیت سے
یقیں مقبولِ درگاہِ خدا نے
نبوت کے فلک کے ماہ پارے
درخشاں[8] آفتاب دو جہاں دیکھ
تجلّی مرتبے کی دیکھ غالب
کیے حاصل نہایت شادکامی
ہوئی کامل نہایت با محبت
بنا اُن کے کیا ہاتھوں سے کعبہ
ملا قیدار کو با شانِ اعظم
ہر ایک مطلع کو کر ہر بار معمور[11]
شرف[12] عدنان پائے بے نہایت

[1] یعنی بزرگ
[2] یعنی دوست
[3] یعنی دیدار ۱۲
[4] یعنی خبردار ۱۲
[5] یعنی مرتبے ۱۲
[6] یعنی خاص درجے
[7] یعنی بلندی
[8] یعنی روشن
[9] یعنی روشن
[10] یعنی خواہش
[11] یعنی آباد ۱۲
[12] یعنی بزرگی ۱۲

درخشاں اُن کی پیشانی سبھی دیکھ
مکرم جلوۂ نورِ نبیؐ دیکھ

ہوئی ہے اُن کی دشمن بس جہاں سب
ہوئے حاسد مقرر انس و جاں سب

کئے ہیں قصد اُن کا سب نے ہر بار
دلے حق نے ہمیشہ ہو مددگار

کیا ہے دشمنوں کو اُن کے مقہور
ہمیشہ اُن سبھوں پر تھے وہ منصور

خبر اُس نور کی شاہِ عجم نے
سُنا ہے جس گھڑی اُس بدشیم نے

کہا اولاد سے بس اُن کی ظاہر
پیمبر ہو دیں پیدا سب سے آخر

ہمارا اُن کے باعث تخت اور تاج
مقرر اُس گھڑی سب ہوویں تاراج

سو اس باعث روانہ کر کے لشکر
کہا عدنان کو مارو مقرر

یقیں عدنان تھے اُس دم سفر میں
وہ لشکر سب ملا ہے رہ گذر میں

سو دیکھ عدنان کو یکبار در راہ
کئے ہیں قصد اُن کا سب نے ناگاہ

قریب اُن کے تھا اُس دم کوہ ظاہر
سو نکلا ایک پنجہ اُس سے نادر

کیا سب دشمنوں کو اُس نے غارت
کیا حق نے ظفر اُن کو عنایت

کرشمہ تھا یہ نورِ مصطفیٰؐ کا
جلال اُس معدنِ صدق و صفا کا

معد اُن سے ہوئے پیدا مقرر
نبیؐ کا نور تھا ساتھ اُن کے انور

معد مشہور تھے وہ تیز آہنگ
کہ اسرائیل کی وہ قوم سے جنگ

ہمیشہ لوٹ اُن کا خانماں سب
یقیں کرنے تھے اُنکا قصد جاں تب

یہ اسرائیل ان کا دیکھ سب طور
گئے اپنے نبیؐ کے پاس فی الفور

کہے اُن سے کرو کچھ بد دعا اب
کہ اُترے معد پہ قہر خدا اب

نبیؐ نے بات سُن یہ اُن کی نادر
کئے ہیں بد دعا کا قصد ظاہر

خدا سے تب ہوا ہے اُن کو الہام
کہ رحمت کے معد قابل ہے مادام

جبیں میں اس کی نورِ مصطفیٰؐ ہے
نہ جائز اس پہ تیری بد دعا ہے

یہ سُنکر ہوا اُسی ساعت وہ تائب
معد کے بس ہوئے مشتاق غالب

معد کی کر اُسی ساعت زیارت
ہوئے ہیں شاد و خرم بے نہایت

سه یعنی محمدؐ
سه یعنی مدد حاصل ہوئی
بدذات سے یعنی کمینے
[illegible]
یعنی ارادہ ۱۲

۱۰ باقی

سه یعنی لڑائی
سه یعنی خاندان
سه یعنی غصے
معلوم ہونا سه
یعنی ہمیشہ سه
یعنی خوشی ۱۲

ہوا تب ان کو لڑکا ایک پیدا — نزار اُس کو مسمّٰی کر ہویدا
نزار اشتر کو کر مذبوح اُس روز — پکا کھانا اسی ساعت دل افروز
کھلا سب کو بعیش و کامرانی — کیے ہیں بے نہایت شادمانی
نزار اس نور کے حامل ہوئے ہیں — مُضر نے ان سے پھر حاصل کیے ہیں
مُضر تھے حسن میں مشہور آفاق — تھا عالم اک نظر کا اُن کے مشتاق
ہمیشہ نور احمدؐ کی وہ تسبیح — سُنا کرتے تھے با آواز تصریح
بھی حج کے جس گھڑی آتے تھے ایام — یقیں نورِ نبیؐ سے تب باکرام
صدا لبیک کی کر گوش نادر — یقیں ہوتے تھے ہر دم شاد خاطر
ملا پھر اُن سے وہ الیاسؑ کو نور — ہوا مدرک کا گھر پھر اُس سے معمور
خزیمہ نے کیا پھر اُس سے حاصل — کنانہ پھر ہوئے ہیں اُس کے حامل
کنانہ سے ملا ہے نضر کو نور — قریش اُن کا لقب ہے سب میں مشہور
اُنھوں نے خواب میں دیکھا ہے یہ نیک — کہ نکلا پشت سے اُن کی شجر ایک
گئے ہیں شاخ اُس کے سب فلک پر — تھا قربان آفتاب اُس کی چمک پر
کئی ہیں برق پوش اسکے نگہبان — نظر کر خواب یہ تب ہو کے حیران
کئے ہیں کاہنوں سے جا کے تقریر — یہ سنکر سب نے با صد عزّ و توقیر
کہے اولاد سے بیشک تمھارے — پیمبرؐ ہیں یقیں یک ہونے یارے
وہ بیشک ہیں نبیؐ آخر زماں کے — سرو سرور ہیں وہ سب انس و جاں کے
یہ سُن فرزدہ نظر نے باعنایت — کئے شکر الٰہی بے نہایت
ہوا ہے نضر سے پھر نور راہی — ہوا مالک پہ تب فضل الٰہی
غرض اصلاب پھر ہفت اسنے طے کر — مناف پاک تک پہنچا مقرر
ہوئے ہاشم مقرر اُن سے پیدا — ہوئی تابان جبیں اُن کی ہویدا
منوّر کر خدا نے اُن کی تصویر — عجب اُس نور سے بخشا ہے توقیر
قد و قامت تھا اُن کا پُر لطافت — تھا چہرے پر عیاں نور شرافت

سلہ یعنے ذبح کیا گیا
سلہ یعنے ظاہر سلہ
یعنے رائے سلہ
سلہ یعنے آباد سلہ
یعنے درخت ۱۲

سلہ یعنے عزت سلہ
یعنے پشت
اصلاب
جیسے صلب کی مراد
باپ دادا
سلہ یعنے برابر

تھے ہاشم حُسن کی خوبی سے معمُور　　جمال اُن کا تھا سب عالم میں مشہور
لطافت اُن کے چہرے کی عجب تھی　　نگہ غارت گرِ بزمِ عرب تھی
نوادر زلف مشکیں دامِ عُشاق　　فزوں برہم زنِ آرام عشاق
ہزاراں گلعذار و نار پستاں　　فدا ہوتے تھے اُن پر مثلِ مستاں
وے وہ گوہر کانِ فضائل　　معلّےٰ نیّرِ حُسن و شمائل
نگاہ بد سے بس محفوظ تر تھے　　یقیں عصمت کے معدن سر بسر تھے
غرض تھا حسن کا اُن کے عجب شور　　تھے عاشق اُن پہ ہر دم ماہی و مور
جبیں پر اُن کے نورِ احمدی کا　　عجب جلوہ تھا مہرِ سرمدی کا
خبر اُس نور کی سُن قیصرِ روم　　کرشمہ نور کا سب کرکے معلوم
ہو عاشق اُن پہ اُس دم غائبانہ　　کیا پیغام اُس نے یہ روانہ
کہ اے محبوب سب بزمِ عرب کے　　معلّےٰ آفتاب اوجِ نسب کے
میری ہے ایک لڑکی مثلِ خورشید　　حسیں مشہور ہے با بزمِ جمشید
ہے لائق بس تمہارے سر بسر وہ　　اگر ہو جاوے منظورِ نظر وہ
تو دے اسباب سب ساتھ اُسکے معقول　　اُسے کرتا ہوں میں خدمت میں مرسول
غرض تھی اُس کو اُس نورِ نبی سے　　تجلّیِ جلالِ احمدی سے
یہ چاہا اُس نے اپنے خانداں میں　　نبی پیدا یقیں ہووے جہاں میں
وے ہاشم نے سُن پیغام آخر　　یقیں اس نور کا رکھ پاس خاطر
کئے پیغام نامقبول وہ بس　　عزیز اُن کو تھا وہ نورِ مقدس
غرض اُس نور کی سب کو ہوس تھی　　یقیں شاہوں کو خواہش اُسکی بس تھی
وے سب کام موقوف قدر ہے　　ارادہ حق کا غالب سر بسر ہے
بھی ہاشم کی سخاوت میں تھی شہرت　　کیا تھا حق نے عالی اُن کو ہمت
خجل تھا حاتم اُن کے اس کرم سے　　غنی دل اُن کا تھا موج دم سے
یہ لکھتے ہیں کہ مکّے میں مقرّر　　پڑا اک قحط اک عالم کے اندر

۱؎ یعنی پلک ۱۲
۲؎ یعنی آداب و ستارہ
۳؎ یعنی خصلتوں
۴؎ یعنی پاکی ۵؎ یعنی سورج
۶؎ یعنی مچھلی اور چیونٹی

۹
باقی

۸؎ یعنی آفتاب بلندی کے ۹؎ یعنی محمدی ۱۰؎ یعنی روانہ ۱۱؎ یعنی روشنی ۱۲؎ یعنی نگہبانی ۱۳؎ یعنی پاک ۱۲

نہایت سخت تھی وہ قحط سالی
یہ محنت کے انھوں نے دیکھ ایّام
منگا کر شام سے غلّہ نہایت
یتیم اور مفلس اُن کے سب کرم سے
پھر آخر ڈھونڈھ وہ اپنا قبیلہ
بھا سلمیٰ بنت عمرو اُنکا بس نام
ہوئے ہیں اُن سے پیدا ماہِ ثاقب
شیبۃ الحمد بھی اُن کا لقب ہے
جبیں پر نور اُن کے جلوہ گر دیکھ!
سلاطیں اُن کے تھے ہیبت سے لرزاں
عجب مشہور تھی بس اُن کی صولت
نظر کر نور چہرے پر تمامی
سبھی کہتے تھے جد اُن کو نبیؐ کے
بزرگی اُن کی تھی مشہور سب میں
ہر اک دم اُن کا تھا خوبی سے مشہور
دُعا بھی اُن کی درگاہِ خدا میں
یقیں مقبول ہر دم سربسر تھی
عرب میں قحط سالی اور بلا کچھ
تو آپ پاس اُن کے بے کم و کاست
وسیلہ نور کا لا درمیاں وہ
دُعا مقبول ہوتی تھی اُسی دم
سوا اس کے ہزاروں ہیں فضائل
غرض یک شب وہ خورشیدِ جہاں تاب

نظر آتی تھی سب کی پائمالی
بچھائے ہیں مقرر سفرہ عام
کھلائے تھے سبھوں کو باعنایت
سدا سیراب تھے جو اِن نعم سے
نکاح پاک میں لائے جمیلہ
عجب تھیں پارسا وہ نیک انجام
نبیؐ کے جد یقیں عبدالمطلب
لقب یہ باعث علم و ادب ہے
درخشاں چہرۂ عالی قدر دیکھ!
شیاطیں تھے ہر اک ساعت گریزاں
تھی باعزت جہاں میں اُن کی شہرت
یقیں راہب و کاہن جو تھے نامی
یقیں دادا رسولِ ہاشمی کے
ہمیشہ سب عجم میں اور عرب میں
فضیلت کا تھا اُن کی سب میں مذکور
ہمیشہ اُس جناب کبریا میں
اجابت سے ہمیشہ بہرہ ور تھی
اگر ہوتی تھی نازل برملا کچھ
دعائے خیر سب کرتے تھے درخواست
دعا کرتے تھے با اخلاص جاں وہ
یہ شہرہ اُن کا تھا مشہور عالم
زباں قاصر ہے دیکھ اُن کے منازل
ہوئے ہیں ساتھ جا بی بی کے ہمخواب

۱ یعنی دن یہاں
۲ وہ ادبار قحط سالی کے
ولنے سے ۲ یعنی
دسترخوان سے ۳
یعنی نعمتوں سے ۴
خوبصورت ۵ یعنی
روشن تھے یعنی نمایاں

۷ یعنی کھانے والے
۸ یعنی دبدبہ ۹
۹ یعنی آتش پرستوں
۱۰ یعنی پادری ۱۱
۱۱ یعنی نصیب ور
۱۲ یعنی مرتبے

عجب وہ شب تھی راحت بخش ہر روح — ہوئے تھے باب رحمت اُسمیں مفتوح
رہا بیشک حمل بی بی کو اُس رات — شکم میں اُن کے با عزّ و کمالات
پدر آئے ہیں ختم المرسلیں کے — یقیں والد شہنشاہِ امیں کے
ہوئے نہ ماہ جس دم اُن کو کامل — سو عبد اللہ وہ عالی فضائل
ہوئے ہیں اُس گھڑی پیدا زمیں پر — مبارک نور تھا اُن کی جبیں پر
جہاں تک تھے سبھی کاہن و راہب — نشاں سب دیکھ اُس شب کے عجائب
کئے معلوم والد شاہِ دیں کے — ہوئے پیدا شفیع المذنبیں کے
غرض اُس شب فلک کے بھی کھلے باب — خوشی کرنے لگے ماہی و مہتاب
رہا شیطان بھی اُس شب زبوں ہو — گرے ہیں بُت تمامی سرنگوں ہو
نبی کے باپ وہ سرچشمۂ نور — عجب تھے عالمِ خوبی سے معمور
طفولیت میں اُن کا تھا عجب روپ — خجل تھی اُن کے پرتو سے سدا دھوپ
جوانی کے ہوئے آغاز جب سن — طرب افزا مقرر تھے وہ سب دن
تھا آغاز اُس گھڑی خوبی کا عالم — تھا طالع نورِ محبوبی کا عالم
سبب اُس نور کے گران کو نامی — کیا حق نے تکمل اور گرامی
عجب بخشا تھا حسن عالم آرا — ملائک دیکھ اُن کو سب تھے شیدا
نوادر اُن کا تھا سب سرو قامت — تھی مشکیں زلف آشوبِ قیامت
دو چشم مست جامِ مے پرستاں — خمیدہ ابرواں محراب مستاں
دو رخسارے عجب رشکِ قمر تھے — لبِ نازک نہایت پُر شکر تھے
لبوں پر اُن کے تھی سبزی نمایاں — مثالِ خضر سوئے آبِ حیواں
بڑی تھی اُن کی شہرت سب عرب میں — یہ چرچا حُسن کا تھا ان کے سب میں
نظر کر اُن کی وہ نازک خرامی — سدا کرتے تھے مہوش سب غلامی
نہیں تھا حسن یہ جن و پری میں — نہ یہ خوبی تھی ماہ و مشتری میں
تمامی خوبرویاں قبائل — تھے عبد اللہ کی صورت پہ مائل

۱ یعنی جان ۲ یعنی بادشاہ ۳ یعنی پیشانی ۴ یعنی نجومی اور راہب یعنی پادری ۵ یعنی ... ۶ یعنی عاجز

۸ باقی

۸ یعنی اوندھا ۹ یعنی پورا ۱۰ یعنی پیشانی ۱۱ یعنی پیالہ شراب پینے والوں کا ۱۲ یعنی بڑھا ۱۳ یعنی آبِ حیات ۱۴ یعنی قبیلے ۱۲

مقرر حسن پر اُن کے فدا ہو ٭ رہے خوبانِ عالم مبتلا ہو
سبھوں کے گرچہ تھا یہ داغ دل پر ٭ وے کس کے ہوئے نیں بخت یاور
قوی تھے آمنہ رضی کے سب سے اقبال ٭ عطا حق نے کیا یہ اُن کو اجلال[۱]
یہ لکھتے ہیں کہ خوبی اُن کی سب دیکھ ٭ جہاں میں بے نظیر اُن کو عجب دیکھ
کئی مہ پیکریں خرمن[۲] پہ خرمن ٭ پکڑتی تھیں سدا رستے میں دامن
خدا کے حکم سے تب آ ملائک ٭ دکھا صورت نہایت اپنی ہالک[۳]
چھڑا دامن کسے ہاتھ اُن سب کا بیچارا ٭ یقیں دہشت میں کرتے تھے گرفتار
سو اس باعث وہ عبداللہ سے تب ٭ یقیں رہتی تھیں ہوکر دور تر سب
خدا نے اُن کی اس صورت سے پاکی ٭ رکھا محفوظ از آلودہ ناکی
وجود[۴] پاک سے بھی اُن کے نادر ٭ کرشمے ہر گھڑی ہوتے تھے ظاہر
یہ لکھتے ہیں کہ وہ عالی فضائل ٭ شکار و صید[۵] کے ہر دم تھے مائل
نکل گھر سے وہ جب صحرا کی جانب ٭ گذر کرتے تھے با انوار ثاقب[۶]
سو اُس ساعت طرف اُنکے نظر کر ٭ سبھی اشجار اور احجار[۷] یکسر
فصاحت سے زباں کو کر گہربار ٭ سلام علیک سب کہتے تھے ہر بار
بھی ہر ساعت جبیں[۸] سے اُن کی اسدم ٭ نکل یکبار وہ نورِ مکرم[۹]
طرف حجاز[۱۰] کے کرتا تھا پرواز ٭ اُسی ساعت سبھی صحرائے حجاز
مقرر اُس گھڑی ہوتا تھا روشن ٭ نظر آتا تھا صحرا مثل گلشن
وہاں سے پھر تمامی قاف تا قاف ٭ منور سر بسر کرتا تھا اطراف
تجلّی سے یقیں اس نور کی تب ٭ حجابِ غیب ہوتا تھا دفع سب
سو عبداللہ رضی اُس دم آشکارا ٭ بلاد[۱۱] شام کرتے تھے نظارا
غرض کرتے تھے جس دم قصد گھر کا ٭ اُسی دم نورِ شاہِ بحر و بر کا
جبیں میں اُن کی آکرتا تھا مسکن ٭ جبیں خورشید سی ہوتی تھی روشن
بھی عبداللہ رضی وہ سرو سمن[۱۲] رخ ٭ شہِ خوبانِ عالم ماہ فرخ[۱۳]

۱ یعنی بزرگی ۱۲ ۲ یعنی کھلیان ۱۲ ۳ یعنی ہلاک کرنے والی ۴ یعنی جسم ۵ یعنی شکار ۶ یعنی روشن ۷ یعنی جمع شجر کی ہے یعنی درخت حجر کی جمع ہے یعنی پتھر

۸ یعنی پیشانی ۹ یعنی بزرگ ۱۰ یعنی ملک عرب ۱۱ یعنی شہر ۱۲ یعنی چنبیلی ۱۳ یعنی آشکارا و روشن ۱۲

درختِ خشک کے سائے میں یکسر — کدھی گر بیٹھتے تھے آ مقرّر
اسی ساعت درختِ خشک تر وہ — یقیں قدرت سے حق کی سرسبز وہ
نہایت سبز تر ہوتا تھا یکبار — دفعِ خشکی کے سب ہوتے تھے آثار
اُسی دم پھول آتے تھے نوادر — بھی میوہ اُس پہ سب آتا تھا وافر
جو وہ سرچشمۂ نورِ الٰہی — وہاں سے جس گھڑی ہوتے تھے راہی
درخت وہ حالتِ اصلی پہ آکر — اُسی دم خشک ہونا تھا مقرر
تب عبد اللہؓ والد مصطفےٰؐ کے — مکرّم معدنِ اُس نورِ خدا کے
کرشمے یہ تمامی معتبر دیکھ — عجب اعجاز نامی سربسر دیکھ
تحیّر میں یقیں پڑتے تھے ہر بار — تھے حیرت کے نمایاں اُن پہ آثار
سو یک شب باپ کی خدمت میں جاکر — رسومِ بندگی اُس دم ادا کر
بیاں کر حال سب نور و شجر کا — کرشمات و جلالِ معتبر کا
کہے اے باپ یہ حالت عجب ہے — کہو یہ نورِ تاباں کس سبب ہے
کرشمے اُس کے ہر ساعت نوادر — یہ کس باعث سے سب بنے ہیں ظاہر
یہ سُن کر اُس چراغِ ملتہب نے — کہے ہیں اُن سے عبد المطلب نے
کہ اے نوبادۂ باغِ رشادت — چراغِ محفلِ جاہ و سعادت
یہ نورِ بادشاہِ دوجہاں ہے — تجلّیٔ شہِ کون و مکاں ہے
امانت ہے یہ ربّ العالمیں کی — کرامت ہے یہ ختم المرسلیں کی
تمھاری جو ہے پیشانی میں یہ نور — کرے یہ خانۂ عالم کو معمور
یقیں وہ سرورِ آخر زماں ہیں — فضیلت میں عجب عالی نشاں ہیں
سبب سے اُن کے عالم میں تمامی — رہے گی اپنی آخر نیک نامی
بھی میں نے خواب خوش دیکھا ہے ہر بار — معبّر سے سنا ہوں اُس کے آثار
تمھاری پُشت طاہر سے ہویدا — وجود اُن کا مقرر ہووے پیدا
سبب اُن کے ملے گی تم کو عزّت — رہے قائم ابد تک قدر و حرمت

حاشیہ: ۷ باقی — شعر یعنی ہدایت ۱۲ — شعر یعنی تعبیر دینے والا — شعر یعنی ظاہر ہو — یعنی جسم ۱۲

بشارت سن یہ عبداللہ اسدم
ہوئے ہیں بس نہایت شاد و خرم[۱]

ہوئی ہے باپ کے تب دل میں یہ چاہ
کہ جوڑا کوئی ملا کر اُن کے دلخواہ

بٹھا شمشاد کو نخلِ[۲] ادب سے
کریں شادی بشاشت[۳] اور طرب سے

لگے تجویز کرنے تب جمیلہ[۴]
نہایت پارسا فخرِ قبیلہ

بہت سے گرچہ از حجاز تا شام
یقیں نسبت کے بس آتے تھے پیغام

کئی خویش لڑکیاں ملک عرب کی
ہر اک تھی آرزومند اس طرب کی

فدا کرتی تھی سب اپنا زر و مال
ہر اک دیتی تھی رشوت لاکھ مثقال

وے عبد المطلب نے سر انجام
نہیں کس کا کئے منظور پیغام

جمع ہو پھر اقارب[۵] اُن کے نامی
لگے کہنے کو اُس ساعت تمامی

کہ عبداللہ بس ہیں حسن میں طاق[۶]
ہے خوبی میں بس مشہورِ آفاق[۷]

مناسب اُن کے ایک لڑکی ہی مشہور
مقرر حسن میں ہے غیرتِ حور

یقیں وہ آمنہ رض بنت وہب ہے
چراغِ عفت[۸] و شمعِ ادب ہے

وہ عبداللہ کے بیشک ہے قابل
دونوں یکساں ہیں در شکل و شمائل[۹]

نسب میں بھی ہے دعویٰ ہمسری کا
عجب جوڑا ہے ماہ و مشتری کا

غرض عبد المطلب نے خبر یہ
سُنے ہیں جب سبھوں سے معتبر یہ

ہوئی تب اُن کو حاصل شادکامی
اکابر ساتھ لے اپنے تمامی

وہب کے پاس جا با نامداری
کئے ہیں آمنہ رض کی خواستگاری

وہب نے ہو نہایت اس سے مسرور
کئے پیغامِ راحت بخش منظور

بھی اُن کے دل میں اس نسبت کی تھی چاہ
ہوا یہ کام اُن کا حسبِ دلخواہ

وے دونوں دیکھ آخر نیک ساعت
جمعہ کی شب کہ ہے مخصوص طاعت

مہیا[۱۰] کر تمام اسبابِ شادی
بجا لا کر سبھی آدابِ شادی

پہ وے ایک لڑی میں دو گہر کو
بہم واصل کئے شمس و قمر کو

بجائے سب نے طبلِ شادیانہ[۱۱]
ہوئے ہیں شاد سب خویش و یگانہ

۱؎ یعنی خوشی ۲؎ یعنی درخت ۳؎ یعنی خوشی ۴؎ خوبصورت ۵؎ یعنی عزیزوں ۶؎ یعنی یکتا

۷؎ یعنی زمانہ ۸؎ یعنی پاکدامنی ۹؎ یعنی خصلتوں ۱۰؎ یعنی موجود ۱۱؎ یعنی خوشی کا باجا

گئی ہے یہ خبر جس دم فلک پر
دیئے ہیں کھول جنت کے دروں کو
خبر جب یہ ہوئی ہر فاسق ۱؎ یکسر
کیا حسرت نے سب کے دل کو صد چاک
یہ لکھتے ہیں کہ با داغ جگر سوز
بھی اُس شب وہ مہِ اوجِ ۲؎ کمالات
نہایت ہو بشاشت سے فرحیاب
عجب رحمت کے دو دریائے پُرجوش
ہوا ہے اُس گھڑی فضل خداوند
گرا ابرِ کرم سے گوہرِ نور
کہ یعنی آفتابِ اوجِ اعظم
بہار آئی رسالت کے چمن کو
ہوا نخل سعادت بارور تب
غرض جس شب عفیف ۳؎ کا ملہ وہ
خدا کے حکم سے نورِ مطہر
رہا سینے میں آکر آمنہ رضؓ کے
جب آیا پاس اُن کے نور اعظم
عجب رحمت سے تھی معمور وہ رات
جناب کبریائی سے اُسی شب
کہ جا کہہ جنتوں کے خازنوں ۴؎ سے
کہ باز اس دم کریں وے باب ۵؎ جنت
سنواریں اُس کے سارے دار و در کو
زمرد کے بچھا کر فرش ہر جا

خوشی وارد ہوئی سارے ملک پر
خوشی بے حد ہوئی پیغمبروں کو
جو عاشق تھیں مقرر اُن کے اوپر
ہوئیں سب عورتیں یکبار غمناک
موئی ہیں باکرہ ۲؎ دو سو اُسی روز
مُعلّٰے معدنِ نورِ رسالت
ہوئے ہیں آمنہ رضؓ سے جا کے ہمخواب
ہوئے ہیں یک دگر سے ہم آغوش
مبارک یہ ہوا ہے جگ میں پیوند
صدف ۳؎ کا دل ہوا ہے اُس سے معمور
رہے بُرجِ حمل میں آکے اُس دم
ملی شبنم سے راحت یاسمن ۳؎ کو
کھلا غنچہ خوشی کا سر بسر تب
ہوئیں اُس نور سے جب حاملہ وہ
ہو عبداللہ سے راہی مقرر
کھلے ہیں مہر سے اقبال مہ کے
ہوا اُن کا درخشاں جسم اُس دم
نہایت تھی نوا در پُر کرامات
ہوا جبریل کو فرمان یہ تب
مقرر سارے اُس کے ساکنوں سے
کریں تیار سب اسباب جنت
مصفا ۱۱؎ سب کریں شاخ و شجر کو
کریں سب سائبان رحمت کے برپا

اوج یعنی بلندی ۱۲
ہم آغوش یعنی ہمکناری ۱۲
باکرہ یعنی کنواری ۱۲
پیوند یعنی جوڑ ۱۲

باقی

کھلا شہ یعنی بسی ۱۲
یاسمن یعنی چنبیلی ۱۲
عفیف یعنی پاک دامن ۱۲
خازن یعنی خزانچی ۱۲
باب یعنی دروازہ ۱۲
مصفا یعنی صاف و شفاف ۱۲

کریں نہروں سے سب سیراب گلشن | کریں سب نور کی مشعل کو روشن
ہر اک جا کر رواں فوارۂ نور | کریں ہر اک مکاں خوبی سے معمور
ہوا فرمان پھر حوروں کو اس طور | کہ کر تن میں لباسِ نور فی الفور
پھر وسب زیوروں سے گوش و گردن | لگاؤ عطر جنت تا بہ دامن
بجا ہر بار طبلِ شادمانی | کہو ہر دم سرودِ کامرانی
جہاں میں سب خوشی ہے آج کے روز | نہ ایسا پھر کبھی آیا ہے نوروز
رحم میں آئے ہیں اب مہر اکواں | حمل کا آج ہے گا برج تاباں
بھی مالک نے جہنم کے سبھی در | کیا ہے بند حکمِ حق سے یکسر
علم لے سبز جبرئیل امیں تب | ملائک بھی مقرب ساتھ لے تب
خوشی سے آئے ہیں اُس دم زمیں پر | علم وہ سبز لانا درِ مقرر
کئے ہیں بام پر کعبہ کے قائم | ہوا پُر نور کعبہ اُس سے دائم
عجب اُس شب کی تھی ہیبت و تمکین | گرے ہیں تخت سے اُس دم سلاطین
بت و اصنام جتنے تھے جہاں میں | ہر اک شہر و دیار و ہر مکاں میں
رہے ہیں قہرِ حق سے سب زبوں ہو | گرے ہیں خاک پر سب سرنگوں ہو
پڑی ابلیس کی گردن میں زنجیر | سیہ اُس کی ہوئی ذلت سے تصویر
لگی آنے ہوائے سبز و سیراب | ہوئے مفتوح سب رحمت کے ابواب
عرب میں تھی مقرر قحط سالی | مصیبت میں تھے سب ادنیٰ و عالی
نہ ملتا تھا کئی روز دوں زمیں پر | نباتِ سبز و برگ تازہ یکسر
خدا نے بھیج تب رحمت سے باراں | کیا ہے سبز سارے کوہساراں
ہوا جاری ہر اک چشمہ سے پانی | ہوئی عالم کو حاصل کامرانی
زمیں میں آگئی اُس دم طراوت | ہوئی پیدا درختوں میں لطافت
بہار آئی ہے سارے بوستاں میں | کھلے ہیں پھول سب باغ جہاں میں
عجب وارد تھی موسم بے غمی کی | ہوا آتی تھی ہر دم خرمی کی

۱؎ یعنے تازہ ۲؎ یعنے راگ مقصد وری کا ۳؎ یعنے خوشی کا دن ۴؎ یعنے روشن ۵؎ یعنے بھر دشہ ۶؎ یعنے مرتبہ و دبدبہ ۷؎ یعنے عاجز ۸؎ یعنے اوندھا

۹؎ یعنے خواری ۱۰؎ یعنے دروازے ۱۱؎ یعنے گھاس ۱۲؎ یعنے پتّا ۱۳؎ یعنے بارش ۱۴؎ یعنے پہاڑوں ۱۵؎ یعنے تازگی

مئے عشرت سے تھا مخمور عالم
لگے کرنے کو اُس دم مُرغ و ماہی
برکت یہ سبھی اُس ذات کی تھی
زمیں تب سر جھکا اپنا زمیں پر
تمامی راہبؔ اور کاہنؔ جہاں کے
یہ سب انوارِ حکمت دیکھ نادر
کہ آئے ہیں شکم میں شاہِ ابرار
تر و تازہ جہاں سب اس سبب ہے
غرض ساتوں زمیں اور آسماں میں
ملائک وجد میں آئے تھے سارے
مقرر انبیا اور مُرسلین سب
عجب چرچا تھا سب میں تہنیتؔ کا
خوشی کا یہ عجب تھا گنجؔ جاوید
یہ روز افزوں خوشی سب سربسر تھی
حمل کے اب لکھوں نادر سب آثار
کرشمے یہ تمامی معتبر ہیں
جو اثنائے حمل میں با کمالات
یہ لکھتے ہیں کہ جس دم ختم مُرسل
رہے ہیں والدہ کے اُس شکم میں
ہوئے اقبال اُس دم اُن کے عالی
کبھی اُس بی بی خیر النسا پر
نہ واقع کچھ ہوئی اُس دم مصیبت
کہ جوں عورات پر درد و الم ہے

عجب فرحت سے تھا معمور عالم
زباں کھول اپنی سب شکرِ الٰہی
یہ دولت معدنِ برکات کی تھی
تفاخرؔ سے گئی چرخ بریں پر
ہر اک آگاہ اسرار نہاں کے
یہی کہتے تھے با تعظیم وافرؔ
محمد مصطفٰے عالم کے مختار
کرشمہ ذاتِ احمد کا عجب ہے
خوشی کا ذکر تھا روح روانیں
خوشی کی دھوم تھی اُن سب میں بارے
نہایت شاد تھے ہر دم یقیں سب
تھا عالم وہ نوادر کیفیت کا
زیادہ تھی خوشی کی اور اُمید
فزیدؔ اُس کی ہر ایک ساعت قدر تھی
کہ حاصل تازگی ہے اس میں ہر بار
نبوت کے دلائلؔ سربسر ہیں
ہوئے ہیں جلوہ فرمائے رسالت
سرِ کونین سالارِؔ مکملؔ
مبارک معدنِ جاہؔ و کرم میں
حمل میں آئے مہرِؔ لا یزالیؔ
مدارجِ ولایت پارسا پر
تھا جسم اُن کا ہمیشہ بے اذیتؔ
مصیبت اور گرانی شکم سے

لہ یعنی نجومی ۲؎ یعنی
بے دین پادری ۳؎ یعنی
فخر ۴؎ یعنی
ساری دنیا ۵؎ یعنی زیادہ
خزانہ ۶؎ یعنی ہمیشہ
۷؎ جمع ہے دلیل کی

باقی ۵

۸؎ یعنی درمیان
۹؎ یعنی سردار
۱۰؎ یعنی کامل
۱۱؎ یعنی مرتبہ
۱۲؎ یعنی سورج
۱۳؎ یعنی بے زوال
۱۴؎ یعنی بے تکلیف

نہ اس صورت سے اُن پر تھی گرانی
نہ ہوئی وارد مصیبت کی نشانی

زیادہ بلکہ حاصل مکرمت تھی
سبکساری کی وارد کیفیت تھی

شکم میں اُن کے تھا نورِ الٰہی
تھی معدوم اِس سبب غم کی سیاہی

صدف میں جس کے یہ عالی گہر ہو
گرانی سے صدف کو کیا خطر ہو

رہیا جس بُرج میں خورشید عالم
معلّٰی آفتاب جن و آدم

رہے وہ بُرج کب زیرِ ملالت
تصرف کب کرے اُس میں ثقالت

سبک اُن کا ہمیشہ سب شکم تھا
دو چار اُن سے نہ یک دم درد و غم تھا

ہے اُس بی بی سے یہ نادر روایت
عجب مرقوم با شانِ عنایت

کہ جب وہ آفتاب بُرج اکواں
ہوئے بُرج شکم میں آکے تاباں

سو اُس ایّام میں میں بے خبر تھی
مقرر اس سے غافل سر بسر تھی

نہ تھی میری طبیعت ناموافق
حمل کا کچھ ہوا نیں بوجھ لاحق

نہ وارد کچھ اثر تھا بے کلی کا
تھا عالم بلکہ افزوں خوش دلی کا

طبیعت تھی میری فرحت پہ مائل
زیادہ تر سبکساری تھی حاصل

سو یک شب خواب گہ میں اپنی جا کر
رہی ہوں سو یقیں آرام پاکر

سو اُس دم خواب میں یک مرد کامل
نظر آئے میرے عالی فضائل

تھا چہرے پر عیاں انکے عجب نور
جمال اُن کا تھا سب خوبی سے معمور

خجل تھا مہر و مہ اُن کے مقابل
عجب صورت تھی رشکِ بدرِ کامل

میرے وہ سامنے آکر ادب سے
گہر ریزی لگے کرنے کو لب سے

کہ اے نوبادہ بستان عفت
معلّٰی معدن انوارِ رحمت

تمھارے کون آئے ہیں شکم میں
معظم مخزنِ جود و کرم میں

مثالش دیدہ عالم نہ دیدہ
نہ چون او گوہری حق آفریدہ

شکم میں جو تمھارے اب مکیں ہیں
وہ بس محبوب رب العالمیں ہیں

رسالت کے چمن کے ہیں سمن وہ
ہیں باغ مکرمت کے نارون وہ

۱؎ یعنی پریشانی ۲؎ یعنی ہلکا پن ۳؎ یعنی سستی ۴؎ یعنی گرانی و بوجھ ۵؎ یعنی دونوں جہان ۶؎ یعنی دوستی ۷؎ یعنی تابان ۸؎ یعنی خوشی

۹؎ یعنی چاند ۱۰؎ یعنی تازہ پھول ۱۱؎ یعنی پاکدامنی ۱۲؎ یعنی بھنڈار ۱۳؎ یعنی مانند اُسکے عالم نے نہیں دیکھا ۱۴؎ مانند اس کے اللہ نے پیدا کیا

دُرِ دریائے رحمت بے گماں ہیں | یقیں پیغمبرِ آخر زماں ہیں
گہر داری کہ ہستی نور از و یافت | بعالم پیکرِ خورشید از و تافت
ہوا جن کے سبب سب خلق موجود | عطا حق سے ہے جن کو ملک محمود
عجب ایام ہوں وہ روح پرور | کہ جس ایام میں وہ سب کے سرور
جہاں کو زیب بخشیں اپنے دم سے | کریں آباد عالم کو قدم سے
مکیں ہو جاویں تختِ سروری پر | مبارک مسندِ پیغمبری پر
شرف تم کو عجب حق نے دیا ہے | عطا یہ گوہرِ تاباں کیا ہے
تمھاری نیک نامی با مکارم | قیامت تک رہے عالم میں قائم
بشارت یہ سنا کر مجھ کو نادر | گئے ہیں لے کے رخصت تب وہ ظاہر
اُسی دن سے کیا تب میں نے معلوم | کہ میں ہوں حاملہ با نور موسوم
کبھی ہر شب خواب میں با صد کرامات | نظر آتے تھے سب عالی مقامات
شکم سے کر میرے پرواز یک نور | جہاں یکسر سبھی کرتا تھا معمور
تجلّی اُس کی بھی ہر ایک مراتب | مقرر از مشارق تا مغارب
رواں ہوتی تھی سب عالم کے اطراف | بھا تاباں اس سے ہر دم قاف تا قاف
بھی آتے تھے نظر میرے سرانجام | تمامی بلدۂ حجاز تا شام
نظر ناظر تھی میری ہر مکاں کی | بصارت راہ پیما تھی جہاں کی
بھی اُس دم غیب سے آواز نادر | میرے کانوں میں آپڑتی تھی ظاہر
کہ اے بی بی تو بیشک کاملہ ہے | مبارک ذات سے تو حاملہ ہے
شکم میں ہیں تیرے خورشید آفاق | شہنشاہ جہاں محبوب خلّاق
بنا جن کے لئے کون و مکاں سب | ہر ایک ذرہ زمیں تا آسماں سب
شکم سے جب تیرے آویں وہ باہر | محمد نام رکھ تو اُن کا ظاہر
دگر اس مادرِ خیر الوریٰ سے | روایت ہے عجب خیر النساء سے
کہ جس ایام میں مہرِ رسالت | مُعلّے نیر اوجِ جلالت

لہ والیا محمود یعنی ستودہ
کہ نطفہ یعنی ہے نور
اس سے پایا عالم نے
شکل آفتاب کی اس میں
کہ نقش یعنی علم
کہ نیک یعنی
بزرگی شہ یعنی بزرگی

۴ باقی

شہ یعنی نام رکھا گیا
شہ یعنی شہر
شہ یعنی بینائی
شہ یعنی آفتاب
شہ یعنی آسمان
شہ یعنی بزرگی ۱۲

تھے ساکن اس میرے برجِ حمل میں — مکیں جب تھے مقامِ بے خلل میں
سو اُس ایام[1] میں یک شب مقرر — تھی نائم[2] باعنایت خواب گہ پر
یکایک خواب میں دیکھی ہوں اُس شب — کھلے در آسماں کے اُس گھڑی سب
ملک آئے ہیں جب چرخِ[3] علا سے — اُترا اُس دم زمیں پر سب ہوا سے
طبق[4] لے نور کے ہاتھوں میں سارے — میرے نزدیک آپہنچے ہیں بارے
میرے سب گرد بہر جاہِ[5] موفور — نثار اُس دم میرے پر کرکے سب نور
لگے کہنے کو با الحان[6] نادر — عجب اس طور سے یکبار ظاہر
کہ خاتوں یہ مقدّر کاملہ ہے — اسی ایام میں یہ حاملہ ہے
شکم میں اُس کے محبوبِ خدا ہیں — امام الانبیا نور الہدیٰ ہیں
بنا جن کے لئے سب آفرینش — سبھوں نے پائے ہیں دانش و بینش
عجب ہیں وے مقرّر مہرِ ثاقب[7] — منوّر جن سے ہیں چشمِ کواکب
قریب آیا ہے اب مولود کا روز — جہاں میں جب یہ ہوویں جلوہ افروز
ہدایت اُن سے پاوے خلق یکبار — ضلالت[8] کے سبھی گم ہوویں آثار
زمیں یکسر سبھی پُر نور ہووے — جہاں ایماں سے معمور ہووے
شبِ مولود[9] سے بہتر کوئی رات — نہ دیکھا کب کسی نے پُر کرامات
گرامی تر ہر اک شب سے وہ شب ہے — شبِ مولود کی حرمت[10] عجب ہے
شرف اس رات کو بخشے الٰہی — کرامت[11] پاویں اُس شب مرغ و ماہی
یہ کہہ اُس دم گئے سب آسماں پر — مقرب تھے فرشتے وے مقرر
روایت اس طرح سے بھی دگر ہے — طرب[12] افزا[13] نہایت معتبر ہے
کہ اک شب آمنہؓ خاتونِ نسواں[14] — مکرّم مادرِ سلطانِ اکواں[15]
تھیں گھر میں بر سرِ[15] بسترِ خواب — بعیش و ناز مشغولِ شکرِ خواب
اُسی دم خواب میں یک باغ پُر نور — نظر آیا عجب نعمت سے معمور
نہایت باغ وہ سرسبز تر تھا — طراوت[16] بخش باطن سر بسر تھا

۱۲

[1] یعنی زمانے ۱۲
[2] یعنی سوئی ہوئی
[3] یعنی آسمان
[4] یعنی طشت
[5] یعنی مقام
[6] یعنی خوش آواز
[7] یعنی روشن
[8] یعنی گمراہی
[9] پیدائش حضرت ﷺ
[10] یعنی عزت ۱۲
[11] یعنی بزرگی
[12] یعنی خوشی
[13] یعنی بڑھانے والی ۱۲
[14] یعنی عورتوں
[15] یعنی دونوں جہان
[15] یعنی تخت ۱۲
[16] یعنی تازگی ۱۲

عجب معمور تھا سب کیفیت سے
لطافت اُس کی تھی خارج صفت سے

وہ سرسبزی کا عالم اُس کا سب دیکھ
ہر ایک جانور کا جلوہ عجب دیکھ

اُسی دم آمنہؓ وہ رب کی مقبول
تفرّج میں ہوئی ہیں اُس کے مشغول

وہاں اُس دم درخت بے بہا ایک
نظر آیا ہے اُن کو سر بسر نیک

درخشاں تھا نوادر نور اُس پر
تجلّی میں تھا رشک بدر الانور

مثال برق اُس کے نور سے بس
منوّر تھا سبھی آفاق و الانفس

ہر ایک شاخ اُس کی تھی خوبی سے معمور
نوادر تھا ہر ایک پر عالم نور

ہوئے شاخیں سب قوی تھیں اور محکم
ملی تھیں جا سبھی تا عرش اعظم

تمامی بیخ و بُن بھی اُس کے بیشک
گئے تھے سر بسر تحت الثریٰ تک

لگا تھا ایک میوہ اُس پہ نادر
تھا جلوہ نور کا میوہ پہ ظاہر

لطافت اور خوبی سے بھرا تھا
نہایت تازگی سے خوش نما تھا

یقیں خوشبو سے اُس کے باغ سارا
معطر سر بسر تھا آشکارا

غرض بی بی نے وہ میوہ عجب دیکھ
لطافت اور خوشبو اُس کی سب دیکھ

کئے ہیں آرزو تب دل میں اس طور
کہ کھاویں میوۂ نادر وہ فی الفور

اُسی دم شاخ سے میوہ جھکا وہ
کھلا منہ اور دہن میں آگیا وہ

ملا ہے ذائقہ اُس کا عجب تر
حلاوت میں تھا رشک شیر و شکر

غرض کھانے سے اُس میوے کے یکبار
طراوت کے نظر سب آئے آثار

دماغ اُن کا ہوا ہے تازہ تر سب
ہوا سیراب دل اور تلخ جگر سب

نکلنے کو لگی تب تن سے خوشبو
رہے نسبت سے جس کے گل خجل ہو

کیا ہے نور نے پھر تن سے پرواز
ہوا اُس سے منوّر ملک حجاز

قصور شام اُس سے سر بسر سب
لگے آنے کو اُس ساعت نظر سب

وہ جلوہ نور کا سب دیکھ نادر
پڑی ہیں آمنہؓ حیرت میں ظاہر

وہاں ایک شخص پھر آیا ہے اک بار
قمر سے جس کا تھا پُر نور دیدار

له یعنی سیر تماشہ
له یعنی چودھویں کا چاند
له یعنی تمام دنیا
له یعنی زمین کے نیچے
له یعنی خوشنما

باقی ۳

له یعنی دودھ
له یعنی شیرینی
له یعنی تازگی
له یعنی نشانی
له یعنی شرمندہ
له یعنی عرب کا ملک

نظر کر اُس نے تب بی بی کی جانب
کہا اے سر سبز ترِ عصمت[1] کے گلشن
نہ یہ میوہ تھا کوئی سرزمیں کا
ملا ہے آپ کو میوہ یہ نادر
کھائے جو ہیں ساکن اب صدف[4] میں
خلاصے ہیں مقرر دو جہاں کے
ہوا جن کے سبب پیدا جہاں سب
سر و سرور ہیں وے سب انبیا کے
خدائے دو جہاں نے اسم احمد[6]
اُسی ساعت کھُلی آنکھ اُن کی یکبار
زباں پر دیکھ میوے کی حلاوت
وہ خوشبوئی کا عالم تن میں سب دیکھ
ہوئی ہیں شادماں[8] بی بی یقیں تب
غرض نادر ہیں آثارِ حمل سب
رہے جب تک نبی اُن کے شکم میں
سو ہر ایک شب بزرگی کے نوادر
حمل میں جو ہوئے ہیں ظاہر آثار
وے لکھتا ہوں ہر ایک ماہ کا حال
یہ لکھتے ہیں کہ خورشید جہاں تاب
حمل میں جب رہے نہ ماہ کامل
یقیں ہیں متفق اس میں تمامی
بیاں ہر ماہ کا بیشک عجب ہے
غرض جب آمنہ رضی کو ماہِ اول

کہا ہے اُس گھڑی ہو کر مخاطب
خدا کے نور کے لاریب معدن[2]
یہ میوہ تھا عجب خُلدِ بریں[3] کا
طفیل اُس نور کا ہے سب یہ ظاہر
معلّٰے معدنِ عالی شرف[5] ہیں
نبیؐ لاریب ہیں آخر زماں کے
ہوئے موجود بیشک انس و جاں سب
حبیبِ خاص ہیں بیشک خدا کے
رکھا ہے پُر شرف ان کا محمدؐ
ہوئی ہیں بانوئے کونین بیدار
بدن میں دیکھ خنکی اور طراوت
علامت[7] خواب کی ثابت عجب دیکھ
کئے ہیں شکرِ رب العالمیں تب
مکرم تر ہیں انوارِ حمل سب
مبارک اُس جنابِ محترم[9] میں
یقیں آثار سب ہوتے تھے ظاہر
وہ کس سے کب لکھے جاویں بیان وار
فضیلت کے یہ نادر تر ہیں سب قال
کرامت کے صدف کے گوہر ناب[10]
ہیں سب اہلِ سیر اس طور ناقل[11]
روایت ایک ہے سب کی گرامی
فضیلت سے بھرا نادر یہ سب ہے
ہوا آغاز با انوارِ اکمل[12]

۱ یعنی پاکی
۲ یعنی کھان
۳ یعنی بہشت
۴ یعنی سیپی
۵ یعنی بزرگی
۶ یعنی بزرگ

۷ یعنی نشانی
۸ یعنی خوشی
۹ یعنی عزت کیا ہوا
۱۰ یعنی خالص
۱۱ یعنی نقل کرنیوالے ۱۲ یعنی پورا

سویک شب آمنہ خاتون جنت
یکایک خواب میں تب اُنکے ناگاہ
اُسی ساعت طرف ان کے نظر کر
لگے ہیں اس طرح کرنے کو مذکور
شکم میں تم نے اب کس کو رکھا ہے
کہ جو محبوب ربّ العالمیں ہیں
خلاصے ہیں وے سب کون و مکاں کے
یہ کہہ بوسے جبیں پر لے پدر وار
مہ دوم کا جس ساعت کھلا باب[1]
گئے ہیں آمنہؓ نے خواب جس دم
ہوئے پاس آمنہؓ کے آکے حاضر
تمہارے ہیں شکم میں شاہ عالم
وہ سارے انبیا کے راہبر ہیں
سُنا کر یہ نوید[3] جاودانہ
شفق سے ماہِ سوم[4] میں دگربار
رہی ہیں آمنہؓ سو گھر میں اُس رات
ہوئے تب آکے حاضر حضرتِ نوحؑ
لگے کہنے کو اُس دم آمنہؓ سے
کہ اے والا گہر بنتِ ہمایوں[5]
جو آئے ہیں شکم میں اب تمہارے
معلّے گوہر بحرِ ہدایت
ہوا دریائے رافت[9] جن سے معمور
وہ ہیں مہتاب سارے بحر و بر کے

تھیں شاغل خواب سے با عیش و عشرت
نظر آئے ہیں آدمؑ صاحب جاہ
تبسّم سے لبوں کو پُر شکر کر
کہ اے بنتِ مکرّم معدن نور
یہ معدن کس گہر کا اب ہوا ہے
امام الانبیا و المرسلیں ہیں
مکرّم رہنما ہیں سب جہاں کے
گئے ہیں دے کے رخصت اُسے اکبار
ہوا ہے ماہِ نو جس دم جہاں تاب
اُسی عالم میں ادریسِؑ مکرّم
لگے ہیں بولنے یا بنتِ طاہر
مکرّم اشرفِ اولادِ آدمؑ
یقیں محبوبِ حق خیر البشر ہیں
ہوئے ہیں لیکے رخصت تب روانہ
ہوئی جب چاند کی کشتی نمودار
اُسی دم خواب میں با صد کرامات
تبسّم سے کر اپنے لب کو مفتوحؑ
معلّے اُس درخشاں برجِ مہر کے
رفیع الشان[5] دُرجِ[6] دُرِّ[7] مکنوں[8]
سُنو تم کون نامی تر ہیں بارے
مصفّا اخترِ برجِ عنایت
ہوا خورشیدِ عظمت جن سے پُر نور
چراغِ نور ہیں فتح و ظفر کے

۱ باب یعنی دروازہ ۲ شکم یعنی پیٹ ۱۲ ۳ نوید یعنی خوشخبری ۱۲ ۴ سوم یعنی تیسرا ۱۲

۲ باقی

۵ رفیع یعنی بلند شان والے ۶ درج یعنی ڈبیہ ۱۲ ۷ دُر یعنی موتی ۸ مکنون یعنی پوشیدہ ۹ رافت یعنی مہربانی ۱۲

مکرم حامی دنیا و دیں ہیں
بشارت یہ سنا اُن کو نوادر
جہاں[1] مہ خوشی کا لے کے پیغام
تھیں گھر میں آمنہ با عیش[2] و راحت
مکرم تب خلیل[3] حق بصد جود
تبسّم[4] سے شکر لب اپنے تب کھول
کہ اے عالی فضائل دختر[5] پاک
جو ہیں دُر اب تمھارے اس صدف[6] میں
شنوا سے پاکدامن کون ہیں وہ
چنیں[7] گوہر کسے ہرگز نزاید
وہ ہیں سالار سارے انبیا کے
قدم سے جن کے پاوے زیب کونین
معلّے[8] مہر اوج بادشاہی
شفاعت کے فلک کے خاص خورشید[9]
بشارت[10] یہ سنا کر با محبت
سر[11] نجم نے جب تیغ ظفر لا
سو اُس شب آمنہ وہ غیرت حور
تب اسماعیل[12] وہ ماہ گرامی
ادب سے آمنہ رض کے پاس آکر
کہ اے دختِ ہمایوں نخل[13] امید
مقرر اس گھڑی تم بار ور ہو
تمھاری ہے عجب یہ باردار ی
وہ رحمت کا یقیں میوہ ہے پُر نور

سراج[14] الاوّلین والآخریں ہیں
گئے ہیں لیکے رخصت تب وہ ظاہر
شفق سے جب نکل آیا ہے انجام
یقیں مشغول خواب استراحت[15]
ہوئے ہیں خواب میں آ اُن کے موجود
لگے کرنے گہر ریزی یہ بے مول
زہے پُر نور مہر برج افلاک
معلّے[16] معدنِ عالی شرف[17] میں
مکرم آفتاب کون ہیں وہ
چنیں دُر در صدف ہرگز نیاید
حبیبؐ خاص ہیں بیشک خدا کے
منوّر جن سے ہیں عالم کے عینین[18]
ہمایوں[19] گوہر نورِ الٰہی
چراغ بحر و بر مہتاب جاوید
گئے ہیں آمنہ رض سے لیکے رخصت
کیا تسخیر[20] دور چرخ والا
ہوئے خواب حلاوت سے یقیں مسرور
ذبیح[21] اللہ جو ہیں سب میں نامی
لگے ہیں بولنے با عزّت و فر
نہال عصمت و پاکی جاوید
ثمر کے منتظر تم سربسر ہو
عجب میوے کی ہے اُمیدواری
مشام[22] خلق ہووے اُس سے معمور

(۱۴)

ا یعنی جہان ۱۲ ۲ یعنی آرام ۳ یعنی ابراہیم خلیل اللہ ۴ یعنی بخشش ۱۲ ۵ یعنی مسکراتا ۶ یعنی لڑکی ۷ یعنی سیپی ۸ یعنی کان ۹ یعنی بزرگی ۱۰ ایسا موتی کوئی ہرگز

۱۰ یعنی ایسا موتی کوئی سیپی نہیں جنتی ۱۱ یعنی دو آنکھیں ۱۲ یعنی مبارک ۱۳ یعنی خوش ۱۴ یعنی آفتاب ۱۵ یعنی زمانہ ۱۶ یعنی حضرت ۱۷ یعنی نصب ۱۸ یعنی اسماعیل ۱۹ یعنی درخت ۲۰ یعنی دماغ

عجب ہے تن میں اُنکے بوئے اوصاف — معطر ہووے جس سے قاف تا قاف

وہ ہیں نامی شہِ تختِ جلالت — مکرم خاتم[1] مُہرِ[2] رسالت

نہالِ گلشنِ جاہ و طرب ہیں — غزالِ[3] وادیٔ علم و ادب ہیں

بہارِ گلشنِ اعزاز و تمکیں! — مکرم آفتاب مطلعِ[4] دیں!

ہما[5] یوں غنچۂ باغِ کرامت — مقدس شافعِ[6] روزِ قیامت

سُنا یہ مژدۂ[7] فضلِ الٰہی — ہوئے ہیں لے کے رخصت تب وہ راہی

ہلال ماہ ششم[8] جب فلک پر — ہوا پُر نور ایوانِ[9] ملک پر

سو اُس شب آمنہ[10] مقبول غفار — عجب تھیں خواب میں مشغول یکبار

اُسی شب خواب میں آئے ہیں موسیٰ[11] — تبسم سے کر اپنے لب کو تب وا[12]

لگے کہنے کو اے پاکیزہ خواہر[13] — ہلالِ اوجِ عصمت کان گوہر

حمل میں اپنے تم نے کس گہر کو — رکھا ہے کس چراغِ بحر و بر کو

وہ سارے مرسلوں کے پیشوا ہیں — رسولِ ہاشمی خیر الوریٰ ہیں

مقرر ہیں وہ مہرِ اوجِ لولاک — قدم سے اُن کے پاوے زیب افلاک

نہ معراج ان کو ہے اس سرزمیں کی — ہے معراج اُن کو بس عرشِ بریں کی

بشارت آمنہ[14] کو یہ دیئے ہیں — وہاں سے بعد ازاں رخصت ہوئے ہیں

جب آیا ہے ہلالِ ماہِ ہفتم — ہوا سرسبز تب گلزارِ انجم[13]

سو اُس شب آمنہ جا خواب گہ میں — رہی ہیں سو معلّٰے برجِ مہ میں

اُسی شب حضرت داؤد آ کر — رسومِ تہنیت[14] اس دم ادا کر

سُنا اُن کو نویدِ[15] شادمانی — لگے کرنے کو یوں گوہر فشانی

کہ اے خاتونِ عصمت خواہرِ پاک — معلّٰے معدنِ[16] دُرِّ شرف ناک

تمہارا ہے شکم نادر خزانہ — ہیں محجوب[17] اس میں موتی ایک دانہ

وہ بے قیمت یقیں لؤلؤئے تر[18] ہے — مقرر غیرتِ سلکِ[19] گہر ہے

کہ یعنے ہیں عجب وہ شاہِ وہّاج[20] — تمامی مرسلوں کے دُرّة التاج[21]

لہ یعنی انگوٹھی ۱۲
۲ہ یعنی نقش نگینہ ۱۲
۳ہ یعنی ہرن ۱۲
۴ہ یعنی جہاں سے آفتاب نکلتا ہے ۱۲
۵ہ یعنی مبارک ۱۲
۶ہ یعنی شفاعت کرنیوالے
۷ہ یعنی خوش خبری
۸ہ یعنی چھٹا
۹ہ یعنی محل ۱۲
۱۰ہ یعنی بی بی ۱۲
۱۱ہ یعنی ...
۱۲ہ یعنی کھلا
۱۳ہ یعنی تاروں ۱۲
۱۴ہ یعنی مبارکبادی
۱۵ہ یعنی خوش خبری
۱۶ہ یعنی کان
۱۷ہ یعنی پوشیدہ
۱۸ہ یعنی موتی ۱۲
۱۹ہ یعنی لڑی
۲۰ہ یعنی روشن
۲۱ہ یعنی تاج کے موتی ۱۲

باقی ۱

دیا ہے حق نے اُن کو حوض مورود
بشارت یہ سُنا والاصفت وہ
مہِ ہشتم نے جب اپنا دکھا نور
سو اُس شب آمنہؓ باعشرت و ناز
ہوئے ہیں تب سلیمانؑ آکے حاضر
کہ اے والا شیم خاتونِ نسواں
تمہارے ہیں شکم میں صاحبِ تاج
سپہ سالار سارے مرسلوں کے
سُنا کر آمنہؓ کو یہ بشارت
ہلالِ ماہ نہم آگیا جب
تھیں اُس شب آمنہؓ وے رب کی منظور
لے مژدہ شادمانی کا یقیں تب
کہ اے فرخ لقا بانوئے اعظم
شکم میں تم نے اب پالا ہے کس کو
کھلے جن کے سبب رحمت کے سب در
گرامی گوہرِ بحرِ فصاحت
شفیعِ دو جہاں سالارِ عالم
شہنشاہِ جہاں سلطانِ نامی
خوشا آں ساعت کہ آں ساعت درآید
دہد چشم طرب را روشنائی
بوحدت مرکب طاعت جہاند
یہ دے اُن کو مبارکباد اُس دم
غرض یہ دھوم نادر سر بسر تھی

عطا بیشک کیا ہے ملک محمود
گئے ہیں آمنہؓ سے لے رضا وہ
کیا عالم کو سب عشرت سے معمور
ہوئیں مشغولِ خوابِ عیش پرواز
لگے ہیں بولنے با مہر و افسر
چراغِ قدس کے پُرنور ایواں
شہنشاہِ جہاں سلطانِ معراج
مکرم رہنما روشن دلوں کے
ہوئے ہیں پھر مرخص بارشادت
ہوا تب اُس سے روشن آسماں سب
مقرر خواب سے راحت کے مخمور
لگے کہنے کو عیسےٰؑ آکے اُس شب
کنیز بارگاہت بادمریم
گرامی کون سے روشن نفس کو
ہوئی اموات کو شادی میسر
معلّےٰ اخترِ اوجِ ملاحت
چراغِ خانۂ اولادِ آدم
ملک جن کی کریں ہر دم غلامی
گہر از کانِ احسانت برآید
جہاں را بخشد از حق آشنائی
مرا از تہمتِ عالم رہاند
رضا لے پھر گئے ہو شاد اُس دم
خوشی ہر دل میں ہر دم جلوہ گر تھی

۱ یعنی جوش تجری ۲ یعنی بزرگی ۳ یعنی بہت ۴ یعنی فضیلتوں ۵ عورتوں ۶ یعنی محل ۷ یعنی سردار ۸ کہ اے مبارک صورت بی بی مریم کی تیرے بارگاہ کی لونڈی ہو ۹ یعنی شیریں زبانی

۱۵

۱۰ یعنی بخشنے والا ۱۱ یعنی شفاعت کرنے والے ۱۲ خوش وہ ساعت کہ وہ ساعت آئے ۱۳ یعنی تیرے احسان کی کان سے گوہر نکلے ۱۴ خوشی کی آنکھ کو روشنی دے ۱۵ جہان کو آشنائی بخشے ۱۶ وحدت کی طرف کھینچ کر طاعت کا دروازہ لے جائے ۱۷ مجھ کو عالم کی تہمت سے بچائے

یہ چرچا تھا خوشی کا ہر مکاں میں — خوشی تھی سب زمین و آسماں میں
ملائک اور رسل جو تھے نامی — خوشی کرتے تھے ہر ساعت تمامی
نوا در اس طرب۱؎ کا سب میں غل تھا — یقیں محو بشاشت۲؎ جزو کل تھا
غرض نادر ہیں آثارِ حمل سب — بیاں اس کا یقیں ہے بے بدل سب
عجب موّاج ہے یہ بحرِ پُر نور — بیاں ہے یہ تمامی غیر محصور۳؎
سو اس باعث قلم رکھ ہاتھ سے اب — ادب سے کھول اس ساعت شکر لب
پڑھوں صلوات لاکھوں مصطفےٰ پر — چراغِ بحر و بر شمعِ ہدیٰ پر

پڑھو اے حاضرو صلواۃ امجد۴؎
بُروجِ آفتابِ اوجِ۵؎ سرمد۶؎

چوتھی مجلس۷؎ بیان میں ولادت باسعادت سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول رب العالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے ہے

قلم نے نور کا عالم عجب دیکھ — بیاں مولود کا حضرت کے سب دیکھ
سپاس و شکر کا سجدہ ادا کر — چلا ہے مجلس چہارم میں یکسر
عجب مجلس یہ ہے زینت سے معمور — بلا گرداں ہے اس پر عالمِ نور
چہارم۸؎ چرخ پر ہے گرچہ خورشید — وے اس مجلس چہارم میں جاوید
بیاں ہے آفتاب دو جہاں کا — ہے جلوہ مہر اوجِ لامکاں کا
سو اس باعث ہے از روئے حقائق — چہارم چرخ سے مجلس یہ فائق۹؎
ہے لازم بیٹھو اس دم سب ادب سے — دو زانو ہو عجب عز و طرب سے
سنو مولود سلطانِ زمن۹؎ کا — حبیب حق رسولِ ذوالمنن کا

۱؎ یعنے خوشی ۲؎ یعنے شادمانی خوشی ۳؎ یعنے بے انتہا ۴؎ یعنے بہت بزرگ ۵؎

۱۴ باقی

یعنے بلندی ۶؎ یعنے ہمیشگی ۷؎ یعنے آسمان ۸؎ یعنے عمدہ و بلند ۹؎ یعنے دو بالا ہوں ۱۲

ولادت کا سبھی اس میں بیاں ہے
عجب مجلس ہے کامل بہ طرب ناک
ہوئے جس شب وہ پیدا ماہِ کامل
مُعلّٰی اختر برجِ کرامت
چراغ بزم دیں خورشید آفاق
نہالِ گلشنِ اعجاز و تمکیں
حبیبِ حق امام جنّ و آدم
دوشنبہ کی عجب تھی شب وہ پُرنور
ربیع اوّل تھا ماہ موصوف ذیجاہ
عجب تھی چاند کی گوہر فشانی
شب اوّل روایت میں دگر ہے
جہاں پیدا ہوئے ہیں سرورِ دیں
وہ گھر یوسف نزاری کا تھا ظاہر
دیئے تھے آپ نے اُس کو سرانجام
اُسی منزل میں اب مسجد بنا ہے
ہوئے پیدا وہاں نورِ امامت
ہوا ہے گھر یقیں جاں آفریں کا
بزرگی اُس مکاں کو دے یہ دائم
قیامت تک یہ تعظیم اُس کی سب ہے
غرض وہ سرورِ عالی فضائل
ہوئے اتمام جب ایّام موعود
دوشنبے کی وہ شب تھی باکرامات
کھُلے تھے اُس گھڑی سب نور کے باب

طلوعِ آفتابِ دو جہاں ہے
ولادت نامۂ سلطان لولاک
گُل نورستۂ باغ فضائل
مُصفّا گوہر دُرج امامت
ھلالِ اوجِ فطرت ماہِ عشّاق
بہارِ علم و دانش گوہرِ دیں
محمّد مصطفٰے فخر دو عالم
ولادت کی وہ ہے شب سب میں مشہور
مبارک بارھویں شب تھی وہ دلخواہ
طلوعِ بدر آثارِ جوانی
ولے وہ قول سابق معتبر ہے
مُعلّٰی آفتاب اوجِ تمکیں
بِلا تھا ارث میں حضرت کو آخر
عقیل ابن ابی طالب کو انعام
عجائب تر مکاں وہ دل کشا ہے
سو اس باعث مکاں ہے باکرامت
مکرّم بیت ربّ العالمیں کا
رکھا ہے حق نے عظمت اُس کی قائم
مقرّر اُس مکاں کا یہ ادب ہے
حمل میں بس رہے نہ ماہ کامل
سو آپہنچا ہے اُس دم وقت مولود
گرامی تر ہر ایک شب سے تھی وہ ذات
مہیّا تھا بزرگی کا یہ اسباب

ا

ملہ یعنی سما گیا ہوا
سلہ یعنی ستارہ
سلہ یعنی بزرگی و دانائی
سلہ یعنی اُگا ہوا درخت
ھلہ یعنی مرتبہ والا
چودھویں رات کا چاند

لہ یعنی میراث
یعنی بزرگی
لہ یعنی پورے نو مہینے
لہ یعنی وعدہ کیا گیا
لہ یعنی پیدائش

طراوت سب زمیں میں اور زماں میں — تھی پیدا روشنی ساری جہاں میں
رواں تھی ہر طرف بادِ سحر خیز — تھے آفاق اور انفس سارے گل بیز
ہوئے تھے صبح کے آثار ظاہر — کرامت کے سبھی انوار ظاہر
جہاں کا صبح دم سے غنچۂ دل — گیا تھا سر بسر یکبارگی کھل
عجب ساعت وہ سکھ اور چین کی تھی — طلوعِ اخترِ کونین کی تھی
ہوئے تھے بخت عالم کے مددگار — ہوئے تھے سب عیاں رحمت کے انوار
تب اُس دم آمنہؓ وہ ماہِ کامل — مکرم بی بیِ عالی فضائل
تھیں گھر میں اپنے بیٹھیں با دلِ شاد — تر و تازہ مثالِ سروِ آزاد
جگر میں اُن کے تھی خنکی نمودار — طراوت کے تھے ظاہر دل پہ آثار
یکایک تب ہوا ہے بارشادت — معارض اُن پہ آثارِ ولادت
پڑی تب اُن کے ایک آواز در گوش — عجب آواز تھی وہ غارتِ ہوش
ہوئیں سننے سے اُس کے سخت بیتاب — ہوا ملحق سبھی ہیبت کا اسباب
پھر آیا ہے وہاں یک مُرغ فی الحال — نہایت تھے سفید اُس کے پر و بال
لگا اُن کے شکم پر پر پھرانے — سمن پر دستۂ گوہر پھرانے
عجائب تھے خواص اُس پر میں کامل — ہوئی افزود اُس سے راحتِ دل
ہوا ہے محو اُس دم ہول سارا — طراوت تن میں آئی آشکارا
نہ پیش آئی ولادت کی مصیبت — ہے وارد عورتوں پر جوں اذیت
ہوا حورانِ جنت کو پھر اس طور — خدا کا حکم اس صورت سے فی الفور
کہ اب اوجِ رسالت کا وہ خورشید — معلّٰے آفتابِ چرخِ اُمید
ہوتا باں سر بسر نورِ ازل سے — نکلتا ہے یقیں بُرجِ حمل سے
ہوئے اتمام سب ایامِ موعود — مبارک ہے عجب ہنگامِ مولود
اُسی دم آمنہؓ با صد انوار — معارض ہیں ولادت کے یہ آثار
کرو تم اُس کی جا کر دائی اب — دلاسا دے کرو خدمت ادا سب

۱ یعنی تازگی ۱۲
۲ یعنی صبح کی ہوا
۳ یعنی ہوائی ۱۲ ۴ یعنی سر نیوالی ہوا یہاں مراد ہے
دونوں جہان ۵ یعنی آدمیوں سے ۶ یعنی تارا
۷ یعنی بزرگی ۸ یعنی بزرگی

۱۲۳ باقی

۸ یعنی ہدایت
۹ یعنی لاحق و ظاہر
۱۰ یعنی ٹھنڈک
۱۱ یعنی چنبیلی
۱۲ دہشت
۱۳ یعنی تکلیف
۱۴ یعنی بلندی
۱۵ یعنی وعدہ کئے ہوئے ۱۲

یہ سن کر آمنہ رضؓ کے گھر میں ظاہر
لگیں کرنے کو تب خدمت گذاری
ہوا گھر آمنہ رضؓ کا اُن سے روشن
جمال اُن کا بھی دیکھ اسطور نادر
فرشتہ پھر ہوا حاضر وہاں ایک
بھرا تھا جام وہ شربت[1] لبریز
نہایت تھا سفید وہ مثل کا نور
کہا تب اُس نے یہ ماءُ البقا[5] ہے
کرو نوش اس گھڑی یہ جامِ راحت
خنک[7] ہو جاوے پینے سے جگر سب
یہ کہہ رکھ جام وہ اُس دم گیا ہے
عجب تھا جام وہ شرمایۂ[8] ہوش
مٹھاس اور ذائقہ اس کا عجب تھا
ہوا پینے سے اُس کے ہوش قائم
نہایت دل کو اُس کے ہو گیا چین
وہاں ایک غیب سے آیا ہے تب نور
ہوا وہ نور گھر میں جلوہ گر تب
نظر آنے لگا ہے غیب اُس دم
نظر کر غیب کا سب یہ تماشا
تھی ایک دیوار گھر میں اُن کے نادر
کھڑی ہو اس گھڑی بی بی نے یکبار
نظر پہنچی ہے اُن کی تب ہوا پر
کھڑا رحمت کا سر پر سائبان[14] ہے

ہوئیں حوران جنت آ کے حاضر
نہایت فدویت اور جاں سپاری
طرب[2] افزا ہوا جوں ہفت گلشن
ہوئیں ہیں آمنہ رضؓ بس شاد[3] خاطر
تھا اُس کے ہاتھ میں یک جام بس نیک
عجب خوشبو تھی اُس کی راحت[4] انگیز
زیادہ شاغرِ[4] مُنہ سے تھا پُر نور
مقرر آبِ رحمت سے بھرا ہے
کہ جس سے ہووے پیدا استراحت[6]
تماشا غیب کا آوے نظر سب
نظر سے اُس گھڑی غائب ہوا ہے
کئے ہیں آمنہ رضؓ نے اُس کو تب نوش
حلاوت سے یقیں معمور سب تھا
ہوئے آرام و راحت سب ملازم
ہوا دل تازہ اور پُر نور عینین[9]
کہ ہو ذرے سے جس کے مہر مستور[10]
ہوئے اُس سے منور دار و در سب
تمامی عالم لاریب اُس دم
پڑیں حیرت میں بی بی بے تحاشا
تھی تاباں نور کے پرتو سے ظاہر
رکھی ہیں پشت[11] کو بر روئے دیوار
سو دیکھا آپ نے اوجِ[12] سما[13] پر
نوادر نور سے گوہر فشاں ہے

1. یعنی خوشی دینے والا
2. یعنی خوشی
3. یعنی آرام اٹھانے والی
4. یعنی پیالہ
5. یعنی آبِ حیات
6. یعنی آرام ۱۲
7. یعنی ٹھنڈا ۱۲
8. یعنی پونجی ۱۲
9. یعنی آنکھیں
10. یعنی پوشیدہ
11. یعنی پیٹھ ۱۲
12. یعنی بلندی
13. یعنی آسمان
14. سایہ کرنے والا ۱۲

سراپردے لگے ہیں اُس کے اطراف ‏ مثالِ برق ہیں روشن و شفاف[۱]

پھر آئی ایک تب آواز نادر ‏ ہوئی ہے غیب کے پردے سے ظاہر

کہ اس بی بی پہ ہے اب عالمِ نور ‏ کو وا آنکھوں سے سب کی اسکو مستور[۲]

یہ جلوہ نور کا اس پر عجب ہے ‏ تجلّی نورِ احمدؐ کی یہ سب ہے

دگر بار اُس عفیفہ[۳] با حیا نے ‏ سرِ اوج ولایت پارسا نے

نگہ فرمائے جانب آسماں کے ‏ تو دیکھے ہیں تلے اُس سائباں کے

ہزاروں مُرغ ڈوبے ہیں گہر میں ‏ لگے یاقوت اُن سب کے ہیں پر میں

زمرد کے ہیں سر سب اُن کے نادر ‏ عجب سبزی ہے سر میں اُنکے ظاہر

دگر شخصوں کو بھی دیکھیں ہوا میں ‏ معلّق تھے کھڑے اوجِ[۶] سما میں

ہر ایک کے ہاتھ ہے ابریق[۵] پُر نور ‏ تمامی آبِ رحمت سے ہے معمور

ہر ایک ابریق سے گرتا تھا ہر بار ‏ زمیں پر آبِ رحمت ہو گہر بار

ہوئی سیراب اُس سے وہ زمیں سب ‏ یہ بس آثارِ رحمت تھے یقیں سب

کھلا بی بی پہ اُس دم عالمِ غیب ‏ تمامی قدرتِ خلاقِ لاریب

نظر کی تھی رسائی قاف تا قاف ‏ مشارق اور مغارب سب کے اطراف

ہوا ہے دل منوّر مثلِ خورشید ‏ ہوئی ہیں چشم رشکِ جامِ جمشید

عَلَم پھر غیب سے ظاہر ہوئے تین ‏ رفیع الشان با اجلال و تمکین

کھڑا تھا اک عَلَم مشرق کی جانب ‏ دگر مغرب میں باشانِ عجائب

عَلَم وہ تیسرا کعبے کے در پر ‏ کھڑا تھا باکمالِ ہیبت و فر

منقش[۱۱] کلمۂ طیب سے تھے سب ‏ نمایاں تھی یہ ظاہر قدرتِ رب

تماشا دیکھ یہ خاتونِ طاہر ‏ ہوئی ہیں سہمگیں ہیبت سے ظاہر

عرق گرنے لگا تب اُن کے تن سے ‏ کہ جوں ٹپکے ہے شبنم یاسمن[۱۳] سے

کیا ہے حق نے اُس دم اُن افضال ‏ ہوئے پیدا جہاں میں مہرِ[۱۴] اجلال

نبوت کے صدف[۱۵] سے دُرِّ کامل ‏ ہوئے روشن جہاں میں بافضائل

۱ یعنی بہت صاف ۲ یعنی پوشیدہ ۳ یعنی پاک بی بی ۴ یعنی آفتابہ ۵ یعنی لوٹا ۶ یعنی بلندی ۷ یعنی مرتبہ ۸ یعنی شان ۱۲

۹ یعنی خوف ۱۲ ۱۰ یعنی بڑا رتبہ و دبدبہ ۱۱ یعنی نقش دار ۱۲ ۱۲ خوفناک ۱۲ ۱۳ یعنی چنبیلی ۱۲ ۱۴ یعنی آفتاب ۱۵ یعنی سیپی ۱۲

باقی ۱۲

کھلا گل گلشن جاہ و کرم کا
عجب طالع ہوا خورشید آفاق
ہوا گھر آمنہ کا اُن سے روشن
ہوا پُر نور اُن سے عالم خاک
شعاع[۱] اُس نور کا ساتوں فلک تک
عجب طالع ہوئے یاور جہاں کے
غرض وہ آفتاب جن و آدم
حبیبِ حق شہنشاہِ جہاندار
شکم سے جس گھڑی آئے ہیں باہر
دو زانو ہو وہیں بیٹھے ادب دار
یقیں شکرِ الٰہی میں اُسی دم
تھا تاباں نور رافت[۳] کا جبیں پر
ہو شاغل[۵] اس طرح طاعات رب پے
ادا کر سجدہ حق پھر اُٹھا ہات
لب نازک میں جنبش کا اثر تھا
کیا تب برق[۶] نے غنچہ سے پرواز
لگے پھر چوسنے انگشت ابہام[۸]
پھر اُس دم ایک سحابِ[۹] نور آیا
شہنشاہِ جہاں سلطان غالب
ہوئی پھر غیب سے آواز یہ تب
پھرا دکھلاؤ سب کون و مکاں کو
لقائے احمدی کو دیکھ سارے
پھر اُس نوغنچہ باغ قدم کو

ہوا ظاہر گہر دُرج قدم کا
گرامی ماہتاب بُرج اخلاق
گئی ہے روشنی تا ہفت گلشن
ہوئی ہے خاک رشک برج افلاک
گیا ہے اُس گھڑی مُلک مُلک تک
ہوئے ہیں بخت بہر انس و جاں کے
محمد مصطفٰے سلطان اعظم
ہمایوں گوہر دریائے اسرار[۲]
دکھا نور اپنا اس صورت سے ظاہر
کئے سجدہ طرف کعبے کے یکبار
ہلال آسا ہوئی ہے پشت وہ خم
رکھے ہیں تارک[۴] طاعت زمیں پر
اُٹھائے سر وہیں خاک ادب سے
لگے کرنے دُعائے پُر کرامات
تکلم کا کرشمہ جلوہ گر تھا
عجب ظاہر ہوا ہے نور اعجاز
ہوا ہے دودھ پیدا اُس میں مادام[۱۰]
ادب سے اُن کو تب اُس نے اٹھایا
ہوئے یکبار پھر نظروں سے غائب
کہ اس گلدستہ اعجاز کو اب
تمامی عالم روح رواں[۱۱] کو
کریں حاصل سعادت اپنی بارے
دُرِ دریائے عظمت اور کرم کو

۱ یعنی چمکارا ۲ یعنی بھیدوں ۳ مہربانی ۴ یعنی فرق سر ۵ یعنی مشغول

۶ یعنی بجلی ۷ [illegible] ۸ یعنی انگوٹھا ۹ یعنی بدلی ۱۰ یعنی ہمیشہ ۱۱ یعنی جان

نبوّت کے دکھا دریائے اشفاق | رسالت کے دکھا پھر بحر اخلاق
کرو صاف اس میں اس کا سرو اندام | وجودِ نازک و رخسار گلفام
پھر اس کو لا رکھو اپنے مکاں پر | طراوت اُس کی بخشو بوستاں پر
گھڑی اک بعد پھر وہ ابرِ پُر نور | ہوا حاضر وہاں باجاہ موفور
تھے ساتھ اُس ابر کے وہ ماہِ موصوف | قماطِ نور میں تھا نور ملفوف
مثالِ شبنمِ گل قطرۂ آب | رواں تھے اُس بدن سے جوں دُرِ ناب
رکھا اس ابر نے لاکر وہاں تب | ہوا پُر نور حضرت سے مکاں سب
وہاں ہاتف نے باِلحانِ نادر | کیا اس طور سے یہ حال ظاہر
کہ ہم نے اس گل باغ ادب کو | نہالِ گلشنِ جاہ طرب کو
بجا کر اُس گھڑی ہر اک مکاں میں | پھرائے ہیں سب اقلیم جہاں میں
قدم سے اس وجودِ نازنیں کے | ہوئے ہیں جلوہ گر طالع زمیں کے
کریں یہ سب مسخر ہفت کشور | توابع اُن کے ہیں سب یابس و تر
عجب اُن کی فضیلت ہے گرامی | سبھی پیغمبروں سے یہ ہیں نامی
زہے پُر نور بزمِ عز و جاہش | مہ و مہر است شمعِ بارگاہش
خلیل از خوانِ فیضش لقمہ خوار است | کلیم از درگہِ او چوبدار است
مسیحا برخری در پیش راہش | مہارِ ناقہ گیرد چوں سپاہش
زہے کوشش صلائے مرحبا زد | دمِ اسرار یفعل ما یشاء زد
وہاں حاضر ہوئے پھر تینِ اشخاص | تھا پیشانی پہ جن کے نور اخلاص
انھوں میں ایک تھا رضوانِ جنت | دگر دو ساتھ تھے دربانِ جنت
تھا ہمراہ آفتابہ اُن کے نادر | تھا سیمیں برق سے شفاف ظاہر
بھرا تھا آبِ رحمت اس میں لبریز | نہایت صاف تھا پانی دلاویز
زمرّد کا دگر ساتھ اُن کے تھا طشت | دوئے تھا چار پہلو مثلِ گلگشت
ہر اک پہلو میں ایک موتی لگا تھا | ہر ایک موتی نوادر بے بہا تھا

باقی

حریری پارچہ بھی ساتھ تھا ایک　　مُصفّا اور ملائم تھا بس نیک
اُٹھا رضواں نے اُس عالی گُہر کو　　مہِ نو غیرتِ شمس و قمر کو
وہیں اُس طشت کے پھر پاس لاکر　　مربع طشت حضرت کو دکھا کر
لگا کہنے کہ اے سلطانِ اقلیم　　مُعلّٰی شب چراغِ بزمِ تقویم
مُربّع ہے عجب یہ طشت نادر　　نمونہ ہے یہ اس دنیا کا ظاہر
یہ ہے مشرق کی سرحد یہ ہی مغرب　　دگر دو سرحدیں ہیں عجائب
کہو اب آرزو ہے کس مکاں کی　　پسند آتی ہے اب سرحد کہاں کی
کریں جس سرزمیں کو آپ منظور　　وہیں دولت سرا ہووے گا معمور
اُسی سرحد کو حضرت کے قدم سے　　مبارک سرورِ عالی کے دم سے
ملے دائم مقرر زیب و زینت　　وہاں قائم یقیں ہووے سکونت[۱]
یہ سُن اُس نونہالِ[۲] باغِ دیں نے　　مکرّم سروِ گلزارِ یقیں نے
اُٹھا کر اُس گھڑی دستِ کرامات　　رکھے ہیں درمیاں اس طشت کے ہات
اشارت بس کیے نافِ زمیں کی　　حدِ بطحیٰ مقامِ دل نشیں کی
کہا رضواں نے اُس دم بارک اللہ[۳]　　مکرّم تر یہ سرحد بس ہے دلخواہ
یہ اعلیٰ سرزمیں ہے سب جہاں سے　　گرامی ہے مقرر ہر مکاں سے
فضیلت سے ہے یہ اقلیم معمور　　زیادہ آپ نے بخشا اُسے نور
یہ کہہ رضواں نے اُس ساعت نبی کو　　حبیبِ حق رسولِ ہاشمی کو
ادب سے طشت میں بٹھلا کے ظاہر　　لگا دھونے کو اُس دم جسم طاہر[۴]
غرض لے سات نوبت آبِ رحمت　　یقیں رضواں نے دھویا جسم حضرت
بھرا وہ طشت پانی سے لبالب　　ہوئے ہیں چار حد معمور[۵] سب
یقیں پہنچا ہے ہر سرحد میں پانی　　جہاں کی ہے یہ ایماں کی نشانی
حریری پارچے کو بعد ازاں کھول　　رکھا اُس میں اُس گھڑی وہ لعل[۶] انمول
لے بوسے بر سرو رخسار گلفام　　لگا پھر چومنے حضرت کے اقدام

۱؎ یعنی ٹھہرنا ۱۲ ۲؎ پودا ۳؎ یعنی برکت دے اللہ تعالیٰ ۱۲

۴؎ یعنی پاک ۵؎ یعنی آباد ۶؎ یعنی ایک قسم کا جواہر بے قیمت ۱۲

پھر اُس دریائے عظمت کے گہر کو ‏ دُرِ بحرِ کرم نو لوٹے تر کو

رکھا ہے کھول کر اپنے پَرِ دل میں ‏ چھپا لعلِ بدخشاں گوہروں میں

نکالا اک گھڑی سے اُن کو باہر ‏ لے پھر آغوش میں با مہرِ وافر

لگا پھر کان سے حضرت کے یکبار ‏ نوا در بھید کے کہنے کو اسرار

نہ اُس اسرار کی کس کو خبر ہے ‏ نہ واقف کوئی اُس سے ایک بشر ہے

گھڑی اک بعد پھر حضرت سے نادر ‏ لگا ہے اس طرح کہنے کو ظاہر

کہ اے سلطانِ دیں سالار و تاج ‏ تمامی انبیا کے دُرّۃ التاج

کنوزِ معرفت بحرِ حقائق ‏ چراغِ بینشِ چشمِ خلائق

ریاضِ عظمت و گلزارِ تقویم ‏ بیاضِ حکمت و انوارِ تسلیم

چراغِ روزنِ مصباحِ تائید ‏ ضمیرِ روشنت صباحِ توحید

رسالت کے چمن کے سرو چالاک ‏ کمالات کے صدف کے لولوئے پاک

مقرر آپ پر فضلِ خدا ہے ‏ منور آپ سے ہر دو سرا ہے

کلیدِ مکرمت حضرت کے ہے ہات ‏ ہیں حضرت خازنِ گنجِ کرامات

عَلَم بھی انبیا کے ایک قلم سب ‏ رہیں حضرت کے آ زیرِ عَلَم سب

قیامت تک زمشرق تا مغارب ‏ رہے گا آپ کا یہ دین غالب

بھی اُمت آپ کی عالی قدر ہے ‏ قیامت تک ہمیشہ با ظفر ہے

فرشتہ ایک پھر آیا ہے نادر ‏ تھی چہرے پر ملاحت اُس کے ظاہر

جمال و حسن اُس کا بس عجب تھا ‏ درخشاں نور تن سے اُسکے سب تھا

اُٹھا اُس نے حبیبِ ذوالمنن کو ‏ گلِ باغِ رسالت یاسمن کو

ملا لب اپنے پھر حضرت کے لب سے ‏ کھلانے کو لگا کچھ شئے ادب سے

کہ جس صورت سے بچے کو کبوتر ‏ کھلاتا ہے لبوں سے لب ملا کر

کھلانے کا بھی اُس دم آشکارا ‏ اُسے کرتے تھے حضرت بس اشارا

اشارے پر وہ اپنے کھول کر لب ‏ نبیؐ کے اُس گھڑی کرتا تھا تر لب

کھلا کر اُس نے پھر لا ایک روغن
ملا ہے بر تمامی جسم روشن

لگا سُرمہ پھر اُس نور البصر[1] کو
چراغ دیدۂ جن و بشر کو

ہوا ہے لے کے غائب وہ اُسی دم
ہوئے محجوب تب سُلطان عالم

گھڑی ایک بعد پھر حضرت کو لاکر
رکھا گھر میں خبر یہ خوش سُنا کر

کہ ہیں نے اُس نہالِ سرو قد کو
گلِ نازک ہلال مہر خد[2] کو

لیجا کر اُس گھڑی آدمؑ کے بس پاس
دکھایا ہوں جمالِ افضل الناس[3]

نظر آدمؑ نے کر یہ جسم پُر نور
لقائے احمدی سے ہوکے مسرور[4]

محبّت کا ہوا آدمؑ کو تب جوش
کئے ہیں آپ سے پُر نور آغوش

کئی بوسے دئے پھر دست و پا کو
اُٹھائے بعد ازاں دستِ دُعا کو

لگے کہنے کو اُس دم یا الٰہی
نگارِ ہر سفیدی و سیاہی

میری آنکھوں کا اب آیا ہے یہ نور
ہوئی ہے نور سے آغوش معمور

خوشی حاصل ہوئی اب میرے دل کو
ملی ہے تازگی اس آب و گل[5] کو

میرے ہے گلشنِ ہستی کا یہ پھول
یہ ہے نورِ سوادِ چشمِ مکحول[6]

بہار اُس کی ہمیشہ دے چمن کو
طراوت[7] دے سدا نازک بدن کو

درخشاں رکھ ہمیشہ گوہر اُس کا
منوّر کر چراغوں سے گھر اُس کا

جہاں میں کر عنایت سر بلندی
عطا کر ہر گھڑی فیروزمندی[8]

جبیں[9] پر بھی کئی بوسے پدر وار
دیئے ہیں ہاتھ میں پھر میرے یکبار

وہاں سے اُس گھڑی میں لیکے آیا
نبیؐ کو آمنہؓ کے پاس لا یا

سُنا یہ حال اُس بی بی کو اُس دم
کیا ہے اُس ملک نے شاد و خرّم[10]

بھی ہے حضرت صفیہؓ[11] سے یہ منقول
کہ جو ہیں عمّہ[12] سلطانِ مقبول

کہ میں تھی آمنہؓ کے گھر میں اُس رات
تولّد جب ہوئے شاہِ کرامات

سو دیکھی میں نے اُس نازک بدن سے
وجودِ پاک رشکِ یاسمن[13] سے

بزرگی کی علامت اس گھڑی سات
ہوئی ظاہر مقرّر با کرامات

[1] نور بینائی یعنی حضرت ﷺ
[2] رخسارہ
[3] یعنی بہترین آدمیوں یا سے
[4] یعنی خوش
[5] یعنی مراد جسم ۱۲
[6] یعنی سرمگیں کے
[7] یعنی تازگی ۱۲

۵

[8] یعنی فتحمندی ۱۲
[9] یعنی پیشانی
[10] یعنی خوش
[11] یعنی روایت ۱۲
[12] یعنی پھوپھی
[13] یعنی چنبیلی ۱۲

ہے اوّل یہ کہ جب وہ ماہِ طاہر
اُسی دم وہ گلِ باغِ رسالت
دوزانو بیٹھ کعبہ کی طرف تب
دوئم اُس لعلِ لب کو اسگھڑی کھول
کہ یعنے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہو ظاہر
سوم اُس تن سے اک ظاہر ہوا نور
تجلّی تب اسی کی شام تا روم
چہارم میں نے چاہا اس بدن کو
ہوئی تب مجکو یک آواز از غیب
نہیں اب تیرے نہلانے سے مطلب
ہے پنجم یہ کہ حضرت تھے شکم سے
ششم پشتِ نبیؐ پر با جلالت
کہ یعنے کلمۂ طیّب تھا ظاہر
ہے ہفتم یہ کہ دیکھے میں نے دو لب
تو جا نزدیک میں نے تب کیا گوش
کہ یا رب اُمّتی کہتے تھے ہر دم
روایت فاطمہؓ سے ہے دگر خاص
کہ گھر میں آمنہؓ کے باسعادت
رسالت کے فلک کے جس گھڑی ماہ
نظر پہنچی ہے تب میری ہوا پر
تو دیکھی میں نے اُس دم سب کو اک بار
جھکے تھے اُس گھڑی سارے زمیں پر
طرف اُس ماہ کے آتے تھے ہر دم

کمالات کے ہوئے مطلع سے ظاہر
دُرِ دریائے تکریم و جلالت
کئے سجدہ مقرّر ہو مؤدّب
گہر ریزی کئے یکبار بے مول
پڑھے ہیں یا رسول اللہ آخر
ہوا اس نور سے تا قاف معمور
نظر آیا یقیں ہر مرز و ہر بوم
کروں پانی سے طاہر پاک تن کو
کہ نکلا ہے صدف سے دُرِّ بے عیب
شکم سے ماں کے آئے پاک یہ اب
بریدہ ناف اور مختون رحم سے
تھا ثابت مرتسم مہرِ رسالت
نبوت کی نشانی تھی یہ نادر
تھے جنبش میں نبیؐ کے سر بسر تب
سُنی آواز میں نے از سرِ ہوش
تھی اُمّت کی نبیؐ کو یاد محکم
کہ جو ہیں مادرِ عثمان بن عاص
میں تھی حاضر یقیں وقتِ ولادت
ہوئے طالع بنورِ عزّت و جاہ
یکایک اُس گھڑی چرخِ علا پر
کہ جو تھے گنبدِ گردوں پہ ثاقب
نہ ثابت کوئی تھا چرخِ بریں پر
فدا شمعِ رسالت پر تھے باہم

۱ھ یعنی بزرگی ۱۲
۲ھ یعنی رحم و ملک
۳ھ یعنی آپ ۱۲
۴ھ یعنی سیپی ۱۲
۵ھ یعنی کٹی ہوئی
۶ھ یعنی ختنہ کیے ہوئے
۷ھ یعنی نقش
۸ھ یعنی ظاہر
۹ھ یعنی منضبط
۱۰ھ یعنی ماں ۱۲
۱۱ھ یعنی آسمان
۱۲ھ یعنی تارے
۱۳ھ یعنی روشن ۱۲

باقی ۹

بلا گرداں تھی اس گھر پہ تھے وے | یقین قربان اس گوہر پہ تھے وے
بھی دیکھا میں نے اس ماہِ قدم سے | معلّےٰ گوہرِ عالی ہمم[۱] سے
ہوا ہے جلوہ گر اس گھر میں اک نور | جہاں اس کی ہوئی پر تو سے معمور
فلک تک اس کی پہنچی ہے جھلک تب | نظر آیا میرے مُلک و مَلک[۲] سب
عجب اس دم یہ تاباں نور تھا میں | منور اس سے تھا آفاق[۳] و انفس
یہ دیکھا میں نے تب میرا گیا ہوش | رہی ہوں بیخودی[۴] سے ہو ہم آغوش
روایت دوسری ہے اک شفا سے | وہ امّ عبد رحمٰن باحیا سے
کہ میں مولود کی شب آمنہ (رض) پاس | تھی حاضر باکمال صدق انفاس
ہوئے جب وہ دُرِ دریائے عظمت[۵] | جہاں میں جلوہ گر با نور رحمت
اسی ساعت وہاں ایک غیب سے نور | ہوا تاباں مثالِ برق منشور[۶]
نظر پر تو سے اس کے آئے ظاہر | بلادِ[۷] شام کے سب قصر نادر
لگے وہ غنچۂ باغ ترحم | اسی دم مثل گل کرنے تبسم[۸]
کیا اک نور نے پھر لب سے پرواز | ہوا اس سے منور ملک حجاز
سُنی پھر میں نے اس دم کھول کر لب | لگے کرنے کو حضرت ذکر یا رب
وہاں پھر غیب سے باعزت وجاہ | یہ آئی ہے ندا[۹] یرحمکم[۱۰] اللہ[۱۱]
ہوا اک نور پھر گھر میں درخشاں | ہوا گھر اس سے جوں لعلِ بدخشاں
ہوئے اس سے در و دیوار پُر نور | نبی اس دم ہوئے نظروں سے مستور[۱۲]
نہ دیکھا میں نے جب وہ بدر کامل | ہوا ہے اس گھڑی حیرت زدہ دل
پڑی دہشت میرے پر سخت یکبار | سراپا میں ہوئی جوں نقش دیوار
پھر ایک ساعت میں ایک دہنی طرف سے | ہوا ہے نور آوارد شرق[۱۳] سے
عجب اس نور سے آئی ہے آواز | خوش الحال[۱۴] کوئی کہتا تھا یہی راز
کہ میں اس گوہر بحر کرم کو | دُر دریائے اعزاز و نعم[۱۵] کو
گیا لے کے مغرب کو اسی دم | کیا حضرت کو ہر ایک شے سے محرم[۱۶]

[۱] یعنی بلند ہمت
[۲] یعنی فرشتہ
[۳] یعنی تمام جہاں
[۴] یعنی بیہوشی
[۵] یعنی بزرگی
[۶] یعنی فرمان
[۷] یعنی شہر
[۸] یعنی مسکرانا
[۹] یعنی آواز
[۱۰] رحم کرے تم پر
[۱۱] یعنی اللہ تعالیٰ
[۱۲] پوشیدہ
[۱۳] یعنی بزرگی
[۱۴] یعنی آوازہ
[۱۵] یعنی نعمتوں
[۱۶] یعنی خبردار

کنوزِ[۱] مغفرت کے کھول سب گنج[۲]
وہاں سے اس چراغِ بزمِ دیں کو
مزارِ انبیا کا سیر دکھلا
نظر کر میں نے پھر دیکھا ہوں گھر میں
اسی دم گھر میں وہ مہرِ سحرگاہ[۵]
مراتب دوسرے وہ ماہِ مطلوب
گھڑی اک بعد پھر اک نور نادر
نظر آئے ہیں تب وہ ماہِ کامل
کیا پھر ایک نے جاہ و طرب سے
کہ میں اس نورِ چشمِ انبیا[۶] کو
پھرا لایا ہوں سب ملک مشارق
پھر آخر اس مہِ اوجِ قدم کو
ادب سے اس گھڑی با صدق انفاس
انھوں نے لے کے اس لختِ جگر کو
سر و سینے پہ لے بوسے خوشی ساتھ
پڑھے ہیں سربسر دعوات ماثور
پھر حضرت سے انھوں نے ہو مخاطب
کہ اے نورِ حدائق قرۃ العین
چراغِ بزمِ دیں شمعِ شبستان
نہالِ گلشنِ جود و عنایت
بہت مدت سے میرے آب و گل میں
بہت تھی آپ کے دیدار کی چاہ
خدا نے آرزو بر لائی اس دم

رموزِ مکرمت سے کر کے سنج
یقیں شمعِ شبستانِ[۳] یقیں کو
رکھا اس حجرۂ عالی میں پھر لا
سمایا نور کا عالم نظر میں
ہوئے ہیں جلوہ گر با حشمت و جاہ
ہوئے نظروں سے پھر کیا رمحجوب[۶]
ہوا ہے دوسری جانب سے ظاہر
چراغِ بزمِ دیں قدسیؑ منازل
بیاں یہ اس گھڑی واضح[۷] ادب سے
امام المرسلیں بدرٌ[۸] الدجیٰ[۹] کو
دکھا اس دم رموزِ ہر سرادق[۱۰]
گرامی گوہرِ بحرِ کرم کو
گیا لے کر خلیل اللہ کے پاس
رکھا آنکھوں پہ اس نور البصر کو
دعائے خیر کو اس دم اٹھا ہاتھ
ہوئے دیدار سے اس مہ کے مسرور
لگے اس طور کرنے ذکرِ صائب
فروغِ دیدۂ بینائے کونین
طراوت بخشِ عالم راحتِ جاں
بہارِ روضۂ[۱۱] علم و ہدایت[۱۲]
مقر اس ریاضِ[۱۳] جان و دل میں
نہایت اس گل رخسار کی چاہ
ہوا دیدار سے دل شاد و خرّم[۱۴]

۱؎ یعنی خزانہ
۲؎ یعنی چراغوں ۱۲
۳؎ یعنی ہمیشہ
۴؎ یعنی صبح کے وقت
۵؎ یعنی بعد شب
۶؎ یعنی آرام
۷؎ یعنی ظاہر

باقی ۸

۸؎ یعنی آنحضرت کے
چاند ۹؎ یعنی تطہیر
۱۰؎ یعنی سرا پردہ
۱۱؎ یعنی باغ ۱۲
۱۲؎ یعنی رہنمائی
۱۳؎ یعنی باغ ۱۲
۱۴؎ یعنی خوشی ۱۲

خوشی حاصل ہوئی اس جان و تن کو | ملی ہے تازگی سارے بدن کو
خدا نے تم کو سب پیغمبروں پر | دیا رتبہ گرامی سروروں پر
مبارک تم کو یہ شانِ جلالت | مبارک تم کو فرمان[۱] رسالت
مبارک بادشاہی دو جہاں کی | مبارک خسروی[۲] سب انس و جاں کی
یہ کہہ بوسے اسی دم دے جبیں پر | پھرا دستِ عنایت یاسمیں[۳] پر
کہے رخصت مجھے اس ماہ کو دے | شہِ کونین عالی جاہ کو دے
وہاں سے اس گھڑی آیا ہوں اب میں | سوئے آفاق کو لایا ہوں اب میں
یہ کہہ اس دم ہوا وہ نور غائب | تماشا میں نے یہ دیکھا عجائب
سنو اب حال عبد المطلب کا | شرافت کے چراغ ملتہب[۴] کا
کہ جس شب وہ مہ اوجِ رسالت | ہوئے پیدا جہاں میں با جلالت
تھے عبد المطلب کعبے میں اس رات | خدا سے مشتغل با ذکر و طاعات
سہانا وقت تھا تھی رات آخر | ہوئے تھے صبح کے آثار ظاہر
یکایک آپ نے دیکھا یہ اسرار | کہ کعبہ خود مکاں سے اپنے ایکبار
قدم گاہِ خلیل اللہ کے پاس | چلا آیا مثال قطع الماس
جھکا کعبے نے سر مثل قلم تب | کیا سجدے میں اپنی پشت خم تب
اٹھا سجدے سے سر اس دم ادب کا | بجا لا اس وضع[۷] سے شکر رب کا
مکاں پر اپنے پھر جا کر اسی طور | یقیں آ حالت اصلی میں فی الفور
زباں کھول اپنی در حمد خداوند | نکالا اس طرح سے گو ہر چند
کہ اے خلاق عالم صانع[۸] پاک | خیام[۹] بے ستوں[۱۰] پرداز افلاک
سرافرازی دہ یک قبضۂ گل | برافروز[۱۱] چراغ خلوت دل
مجھے طاقت نہیں تیری ثنا کی | بیانِ نعمت و شرح[۱۲] عطا کی
کیا ہے تو نے اب لطف و کرم سے | مجھے آزاد سارے درد و غم سے
پڑا تھا شرک کی ظلمت میں اکثر | سیاہی کفر کی رکھتا تھا یکسر

۱ھ یعنی حکم ۱۲
۲ھ یعنی بادشاہی
۳ھ چنبیلی ۴ھ یعنی شعلہ مارنے والا
۵ھ سفید جس کو سیرا کہتے ہیں
۶ھ یعنی طرح
۷ھ یعنی بنانے والا

کرم سے تونے اب شمعِ تجلّی
دیا ہے بھیج با نورِ تولّا

غبار کفر سے کر صاف مجھ کو
کیا آئینہ ساں شفاف[۱] مجھ کو

ہوئے پیدا جہاں میں با جلالت[۲]
محمد مصطفےٰ ماہِ رسالت

طلوع اُس دم ہوئے یہ بدر روشن
کھلا دل اس سبب سے مثلِ گلشن

ہوئی پوری میرے اب دل کی اُمید
ہوا تاباں مرا اس گھر میں خورشید

اُسی دم بُت گرے ہیں خاک پر سب
ہوئے ٹکڑے تمامی سر بسر تب

لگی ہے لات[۳] کے سر غیب کی لات
عزیزی سب گئی عزّیٰ[۴] کی اس رات

منات[۵] اُس دم پڑا ہے سرنگوں ہو
ہوا ہے ہبل[۶] کا سر ٹوٹ کر دو

ہوئی ہے غیب سے پھر دھوم نادر
پڑا ہے کان میں یہ راز ظاہر

کہ آئے آمنہ[رض] کے اب شکم سے
مبارک مطلعِ جاہ و کرم سے

محمد مصطفےٰ سلطانِ اجلال
مُعلّے آفتابِ اوجِ[۷] اقبال

عجب چہرہ ہے اُن کا رشکِ خورشید
نبوّت کے وہی ہیں مہرِ جاوید

ہوا ہے اب سحابِ[۸] نور نازل
کریں تا ماہ نو سیر منازل

بھی رضواں چھوڑ اب گلگشت[۹] جنت
لے اپنے ساتھ آیا طشتِ جنت

کرے تا اُس گلِ باغِ صفا کا
سر و تن اُس امام الانبیا کا

تمامی مثل گو ہر صاف اور پاک
لجا کر پھر دکھاوے سیرِ[۱۰] افلاک

عجب ایّام ہیں یہ سب سے آخر
محمد کا ہوا اب دور ظاہر

ہوئے پیدا ایمپبر بحر و بر کے
کھلے ہیں باب[۱۱] اب فتح و ظفر کے

منور ہو وے اُس دم منظرِ دیں
کہ آئے آفتابِ خاورِ[۱۲] دیں

دیا ہے کھول حق نے بابِ رحمت
کھلا ہے غیب سے یہ خوانِ[۱۳] نعمت

جہاں سے اب اُٹھے گی بت پرستی
منور ہو وے اب ایمان سے ہستی

جہاں میں ہے مبارک آج یہ رات
عجب یہ شب ہے مورد[۱۴] و کرامات

ہوئے ہیں باز اس دم در فلک کے
چلے آئے ہیں زمرے[۱۵] سب ملک کے

۱ یعنی روشن و صاف
۲ یعنی شرر دری
۳ یعنی نام صنم
۴ یعنی نام صنم
۵ یعنی نام صنم
۶ یعنی نام صنم
۷ یعنی بلندی
۸ یعنی بدلی

باقی

۹ یعنی جنت کی سیر
۱۰ یعنی جنت کی سیر
۱۱ یعنی دروازہ
۱۲ یعنی مشرق و مغرب
۱۳ یعنی خوان
۱۴ یعنی اُترنے کی جگہ
۱۵ یعنی گروہ

زیارت تاکریں اس تازہ گل کی
مہ اوج ہدیٰ شمع سبل کی

ملائک کو کیا ہے حق نے تاکید
کہ اس شب کو کریں ہر سال وہ عید

بھی دنیا میں کرے جو آج کی شب
شب مولود کا رکھ پاس یہ سب

خوشی اور انبساط اپنی سرا میں
کرے جاں صرف مدح مصطفےٰ میں

رہے دنیا میں بس وہ شاد و خرم
حرام اس پہ ہے عقبیٰ میں جہنم

یقیں جنت کا وہ ہووے سزاوار
ملے جنت میں بیشک اس کو گلزار

نبی کے جد بزرگوار اس دم
نظر عظمت کے کر آثار اس دم

بھی سن یکبارگی وہ فرزدہ غیب
نظر کر یہ سبھی افضال لاریب

اسی ساعت ہوئے ہیں سخت بیتاب
پڑے حیرت میں جوں کشتی بگرداب

گیا ہیبت سے ان کا اس گھڑی ہوش
ہوئے ہیں خوف و دہشت سے ہم آغوش

نکل کعبے سے تب آئے ہیں باہر
ہوا تھا خوف واقع ان پہ وافر

نظر پہنچی ہے جب کوہ صفا پر
معلق اس کو دیکھے ہیں ہوا پر

بھی دیکھے آپ نے مروہ کو یکبار
تحرک میں سبھی تھے اس کے اشجار

صفا مروہ تھا سب پر تو سے معمور
ہوئے تھے کوہ یہ دو قبۂ نور

یہ دیکھا آپ نے جس دم تماشا
ہوئی افزود حیرت بے تحاشا

لگے ملنے کو آنکھیں ہو کے بیتاب
کہ یا رب ہے یہ بیداری و یا خواب

گئی ہے ان کی اس دم ہوشیاری
ہوئی ہے سخت وارد بیقراری

جب آئے آمنہ کے گھر کی جانب
یہ دیکھا آپ نے اس دم عجائب

کہ بس چاروں طرف اس گھر کے باہر
درخشاں ہے شعاع نور وافر

کھڑا ابر سفید ان کے ہے گھر پر
سفید یک مرغ بھی قائم ہے در پر

نکلتا ہے پروں سے اس کے بس نور
زمیں اس نور سے بیشک ہے معمور

اترا ابر سفید اس گھر سے یکبار
طرف عبد المطلب کے ہوا رہوار

وہ آ رستے ہیں بس حائل ہوا ہے
مقابل آپ کے آکر کھڑا ہے

یہ دیکھ عبدالمطلب ہو کے بیہوش — وہیں رستے میں بیٹھے ہو کے خاموش
رہے ہیں ایک ساعت ہو کے مضطر — غرض پھر آمنہؓ کے آئے در پر
جو دیکھا آپ نے اُس در کو اُس دم — گویا کس نے کیا ہے بندِ محکم
تب عبدالمطلب نے ٹھوک در کو — پکارے آمنہؓ والا گہر کو
غرض سُن آمنہؓ نے اُن کی آواز — کئے ہیں آکے اُس دم باب کو باز
نظر عبدالمطلب کی مقرر — پڑی ہے آمنہؓ کے تب لقا پر
جبیں کو دیکھ اُس دم اُن کی خالی — نہ تاباں دیکھ نورِ لایزالی
کہے تب آمنہ سے ہو کے غمناک — کہاں ہے وہ درخشاں گوہرِ پاک
کہاں تم نے رکھا نورِ جبیں کو — سُناؤ حال اس جانِ حزیں کو
ولادت کا بھی چہرے پر اثر کچھ — نہ واقع ہے نقاہت سر بسر کچھ
یہ سُن بی بی نے تب باشادمانی — کئی ہیں اس طرح گوہر فشانی
کہ اب مجھ پہ ہوا ہے فضلِ مولیٰ — پسر پیدا ہوا ہے سب سے اولیٰ
خجل ہووے قمر دیکھ اس کا دیدار — ہیں مثلِ برق خاطف اُس کے رخسار
سراپا اُس کا ہے سب پیکرِ نور — یقیں میرے ہیں وہ ہے گوہرِ نور
یہ سُن عبدالمطلب نے کہے تب — کہ جا کر آمنہؓ حجرے سے تم اب
یہاں لختِ جگر کو لاؤ باہر — دکھا چہرہ کرو مسرور ظاہر
مقرر اک نظر سے میرے دل کو — ملے گی تازگی اس آب و گل کو
کہے تب اُن سے خاتونِ زماں نے — یقیں اُس پارسائے دو جہاں نے
کہ جس حجرے میں ہے وہ مہرِ انور — وہ حجرہ بند ہے اس دم مقرر
کہاں کس میں ہے اس صورت سے یہ تاب — کہ دیکھے جا رُخِ مہرِ جہاں تاب
وہاں کثرت ہے اب روحانیوں کی — عجب اک دھوم ہے نورانیوں کی
کھُلے ہیں عالمِ بالا کے اب در — زیارت کو ملک آئے ہیں یکسر
بھی ہیں ارواح سارے مرسلیں کے — مقرر سامنے اُس شمعِ دیں کے

٦
یا فتحی

نہ جانے کی وہاں کس کو رضا ہے
یہ سُن مشتاق عبد المطلب ہو
کہ لاکر آمنہ رضؓ اب گھر سے باہر
وگرنہ اب ہے اس تلوار پر ہاتھ
کہے تب آمنہ رضؓ نے ہو کے غمگیں
مجھے رخصت نہ جانے کو اُدھر ہے
تب عبد المطلب حجرے کے دَر[۲] پر
لگے کہنے یہ کس نے بند کر در
اُسی دم ایک نکلا لے کے شمشیر
کہا ہٹ کیوں تیری آئی ہے شامت
جمع گر ہوئے سب عالم جہاں کا
نہ اب حجرے کا اُن سے کھل سکے باب[۵]
تب عبد المطلب کا اُڑ گیا ہوش
نکل بھاگ آئے گھر سے اپنے باہر
اُسی دم ہو گئی اُن کی زباں بند
غرض پھر تین دن سے وہ کھلا در
نظر کر آپ کے حُسن ازل پر
گئے شادی سے اُسدم مثل گل پھول
محبت سے اُسیدم از سر جوش
خوشی ہو گھر سے لا حضرت کو باہر
وہاں کر شکر حق سے لب گُہر بار
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ
قَدْ سَادَ فِی الْمَهْدِ عَلَی الْغِلْمَانِ

اسی صورت سے اب حکم خدا ہے
لگے کہنے کو اُس دم مضطرب[۱] ہو
دکھا و مجھ کو دیدار اس کا ظاہر
کروں میں قتل اب اس تیغ کے ساتھ
کہ ہے حجرے میں اس دم گوہر دیں
چلا جاوے جو کوئی زور در ہے
لگے ہیں جاکے اُس دم ٹھوکنے دَر
چھپایا گھر کے میرے بدرِ[۳] انور
مہیب[۴] اُس مرد کی تھی سخت تصویر
یہاں سے بھاگ جی لے کر سلامت
ملے جمع اگر سب انس و جاں کا
نہ آوے یہ نظر مہر[۶] جہاں تاب
گری شمشیر اُن کی از سر دوش[۷]
کہا دل میں کریں یہ راز ظاہر
کھلا نہیں بھید اُس حجرے کا یک چند
تب عبد المطلب آئے مقرر
مبارک اُس جمالِ بے بدل پر
گئے ہیں دُکھ زمانے کا سبھی بھول
گئے اُس نور سے معمور آغوش
گئے ہیں لے کے تب کعبے میں ظاہر
لگے پڑھنے عجب رنگیں یہ اشعار
هٰذَا الْغُلَامُ الطَّيِّبُ الْاَرْدَانِیْ
اُعِیْذُهٗ بِالْبَيْتِ ذِی الْاَرْكَانِ

سلہ یعنی بے قرار
سلہ ۲ یعنی دروازہ
سلہ ۳ یعنی چاند روشن ۱۲
سلہ ۴ یعنی خوفناک ۱۲

سلہ ۵ یعنی دروازہ
سلہ ۶ یعنی سورج
سلہ ۷ یعنی سر کندھا
سلہ ۸ یعنی مولیٰ ...
۱۲
واللہ

حتّٰی اَرَاہُ بَالِغَ الْبُنْیَانِ — اُعِیْذُہٗ مِنْ شَرِّ ذِیْ شَنَانِ

تب عبدالمطلب کے گھر میں اُس روز — خوشی کی تھی عجب ساعت دل افروز

جمع یکسر ہوئے تھے خاص اور عام — خوشی کا سب مہیا تھا سرانجام

قریشی ہو تمامی شاد اُس دم — لگے دینے مبارکباد اُس دم

غرض مولود کی وہ شب عجب تھی — بھری اجلال[1] اور صولت[2] سے سب تھی

بیاں اُس شب کا نادر سربسر ہے — جلالت کا کرشمہ معتبر ہے

کہاں کس سے بیاں اُس شب کا ظاہر — لکھا جاوے مفصل[3] اور باہر

وے کر مختصر احوال ستہ — لکھوں مولود کی شب کا کرشمہ[4]

کہ تا سننے سے اُس کے خاص اور عام — مقرر بہرہ ور[5] ہو جاویں اتمام

کریں معلوم صولت شاہ دیں کی — جلالت اس امام المرسلیں کی

ہے اس صورت سے قول اہل سیر[6] کا — تمامی راویان معتبر کا

کہ جس شب وہ سراج کرامت — معلّٰی[7] گوہر بحر امامت

ہوئے پیدا جہاں میں با جلالت — منور جن سے ہے بزم رسالت

اسی شب آپ کی صولت سے یکبار — گرے ہیں بت جہاں کے ہو نگونسار[8]

رہا نہیں ایک بت ثابت زمیں پر — پڑے ہیں خاک میں سارے مقرر

ولادت کی یہ عظمت سربسر ہے — یہ صولت مصطفیٰ کی مشتہر[9] ہے

ز مشرق تا بہ مغرب ہر مکاں میں — ہوا واقع کرشمہ یہ جہاں میں

اسی شب سب بتوں کی نامداری — ملی ہے خاک میں یکبار ساری

ہوئے ہیں زرد رو کفار اُس شب — کرشمہ دیکھ یہ خائف[10] ہوئے سب

روایت اک لکھوں نادر یہاں اب — کروں اک مختصر ظاہر بیاں اب

کہ بت خانہ تھا ایک قوم عرب میں — پرستش اُس کی تھی مشہور سب میں

قدیم اُس دیر[11] میں اک بت تھا ظاہر — سبھی تھے معتقد بس اُس کے کافر

برس میں ایک دن معمول سب کا — تھا اس صورت سے سب قوم عرب کا

[1] یعنی سرکشی ۱۲
[2] یعنی دبدبہ و بزرگی
[3] یعنی بہت بڑا ۱۲
[4] یعنی عجیب حال
[5] یعنی نصیب ور
[6] تواریخ جاننے والے
[7] یعنی بلندی ۱۲
[8] یعنی اوندھا
[9] یعنی مشہور
[10] خوف کرنیوالے
[11] یعنی بت خانہ

باقی ۵

کہ آ اُس روز سارے خاص اور عام
ہزاروں اشتروں کو ذبح کرتب
تھا اُن کا وہ مقرر عید کا روز
لگا پھر رات کو فانوس یکسر
سرود اور ناچ کر اُس کے مقابل
اسی صورت سے ایک شب حسب دستور
تھا حاضر قوم اُس دم سب عرب کا
اُسی شب آفتابِ مطلع دیں
ہوئے پیدا مقرر بس جہاں میں
جلالت سے تب اس ماہِ یقیں کی
گرا وہ بت اُسی ساعت زمیں پر
یہ کفاروں نے دیکھ اس کی خرابی
اُٹھا کر اُس کو با تعظیم یکسر
اُسی دم غیب سے اس کو دگر بار
دگر بار اس کے گرنے سے وہاں تب
اُٹھا پھر خاک ذلت سے اسی دم
غرض وہ بُت کئی نوبت گرا ہے
ہر اک نوبت سبھوں نے مل کے اسطور
پھر آخر اُس کے ہو گرنے سے حیران
کمر میں ڈال رسا اُس کے اُس دم
اُسی ساعت وہ جاہِ احمدی سے
جھکا سر عاجزی سے اپنا یکبار
تردی بالمولودِ اضاءت بنورہٖ

جمع ہو کر وہاں با خیل و احتشام
ضیافت بس وہاں کرتے تھے وے سب
خوشی کرتے تھے اس دن مثل نوروز
بُتِ ناپاک کو پہنا کے زیور
پرستش میں سبھی ہوتے تھے شاغل
وہ بُت خانہ تھا اس کثرت سے معمور
ہجوم اس دیر میں قائم تھا سب کا
محمد مصطفٰے سلطانِ تمکیں
ہے جن سے روشنی کون و مکاں میں
حبیبِ حق شہنشاہِ امیں کی
پڑی ہے غیب سے خاک اس کے سر پر
اُسی ساعت سبھوں نے کر شتابی
بٹھائے لا کے پھر اس کے مکاں پر
لگی ٹھوکر گرا ہے پھر نگوں سار
پریشاں اُس گھڑی کفار ہو سب
مکاں پر اُس کو بٹھلائے ہیں محکم
زمیں پر خاکساری سے پڑا ہے
بٹھایا ہے مکاں پہ اس کو فی الفور
اُسی ساعت ہو عاجز اور پریشاں
رکھے ہیں اک ستوں سے باندھ محکم
جلالِ بادشاہِ سرمدی سے
لگا پڑھنے طرب افزا یہ اشعار
جمیعُ فجاجِ الارضِ بالشرقِ والغربِ

[۱] یعنے گروہ
[۲] یعنے دیرینہ رسم
[۳] یعنے مہمانی
[۴] یعنے جائے طلوع
[۵] یعنے مرتبہ
[۶] یعنے جلدی
[۷] یعنے اوندھا

وَخَرَّتْ لَهُ الْاَوْثَانُ طُرًّا وَّاُرْعِدَتْ — قُلُوْبُ مُلُوْكِ الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنَ الرُّعْبِ

کہ یعنے اب ہوئے پیدا جہاں میں — پیمبر خاص رب کے انس و جاں میں

ہوا ہے نور سے سب اُس کے روشن — ز مشرق تا بمغرب ہفت گلشن

پڑی ہے اُن کی پیدائش کی یہ دہوم — تزلزل میں سب آیا شام اور روم

نگوں سر سب ہوئے ہیں بُت تمامی — ہوئے ہیں باطل اصنام رخامی

پڑی ہیبت سے اُن کی بحر و بر میں — مہابت سب سلاطیں کے جگر میں

غرض ہے اُس شبِ مولود کا یہ — کرشمہ ساعتِ مسعود کا یہ

بزرگی کا یہ اُس شب کی اثر تھا — جلالت کا یہ جلوہ سربسر تھا

بھی لکھتے ہیں کہ آگے ہر زماں میں — کہانت کا تھا شہرہ سب جہاں میں

جہاں تک ہے شیاطینوں کا لشکر — ابالیسوں کی ساری قوم یکسر

قریب آسماں جاتے تھے ہر بار — مقرر غیب کے سنتے تھے اخبار

فرشتوں میں وہاں جو گفتگو تب — یقیں ہوتی تھی جس صورت سے وہ سب

وہاں سن کاہنوں سے آکے یکسر — بیاں کرتے تھے ہر دم وے مقرر

اسی قوت سے کاہن غیب داں تھے — مقرر واقفِ رازِ نہاں تھے

خبر دیتے تھے اس باعث سے وہ عام — کہ ہوگا وہ فلانا اس طرح کام

یقیں اُن کی کہانت کے موافق — سبھی ہوتا تھا واقع درخلائق

کہانت یہ خیانت سربسر تھی — مقرر غیب کی وہ سب خبر تھی

سبب اُس کے سے گمراہی کا تھا دور — تھا ابلیسوں کی منت کا سبھی طور

خدا نے جس گھڑی اُس شاہِ دیں کو — کیا پیدا امام المرسلیں کو

برکت سے تب اُس ماہ جہاں کی — یقیں پیغمبر آخر زماں کی

کہانت کا کیا سب علم مفقود — ہوئے کاہن مقرر سارے مردود

شیاطیں کا عروج اُس دن سے سارا — ہوا موقوف بیشک آشکارا

صعود اُن کا نہیں ممکن سما پر — ٹھکانا اب نہیں اُن کو ہوا پر

وے شیطاں کوئی قصد فلک پر
قریب آسماں جاتا ہے جس دم
وہیں کرتے ہیں رجم[1] اس کو مقرر
وہ ظاہر دیکھ آتش کا شرارہ
نہیں کب ٹوٹتا ہے اس طرح نجم[2]
سبب یہ ہے ظہور[3] احمدی کا
ملائک کی یہ سب آتش فشانی[4]
یقیں جس دن سے سلطان دوعالم
خدا کے قہر کی شیطان پر مار
ہوا شیطاں کا موقوف پرواز
کہانت کا یہ شیوہ تھا جو جاری
نہ اب شیطان کا باقی رہا زور
پڑا ابلیس پر قہر الٰہی
ہوا مردود شیطاں تا قیامت
غرض مولود کی شب کا اثر یہ
محض اجلال[5] ہیں یہ مصطفےٰ کے
مقرر حق نے اُس مولود کی شب
اُڑی ہے آپ کے صولت[9] کی یہ دھوم
نہ ہر مرسل کے بس مولود کی شب
یہ حضرت کی جلالت کا اثر تھا
بھی لکھتے ہیں کہ وہ محبوب مولا
اُسی شب سب سلاطین صاحب تخت
گرے ہیں تخت سے اپنے زمیں پر

تمنا سوئے گفتار ملک کر
ملائک گرز آتش دے کے اُس دم
گرا دیتے ہیں اُس ساعت زمیں پر
یہاں کہتی ہے ٹوٹا یہ ستارہ
مگر ہے واسطے شیطاں کے رجم[3]
نشاں یہ ہے جلال سرمدی[4] کا
یقیں ہے یہ ولادت کی نشانی
ہوئے پیدا امام جنّ و آدم
لگی اس روز سے پڑنے کو ہر بار
ہوا ابلیس کا مردود سب ساز[6]
ہوا موقوف تب سے ایک باری
کیا حق نے بطالت[7] اُس کی سب دور
لگی چہرے پر اُس کے یہ سیاہی
قوی ہے اُس کو یہ داغ ندامت
قیامت تک ہے باقی جلوہ گر یہ
کرشمے ہیں حبیب کبریا کے
دکھایا آپ کے اجلال یہ سب
کئے آثار اُس کے سب نے معلوم
نہ شیطاں کا ہوا زائل[10] اثر کب
یہ صولت کا کرشمہ[11] معتبر تھا
ہوئے جس رات کو دنیا میں پیدا
یقیں اہل حکومت اور جواں بخت
لگے ہیں کانپنے دل سب کے یکسر

[1] یعنی ہانکنا اور وہ ایک ستارہ ہے جس سے شیاطین کو دفع کرتے ہیں [2] یعنی ستارہ [3] یعنی ظاہر ہونا [4] یعنی ہمیشگی [5] یعنی آگ برسانا [6] یعنی بطالت (؟) [7] اسباب [8] بالکسر

یعنی دلیری و جوانمردی وبالفتح یعنی بیکار ہونا [9] یعنی ہیبت [10] خلعت (؟) [11] یعنی دبدبہ و شوکت [12] یعنی دور ہونا [13] یعنی دور ہونا اور کرامت کے معنی بھی ہیں۔ ۱۲

بھی حق نے قفل رکھ اُن کی زباں میں　　کیا ہے بے زباں ان کو جہاں میں
سخن کوئی نہ بولا اک شباں روز　　عجب صولت تھی اس شب کی دل افروز
یہ سب اجلالِ دینِ احمدی تھا　　شکوہ جلوۂ نورِ نبیؐ تھا
خدا نے سرورِ دیں کی بسالت　　یہ عظمت اور مہابت اور جلالت
دکھایا سب سلاطینِ زماں کو　　تمامی بادشاہانِ جہاں کو
بھی اُس شب محل کسرائے زماں کا　　شہنشاہِ عجم نوشیرواں کا
عجب جس کا رفیع الشان تھا کام　　مِلا چرخ بریں سے تھا لبِ بام
در و بام اُس کے محکم اور قوی تھے　　وہ بیشک جلوہ گاہِ خسروی تھے
عجب تھا وہ محل محکم و نادر　　زباں جس کے بیاں سے بس ہے قاصر
یکایک اُس شب وہ ایوانِ عالی　　معلّے منزل و کیوانِ عالی
ہوا شق صولت و اجلالِ دیں سے　　شکوہ و رفعت ماہِ یقیں سے
گرے ہیں اُس کے چودہ بُرج اُس دم　　ہوا ہیبت زدہ سب اُس سے عالم
صدا اُس کی گئی تا گوشِ افلاک　　سبھی جنبش میں آیا تختۂ خاک
پڑی نوشیرواں کے دل میں ہیبت　　ہوئی وارد یقیں اس پر مصیبت
کہا ہے دل میں تب یہ فال بد ہے　　دلیلِ مودِّ احوالِ بد ہے
ولے کس سے نہ بولا حال ہر چند　　ہوئی تھی اُس کی اُس ساعت زباں بند
اُسی شب سے ہمیشہ تھا وہ مغموم　　ہوا نہیں حال اُس صولت کا معلوم
پھر آکر تخت پر بیٹھا ہے یک روز　　وے تھا غرقِ تشویشِ جگر سوز
یکایک آکے پہنچا قاصد اس دم　　دیا خط ہاتھ میں کر چشم پُرنم
عجب تھا خط میں یہ مضمون ملفوف　　کہ آتش گاہِ فارس جو ہے معروف
ہزاروں سال تھی آگ اُس میں دائم　　نگہباں اُس پہ موبد سب تھے قائم
نہ ہرگز گُل ہوئی وہ آگ تو کب　　مجوسوں کا قوی تھا اُس سے مذہب
فلانی شب وہ آتش سر بسر سب　　ہوئی ہے ایک دم میں بے اثر سب

۱۳ باقی

۱ یعنی ایک رات دن ۲ یعنی دل کی روشنی ۳ یعنی بہادری ۴ کرنے والا ۵ یعنی جوانمردی ۶ یعنی شان و شوکت ۷ یعنی بلندی ۸ آسمان ۹ یعنی در

۹ یعنی کان ۱۰ یعنی اثر ۱۰ یعنی پریشانی ۱۱ یعنی پیدا ہوا ۱۲ یعنی مشہور ۱۳ آتش پرستوں کا پیشوا ۱۴ یعنی آتش پرست اور حکیم مسعود کی قوم

ہوئی کس طور سے آتش وہ سب گل — ہیں حیراں اُس کے گل ہونے سے بس کُل
یہ سن نوشیرواں نے خط کا احوال — کیا تاریخ تب غور اُس نے فی الحال
وہی شب تھی کہ جس شب محل کسرا — ہوا شق اور گرے ہیں بُرج چودا
زیادہ تب ہوا یہ سن کے غمناک — ہوا ہیبت سے سینہ اُسکا تب چاک
جمع کر اُس گھڑی سارے اکابر — وزیر معتبر عبادِ فاخر
کہا تب اُن سے دل کا راز سارا — کیا احوال باطن آشکارا
تھا حاضر تب وہاں اک مرد نامی — تھے موبذ معتقد اس کے تمامی
کیا تب عرض اُس نے ہو مؤدب — کہ دیکھا میں نے بھی یک خواب اُس شب
کہ آئے ہیں عرب سے اشتران تیز — نہایت پُر جسامت اور سبک خیز
سبھی دجلے سے یکسر ہو کے پیراک — ہوئے ہیں داخل اس ملکوں میں چالاک
شتر کو دیکھ گھوڑے سب عراقی — گئے ہیں بھاگ یکدم ہو نفاقی
بھی سائب نام اک مردِ عرب تھا — وزیرِ معتبر عالی نسب تھا
کیا ہے عرض اُس دم اُسنے اسطور — ادب سے سر جھکا کر اپنا فی الفور
کہ میں صحرا میں تھا ساکن اُسی شب — طراوت کا وہاں گم تھا نشاں سب
ہوئے تھے صبح کے آثار ظاہر — سو دیکھا میں نے اُس ساعت بنادر
کہ نکلا ہے عرب سے اُس گھڑی نور — ہوا ہے قاف تا قاف اُس سے معمور
ادھر کا قصد کر وہ نور سارا — چلا آیا ادھر کو آشکارا
ہوا صحرا وہ اُس دم جلوہ گر سب — اُسی ساعت ہوا ہے سبز تر سب
گیا وہ سبز سے معمور ہو دشت — ہوا سیراب نادر مثل گلگشت
وہاں سے نور پھر مشرق کی جانب — گیا ہے ہو درخشاں اور ثاقب
ہوا ہے قاف تا قاف اُس سے پُر نور — کیا ہے اُس نے سب عالم کو معمور
عرب میں نور وہ پھر سب گیا ہے — میری آنکھوں سے تب غائب ہوا ہے
کرشمہ یہ نوادر دیکھ فی الحال — ہوئی ہے عقل میری اُس گھڑی لال

۱ یعنی عبادت کرنے والے ۲ یعنی عمدہ بہتر ۳ یعنی آتش پرستوں کا پادری ۴ ایک سردار کا نام ۵ یعنی منافق ۶ یعنی تازگی ۱۲

۱۲

۷ یعنی آراستہ ۸ یعنی چمکیلا ۹ یعنی سیراب ہوا ۱۰ یعنی تازہ ۱۱ یعنی باغ و سبزہ ۱۲ یعنی روشن ۱۳ یعنی گنگی ۱۲

یہ سُن کر ماجرائے نو یکبار
خبر دجلے سے بھی آئی اُسی دم
کیا اُس رات کو پانی نے بس زور
دگر قاصد چلا آیا وہاں تب
ہوا ساوہ کا دریا خشک یکبار
سماوے کا بھی صحرا تھا جو بے آب
ہزاروں سال سے تھا خشک سب دشت
ہوئی ندی وہاں اک خوب جاری
عجب پانی ہے اُس میں پُر حلاوت
سُنا نوشیرواں نے جب یہ احوال
کہا یہ حادثے جو مختلف ہیں
ظہور اُن کا اُسی شب کیا سبب ہے
یہ سُن کر اُس گھڑی سب اہلِ تنجیم
اگرچہ سب کو تھا معلوم یہ راز
ہوئے پیدا جہاں میں با جلالت
وے سب صولتِ نوشیرواں سے
کہا نیں کس نے باعث اسکا ہر چند
غرض نوشیرواں نے دیکھ اُس دم
لکھا نعماں کو اس صورت سے یکبار
کہ یہ آثار جو ہیں مختلف سب
بلادِ شام میں اکثر ہیں کاہن
سبھوں سے کر خلاصہ اس کا اب غور
غرض نعماں نے پڑھ اُس دم وہ مکتوب

پڑے حیرت میں بیشک سارے حضار
کہ تھا جو بادشاہی محل محکم
دیا بنیاد سے سارا مکاں توڑ
کہا اُس نے کہ دیکھا میں نے اُس شب
اذیت جس سے تھی عالم کو بسیار
کبھو کس نے نہ دیکھا اُس میں سیلاب
کیا ہے حق نے اُس شب اُس کو گلگشت
زمیں اُس سے ہوئی ہے سبزواری
ہو دل کو جس کے پینے سے طراوت
ہوئی ہے عقل اُس دم اُسکی پامال
یہ واقع ہیں اگرچہ متخف ہیں
یقیں تاویل اس کی کچھ عجب ہے
کہ جو تھے واقفِ اسرارِ تقویم
کہ اُس شب ختمِ مرسل شاہِ اعجاز
یہ سب ہیں اُن کے آثارِ رسالت
رہے خاموش سارے خوف جاں سے
کئے سب نے ہوئے بے جرأت زباں بند
خموشی کا یہ ظاہر سب کے عالم
کہ جو بصرے کا تھا حاکم و سردار
دلے واقع سبھی پائے ہیں یک شب
ہر ایک ہیں واقفِ اسرارِ باطن
مفصل لکھ بیاں وار اس کو فی الفور
نوادر دیکھ اُس میں درج مطلوب

۱ یعنے حاضرین مجلس
۲ یعنے پانی جاری
۳ یعنے شیرینی
۴ یعنے نو پیدا
۵ یعنے ... دیے
۶ یعنے عجیب
۷ یعنے حساب یا نجوم ... والے

۶ باقی

۸ یعنے جنتری دیکھی جاتی ہے
۹ یعنے نزدیکی ۱۲
۱۰ یعنے دبدبہ ۱۲
۱۱ یعنے شہروں ۱۲
۱۲ یعنے جاننے والے
۱۳ یعنے بھید دل
۱۴ یعنے لکھے ہوئے ۱۲

بلا عبد المسیح کو اُس نے آخر / مفصّل سب سُنا حال اُسکو ظاہر
کہا تو جا سطیح[۱] کے پاس یک بار / سبھی یہ عقدۂ محکم و دُشوار
کرے وہ ایک ساعت میں سبھی حل / بیاں اُس کا سُنا پھر آ مفصّل
سطیح کا ہے غرض احوال نادر / خلاصہ اُس کا یہ لکھتے ہیں ظاہر
کہ تھا سب کاہنوں کا بس وہ سردار / کہانت معتبر تھی اُس کی بسیار
عمر تھی سو برس کی اس کی تھی تب / نہ کاہن اس طرح پیدا ہوا اب
وجود اُس کا نہایت بس عجب تھا / بدن اک مضغۂ[۲] لحم[۳] اس کا سب تھا
نہیں تھے استخواں اس کے بدن میں / نہ گردن اور سر تھا اُس کے تن میں
گویا تھا مرتباں اک تن وہ ظاہر / محض نکلا تھا منھ چھاتی سے باہر
گیا عبد المسیح پاس اسکے جس دم / تھی اُس پر حالتِ سکرات[۴] اُس دم
یہ حالت دیکھ اُس کی سر بسر تب / کہا پیغامِ کسرے کا اُسے سب
یہ سُن اُس دم سطیح نے حال سارا / زباں اُس حال میں کھول آشکارا
کہا اُس شب کی سُن حالت عجب ہے / گرامی تر ہر اک شب سے وہ شب ہے
ہوئے اُس رات کو پیدا عرب میں / پیمبر خاص اعلیٰ تر نسب میں
خلاصے سب زماں کے اور زمیں کے / یقیں محبوب رب العالمیں کے
شہنشاہ زماں سلطانِ لولاک / چراغ بحر و بر خورشید افلاک
سوار مرکبِ[۵] جاہ و جلالت / بہار گلشن عزّ و کمالات
گُل نوبا[۶] وہ بستانِ اعجاز / نہالِ گلشن اجلال و اعزاز
سراج[۸] خانۂ علم و ہدایت / سحابِ[۹] فضل و دریائے عنایت
شہ ہر دو جہاں سلطانِ عالم / گرامی غنچۂ بستانِ آدم
مصفا گوہرِ دُرجِ[۱۰] نبوت / مُعلّے اخترِ بُرجِ صفوت[۱۱]
سپہ سالارِ میدانِ فصاحت / چراغ افروز ایوانِ ملاحت
گرامی آفتابِ بُرجِ ہستی / سراجِ محفلِ آفاق و پستی

۱ نام ہے کاہنوں کے سردار کا ۲ یعنی ٹکڑا ۳ یعنی گوشت ۴ یعنی جانکندنی کی حالت ۵ یعنی گھوڑا ۶ یعنی تروتازہ
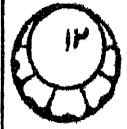
محمد مصطفیٰ سلطان کونین — عروس بزم گاہِ قاب قوسین
یقیں اُس رات کو ہیبت سے اُنکی — جلال و حشمت و رفعت سے اُنکی
معمّر محل کسرےٰ کا ہوا چاک — گرے ہیں بُرج چودہ اُس کے برخاک
خلاصہ اس کا اس صورت سے ہے بس — کہ اب نسلِ کیاں سے چار دہ کس
کریں ملک عجم کی شہریاری — پھر آخر ہووے اُن کی تاجداری
تو پھر ہووے دیں سلطانِ دیں کا — شہنشاہِ جہاں ماہِ یقیں کا
کرے حق اُن کی اُمّت کو جواں بخت — ملے ان کو عجم کا تاج اور تخت
کریں اس ملک کی وے بادشاہی — سدا اُن پر رہے فضل الٰہی
عرب کے آویں سب اشتر عجم میں — خزانے کے جاویں ایک دم میں
کریں برباد سب آتش پرستی! — کیاں کا کیش پاوے اُنسے پستی
کریں آتش کدے نابود اُسدم — کریں آتش سبھی مفقود اُسدم
بنا مسجد کریں وے ہر مکاں میں — رہے قرآن خوانی سب جہاں میں
رہے گی حق پرستی جگ میں دائم — ہمیشہ دین احمد ہووے قائم
ہوئے پیدا مقرر وے جہاں میں — گیا نور اُن کا سب کون و مکاں میں
جہاں اُس کے ہوئی پرتو سے معمور — ہوا ظاہر ہر اک جا عالمِ نور
دکھایا حق نے یہ اُن کی جلالت — کیا ظاہر یہ سب اُن کی کمالت
برکت سے پھر اُس ماہِ مبیں کی — رموز آگاہ رب العالمیں کی
ہزاروں کفر کے دریائے خونخوار — عدم ہوویں جہاں سے سارے یکبار
رہیں جاری سدا دریائے ایماں — یقیں لبریز ہوویں بحر عرفاں
جہاں ہیں وہ یقیں پیدا ہوئے اب — اُٹھی اُن کی برکت سے بدی سب
ہوا مردود ابلیس آسماں سے — کہانت اُٹھ گئی ہے اب جہاں سے
ہوا تنجیم کا باطل سبھی کام — گرے ہیں خاک پر بت اور اصنام
سطیح کا اب ہوا ہے مان آخر — یہ کہہ اُس نے دیا ہے جان آخر

لہ یعنے دو کمان
یعنی اونٹ
یعنی آتش پرستی
یعنی کیانیوں کا مذہب
یعنے تاجدار دین

باقی

یعنے بھید
یعنی بحر معرفت ۱۲
یعنی راندا گیا
یعنی علم نجوم ۱۲
جمع ہے صنم کی یعنی بت ۱۲

سنا کسریٰ نے اُس دم حال سارا | ہوا غمناک اُس دم آشکارا

کیا معلوم صولتِ شاہِ دیں کی | جلالت رحمۃ للعالمین کی

عجب ہیں سرورِ عالم کے اعزاز | مکرم سب کرشمے اور اعجاز

ہوئی مولود کی شب جن کی یہ دھوم | کہ کسریٰ عجم اور قیصرِ روم

گرے ہیں تخت سے اپنے زمیں پر | زباں سب کی ہوئی ہے بند یکسر

غریب و شاہ تک پہنچی خبر یہ | کرشمے آئے ہیں لاکھوں نظر یہ

گیا ہے غل زمیں سے آسماں تک | خبر پہنچی ہے سب روحانیاں تک

درِ جنت ہوئے ہیں باز اُس دم | کئے ہیں بند سب بابِ جہنم

کھلے رحمت کے دروازے تمامی | ہوئی عالم کو حاصل شادکامی

کہاں طاقت شبِ اول کے اعجاز | بیاں سب کر سکے باجاہ و اعزاز

قلم عاجز زباں ہے سخت قاصر | یہاں سے اب کروں مجلس یہ آخر

ہزاروں نو بنو ہر بار صلوات | کروڑوں مرحبا لاکھوں تحیات

پڑھوں اُس گوہرِ درجِ صفا پر | محمد مصطفےٰ مشکل کشا پر

عزیزو اب پڑھو صلوات ہر دم
بروحِ آفتابِ ہر دو عالم

۱؎ یعنی دبدبہ ۱۲ ۲؎ یعنی معجزے ۱۲ ۳؎ یعنی فرشتوں و پریوں ۴؎ یعنی دروازہ ۵؎ یعنی مرتبہ ۶؎ یعنی درود ۱۲

پانچویں مجلس بیان میں آنسرور کی مولود مسعود کے بعد جو اعجاز و کرامات وقوع میں آئے اور وہاں کے اکابر و اشراف اس سعادت بے نہایت کو پائے اور حلیمہ سعدیہ کے شیر سے حضرت پرورش ہوئے۔

۱؎ یعنی نیک ۱۲ ۲؎ یعنی ... ۱۲ ۳؎ یعنی محمود ۱۲ ۴؎ یعنی بزرگی ۵؎ یعنی ... ۶؎ یعنی سایہ ... ۱۲

قلم نے تہنیت کی دھوم سب دیکھ | مبارکباد کا عالم عجب دیکھ

چلا ہے لے کے رسمِ شادکامی | لکھے تا مجلسِ پنجم تمامی

خوشی کی اس میں نادر کیفیت ہے | مکرم ترشکوہِ تہنیت ہے

خوشی کا ہے عجب حال اس میں مرقوم — مبارک باد کی ہے جلوہ گر دھوم

بجی نوبت خوشی کی قاف تا قاف — نوادر اس خوشی کے سب ہیں اوصاف

قیامت تک یہ شادی ہے جہاں میں — خوشی کی دھوم ہے سب انس و جاں میں

ملک اس تہنیت سے شاد ہیں سب — سدا محوِ مبارکباد ہیں سب

عجب باغ رسالتؐ کا کھلا گُل — مبارکباد کا سب میں اُٹھا غل

خبر سُن اس خوشی کی عالمِ نور — ہوئے یکبار سب شادی سے معمور

نہ ہوئے کیوں خوشی ہر جزو و کُل کو — بہارِ تازگی ہر خار و گُل کو

کہ نکلا مطلعِ ہستی کا خورشید — ہوئی پر نور جس سے چشمِ اُمید

کُھلے یکبارگی رحمت کے سب در — ہوئی شادی میسر سب کو گھر گھر

بجا کر نوبت پنجہ یہاں اب — خوشی کا لا سناؤں کچھ بیاں اب

یہ لکھتے ہیں کہ جس دم بدرؐ انور — ہوئے پیدا جہاں میں رب کے دلبر

خلاصے عالمِ روح و رواں کے — وسیلے بے بدل سب انس و جاں کے

شہنشاہِ جہاں خورشید عالم — مکرم اشرف اولادِ آدم

سپہ سالارِ خیلِ پاکبازاں — چراغِ خانۂ معنے طرازاں

رموزِ آگاہِ خلاق جہاندار — امام الانبیا سلطانِ ابرار

محمد مصطفےٰ شاہِ جہاں بخت — مسلّم جن کو ہے کونین کا تخت

اسی ساعت خوشی کا سب اُٹھا غل — گرے سجدے میں ہر شاخ و شجر گل

زبانِ بے زباں کے بھی کھلے بند — سخن کرنے لگے شادی سے یک چند

رسومِ تہنیت سے جانور سب — ہوئے آپس میں گویاں سر بسر سب

تکلم سے کر اپنے لب کو سب باز — ہوئے یکسر اُسی دم نغمہ پرداز

لگے کرنے کو سب چرچا خوشی کا — عجب عالم ہوا برپا خوشی کا

اسی صورت سے سارے تین دن تک — سخن کرتے تھے ہو مسرور بیشک

خوشی سے اُس گھڑی سب عرصۂ خاک — ہوا جوں تختۂ گل بس طرب ناک

نہ یہ شادی فقط تھی اُس سرزمیں پر
کھلے ہیں بھی اُسی دم باب جنت
ہوئیں آراستہ جنت کی سب حور
خوشی سے بیٹھے ہو دلشاد باہم
بھی مالک نے کیا دوزخ کے در بند
ہوا فرمانِ حق اس دم ملک پر
کہ کھول یکبارگی افلاک کے در
ولادت کی نظر کر کیفیت سب
میرا اسدم ہوا محبوب پیدا
یہ سُن سارے فرشتے آسماں کے
ہو پروانے لقائے مصطفٰے کے
اُترے افلاک سے اسدم تمامی
ہوا معمور اُس دم تختۂ خاک
نظر کر اُس جمالِ مصطفٰے پر
ہو شیدا اُس گُلِ باغِ طرب[۵] کے
لگے کرنے ملائک بس خوشی تب
کھلا ہر دل خوشی سے اُن کا جوں گُل
عجب عالم تھا اُس ساعت طرب کا
غرض عالم خوشی کا وہ عجب تھا
اُسی ساعت جناب کبریا سے
کہ اے چرخِ بریں کے سب فرشتے
کیا ہوں جب سے پیدا ارض[۷] و افلاک
نہ اس صورت سے کب شادی کے ایام

زیادہ دھوم تھی چرخ[۱] بریں پر
ہوا تیار سب اسبابِ جنت
بجانے کو لگیں شادِ طرب[۲] حور
لگیں دینے مبارک باد اُس دم
رہے ہیں دوزخی دلشاد یک چند
تمامی ساکنان ہر فلک پر
مبارکباد کو اُترو زمیں پر
بجالاؤ رسومِ تہنیت سب
خوشی لازم ہے اِس ساعت ہویدا
سبھی ساکن مکاں اور لامکاں کے
ہو بلبل چہرۂ بدر[۳] الدجٰے کے
زمیں پر آئے با صد شادکامی
ہوا گھر آمنہ[۶] کا رشک افلاک
لقائے[۴] خواجۂ ہر دوسرا پر
ہو فدوی سرورِ عالی نسب کے
ہوے لبریز شادی سے یقیں سب
مبارک اور سلامت کا اُٹھا غل
تھا خنداں چہرۂ پُر نور سب کا
مکاں عشرت سے وہ معمور سب تھا
ہوئی آواز درگاہِ خدا سے
مقرر نور کے سارے سرشتے
تمامی آب و آتش باد اور خاک
کسی مخلوق نے دیکھا ہے انجام

۱ یعنی آسمان ۱۲
۲ یعنی سامان اور ایک قسم کا باجا ہے ۱۲
۳ یعنی اندھیری رات کے چاند

۴ یعنی چہرہ
۵ یعنی خوشی
۶ یعنی جننے والا
۷ یعنی زمین ۱۲

نہ عالم تہنیت کا اس طرح کب
ہر اک دن سے ہے یہ دن بس گرامی
نہ یہ رتبہ کسی دن کو ملا ہے
میرے نزدیک ہر اک دن سے یکسر
فضیلت دے اُسی دن کو ہویدا
خوشی ہے آج لازم سب ملک کو
بھی ہے تاکید میری اس طرح اب
کرو اُس روز عید بہجت افروز
فلک کو آج کے دن دیکے زینت
سنوارو محفلِ جاہ و طرب کو
درِ رحمت کو بھی کر باز اُس روز
بھی دُنیا میں یقیں جو آج کے دن
شب مولود کی رکھ پاس خاطر
کرے اخلاص دل سے جو خوشی آج
بیاں کرتا ہوں میں اس طور سے اب
کہ میں ہر بار اس عیش و طرب کا
بنا اپنا مقرب اس کو انجام
کروں اُس کے مراتب کو گرامی
لباؤں اُس کو با ایماں جہاں سے
بھی حرمت اُس کی رکھ روزِ جزا میں
نہ گذرے اُس پہ کوئی واقع الم کا
رہے دُنیا میں وہ دائم خوشی سے
غرض مولود کی شب یہ عجب ہے

کہیں دیکھا کسو نے پُر فرح کب
ہے حاصل آج شب کو شادکامی
نہ ایسا دن کبھی پیدا ہوا ہے
یقیں مولود کا دن ہے یہ بہتر
کیا اُس روز محبوب اپنا پیدا
تمامی ساکنانِ نہ فلک کو
کہ ہر اک سال اس مولود میں سب
تمھارے ہے یقیں یہ عید کا روز
کرو ہر سال رات بزم عشرت
کرو آراستہ بزم ادب کو
رہو سب مل بعیش و ناز اس روز
رہے بزم خوشی میں ہو کے ساکن
سنوارے مجلسِ مولود ظاہر
کرے تیار بزم دل کشی آج
یقیں اس بات کے شاہد رہو اب
عوض دکھلا اُسے حسنِ ادب کا
رکھوں دونوں جہاں میں شاد مادام
ہمیشہ اس کو بخشوں شادکامی
رکھوں زیرِ لحد امن و اماں سے
کروں داخل اُسے دارالبقا میں
نہ دیکھے منہ کبھی وہ درد و غم کا
رہے باکام وہ قائم خوشی سے
فضیلت سے بھری لاریب سب ہے

باقی ۱۱

خوشی ہے آج کے دن آسماں میں
ملائک آج کرتے ہیں خوشی سب
غرض جو ہیں سعادت مند دارین
یقیں ہر سال وے مولود کی شب
خوشی سے فائدہ آخر کو پاویں
غرض مولود کی شب ہے غنیمت
اگر ہووے جہاں میں کوئی گنہگار
کرے گر وہ خوشی مولود کی شب
خوشی اُس روز کی کرنے سے کافر
سند لا اس سخن پہ بے بدل اب
کہ ایک لونڈی تھی عاقل بولہب کی
مقرر تھا ثویبہ نام اُس کا
جب آئے سیدِ عالم جہاں میں
وہاں لونڈی تھی وہ حاضر اُسی دم
نوید[5] شادمانی بولہب سے
کہ گھر میں آمنہ رض کے ایک لڑکا
سُنا جب بولہب نے یہ بشارا
کہا پھر ثویبہ سے ہو کے خرّم[7]
ہوا ہے دل میرا اس سے بہت شاد
یہ بدلا ہے اُسی شادی کا تجھ کو
اُسی دم ثویبہ وہ پاک باطن
نبیؐ نے بھی پیا ہے دودھ اُن کا
غرض پہنچی قضا جب بولہب کی

یقیں ہے دھوم سب باغ جناں میں
درِ رحمت یقیں کھلتے ہیں اس شب
ہے خواہش جن کو خرسندی[1] کو بنن
کریں تیار اسباب[2] طرب سب
عجب یہ لوٹ دُنیا سے لجاویں
نہ اس شادی کی ہووے کس سے قیمت
مقرر غرق عصیاں[3] ہووے ہر بار
نہ پھر کونین میں دیکھے وہ غم کب
عذاب اپنے کرے تخفیف ظاہر
لکھوں نادر روایت برمحل اب
جمیلہ[4] اور تھی مقبول رب کی
تھا آخر سب سے عالی کام اُس کا
ہوے پیدا پیمبر جس مکاں میں
سو دیکھ اُس نے جمال شاہِ عالم
کہا ہے اُس نے جا اُس دم ادب سے
ہوا پیدا اگر عصمت[6] کے لڑکا
خوشی اُس کو ہوئی ہے آشکارا
خوشی کی تو خبر لائی ہے اس دم
کیا میں نے خوشی سے تجھ کو آزاد
دیا میں نے خط آزادی کا تجھ کو
ہوئی ہیں آمنہ رض کے گھر میں ساکن
ہوا اُس سے شرف[8] افزود اُن کا
یقیں اُس ملحد[9] و مردود رب کی

[1] یعنی خوشی ۱۲
[2] یعنی خوشی کا سامان
[3] یعنی گناہ ۱۲
[4] یعنی خوبصورت
[5] یعنی خوشخبری

[6] یعنی پاکی ۱۲
[7] یعنی خوش
[8] یعنی بزرگی ۱۲
[9] یعنی بے دین ۱۲

گیا دنیا سے وہ مردود ہو کر
اُسے عباس نے دیکھے ہیں درخواب
بیاں کر اس گھڑی تو اپنا احوال
کہا دائم گرفتار بلا ہوں
دوشنبے کی وے آتی ہے جب رات
عذاب اُس شب نہیں ہوتے ہیں مجھ پہ
سبب اُس کا سنو کہتا ہوں اُس دم
ہوئے ہیں آمنہؓ کے گھر میں پیدا
اُسی دم ثوبیبہ تب گھر میں آئی
خبر یہ سُن ہوا میں شاد اُس دم
سبب سے اُس کے دوشنبہ کی ہر شب
غرض نادر لطیفہ یہ عجب ہے
یہاں لازم ہے اب مومن کریں غور
مقرر سب جہاں میں ہے یہ ظاہر
بہت اقسام سے حضرت کو اُس نے
بھی جس کی شان میں قہر خدا ہے
وے حضرت کی پیدائش سے خوش ہو
بھتیجے جو ہوئے حضرتؐ یہ پیدا
سو اس باعث سے دوشنبے کی ہر رات
غرض جب کافر بے دین و مردود
عجب کیا پھر جو ہیں دیندار کامل
بھی ہر اک سال وے مولود کی رات
بہت آراستہ کر بزم مولود

گیا ہے خاک میں نابود ہو کر
کہے اے ملحد و مردود و مرتاب
سزائے سیرت دیا دائم اعمال
عذابوں میں ہمیشہ مبتلا ہوں
گذرتی ہے میری شب وہ خوشی سات
بھی پانی سے میرے ہوتے ہیں لب تر
کہ اُس شب کو محمد شاہِ عالم
ہوئی اُس سے خوشی سب کو ہویدا
نوید خوشدلی مجھ کو سُنائی
کیا اُس کو یقیں آزاد اُس دم
میرے پہ بس ہے وارد تازگی سب
کرامت کا نشاں ظاہر یہ سب ہے
کہ اس شادی کا پھل ظاہر ہی کس طور
کہ تھا ابولہب مردود اور کافر
دکھایا ہے ستم رافت کو اُس نے
یہ نازل سورۂ تبت یدا ہے
کیا آزاد اُس نے ثوبیبہ کو
خوشی حاصل ہوئی اُس کو ہویدا
یقیں ہنا ہے اُس شب بس خوشی سات
عوض میں اس خوشی کے ہووے خوشنود
فدا اس نام پر کرتے ہیں جو دل
تصرف مال کرتے ہیں خوشی سات
معطر کر ز عطر و مجمرِ عود

۱۰
باقی

دو زانو بیٹھ صف در صف ادب سے
سُنا کرتے ہیں ذکر اُس شاہ دیں کا
دُرود اُس نام پر پڑھتے ہیں ہر دم
ہمیشہ حق رکھے دل شاد اُن کو
رہے دنیا میں عزت اُن کی دائم
سلامت بھی رہے ایمان اُن کا
رہیں دل شاد وے دونوں جہاں میں
لجاوے اُن کو حق دار البقا میں
غنیمت ہے عجب یہ کام یارو
کرو اس کام میں بس جاں نثاری
غرض جس رات کو سلطانِ مرسل
مبارک شب وہ کامل سر بسر تھی
عجب تھے نادر اُس شب کے علامات
جو راہب تھے مقرر اُس زماں میں
یقیں اُس رات کے آثار سب دیکھ
اُسی ساعت کئے ہیں سب نے معلوم
کہ اُس شب شاہِ دیں سالارِ ابرار
ہوئے ہیں اس گھڑی پیدا جہاں میں
کتاب اللہ میں اُس شب کے احوال
غرض اس شب میں وہ آثار سب دیکھ
پڑی ہے راہبوں میں اس گھڑی دھوم
یہ لکھتے ہیں کہ راہب پاک باطن
صلاحیت تھی اُن کی سب میں مشہور

جلال و عزت و جاہ و طرب سے
حبیب حق امام المرسلیں کا
دل و جاں بس فدا کرتے ہیں ہر دم
کرے سب غم سے بھی آزاد اُن کو
رہے سب مال و دولت اُن کا قائم
نہ ہووے راہزن شیطان اُن کا
عذابوں سے رہیں امن و اماں میں
رہیں دائم وے فردوسِ عُلا میں
یہ راہ دیں ہے اے دین دارو
کہ تا ہووے قوی سب دین داری
ہوئے پیدا یقیں سالار افضل
بزرگی اُس کی عالم میں نشر تھی
تھے ظاہر اُس کے آثار کرامات
کتاب اللہ سے واقف جہاں میں
نوادر اُس گھڑی انوار سب دیکھ
ہوا ہے اس علامت پر یہ مفہوم
محمد مصطفےٰ سلطانِ مختار
ہوئے ہیں جلوہ گر کون و مکاں میں
یقیں مرقوم تھے آثار جلال
جہاں میں جلوہ گر انوار سب دیکھ
کئے سب نے شبِ مولود معلوم
کئی مکے کی سرحد میں تھے ساکن
عبادت سے تھے سب اوقات معمور

۱ یعنی خوشی ۱۲
۲ یعنی دوست
۳ یعنی ہمیشگی کا گھر
۴ یعنی جنت
۵ یعنی جنت
۶ یعنی سردار ۱۲
۷ یعنی مشہور ۱۲

۳

۸ یعنی پادری
۹ یعنی [illegible]
۱۰ یعنی سردار نیکوں کے
۱۱ یعنی بزرگی ۱۲
۱۲ یعنی پادری
۱۳ یعنی بہتری ۱۲

ہر اک تھا علم اور دانش میں اُستاد — کہن سال اور سب تھے مرد آزاد
مکاں سے اپنے کم آتے تھے باہر — ریاضت سب کی تھی عالم میں ظاہر
غرض جس شب کو سلطانِ دو عالم — ہوئے پیدا امامِ جنّ و آدم
فجر ہوتے ہی مل راہب تمامی — مثالِ عید کر پوشاک نامی
ادا کر تہنیت کے اُس گھڑی طور — چلے کعبے میں سب آئے ہیں فی الفور
قریشی تھے وہاں سب خاص اور عام — سبھوں نے دیکھ با تعظیم و اکرام
تمامی راہبوں کو لاکے یکسر — بٹھائے جاہ و عزت کے مکاں پر
لگے تب پوچھنے یکبار راہب — قریشوں کی طرف ہوکر مخاطب
کہ اے اشراف سب قومِ عرب کے — سبھی مسند نشیں فخرِ نسب کے
تمہارے پاس ہم آئے ہیں اس روز — یہ لائے ہیں سوال بہجت افروز
کہو کس کے ہوا گھر آج شب میں — تولّد اک پسر عالی نسب میں
جواب اُن کو دیئے ہیں سب نے اسطور — نہ کوئی پیدا ہوا ہے طفل فی الفور
یہ سن سب نے کہے حیرت عجب ہے — خلافِ واقعہ یہ قول سب ہے
یقیں لکھے ہیں اُس شب ماہِ تاباں — ہوئے پیدا امامِ جنّ و انساں
کتابوں میں یقیں یہ سب خبر ہے — شبِ مولودِ احمدؐ یہ بشر ہے
خلافِ امرِ رب ہووے نہ کچھ کام — تمہاری بات سے حیرت ہے انجام
یہ سُن کر سب قریشی ہوکے مخذول — لگے کرنے کو اُس دم فکرِ معقول
وہاں آئے ہیں عبد المطلب تب — زباں اُن کی کھلی ہے اُس گھڑی سب
سخن وہ راہبوں کا سُن کے یکبار — لگے کہنے زباں کو کر گہربار
کہ اے اہل الکتاب اس دم تمہارا — سخن ہے صدق بیشک آشکارا
مقرر آج کی شب میرے گھر ایک — ہوا پیدا یتیم بے پدر ایک
وہ ہے لختِ جگر میرے پسر کا — چراغِ نور ہے میری نظر کا
کئے تب عرض سب نے با کرامات — کہو کیا تن میں ہیں اُن کے علامات

باقی ۹

یعنے خوشی کی اڑھانے والا ... مشہور ... ذلیل و رسوا ۱۲

یہ سن کر اُس گھڑی عبد المطلب
کہ اُس لڑکے کے نادر سب ہیں آثار
جبیں پر ہے عجب اک نور پیدا
درخشاں نور سے سب اُسکا تن ہے
شکم سے ماں کے جب آیا مقرر
نہ تن پر اُس کے تھی آلودہ ناکی
نہ ماں پر اُس کی کچھ گذری مصیبت
شکم سے جس گھڑی آیا وہ باہر
ہوئے ہیں سب در و دیوار پُر نور
ندا بیشک ہوئی ہے غیب سے تب
رہے گھر میں یہ مخفی تین دن رات
سُنی جب راہبوں نے سب یہ تقریر
بجا لا سب نے سجدہ شکر کا تب
کہ اے جدّ نبی عبد المطلب
لکھے توریت میں یہ سب نشاں ہیں
یقیں واللہ یہ ختمِ رسل ہیں
یہی سرتاج ہیں سب انبیا کے
یہی ہیں آفتابِ برجِ شاہی
یہی ہیں مشعلِ بزمِ ہدایت
نبوّت کی صدف کے ہیں یہی دُر
زمیں کے اور زماں کے ہیں یہی نور
منوّر اُن سے ہووے گھر جہاں کا
ہے رُتبہ انبیا سے اُن کا برتر

لگے کہنے کو اُس دم ہو مخاطب
ہے تاباں سب بدن سے اسکے انوار
نشاں بھی پُشت پر ہے اک ہویدا
بُریدہ ناف و مختون البطن ہے
نہ آلائش سے تھا اُس کا بدن تر
بدن پر تھی صفائی اور پاکی
کہ جیسی عورتوں پر ہو اذیت
ہوا اک نور روشن اُس سے ظاہر
کیا ہے نور نے سب گھر کو معمور
کسے اس کو نہ دکھلاؤ ذرہ اب
نہ آوے اس جگہ انساں کی ذات
خوشی سے کھل گئی ہے سب کی تصویر
لگے یکبارگی کہنے کو وے سب
چراغ نور کے مشکات ثاقب
علامت یہ تمامی بس عیاں ہیں
چراغِ بزمِ دیں نورِ سُبل ہیں
یہی محبوب ہیں بیشک خدا کے
یہی ہیں پرتوِ نورِ الٰہی
یہی ہیں گوہرِ کانِ عنایت
کرامت کے فلک کے ہیں یہی خور
رسالت کی ہے مسند اُن سے معمور
خجستہ حال سارے انس و جاں کا
یہی ہیں قاسمِ جنّت و کوثر

۱ یعنی عجیب
۲ یعنی پیشانی
۳ یعنی ختنہ کیا ہوا ۱۲
۴ یعنی نجاست ۱۲
۵ یعنی تکلیف
۶ یعنی آواز
۷ یعنی پوشیدہ
۸ یعنی پادریوں

۹ یعنی دادا
۱۰ یعنی چراغ
۱۱ یعنی روشن
۱۲ یعنی راستوں
۱۳ یعنی سیپی ۱۲
۱۴ یعنی آفتاب
۱۵ یعنی آباد ۱۲
۱۶ یعنی مبارک
۱۷ یعنی بانٹنے والے

یہ کہہ کر سب نے کلمہ پڑھ سنائے
سبھی راہب مسلمانی میں آئے

خوشی ہو کر وہاں سے سب گئے ہیں
مرادِ دو جہاں حاصل کئے ہیں

قریشوں نے یہ سُن عظمت نبیؐ کی
بزرگی اور سب عزت نبیؐ کی

کئے اُس روز سے ساروں نے معلوم
کہ ہیں ختمِ رسالت شاہِ معصوم

دگر ہے ابن ثابت سے روایت
حسانؓ ہے نام جن کا خوش نہایت

کہ میں شہر مدینہ میں تھا ساکن
تھا نابالغ مقرر اور کم سن

میری تھی عمر اُس دم ہفت سالہ
تھے رخسارے میرے تب مثلِ لالہ

سو یکشب میں نے اُٹھ وقتِ سحرگاہ
یہودی ایک دیکھا میں نے ناگاہ

بلندی پر مقرر وہ کھڑا ہو
لگا ہم قوم کو کرنے ندا وو

یہ سُن اُس کی ندا تب خاص اور عام
جمع اُس کے ہوئے ہیں گرد تمام

لگے ہیں پوچھنے تب اُس سے سارے
کہ کس باعث سے تو اسطور پکارے

کیا سب قوم کو اپنے ندا اب
تیرے دل کا سُنا سب مدعا اب

کہا دیکھو فلک پر آشکارہ
یہ نکلا ہے عجب نادر ستارہ

نشاں ہے یہ ظہورِ احمدیؐ کا
پیام آور ہے دین سرمدی کا

دلیل بعث ختم المرسلیں ہے
شب مولود احمدؐ یہ یقیں ہے

مقرر آج وہ ختم رسالت
ہوا ہے پیدا جہاں میں با جلالت

قریب آیا ہے اُس دم دور اُن کا
یہ نادر ہے نشاں فی الفور اُن کا

نیا دیں ہووے سب عالم میں بنیاد
رسومِ موسوی سب ہوویں برباد

تلف سب خانماں ہووے ہمارا
یہ غارت مال و جاں ہووے ہمارا

ہمارے دل پہ یہ داغ ندامت
رہے قائم مقرر تا قیامت

یہودی سُن یہ سارے اسکی تقریر
لگے ہیں بولنے ہو غرق تشویر

کہ اے ناداں یقیں تو یاوہ گو ہے
سخن میں تیرے نادانی کی بو ہے

اثر ہے یہ تیری دیوانگی کا
نشاں ہے عقل سے بیگانگی کا

یقیں اب دورِ احمدؐ ہے بہت دُور
سبھوں کی اُس نے کر تقریر[۲] یہ گوش
کہ یہ اقوال میرے سر بسر اب
عجب یہ شب ہے نادر پُر کرامات
اسی شب وہ نبیؐ آخر زماں کے
فلک پر بھی یہ ظاہر ہے علامت
نہ بولا ہوں خلاف عقل آخر
یہ سُن سارے یہودی ہوکے مضطر
حسانؓ نے جب سُنے ہیں سب یہ اقوال
کئے جب سرورِ عالم نے ہجرت[۵]
نبیؐ کی اُس گھڑی مولود کی شب
سو گھر میں اپنے جا دیکھے ہیں فی الفور
سخن اُس کا ہوا ہے راست[۶] اُس دم
بھی لکھتے ہیں دگر اس طور مذکور
مقرر بوقبیس اُس کا تھا بس نام
غرض مولود کی شب اُس نے نادر
شبِ مولود کو تحقیق کر کر
فجر ہوتے لباسِ عید کر تب
ادا کر پھر وہ نہیں ذکر شہادت
غرض مولود کی شب وہ عجب تھی
نوادر شب تھی وہ خوبی سے معمور
بیاں اُس شب کا ہے سب بے نہایت
محض لکھ کر بیاں نادر یہ شمہ[۱۴]

ولادت کا نہ یہ اختر[۱] ہے پُر نور
کہا پھر اس طرح سر اُسنے کھا جوش
یقیں واللہ بس ہیں معتبر سب
نبیؐ کی ہے یہی مولود کی رات
ہوئے پیدا پیمبر انس و جاں کے
نشاں مولود کا ہے باکرامت
سخن فرزانگی[۳] کا ہے یہ ظاہر
سبھی اُس دم گئے اپنے مکاں پر
لکھے ہیں گھر میں جا تاریخ فی الحال
مدینے کی طرف آئے ہیں حضرت
حسانؓ نے سر بسر تحقیق کر تب
ہوئے دو متفق اقوال اس طور
وہی مولود کی شب تھی مکرم
کہ تھا یثرب میں زاہد ایک مشہور
نہایت پیر تھا وہ نیک انجام
کرامت کی علامت دیکھ ظاہر
نشاں اُس رات کے سارے نظر کر
بجا لا وہ رسوم تہنیت[۷] سب
ہوا ہے اُس گھڑی اہلِ سعادت[۸]
کرامت سے بھری معروف[۹] سب تھی
سراپا نور محبوبی سے معمور
نہیں ہے اس بیاں کا حد و غایت[۱۱]
کیا ظاہر جلالت کا کرشمہ

۱؎ یعنی ستارا ۲؎ یعنی گفتگو ۳؎ یعنی عقلمندی ۴؎ یعنی رکھتے ہیں ۵؎ یعنی مدینہ منورہ کو تشریف لیگئے ۶؎ یعنی سچا اور یعنی سیدھا بھی ہوتا ہے ۷؎ یعنی مبارکبادی

۸؎ یعنی نیک بخت ۹؎ یعنی مشہور ۱۰؎ یعنی نور ۱۱؎ یعنی انتہا ۱۲؎ یعنی خالص ۱۳؎ یعنی عجیب ۱۴؎ یعنی تھوڑا

یہاں سے اس بیاں کو کر کے موقوف | لکھوں طفلی کا اب احوال موصوف
بیاں طفلی کا نادر سر بسر ہے | حلاوت اس بیاں میں بیشتر ہے
عجب ہے عالم طفلی یہ فاخر | ہر اک عالم سے ہے عالم یہ نادر
ہے طفلی کو سیاقت سلطنت پر | یہ طفلی بادشاہی ہے مقرر
خصوصاً جو شہ کون و مکاں ہیں | مقرر بادشاہ دو جہاں ہیں
کہوں پھر عالم اُن کی طفلیت کا | دکھاوے طور کیا کیا کیفیت کا
بیاں اس طفلیت کا کر کے اظہر | شکر لب شیر سے کرتا ہوں اب تر
عجب اُس شیر خواری کا بیاں ہے | مزہ شیر و شکر میں یہ کہاں ہے
روایت اس طرح لکھتے ہیں رنگیں | فصاحت سے زباں ہے جن کی شیریں
کہ جب پیدا ہوئے شاہ جہانگیر | گرامی آفتاب برج توقیر
چراغ خرگہ چرخ معلےٰ | حبیب خالق و محبوب مولا
محمد مصطفےٰ سالار اکمل | امام الانبیا سلطان مرسل
اُسی ساعت یقیں رضوان جنت | کہ جو مشہور ہے دربان جنت
ہوا ہے ملتجی اُس دم خدا سے | جناب خالق ارض و سما سے
کہ یارب دودھ دے میرے پروں میں | عطا کر تو تو نور تر گوہروں میں
کہ تا اس دم شہنشاہ امیں کو | پلاؤں دودھ ختم المرسلیں کو
سرافراز اُن کی اب کر دایگی سے | تو اگر تر کر اس شہ مانگی سے
اُسی ساعت دعا کر حق نے مقبول | عطا اُن کو کیا یہ قرب مسئول
تو رضواں نے پلائے تین دن تک | یقیں سلطان دیں کو دودھ بیشک
تھا اُس ایام میں حجرے کا در بند | گذر انساں کا تھا موقوف یکچند
وہاں حاضر تھے سب ارواح مرسل | مقرب بھی فرشتے جو ہیں اکمل
سو اس باعث یقیں رضوان نے شیر | پلایا آپ کو باعز و توقیر
دگر اس باب میں نادر روایت | یہ لکھتے ہیں طرب افزا حکایت

۱ یعنی تعجب کرنے کی بات ۱۲
۲ یعنی عمدہ ۱۲
۳ یعنی سبقت ۱۲
۴ یعنی بادشاہ ۱۲
۵ یعنی زیادہ ظاہر ۱۲
۶ یعنی دودھ ۱۲
۷ یعنی خیمہ ۱۲
۸ یعنی اونچا آسمان ۱۲
۹ یعنی عزت ۱۲

باقی

۱۰ یعنی بزرگی ۱۲
۱۱ یعنی سوال کیا تھا ۱۲
۱۲ یعنی دروازہ ۱۲
۱۳ یعنی پیغمبر ۱۲
۱۴ یعنی دودھ ۱۲
۱۵ یعنی خوشی بڑھانے والی ۱۲

کہ جب تک آپ تھے حجرے میں محجوب ۔ سو اُس ایّام میں وہ رب کے محبوب
انگوٹھا اپنا رکھ ہر بار لب پر ۔ مقرر شیر سے کرتے تھے لب تر
عجب انگشت تھا وہ چشمۂ نور ۔ مقرر دودھ سے دائم تھا معمور
وہ حجرہ عالم جبروت تھا بس[1] ۔ وہاں دودھ اُنگلیوں کا قوت تھا بس
دگر ہے اک روایت بس شکر ریز[2] ۔ حلاوت بخش اور شیرینی انگیز
کہ تھا اک مرغ کوثر کے کنارے ۔ سفید اُس کے مقرر پر تھے سارے
وہ آ جنت سے کھول اپنے پر و بال ۔ پلاتا دودھ تھا حضرت کو ہر حال
تھے پر اُس کے منور رشک خورشید ۔ بھرا تھا دودھ نادر اسمیں جاوید
روایت ہے دگر اس طور مرقوم ۔ کہ حضرت شاہِ دیں سلطانِ معصوم
فرشتوں کے لبوں سے میوۂ تر ۔ یقیں باریک کر کھاتے تھے اکثر
کبوتر کے غرض بچے موافق ۔ کھلاتے تھے ملک با شانِ لائق

وہ میوہ تھا یقیں فردوس کا سب ۔ تھا حجرے میں وہ قوت[4] دلبرِ رب
لکھا بعضوں نے اُس حجرے میں یکسر ۔ نبیؐ نے کچھ نہ کھائے ہیں مقرر
وہ حجرہ عالم جبروت تھا سب ۔ مقرر خانۂ ملکوت تھا سب
سو اس باعث سے اس عالم کا طور ۔ رہے ہیں بے غذا حجرے میں فی الفور
مثالِ عالمِ پُر نور ملکوت ۔ یقیں ذکرِ الٰہی تھا وہاں قوت
غرض حجرے کا جس ساعت کھلا در ۔ ہوئے ہیں آمنہؓ کے بخت انور
ہوئے ہیں شاہِ عالم بعد سہ[3] روز ۔ کنارِ[5] آمنہؓ میں جلوہ افروز

کئے ہیں دودھ پھر نوش اپنی ماں کا ۔ یقیں دن سات خاتونِ جہاں کا
ہوئے پھر ثویبہ کے بخت عالی ۔ ہوا ہے اُن پہ فضلِ لایزالی
اُنھوں نے تب شہِ والا گہر کو ۔ مہ آفاق و مہرِ[6] بحر و بر کو
پلائے دودھ اپنا چار مہ تک ۔ شرف حاصل کئے ہیں اس سے بیشک
قبول اُن کا نبیؐ نے بھی کئے دود ۔ ہوئے اُن سے شکرلب شیر آلود

حلیمہؓ کو دیا پھر حق نے اجلال
وطن سے اپنے وہ آئی ہیں اس دم
اُنھوں نے دودھ حضرت کو دیئے ہیں
پھر آخر اُس نہالِ باغ جاں کو
لیجا کر ساتھ تب اپنے مکاں پر
رہے ہیں دو برس باجاہ و تمکیں
دگر اہلِ سیر نے یہ روایت
کہ جس دم سرورِ دیں شاہِ کونین
محمد مصطفٰے سلطانِ کامل
ہوئے پیدا جہاں میں بامکارم
ہوئی ہے غیب سے آواز اُس دم
جہاں سب اُن سے پائی زیب و زینت
عجب ہے بخت عالی اُس کے مسعود
کرے جو پرورش اُس پاک تن کو
بزرگی پاوے وہ دونوں جہاں میں
نصیبہ اُس کا ہے دائم گرامی
ندا یہ سُن جناب کبریا میں
ہوئے ہیں ملتجی سب کوہ و دریا
دگر اشجار و انہارِ بیابان
کہ یارب کر عطا کر ہم کو یہ توقیر
عنایت کر کرم سے اپنے رخصت
درِ دولت پہ جا سلطانِ دیں کے
پلادیں دودھ اُس شاہِ زمن کو

ہوئے ہیں ان کے عالی بخت و اقبال
ملے ہیں ان کو یہ اجلال اعظم
کمالِ سرمدی حاصل کئے ہیں
فروغ دیدۂ چشمِ جہاں کو
رکھے ہیں اپنے بیشک چشم جاں پر
حلیمہؓ کے مکاں پر سرورِ دیں
لکھے ہیں اس طرح سے باعنایت
چراغ ہر دو عالم نورِ عینین
شہنشاہِ جہاں شمعِ منازل
جہاں جن کے وسیلے سے ہے قائم
کہ اب پیدا ہوا خورشید عالم
خلائق کو ملی ہے اُن سے عزت
پلاوے اپنا جو اُس ماہ کو دودھ
طراوت اُس کی بخشش یاسمن کو
شرف اُس کو ملے کون و مکاں میں
اُسے حاصل ہے ہر دم شادکامی
معلّے حضرتِ ربّ العلا میں
سحاب و ارض و افلاک و ثریا
طیور و مرغ و ماہی اور حیواں
ہمارے جسم میں دے اس گھڑی شیر
کہ تا یکبارگی باصد محبت
مکرّم اس امام المرسلین کے
رسولِ حق حبیبِ ذوالمنن کو

۱ یعنی بلند نصیبہ ۱۲
۲ یعنی بزرگی ۱۲
۳ یعنی برتر و بلند مرتبہ
۴ یعنی ہمیشگی ۵
۵ یعنی روشنی ۶
۶ یعنی دیدہ ۱۲
۷ یعنی دونوں آنکھوں
۸ یعنی منزل و
۹ یعنی ساتھ

باقی ۱

بزرگیوں کے ۹ یعنی نیک ۱۰ یعنی تازگی ۱۱ یعنی بزرگی ۱۲ یعنی آواز ۱۳ یعنی بلندی ۱۴ یعنی ابر ۱۵ یعنی جانور ۱۶ یعنی صاحب احسان ۱۲

شرف[۱] تا اُن سے پاویں دو جہاں میں
جنابِ حق سے آئی ہے ندا[۲] تب
نہیں تم اس فضیلت کے ہو قابل
یقیں روزِ ازل سے یہ مراتب
عطا ہم نے کئے اُس پارسا[۳] کو
کہ جو ساکن ہے اب ملکِ عرب میں
وطن سے اپنے وہ آوے مقرر
حلیمہ رضہ کا لکھوں نادر بیاں اب
کہ تھا مکّہ کے باہر ایک نامی
بنی اسعد تھا وہ موسوم سب میں
اُنھوں میں پارساتھی ایک کریمہ
نہایت تھیں وہ بی بی پاک دامن
خدا کا اُن پہ تھا فضل و عنایت
قضارا اُس زمیں پر قحط سالی
ہوئے اُس قحط سے سب خاص اور عام
حلیمہ رضہ پر زیادہ تنگ دستی
بھی اُن ایام میں وے حاملہ تھیں
سو اس باعث وہ فاقہ سے اذیت
وے دائم خدا کی وہ رضا[۱۳] میں
اسی فاقے میں با رنج و مصیبت
کیا حق نے عطا تب اُن کو فرزند
وے فاقے کے باعث تھیں وے دلگیر[۱۵]
حلیمہ رضہ کا اُسی محنت میں ایک شب

رہیں دل شاد ہو کون و مکاں میں
کہ اس دولت سے تم محروم[۴] ہو سب
نہ ہو گی یہ فضیلت کس کو حاصل
سعادت اور کرامت با مناسب
حلیمہ رضہ پاک دامن باوفا کو
ہے ظاہر پارسائی اُس کی سب میں
جلال[۵] سرمدی[۶] پاوے مقرر
کروں کلکِ سخن[۷] گوہر فشاں اب
قبیلہ پاک بازوں کا گرامی[۸]
یقیں مشہور تھا ملکِ عرب میں
مبارک نام تھا اُن کا حلیمہ رضہ
تھی اُن کی نیک بختی سب میں روشن
تھی ظاہر اُن کی عصمت[۹] بے نہایت
ہوئی وارد نشانِ پائمالی
گرفتارِ مصیبت اور آلام[۱۰]
ہوئی وارد مصیبت اور سختی
گرفتار عنا[۱۱] سے کاملہ تھیں
اُٹھا رہی تھیں دائم با مصیبت
تھیں صابر اُس مصیبت اور بلا میں
ہوئے ہیں وارد آثارِ ولادت
ہمایوں طلعت[۱۴] و شمشاد پیوند
نہایت خشک تر سینہ تھا بے شیر
قضارا آ گیا ہے جان بر لب

۱ یعنی بزرگی ۱۲
۲ یعنی آواز ۱۲
۳ یعنی بی بی دھیب (?)
۴ یعنی نیک و پرہیزگار
۵ یعنی بزرگی ۱۲
۶ یعنی ہمیشگی ۱۲
۷ یعنی سرا (?) ۱۲
۸ یعنی قلم ۱۲

۹ یعنی بزرگ ۱۲
۱۰ یعنی پاکی ۱۲
۱۱ یعنی رنج ۱۲
۱۲ یعنی مفلسی ۱۲
۱۳ یعنی خوشنودی
۱۴ یعنی صورت
۱۵ یعنی آزردہ ۱۲
۱۶ یعنی بچپن (?) ۱۲

پڑی تھی بھوک کی سب تن میں آتش
سو دیکھا آپ نے یکبار در خواب
پکڑ تب اُس نے ہاتھ اُن کا بہ توقیر
بدن سب اُن کا کر تب اُس سے طاہر
کہ اے بی بی یہ پانی پُر ضیا ہے
عجب ہے پُر حلاوت اُس کی تاثیر
یقیں پینے سے اُس کے بے اذیت
بھی سینہ شیر مشک آلود سے اب
تمھارے بخت اعلیٰ تر ہیں سب سے
تم اپنا دودھ ختم المرسلیں کو
چلو تم اس گھڑی مکے کی جانب
ملیں تم کو وہاں وہ شیر خوارے
ہلالِ اوجِ رافت مہر بطحا
شہنشاہِ جہاں سلطانِ غالب
چراغ افروز بزم سر بلندی
ہمایوں فطرت و عالی خصائل
بہارِ گلشن جاہ و جلالت
سپہ سالار خیل رہنمایاں
درخشاں نیّرِ ایوان افلاک
محمد مصطفےٰ سلطان آفاق
یہ کہہ اُس نے پھرا سینے پہ تب ہاتھ
حلیمہ رضہ کی ہوئی ہیں چشم تب باز
نظر اُن کی پڑی چھاتی پہ جس دم

یکایک اُن کو اُس دم آ گیا غش
بجوان پاک صورت مثل مہتاب
لجا یکبارگی در چشمہ شیر
پلا پانی لگا کہنے کو ظاہر
یقیں یہ چشمہ دار البقا ہے
نہ پانی بلکہ یہ ہے چشمہ شیر
رفع یکبار سب ہووے مصیبت
مقرر اس گھڑی ہووے لبالب
قوی طالع ہیں بیشک فضل رب سے
پلاؤ گے شہنشاہِ امیں کو
یہاں سے ہو روانہ با مطالب
گرامی چرخ عظمت کے ستارے
شہ ہر دو جہاں رشک ثریا
مکرم آفتاب برج ثاقب
فروغ ہر دو چشم ہوشمندی
گرامی ہمت و والا فضائل
معلّیٰ غنچۂ باغ رسالت
کلید خانۂ مشکل کشایاں
چراغ روح و شمع عنصر پاک
در دریائے وحدت نور خلاق
گیا رخصت وہاں سے خوشی ساتھ
گیا ہے عقل نے تب اُن کے پرواز
تو دیکھا آپ نے سب پیرہن نم

۱ یعنی بیہوشی ۱۲
۲ یعنی عزت ۱۲
۳ یعنی دودھ ۱۲
۴ یعنی پاک ۱۲
۵ یعنی روشن ۱۲
۶ یعنی جنت ۱۲
۷ یعنی مقصد ۱۲
۸ یعنی خرمی ۱۲
۹ یعنی بزرگی ۱۲

۵ پانچویں

۱۰ یعنی رونق ۱۲
۱۱ یعنی گروہ ۱۲
۱۲ یعنی کنجی ۱۲
۱۳ یعنی تارا ۱۲
۱۴ یعنی محل ۱۲
۱۵ یعنی زمانہ ۱۲
۱۶ یعنی موتی ۱۲
۱۷ یعنی کشادہ
۱۸ یعنی بھیگا ہوا ۱۲

اُچھلتا اُس سے تھا فوارۂ شیر
ہوا تھا تازہ تر سروِ گُل اندام
گویا آئی بہار اس دم خزاں کو
نہیں تھی بھوک کی پیدا نقاہت
ہوا تب اُن کے دل میں شوق غالب
اُسی ساعت ہوئیں مکّے کو راہی
وہاں حضرت کے چہرے پر نظر کر
لے اپنے ساتھ اس ماہِ فلک کو
وہاں سے لائی ہیں اپنے مکاں پر
نبیؐ کے تب قدم سے اُن کے گھر میں
ہوا سارا مکاں نعمت سے معمور
اُسی دن ابرِ رحمت آگیا ہے
برسنے کو لگا ہے اُس گھڑی آب
ہوئی ہے دور اُس دم قحط سالی
برکت یہ خدا نے اس قدم کی
کیا حضرت کے باعث سب کو دلشاد
غرض اُس سرورِ عالی کے دم سے
ہوئی رحمت سے وہ معمور سرحد
ہوا سیراب اسدم سب درو دشت
کرشمہ یہ عجب تھا مصطفےٰ کا
قدم سے جن کے پائی زیبِ ہستی
اُسی سرحد میں آئے ہیں قدم وہ
سو اس باعث اُسی سرحد میں یکبار

نظر آئی بدن کی اور تاثیر
کھلا تھا مثلِ غنچہ روئے گلفام
ملی ہے تازگی سرو رواں کو
بھرا تھا پیٹ تھی سب تن میں راحت
جمالِ مصطفےٰ کی ہو کے طالب
ہوئیں پروانۂ نورِ الٰہی
منوّر اپنے دیدے سر بسر کر
چراغ خانۂ ملک و مُلک کو
رکھی ہیں آپ کو چشمِ جہاں پر
برکت آگئی سب خشک و تر میں
ہوا گھر سیم و زر سے اُنکا بھرپور
گھٹا اُس شہر پر اُسنے کیا ہے
ہوا اُن کا وطن سب سبز و سیراب
سبھوں کے آگئی چہرے پہ لالی
دکھایا ہے وجودِ محترم کی
کیا قحط و بلا سے سب کو آزاد
مبارک آپ کے نامی قدم سے
ہوئے طالع بنی اسعد کے اسعد
ہوئے ہیں کوہ و صحرا مثلِ گلگشت
امام المرسلیں نورِ خدا کا
ہوا آباد سب آفاق و بستی
ہوئے ہیں نور افشاں دمبدم وہ
نظرِ رحمت کے سب آئے ہیں آثار

۱ یعنی سرخ رنگ
۲ یعنی سرو دری
۳ یعنی فرشتہ
۴ یعنی تازہ ۱۲
۵ یعنی جسم ۱۲

۶ یعنی عزت کیا گیا
۷ یعنی نیک ۱۲
۸ یعنی بیابان
۹ مراد آسمان
۱۰ مراد زمین ۱۲

ہوا آباد بس عالم تمامی — حلیمہؓ کو ملی ہے شادکامی
لکھوں طفلی کے سب اعجاز نادر — سناؤں ہر سخن رشکِ جواہر
یہ لکھتے ہیں یہاں اہل سیر[1] سب — مقرر راویانِ معتبر سب
کہ جس دم اس گلِ باغ صفا[2] پر — نہال[3] بوستانِ اصطفا پر
تھے وارد عالمِ طفلی کے ایام — سوا اس ایام طفلیت میں مادام
علامت سب بزرگی کے نوادر — مقرر ہر گھڑی ہوتے تھے ظاہر
عجائب ہیں وہ نادر سب علامات — طفولیت کے آثارِ کرامات
بیاں پر مغز نادر یہ عجب ہے — بھرا خوبی سے اور پاکیزہ سب ہے
یہ لکھتے ہیں وجود اس مصطفےٰ کا — مُعلّےٰ آفتابِ پرُ ضیا[5] کا
نہ طفلی میں کبھی آلودگی سے — رہا مخلوط[6] ہو اندودگی سے
تنِ نازک نجاست سے بَرّی تھا — مقرر پاک وطاہر ہر گھڑی تھا
نہ اس تن پر نجاست کا اثر کب — کہیں دیکھا کسی نے کر نظر کب
ہمیشہ تن میں تھی صفائی[8] وپاکی — سدا رہتی تھی دور آلودہ ناکی[9]
نہ دیکھا کس نے کب بستر پہ اُن کے — نجاست جامۂ اطہر[10] پہ اُن کے
مقرر خواب میں وہ جامۂ خواب — نہ حضرت کا ہوا ہے غرقِ پیشاب
بھی بیداری میں حضرت نے مقرر — کئے نیں کب وجودِ پاک کو تر
ہمیشہ رات دن میں ایک نوبت — قضا حاجت کی تھی معمول ساعت
بھی حضرتؐ کا ہمیشہ جسم تھا گُل — معطّر عطر سے ہر بار جوں گُل
عجب تھا حال نادر خواب گہ کا — سدا خوشبو سے بس رہتا تھا مہکا
خجل تھا عطر اُس بستر کی بُو سے — مبارک جامۂ انور کی بُو سے
بھی کس نے شرمگاہِ مصطفےٰ کو — مبارک اُس وجود با حیا کو
مثال گل کبھی عریاں[11] نہ دیکھا — کبھی بے ستر بے ساماں نہ دیکھا
فرشتے تھے نگہباں شرم گہ پر — ہمیشہ ڈھانکتے تھے سب مقرر

[1] یعنی تواریخ لکھنے والے
[2] یعنی پاک صاف
[3] یعنی پیدا ہوا درخت
[4] یعنی بزرگی

باقی

[5] یعنی روشن
[6] یعنی ملا ہوا
[7] یعنی پاک
[8] یعنی صفائی
[9] یعنی ناپاکی
[10] یعنی پاک
[11] یعنی برہنہ

حیا سے شرم گہ نادر تھا مستور — نگاہوں سے تھا ہر دم سب کی مستور[1]

بھی لکھتے ہیں دگر یہ حال نادر — یقیں اُس حالت طفلی میں ظاہر

مقابل آپ کے آ جا نور سب — یقیں کرتے تھے جس ساعت گذر سب

وہ ہر اک سرزمیں پر تب ادب سے — سدا رکھتے تھے بس جاہ[2] و طرب[3] سے

کرشمہ دیکھ یہ حضرت کا نادر — ہو حیرت ناک سب رہتے تھے ناظر[4]

جلالت[5] کا دگر احوال مرغوب — لکھا ہے راویوں نے اسطرح خوب

کہ اُس خورشید اوج[6] مکرمت پر — مُعلّےٰ مہر عالی[7] منزلت پر

تھا جس ایام میں طفلی کا عالم — قماش[8] نور میں تھا سرو جس دم

سو اُس ایام میں یکبار ہر روز — یقیں با عظمت و جاہِ دل افروز

فلک سے نور خورشید جہاں کا — مُقرّر آفتاب آسماں کا

اُتر آتا تھا ایک ساعت زمیں پر — تصدق ہو امام العالمیں پر

وہاں خورشید کا وہ نور یکبار — نبیؐ کو اپنے دکھلاتا تھا انوار

بھی اُس ساعت مثال پیرہن ہو — نوادر ایک جامہ زیب تن ہو

یقیں آغوش میں حضرت کو لے تب — سدا ملبوس تن ہوتا تھا وہ سب

پھر آ جاتا مقتبس[1] کر نور اعجاز — فلک پر اُس گھڑی کرتا تھا پرواز

ہمیشہ آفتاب عالم افروز — اسی صورت سے بس آتا تھا ہر روز

نبیؐ سے اقتباس[2] نور کر کر — یقیں جاتا تھا اس ساعت فلک پر

یہی ہر روز تھا معمول اس کا — عجب تھا قاعدہ معقول اس کا

تماشا یہ عجائب سر بسر تھا — جہاں میں اندنوں مشہور تر تھا

غرض حضرت کا وہ جسم منوّر — نہایت تھا گرامی اور انور

مُقرّر آفتاب اوج افلاک — نبیؐ کا دیکھ چہرۂ پاک

یقیں شیدا و عاشق سر بسر تھا — سراپا ایک پروانہ مگر تھا

سو اس باعث زمیں پر آکے ہر روز — فدا ہوتا تھا بر سرور دل افروز

[1] یعنی پوشیدہ [2] یعنی مرتبہ [3] یعنی خوشی [4] یعنی دیکھنے والے [5] یعنی بزرگی [6] یعنی آسمان [7] یعنی بلند مرتبہ [8] یعنی ...

(۹)

سرمد لباس وہ یعنی ... جیسے پیرہن ... قبا ... روشنی ... والا ۱۲

[1] حاصل کرنے والا ۱۲ [2] روشنی حاصل کرنا یعنی آفتاب حضرت کے وجود مبارک سے روشنی حاصل کرتا تھا ۱۲

تجلّی دیکھ نورِ مصطفےٰ کی ‏‏｜ چراغ بارگاہِ کبریا کی
تپش خورشید کی ہوتی تھی زائل ｜ اثر سوزش کا سب ہوتا تھا باطل
مقابل آپ کے جوں گوہرِ نور ｜ جلالت سے یقیں ہوتا تھا معمور
وجودِ مصطفےٰ میں یہ اثر تھا ｜ یہ طفلی کا کرشمہ معتبر تھا

روایت دوسری ہے یہ دل افروز ｜ کہ اس ایّام طفلیت میں ہر روز
معلّا اس جناب مصطفےٰ میں ｜ منوّر بارگاہِ پُرضیا میں
یقیں دو مرغ آ ہوتے تھے حاضر ｜ خجل تھا مہر تاباں اُن سے ظاہر
صفائی سے پر و بال اُن کے معمور ｜ نہایت چاند سے رہتے تھے پُر نور
وے آ نزدیک جھوٹے کے مقرّر ｜ نظر فرما جمالِ مصطفےٰ پر
گریباں کھول اُس ماہِ نو کا ｜ مثالِ دیں چراغ پیش رُو کا
اُتر کر اُس میں بس ہوتے تھے غائب ｜ کرشمہ تھا نبی کا یہ عجائب

لکھا بعضوں نے بھی اس طور نادر ｜ کہ اس صورت سے بس ہر روز ظاہر
ہمیشہ شخص دو ہوتے تھے پیدا ｜ کریں جو ایک نظر سے سب کو شیدا
سو حضرت کے وہ نزدیک یکبار ｜ ہو عاشق ایک ساعت دیکھ دیدار
گریباں کھول پھر حضرت کا اُس دم ｜ مثالِ طفل ہو یکبار باہم
گریباں میں اُتر ہوتے تھے محجوب ｜ یہی تھا قاعدہ ہر روز مرغوب
وے ایک شخص کو کس نے دوبارہ ｜ شمائل میں نہ دیکھا آشکارا
نئے دو شخص باشان عجائب ｜ گریباں میں سدا ہوتے تھے غائب
گریباں سے وہ پھر جاتے کدھر تھے ｜ سبھی اس بھید سے بس بے خبر تھے
عجب حضرت کے یہ نادر تھے آثار ｜ کرامت کے ہویدا تھے یہ اسرار
نہ اس اسرار سے تھا کوئی آگاہ ｜ نہ کس پہ یہ کھلا ہے بھید ناگاہ
کہ وے دو مرغ اور دو شخص نادر ｜ کہاں سے آکے وہاں ہوتے تھے حاضر
گریباں سے گزر پھر کس مکاں کا ｜ سفر کرتے تھے نادر تر کہاں کا

۱ یعنی روشنی ۱۲
۲ یعنی بزرگ
۳ یعنی ترک کرد ۱۲
۴ یعنی روشن
۵ یعنی سبب ...
۶ یعنی چاند ...
۷ یعنی پوشیدہ
۸ یعنی صورت ۱۲
۹ یعنی نشان ۱۲
۱۰ یعنی بزرگی ۱۲
۱۱ یعنی حیران ۱۲
۱۲ العجب یعنی تعجب ۱۲

۱۳ باقی

وہ کیا اسرار اور کیا شہ گذ تھی
غرض سرّ نبیؐ ہیں سب عجائب
نبیؐ کی ذات بس نور خدا ہے
ہزاروں عارف اس دریا میں ہیں غرق
نہ اس دریا کو پایاں اور حد ہے
یہاں دے اس سخن کو اختصاری
یہ ہے عباسؓ سے نادر روایت
کہ جس ایام میں سلطان اکوان
نہایت طفل رشک یاسمیں تھے
سو اک شب کو حلیمہؓ نے تمامی
رکھے ہیں اُن کو بس جھولے میں لاکر
پڑا تھا چاندنی کا اُس گھڑی نور
ردا سے تب گرہ بازو پہ یکبار
کیا ہے دور نے تب اُن کو بیچین
ہوئے ہیں مستعد رونے کی جانب
اُسی دم چاند ایوان فلک سے
لگا جھولے کے گرداگرد پھرنے
لگا ہے کھیلنے ماہ یقیں سے
شہنشاہ جہاں خورشید آفاق
جدھر اُنگلی سے کرتے تھے اشارا
چلا آتا تھا اپنا سر جھکا کر
سرہانے آ کبھی ہوتا تھا تاقب
کبھی دہنے کبھی بائیں طرف وہ

نہ اس اسرار کی کس کو خبر تھی
یہ ہیں اسرار نادر اور غرائب
یقیں دریائے عظمت اور ولا ہے
نہ واقف ہے کوئی ازپائے تا فرق
نہ واقف کوئی جز ذاتِ صمد ہے
کروں دیگر بیاں سے زرنگاری
کہ جو ہیں عم سلطانِ ھدایت
محمد مصطفےٰ دریائے احساں
نزاکت سے سراپا نازنیں تھے
نبیؐ کے سرو قد کو دھو گرامی
گئے پھر کام کو اپنے مقتدر
مہ افلاک سے عالم تھا معمور
پڑی ہے پیچ کھا حضرت کے بستار
یقیں اُس دم وہ سب کے نور عینین
کئے ہیں قصد رونے کا عجائب
اُتر آیا شبستانِ ملک سے
تصدق آپ کو حضرت پہ کرنے
معلےٰ اُس چراغ بزم دیں سے
محمد مصطفےٰ سلطان عشاق
اُدھر ماہِ فلک وہ آشکارا
اشارے پر پھرا کرتا تھا یکسر
کبھی آتا تھا بس پیروں کی جانب
یقیں پھرتا تھا ماہِ پُر شرف وہ

لہ یعنی راستہ
لہ یعنی دوستی و محبت
لہ یعنی نرم
لہ یعنی پروردگار عالم اللہ تعالیٰ
لہ یعنی منقش
لہ یعنی دونوں جہاں

لہ یعنی بہت ۱۲
لہ یعنی آمادہ و ہوشیار
لہ یعنی خلوت خانہ
لہ یعنی مجلس
لہ یعنی زمانہ
لہ یعنی روشن

مقابل آپ کے پھر آ ادب سے
کہ اے خورشیدِ عالم بدرِ کامل[۱]
خدا نے آپ کے باعث جہاں سب
خدا کے آپ دلبر بس یقیں ہیں
کیا ہے آپ نے اب قصد یکبار
ولیکن ایک قطرہ گر زمیں پر
جلے گا اُس گھڑی عرشِ بریں سب
نہ نکلے پھر زمیں پر سبزۂ تر
اسی باعث سے سب اُمت تمھاری
عجب تاثیر یہ رونے کی سب ہے
کرو اس دم نظر رحمت پہ اپنی
وہاں عباسؓ اُس ساعت کھڑے تھے
تب آہٹ چاند نے بس اُنگلی کر غور
غرض اُس سرورِ عالی نشاں کی
نوادر عالمِ طفلی عجب تھا
نہ اس طفلی کا عالم کس بشر نے
مگر نورِ خدا وہ رب کے دلبر
غرض طفلی کا خوش عالم ہے سارا
بھی حق کے مصطفٰے تھے خاص محبوب
پھر اُس طفلی میں محبوبی کے سب طور
بھی جس کا جو شفیق ناز ہووے
پیارے کا کہیں رونا کسے کب
سو اس باعث یقیں جاں آفریں[۸] نے

لگا ہے بولنے جاہ و طرب[۱] سے
ہلال[۲] آسماں نورِ منازل[۳]
کیا پیدا زمیں تا آسماں سب
مُقرر رحمۃ للعالمیں ہیں
کہ رونے سے کریں دیدے گہربار
گرے اس نرگسِ شہلا[۴] سے یکسر
تزلزل[۵] میں یقیں آوے زمیں سب
گیاہ سبز ہووے خاک یکسر
یقیں ہو جاوے مضطر اکباری
نہ بہتر آپ کا روتا یہ اب ہے
شفقت بس کرو اُمت پہ اپنی
یقیں محوِ تماشا ہو رہے تھے
رہا ہے آسماں پہ جا کے فی الفور
حبیبِ[۶] خالقِ ہر دو جہاں کی
منور جلوۂ خوبی سے سب تھا
نہ دیکھا ہے کسی عالی قدر نے
یہ طفلیت عجب رکھتے تھے یکسر
سبھوں کو طفل ہوتا ہے پیارا
خطاب ان کو تھا محبوبی کا مرغوب[۷]
نظر آئے ہیں نادر تر یہ فی الفور
کہو کیا اُس کا پھر انداز ہووے
پسند آتا ہے یک ساعت کھو اب
خداوندِ سماوات[۹] و زمیں نے

۱ہ یعنی خوشی ۱۲
۲ہ یعنی چاند ۱۲
۳ہ یعنی منزلوں ۱۲
۴ہ ایک قسم کی آنکھ ۱۲
۵ہ یعنی زلزلہ ۱۲

باقی ۲

۶ہ یعنی دوست
۷ہ رغبت کی گئی
یعنی پسندیدہ
۸ہ یعنی جان پیدا کرنیوالا اللہ تعالٰے
۹ہ یعنی آسمانوں ۱۲

پیارے کے نہ رکھ رونے کو منظور
کرتا بازی یہ نادر کر دکھاوے
غرض یہ ناز برداری عجب تھی
دُلارے کے عجب اعجاز سب تھے
یقیں تھے مصطفےٰ حق کے پیارے
اُتر کر ماہ[۱] نے بادل نوازی
نہیں یہ طور آخر کچھ عجب ہے
نہ عالم تھا یقیں وہ طفلیت کا
یقیں طفلی میں حضرت کو خدا نے
کیا تھا واقفِ اسرار[۲] نہاں سے
وہ عالم گر تھا طفلیت سے منسوب[۳]
تھے واقف آپ ساری کیفیت سے
یقیں مکشوف اُن پر غیب سب تھا
رکھا نیں کوئی شئے مخفی خدا نے
کہو محبوب سے پردہ کہاں ہے
نوادر اس سخن کے سب ہیں آثار
سوا اس باعث سند لا ایک نادر
کہ اک دن آپ کی خدمت میں عباس رضی
ہوئے ہیں عالمِ طفلی کے سائل
یہ سن حضرت نے تب اُن کی زبانی
کہ اے عم عالمِ طفلی عجب تھا
مجھے حق نے کیا جس روز پیدا
کیا آگاہ بیشک غیب سے سب

دیا ہے چاند کو یکبار دستور
یقیں رونا تماشے میں بھلاوے
پیارے پن کی سرداری عجب تھی
یہ محبوبی کے بیشک ناز سب تھے
پیارے کے عجب تھے ناز سارے
کیا محبوب رب سے آکے بازی
نشاں محبوبیت کا بس یہ سب ہے
مقرر تھا وہ عالم قربیت کا
جناب حضرتِ ربّ العلا نے
رموزِ عالمِ کون[۴] و مکاں سے
دلے سرِّ الٰہی تھے نہ محجوب[۵][۶]
گرامی تر رموز[۷] معرفت سے
تمامی عالمِ لاریب سب تھا
مقرر اس جناب کبریا نے
یقیں معشوق سے کیا شئے نہاں ہے
یہاں لازم ہے اس دم کشفِ[۸] اسرار
تشفی[۹] سب کی بس کرتا ہوں ظاہر
کہ جو بیشک ہیں عم افضل[۱۰] الناس
کہ اُس عالم میں تھا کیا قرب حاصل
کئے ہیں اس طرح گوہر فشانی
بھرا قرب الٰہی سے وہ سب تھا
اُسی ساعت میں بس مجھ کو ہویدا
تمامی عالمِ لاریب سے سب

۱ یعنی چاند ۱۲
۲ یعنی بھیدوں ۱۲
۳ یعنی دونوں جہان
۴ یعنی نسبت دیا گیا
۵ یعنی پوشیدہ ۱۲
۶ بھید یہ جمع ہے

۷ رمز کی
۸ یعنی ظاہر
۹ یعنی ظاہر کرنا بھیدوں کا
۱۰ یعنی دل جمعی کی
۱۱ یعنی بہترین آدمیوں کے

نہ کوئی سرّ حق مجھ سے نہاں تھا　　رموزِ غیب بیشک سب عیاں تھا
ہر اک شے جو زمیں اور آسماں ہیں　　نہاں ہے خلوتِ کون و مکاں ہیں
مقرر اُس سے واقف سر بسر تھا　　تمامی جزو و کُل سے باخبر تھا
یہاں تک جو قلم عرشِ عُلا پر　　یقیں اُس دم جو لکھتا تھا مقرر
ہیں واقف تھا ہر ایک اُس کی رقم سے　　بھی اُس ساعت جو لکھنے ہیں قلم سے
یقیں آوازِ لکھنے کی نوادر　　میرے آ کان میں پڑتی تھی ظاہر
ہیں اُس آہٹ سے اُس کی باخبر تھا　　نہ غافل اُس گھڑی میں سر بسر تھا
بھی جو چرخ بریں پر مہر و ماہ　　جناب حق میں ہر شام و سحر گاہ
یقیں سجدے میں سر رکھ اپنا ظاہر　　خدا کا ذکر جو کرتے تھے نادر
ہیں آواز انکا تب کرتا تھا در گوش　　نہیں تھا اس گھڑی میں طفل بیہوش
بھی جس شب ہیں مجھے حق نے جہاں میں　　کیا پیدا مقرر جس زماں میں
اُسی ساعت خدائے بحر و بر نے　　مقرر خالقِ جن و بشر نے
کیا ایک کوہ پیدا ہر فلک پر　　وے ساتوں کوہ با عظمت مقرر
بلندی اور وسعت میں نہایت　　نہیں رکھتے ہیں بیشک حدّ و غایت
فرشتے اُس پہ کر پیدا اُسی دم　　کیا معمور سارے کوہ اعظم
سوا یہ حق کے تعداد اُن کی تکبیر　　نہیں معلوم ہے کس کو مقرر
قیامت تک اسی صورت سے ظاہر　　بھی صلوات سب پڑھتے ہیں نادر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ
وَفِی الْمَلَاۗءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ

ثواب اس کا میری اُمت کو بخشتے　　تمامی تابعِ ملت کو بخشتے
غرض وہ کوہ اس دم سر بسر سب　　میرے آتے تھے اس ساعت نظر سب
بھی آواز ہر فرشتے کی تمامی　　یقیں سنتا تھا اِن کانوں سے نامی
غرض یہ طفلیت کا کیا بیاں ہے　　نبی کی کیا بزرگی کا نشاں ہے

محبو کھولو اس دم دیدۂ ہوش / یہ عظمت کا بیاں کر اس گھڑی گوش
کہو کیا شان ہے یہ مصطفیٰ کی / حبیب خاص محبوبِ خدا کی
کہ جو طفلی میں تھا یہ کشف نادر / بیاں عرفان کا تھا بس یہ ظاہر
کہو پھر جس گھڑی سلطانِ عالم / مُعلّا کاشف اسرار اعظم
سریرِ جاہ و عزت کے ہو مالک / نبوت کے کیے ہیں طے ممالک
کمالات کے پھر اس ہنگام میں تب / کہ جو مہبط یقیں ہیں وحی کے سب
کہو کس شے سے وہ واقف نہیں ہو / رہے ہیں بے خبر کس کام سے او
یقیں جو عرش اعظم پر گئے ہیں / مکان و لامکاں سب طے کیے ہیں
پھر اُن کا کشف غالب کس قدر تھا / نبیؐ سے کیا کہو محجوب تر تھا
یہاں ادراک کی کب ہے رسائی / جو پاوے مصطفیٰ سے آشنائی
نہ کام آوے یہاں اب خود فروشی / مکاں یہ دیکھ بہتر ہے خموشی
خموشی اب یہاں منظور تر دیکھ / مقام انکساری سر بسر دیکھ
کروں اس مجلس پنجم کو آخر / ہزاروں تحفۂ صلوات فاخر
جناب مصطفیٰ میں بھیج انجام / سخن کو بس کروں خوبی سے انجام
محبو با محبت از سرِ ہوش / کرو صلوات سے سینوں کو پُر جوش
پڑھو صلوات بجد مصطفیٰ پر / اور اُن کی آل پاک باصفا پر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

چھٹی مجلس

قلم نے دیکھ نادر شعلۂ نور / رکھا اس کاغذ پہ اپنا فرق مشکور
چلا ہے مجلس ششم میں کھا جوش / دکھاوے تا جہاں کو چشمۂ نوش
یہاں ایک موج زن بحر کرم ہے / رواں تا حشر دریائے قدم ہے

[حاشیہ]
۱ یعنی جس گھڑی ۲ یعنی بردگی ۳ یعنی معرفت ۴ یعنی ظاہر کرنیوالا ۵ یعنی تخت ۶ جمع ہے ملک کی ۷ یعنی جگہ اترنے کی ۸ یعنی پوشیدہ چھپا ہوا ۹ یعنی عاجزی
۱۰ یعنی عمدہ ۱۱ یعنی برگزیدہ ۱۲ یعنی سر ۱۳ یعنی پسندیدہ ۱۴ یعنی میٹھا خوش مزہ ۱۵ یعنی آب حیات زندگی کا پانی ۱۶ یعنی قدیم ہمیشہ ہونا ۱۲

ملایک تشنہ لب ہو صرف آویں
اسی دریا سے جام فیض پاویں

نبوت کا لکھوں اب حال نادر
کروں اجلال سب حضرت کے ظاہر

لکھا ہے اس طرح سے ناقلوں نے
سبھی اہلِ سِیَر روشن دلوں نے

کہ حق نے اس امام الانبیا کو
رسولِ انس و جاں خیر الورا کو

کیا مبعوث عالم پر تمامی
کریں تا انس و جاں اُن کی غلامی

ہدایت پاوے حضرت سے جہاں سب
خلائق عام جو ہیں انس و جاں سب

نبی جو ہو گئے مبعوث یکسر
نہیں تھا عام بعث اُن کا مقرر

فقط ہر قوم کے وے پیشوا تھے
نہ سارے خلق کے وے رہنما تھے

نہ جنوں کو کیا دعوت کسی نے
نہ پایا بعث ایسا کس نبی نے

وے سلطان رُسل شاہِ غالب
جو ہیں مہرِ مشارق اور مغارب

خلائق پر ہے بعث اُن کا یقیں عام
نبی سب کے ہیں حضرت ماہ اسلام

بنی آدم جہاں تک بس سبھی ہیں
سبھوں کے خاتم رُسل نبی ہیں

بھی جنوں کو کئے حضرت نے دعوت
ہیں جن حضرت کے تابع اور اُمت

ہوئے جو انبیا اور مرسلیں سب
مبشر آپ کے ہیں وے یقیں سب

سو اس باعث ہوئی حجت یہ قاطع
ہوئے ختم النبی یہ مہر ساطع

کواکب کا ہوا ہے نور مفقود
یہ ہیں خورشید عالم صاحبِ جود

روایت اس طرح سے معنوی ہے
ہر اک اسناد سے روشن قوی ہے

کہ جس دم سرورِ دیں شاہ عالم
محمد اشرفِ اولادِ آدم

ہوئے پیدا جہاں میں باکمالات
درخشاں جن سے ہے اوجِ جلالت

ملک کو اس گھڑی جاں آفریں کا
ہوا فرمان ربّ العالمیں کا

کہ جا کر اُس گھڑی روئے زمیں پر
وہاں دہلیز ختم المرسلیں پر

نگہبانی کریں سلطانِ دیں کی
چراغِ خانۂ علم و یقیں کی

ملک فرمان حق سے ہو کے مامور
زمیں پر آئے ہیں با فرّ موفور

۱۲ باقی

نگہبانی کا عہدہ دیے گئے دائم
ہوئے جب ہفت سالہ شاہِ آفاق
ہوا فرمان اسرافیل کو تب
میرا محبوب وہ مشکیں کلالہ
قد اُس کا نونہالِ باغ دیں ہے
جبیں اُس کی منوّر با جلالت
تو اُس محبوب کی خدمت میں جا کر
تو اسرافیل سن یہ حکم رب کا
رہے خدمت میں اُس نور الہدیٰ کی
ہمیشہ ہو مرافق اور ملازم
حضر میں اور سفر میں ساتھ تھے وہ
اسی صورت سے لے خدمت کا پیشہ
دکھا کر چہرۂ انور نبیؐ کو
کبھی لب کھول بالحن طرب خیز
اسی صورت سے تھے ہمدم نبیؐ کے
ہوئی جب عمر اُس فریادرس کی
وہ بیشک کامرانی کا تھا عالم
شکر لب سبزی خط سے تھے اخضر
خمیدہ تھے دو ابرو صرف جوں قوس
گلِ رخسارِ شمعِ بزمِ لاہوت
ہوا فرمان تب روح الامیں کو
کہ اُس محبوب کی خدمت میں جا کر
یہ سن جبرئیل تب حکمِ الٰہی

رہے خدمت میں آنحضرت کے قائم
محمد مصطفےٰ محبوبِ خلاق
کہ اے دربارِ اعلیٰ کے مقرب
ہوا ہے اس گھڑی بس ہفت سالہ
گلِ رخسار شمعِ آفریں ہے
ہے روشن مطلعِ مہرِ رسالت
سدا محفوظ رہ نت فیض پا کر
زمیں پر آئے شیوہ لے ادب کا
چراغِ بحر و برِ بدرالدجیٰ کی
حضوری میں رہے ہیں دل سے قائم
نگہباں آپ کے دن رات تھے وہ
تھے غائب از نظر حاضر ہمیشہ
یقیں کرتے تھے وہ خوش تر نبیؐ کو
سخن سے لب کو کرتے تھے شکر ریز
تھے دائم شاغل و محرم نبیؐ کے
مقرر جس گھڑی پندرہ برس کی
طلوعِ نوجوانی کا تھا عالم
تھے رشکِ سبزۂ دریائے کوثر
فدا تھے جس پہ سب محرابِ فردوس
خمار آلودہ نرگس جامِ جبروت
نگہبانِ درِ عرشِ بریں کو
رہے خادم ہوا اپنا سر جھکا کر
ہوئے ہیں جا کر عظمت پناہی

له یعنی زلف سے یعنی طریقہ ... یعنی اندھیری رات کے چاند ... یعنی رفاقت کرنیوالے ... ہمراہی ساتھی ... یعنی موجودگی ... یعنی آواز خوشی دار اُٹھانیوالی ... مجاز یعنی واضح ... وہ ... یعنی شکارشہ مقصد ... یعنی ... عالم عظمت و ... جلال ...

رہے ہیں خادمِ درگاہ ہو کر
ہمیشہ فدویت سے باصد اخلاص
خفی قرباں تھے حضرت پہ ہمیشہ
و لے ظاہر کئے نیں اپنا احوال
تعالی اللہ یہ کیا ہے شانِ حضرت
ادا اُس ذات کی کس سے ثنا ہو
یقیں حضرت وہ محبوبِ خدا تھے
وہاں جبریلؑ کے کیا ہیں تعشق
یہ ایک موتی گراں قیمت بہا ہیں
ہیں غواصِ معانی اس کے ناقل
کہ ایک دن بارگاہِ مصطفےٰ میں
ہوئے روح الامیں مور و د ناگاہ
وہیں جبریلؑ نے تب مصطفےٰ کا
لگے رکھنے کو اپنی چشم تر پر
سو اُس دم اُس امام المرسلیں نے
نظر کر اُس کا یہ ذوق و تعشق
کہے اُن سے ردا بوسی یہ کیا ہے
کہے جبریلؑ نے اے ذاتِ وہاج
نہ پوچھو مجھ سے تم اس ذوق کا حال
ہیں میکائیلؑ حاضر بس یہاں اب
تو حضرت نے طرف ان کے نظر کر
سو میکائیلؑ نے اُس دم ادب سے
کہ اے نورِ سوادِ چشم جبریلؑ

نگہبانِ رسولؐ اللہ ہو کر
مقامِ قرب سے باہمرہٗ خاص
بلاگرداں تھے حضرت پہ ہمیشہ
رہے مخفی ہو خادم تا چہل سال
تھے جبریل امیں قربانِ حضرت
صفت خورشید کی ذرّے سے کیا ہو
چراغِ بارگاہِ کبریا تھے
نہیں اس نور کو کس سے تعلق
ہے حضرت کی جلالت اور ثنا میں
کہ ہو سننے سے جس کے فیض حاصل
جنابِ حضرتِ شمس الہدےٰ میں
تھے میکائیلؑ بھی اُس روز ہمراہ
اُٹھا کر گوشۂ دامن ردا کا
سوادِ دیدۂ عالی قدر پر
حبیبِ خاص رب العالمیں نے
نہایت چاپلوسی اور تملق
کہو اس ذوق کا کیا ماجرا ہے
تمامی قدسیوں کے دُرّۃ التاج
رموزِ عاشقی اور شوق کا حال
سنو اُن کی زبانی یہ بیاں اب
لگے ہیں پوچھنے یہ راز یکسر
کہے ہیں اس طرح محبوبِ رب سے
معلّے گوہرِ دریائے تجمیلؑ

۱؎ یعنی چاپلوس پر
۲؎ یعنی علاقہ و نسبت
۳؎ یعنی قیمت ہم
۴؎ یعنی غوطہ زن
۵؎ یعنی بہیرا ۱۲
۶؎ یعنی طرح
آفتاب ہدایت کے

باقی

۷؎ یعنی چادر ۱۲
۸؎ یعنی سیاہی ۱۲
۹؎ یعنی نرمی و خوشامد ۱۲
۱۰؎ یعنی مزہ ۱۲
۱۱؎ یعنی روشنی
۱۲؎ یعنی تجلی ۱۲

یہ جبرئیل آج درگاہِ احد میں
ہو پروانے لقائے احمدی کے
رکھ اس دلبر کا بس شوق غالب
سو حق نے اُن پہ رحمت کی نظر کر
دیا ہے رخصتِ دیدارِ حضرت
سو اس باعث یہ بیتابی ہے اُنکی
دلش چوں بے رخت جز خوں نہ گردد
یہ کیا ہے حسن شاہِ لی مع اللہ
یہ حالت تھی جہاں اہلِ فلک کی
وہاں پھر کیا بشر کی حاضری ہے
علی ہے پر معاصی قبضۂ خاک
دگر حضرت کے جاہ و قربت میں
روایت اس طرح جبرئیل سے ہے
کہ جس دم اُس خدائے ذوالمنن نے
کیا اس طور سے خواہش ہو پیدا
کیا کافور جنت سے یقیں تب
سو اس باعث سدا کافور تر سے
وہ تن میں اپنے خنکی ہر گھڑی دیکھ
نہ واقف تھا میں اس سرِ نہاں سے
کہ کس باعث خدا نے مجھ کو پُر نور
نہاں اس بھید میں اسرار کیا ہے
غرض آئی ہے جب معراج کی شب
کہ جا محبوب کی خدمت میں اسدم

جنابِ لا اُبالی صمد میں
جمالِ بادشاہ سرمدی کے
ہوئے رخصت طلب شتر مراتب
عنایت سے نوازش سر بسر کر
شہودِ مظہرِ انوارِ حضرت
حضوری سے فرح یابی ہے اُن کی
فدائے روئے پاکت چوں نہ گردد
یہ کیا ہے نورِ پاکِ اللہ اللہ
یہ بیتابی و غم خواری مَلک کی
ثنا گوئی کی کس میں یاوری ہے
چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک
مکرم جلوۂ محبوبیت میں
مکرم حاملِ تنزیل سے ہے
فرازِ خیمۂ ارکانِ کُن نے
کرے اپنے کرم سے مجھ کو پیدا
مجسّم جسم میرا سر بسر سب
خنک تھا جسم میرا اس اثر سے
بدن کی یہ طراوت پروری دیکھ
رموزِ کردگارِ دو جہاں سے
یہ بخشا ہے خنک تر جسم کافور
نہ بے حکمت مجسّم تن ہوا ہے
ہوا فرمان مجکو سر بسر تب
نہایت با جلال و شانِ اعظم

۱ه یعنی [illegible]
۲ه یعنی ہمیشہ کی
۳ه یعنی حاضر ہونا دیکھنا
۴ه یعنی خوشی پایا
۵ه جب دل اُس کا تیرے دیدار سے سوا خون کے نہ ہووے ایسی کیونکر آوے
۶ه یعنی چہرۂ پاک پر قربان ہووے
۷ه اشارہ ہے طرف [illegible]
۸ه یعنی نصرت پایا

۹ه نبی صلعم نے واسطے میرے ساتھ رکھا
[illegible] ایک وقت [illegible]
۱۰ه یعنی تھا [illegible]
۱۱ه یعنی قرآن مجید
۱۲ه یعنی ٹھنڈک
۱۳ه یعنی بھید ولی
۱۴ه یعنی بدن
۱۵ه یعنی [illegible]

لیا بُراق کی اس دم سواری
دکھا سیر اُس کو اب عرشِ عُلا کی
ولے وہ اس گھڑی با عیش و راحت
اُسے بیدار با آہستگی کر
نہ ہووے وہ شکر خوابی کا عالم
یہ سُن میں اس طرح حکمِ الٰہی
سو دیکھا آپ کو بر بسترِ خواب
خمار آلود تھیں چشمِ جہاں بیں
یقیں وہ خوابِ راحت اس گھڑی دیکھ
ہوا حیرت زدہ میں سخت فی الفور
اُسی دم سوچ یہ تدبیر نادر
قدم کے پاس آ حضرت کے فی الحال
بصد آہستگی با عزت و فر
وہ رُخساروں کی خنکی کا اثر جب
طراوت سے تب اس کی ایکباری
ہوئی مرفوع از چشمانِ حق بیں
اسی ساعت تب اُس محبوبِ رب نے
بصد عیش و طرب با فرِ مسعود
طراوت سے میرے رخسار کی تب
کھلا اُس رات سے یہ بھید نادر
اسی شب کے لئے کافور تر سے
کہ تا حضرت کو میں معراج کی شب
کروں بیدار با آرام و عشرت

بچھا اس کو بفرشِ نامداری
مکرم اس ہیرے خلوت سرا کی
تھے نائم برسرِ استراحت
ملالت سے نہ ہوئے تا مکدر
مبدل با گرانی کچھ ہے اس دم
ہوا ہوں جانبِ محبوب راہی
ہیں اس صورت سے مشغول شکر خواب
عجب تھے دام نرگس جعد نسریں
تنِ نازک بفرشِ دلبری دیکھ
کروں بیدار با آرام کس طور
بدن اپنا خنک تر دیکھ ظاہر
کفِ پا پر رکھ اپنا اس گھڑی گال
لگا رخسار ملنے تب قدم پر
کفِ پا پر ہوا ہے کارگر جب
بہ نرمی خواب کی نادر خماری
ملالت کچھ نہ پائے سرورِ دیں
بہارِ گلشنِ جاہ و طرب نے
کئے ہیں باز چشمِ خواب آلود
ہوئے بیدار بیشک دلبرِ رب
بنایا حق نے میرا جسم ظاہر
مجسم خنکیِ عالی قدر سے
قدم پر آپ کے رخسار مل سب
نہ پاوے طبعِ نازک کچھ کدورت

گرانی اُس مزاج نازنیں پر
نہ واقع ہووے اس ماہِ مبیں پر

اسی باعث یقیں کافور سے ہیں
مجسم بس ہوا اُس نور سے میں

غرض کھول اب یہاں سب دیدۂ ہوش
کرو دور اب خمارِ خواب خرگوش

یہ دیکھو آپ کے اعزاز و تکریم
یہ کیا ہے ناز برداری و تعظیم

سبب سے جن کے پاکر جسم کافور
ہوئے جبریلؑ اس صورت سے مامور

کہ رکھ رخسار حضرت کے قدم پر
عذارِ پاک پائے محترم پر

کریں بیدار اُس دلدار رب کو
حبیب بےنگوں عالی نسب کو

عجب حرمت کے یہ نادر ہیں آثار
عجب اعزاز کے ظاہر ہیں اسرار

یہ ہیں توقیر سب معشوقیت کے
مکرم طور ہیں محبوبیت کے

نوادر تر وہ محبوب خدا تھے
سدا جبریلؑ اُن کے خاکپا تھے

عجب یہ دلبری کا شانِ اعظم
ہوا ختم اُن پہ با قرب مکرم

غرض حضرت کے اس جاہ و شرف کا
بیاں اُس راز دار مَن عَرَف کا

ادا ہرگز نہ ہووے کس سے ہر چند
زباں ہے انکساری سے یہاں بند

نبوت کا لکھوں اب حال ششمہ
کہ ہے نادر جلالت کا کرشمہ

کہ جب عمر گرامی شاہ دیں کی
مبارک اُس سراج الاولیں کی

درازی اور تقریب کر سے حاصل
جب آ چالیس تک پہنچی ہے کامل

سو پایا عالمِ خوبی نے اتمام
نزولِ وحی کے پہنچے ہیں ایام

کھلے ہیں اس گھڑی در آسماں کے
ہوئے اقبال یاور سب جہاں کے

ہدایت کے ہوئے ہیں باب مفتوح
عنایت کے ہوئے اسباب مشروح

ہوئے خوش عالم ارواح سارے
دیئے ہیں کھول رحمت کے فوارے

خوشی حاصل ہوئی مُلک و ملک میں
ہوئی موردِ رحمت نہ فلک میں

سوا اس ایام میں سلطان عالم
حبیب حق امام جن و آدم

عبادت کے لئے جب گھر سے باہر
بیاباں کی طرف جاتے تھے ظاہر

۱ یعنی روشن ۲ یعنی عزت ۳ یعنی بزرگی ۴ [illegible] ۵ یعنی رخسارہ ۶ یعنی بزرگ [illegible]

۹ چراغ اولین کے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ [illegible] ۱۰ یعنی دروازہ [illegible]

سو وہ بھی سر جھکا شاخ و شجر سب
جو اہر کرنثار یکبار لب سے
سلام علیک یا بدر الکمالت
یہ سن آواز اُن ساروں کا نادر
دگر لکھتے ہیں اس صورت سے احوال
کہ جب عمر شریف صاحب گنج
سو اُس ایام میں حضرت کے در گوش
صدا آتی تھی بیشک غیب سے وہ
یہ سن ہیبت بھری نادر صدا تب
بس اس سے امتیاز روح پاکر
اسی صورت سے با اعزاز و اجلال
تب اُس دم اُس امام الانبیا کے
نظر آنے لگا ہے جلوۂ نور
تماشا دیکھ اس نور ازل کا
منور اُس سے نت ہوتا تھا خاطر
بصارت کو تھی اُس سے روشنائی
غرض جب دور جاہِ احمدی کا
قریب آیا ہے با فر و جلالت
سو اُس ایام میں وہ رب کے محبوب
رہے خلوت میں جا کوہِ حرا پر
نبی کے بس وہ خلوت کا مکاں تھا
تھا اُس کوہِ حرا میں اک عجب غار
لگے ہیں کرنے کو وحدت کی وہاں سیر

بیاباں کوہ و انہار و حجر سب
یہی کہتے تھے تعظیم و ادب سے
سلام علیک یا شمس الرسالت
یقیں ہوتے تھے حضرت شاد خاطر
کہ ظاہر جس میں ہیں حضرت کے اجلال
ہوئی ہے متصل تا بیست او رپنج
صدا پڑتی تھی اک سرمایۂ ہوش
مقرر عالم لاریب سے وہ
حبیب حق رسولِ کبریا تب
سدا دل شاد رہتے تھے مقرر
گئے ہیں عمر کے تینتیس جب سال
حبیبِ بارگاہِ کبریا کے
کہ ہو ذرے سے جس کے مہر مستور
شعاع بیچگوں و بے بدل کا
طراوت تن میں آجاتی تھی ظاہر
سدا سینے کو تھی حاصل صفائی
جلوسِ بادشاہِ سرمدی کا
کہ جس سے کفر نے پایا زوالت
چراغ طالب و مصباح مطلوب
مقامِ وحدت و جائے صفا پر
نہ خلوت بلکہ جلوت کا مکاں تھا
وہاں ساکن ہوئے سلطان اسرار
ہوئے ہیں شاغل از حق غافل از غیر

ا؎ یعنی درخت ۱۲
۲؎ یعنی ماہ کامل ۱۲
۳؎ یعنی سورج
۴؎ یعنی رسالت کے سورج
۵؎ یعنی بیشک
۶؎ یعنی آواز ۱۲
۷؎ یعنی عزت ۱۲
۸؎ یعنی بزرگی ۱۲
۹؎ یعنی سورج

۹ باقی

۱۰؎ یعنی پوشیدہ
۱۱؎ یعنی چمکدار ۱۲
۱۲؎ یعنی بینائی ۱۲
۱۳؎ یعنی مرتبہ
۱۴؎ یعنی ہمیشگی
۱۵؎ یعنی زوال ۱۲
۱۶؎ یعنی چراغ
۱۷؎ یعنی مشغول ۱۲

تھی تنہائی سے دل کو آشنائی
تھی یکتائی میں پیدا روشنائی

عجب ہو قلزم وحدت کے غواص
سدا محوِ تفکر ہو بہ اخلاص

لگے کرنے جمع اذکار کے گنج
ہوا اسرارِ حقیقت کے گہر سنج

منور اُس سے کر یکبار دل کو
مجلّے کر سرائے آب و گل کو

ہوئے شاغل الوہیت سے حق کے
عجب اسرارِ ماہیت سے حق کے

تماشا عالمِ وحدت کا سب دیکھ
مقامِ قرب کی خلوت کا سب دیکھ

ہو محرم عالمِ اسرار سے تب
شہودِ جلوۂ انوار سے تب

منور آپ کا بس دل ہوا ہے
نزول وحی کے قابل ہوا ہے

اُٹھا ہے دل سے پردہ غیب کا تب
حجاب اس خلوت لاریب کا سب

ضمیر پاک میں ہر دم اُدھر سے
کشش ہونے لگی ہمدم اُدھر سے

ولے تھا اس گھڑی ہیبت کا عالم
جلال و صولت و رغبت کا عالم

طبیعت پر خشیت زور ور تھی
وہ اُلفت اور اُنسیت بے اثر تھی

اُسی ہنگامۂ آشفتگی میں
اسی مرعوبی و سرگشتگی میں

صدا اک آپڑی ہے کان میں تب
اسی دم جسم کے ارکان میں سب

پڑا الرزہ رسولِ بحر و بر کے
چراغ خانۂ عز و قدر کے

ہوئے ہیں اس گھڑی بیہوش و بیتاب
ہوا زہرہ عجب ہیبت سے بے آب

ہو صولت سے مکدر بے کم و کاست
لگے ہیں دیکھنے اس دم چپ و راست

نہ آیا کوئی نظر تب ہو کے بیہوش
لیے ہیں اس گھڑی ہیبت سے خاموش

نہ تن میں تاب و طاقت کا اثر تھا
عجب دہشت کا عالم جلوہ گر تھا

اسی ساعت صدائے پر جلالت
پڑی پھر کان میں آ با مہابت

مبارک دل تب اس سلطان دیں کا
لگا ہلنے امام المرسلیں کا

سو ہیبت کھا شہِ عالی شرف تب
لگے ہیں دیکھنے بس ہر طرف تب

نہ آئی کس کی صورت تب نظر میں
پڑے ہیں اس گھڑی خوف و خطر میں

۱ھ یعنی دریا
۲ھ یعنی غوطہ لگانے والے
۳ھ جمع ذکر کی
۴ھ یعنی روشن
۵ھ یعنی خدائی
۶ھ یعنی حقیقت
۷ھ یعنی واقف
۸ھ یعنی ضمیر بے شک
۹ھ یعنی دل ۱۲

۱۴

۱ھ یعنی دہشت
۲ھ یعنی دبدبہ
۳ھ یعنی خوف
۴ھ یعنی ہیبت
۵ھ یعنی دہشت
۶ھ جمع رکن کی
۷ھ یعنی خوفناک
۸ھ یعنی بزرگی

زیادہ اس کی ہیبت سے اسی دم ہوئے بیتاب بس سلطانِ عالم
ہوا ہے اس گھڑی یہ خوف غالب کہ بیجاں ہو رہا ہیبت سے قالب
غرض سوم مراتب شاہِ اعجاز نہایت پُر جلالت سُن یک آواز
سو ہو کر خوف سے بیتاب تر تب لگے کرنے کو ہر جانب نظر تب
نظر اُس دم پڑا ایک شخص نادر تن اُس کا تھا عجب پر نور ظاہر
نبی کے پیشتر آ سر بسر وہ چلا حضرت کی جانب کر نظر وہ
عقب میں اس کے سلطانِ زمانہ چلے ہیں اُٹھ وہاں سے بے بہانہ
وہاں سے جلد تر تب وہ رواں ہو صفا مروہ کے آیا درمیاں وو
لگا ہونے کو اس دم طول قامت وے تھا اس کا نورانی جسامت
سر اُس کا تب یکایک پھر زمیں سے لگا ہے اُس گھڑی عرشِ بریں سے
پھر اُس نے پر منوّر کھول یکبار کیا ہے مشرق و مغرب کو پرکار
وے پُر نور تھا شکل و شمائل نمایاں رُخ پہ تھا نورِ فضائل
قدم تھے زرد اس کے بس نہایت نہیں زردی کو تھا کچھ اُسکے غایت
تھے سر سبز اُسکے بیشک بال و پر سب کہ ہوئے پانچ جس سے بے قدر سب
تھا اس کا چہرہ نورانی قمر سے درخشاں آبداری میں گُہر سے
منور تھے عجب جرّاق دنداں خجل تھا جن کے آگے برق خنداں
عجب زلفوں کا تھا بس سرخ تر رنگ کہ مرجاں دیکھ سُرخی جسکی ہو دنگ
تھی گردن پر عجب اک اس کے تحریر فزوں یاقوت سے تھی جسکی توقیر
عجب تھے چشم مکحول اس کے سرست مئے وحدت سے تھے مخمور پیوست
لکھا کلمہ شہادت کا جبیں پر گویا جوں نقش تھا ثابت نگیں پہ
غرض اس ہیبت و شان عُلا سے عجب فرّ و شکوہ بے بہا سے
پڑا ہے جب نظر سلطان دیں کے امام الانبیا و المرسلیں کے
ہوا ہیبت سے حضرت کا عجب طور ہوئی گم تاب و طاقت ان کی فی الفور

۸ باقی

۲ یعنی پیچھے ۱۲ ... یعنی روبرو ... یعنی ... ۱۲ ... یعنی جیسے

زرد رنگ سے یعنی چمک ۱۲ ... یعنی عزت ... یعنی سرگیں ... یعنی پیشانی ۱۲ ... یعنی شان و شوکت ۱۲ ... یعنی خوف ۱۲

وے دل اپنا اس ساعت قوی کر
شکر لب کھول اُس دم با معانی
کہ اے مہ پارۂ خورشید منظر
رہے رحمت تیرے پر بس خدا کی
عجب پُر نور ہے تیرا یہ قامت
نہ دیکھا میں نے اس عظمت سے کسکو
تو ہے کون اور کیا ہے نام تیرا
یہ سُن اُس بندۂ درگاہِ رب نے
کہ اے نورِ شبستانِ جلالت
مقرر میں یقیں روح الامیں ہوں
مجھے بھیجا ہے رب العالمیں نے
سکھاؤں تم کو تا میں علم دیں کا
یہ کہہ جبرئیل نے با فرِّ جلال
نکالے ایک نامہ اپنے پر سے
حریری خط تھا وہ پُر نور و شفاف
بنا تھا گوہر و یاقوت سے وہ
کروں خوشبو کی اُسکے کیا میں اوصاف
سو دے ہاتھوں میں ختم المرسلیں کے
کہے اے غنچۂ باغِ رسالت
پڑھو اس نامۂ عالی قدر کو
کئے اُس شاہ دیں نے تب یہ ارشاد
یہ سُن جبرئیل نے تب شاہ دیں کو
نچوڑے ہیں تنِ نازک کو تب سخت

جلالت و جاہ کی بس پیروی کر
گئے ہیں اس طرح گوہر فشانی
چراغِ بزم خوبی مہر خاور
جنابِ مستطابِ کبریا کی
عجب چہرہ ہے الانور پُر کرامت
جلال و ہیبت و صولت سے کسکو
نوادرِ حسن ہے گلفام تیرا
کہا ہے اس طرح بادۂ ادب نے
چراغ معرفت شمع رسالت
مبانجی تمامی مرسلیں ہوں
خدائے بیچگوں جاں آفریں نے
طریقہ سب ادب کا اور یقیں کا
ادب سے کھول اس ساعت پہ وہاں
کہ تھا پُر نور تر روئے قمر سے
زیادہ برق کے چہرے سے تھا صاف
لکھا تھا خامۂ لاہوت سے وہ
ہوا جس سے معطر قاف تا قاف
محمد صاحبِ تاج و نگیں کے
گُلِ نو بادۂ شاخ جلالت
خطِ یاقوت و قرطاسِ گہر کو
کہ اُمّی ہوں نہیں پڑھنا مجھے یاد
لئے ہیں داب سلطانِ یقیں کو
ہوا افسردہ جسمِ پاک اک لخت

یعنی بزرگی ۱۲
یعنی آفتاب شرف قدر ۱۲
یعنی بزرگ بیٹھک ۱۲
یعنی بزرگی ۱۲
یعنی دبدبہ ۱۲
یعنی عجب ۱۲
یعنی خورشید
یعنی جبرئیل

یعنی فاصلہ ۱۲
یعنی دبدبہ ۱۲
یعنی ریشمی ۱۲
یعنی قدرت الٰہی
یعنی علم
یعنی تر و تازہ بنا
یعنی کاغذ
یعنی بے پڑھا ۱۲

بغل سے چھوڑ کر حضرت کو فی الفور
یہ سُن کر آپ نے پھر اُن کی گفتار
یہ سُن جبریلؑ نے با فرّ و آداب
اسی صورت سے بیٹھک تین نوبت
ہر اک نوبت بعد آداب اُن کو
رکھائے بعد اُس کے باعنایت
غرض سلطان دیں کو تین نوبت
کئی اسرار ہیں بس اس میں مکنوم
سبب پہلا ہے اُس صورت سے نادر
کرے صبر و رضا میں استقامت
نبوّت کی گرانباری میں اُن کو
رہے قوت ہمیشہ تن میں حاصل
کریں اس راہ دیں میں استواری
سبب ہے دوسرا اس طور مرقوم
نظر کر حق تعالےٰ کی جلالت
رہیں بس آخشیت کے مکاں میں
نزولِ وحی کے بارِ گراں کی
تحمل کا نہ تن میں کچھ اثر تھا
سو اس باعث سے جبریلؑ امیں نے
اقامت سے نبیؐ کو کر کے دلشاد
سبب ہے تیسرا مرقوم اس طور
نظر کر ان کی عظمت اور جسامت
کیا ہے خوف نے آکر مکاں تب

اشارت پھر کئے پڑھنے کو اس طور
کئے ہیں بس اسی صورت سے تکرار
لئے ہیں سخت محکم آپ کو تاب
ہوئی آپس میں بس تکرار و حجت
لئے روح الامیں نے داب اُن کو
نبیؐ کو سورۂ اِقرأ کی آیت
کئے جبریل نے ضم باعنایت
کروں بعضی روایت اُن سے مرقوم
کہ اس سلطانِ دیں کا جسم طاہر
شکیبائی سے ہووے پُر کرامت
یقیں اس امر دشواری میں اُن کو
نہ ہوویں امر میں دعوت کے کاہل
تنِ نازک کو حاصل ہو قراری
کہ حضرت شاہِ دیں سلطان معصوم[55]
بزرگی اور عظمت[56] اور مہابت[57]
تھے غالب خوف و ہیبت جسم و جانیز
ثقالت[60] دیکھ عظمت کے نشاں کی
نہایت قلب[61] خاشع[62] سربسر تھا
مقرب بندۂ جاں آفریں نے
کئے ہیں تاب روحانی سے امداد
کہ حضرت کے مبارک دل میں فی الفور
عجائب دیکھ کر یہ شکل و قامت
تھا واقع رعب[15] و ہیبت کا نشاں تب

۵۵ یعنی بے گناہ ۵۶ یعنی بزرگی ۵۷ یعنی دبدبہ ۵۸ یعنی خوف ۵۹ یعنی گرانی ۶۰ یعنی بھاری پن ۶۱ یعنی دل ۶۲ یعنی عاجز

جب اس آئینۂ دل میں دوئی کا
سو کر جبرئیل نے وحشت سبھی دور
سبب چوتھا یہ ہے مرقوم نادر
نبیؐ کے نور اقدس سے ازل میں
تعلق دل سے رکھتے تھے نہایت
سو اس دن وہ جمال بے بدل دیکھ
سو کھایا پھر دل نے اُن کے تب جوش
جہاں ہوتی ہے کامل آشنائی
غرض جبریلؑ نے شاہ جہاں کو
پڑھا وہ آیت قدسی ہدایت
قدم پھر اپنا مارے ہیں زمیں پر
مصفا آب حیواں سے تھا روشن
حلاوت اور مزہ میں بے بدل تھا
سو دے جبریلؑ نے حضرت کو ترغیب
پھر حضرت کو وضو کروا بہ تعجیل
نبیؐ نے اُن کے پیچھے اقتدا کر
کہے جبریل نے پھر مصطفےٰ سے
کہ اے سلطان دیں یہ راہ دیں ہے
یہ پایہ دین کا ہے بس قوی تر
شروع دیں میں دو رکعت بہ نامی
پھر اس بعد از نماز پنج گانہ
لکھا ہے یوں کہ اس سلطان دیں کو
نماز اور یہ وضو باعز و تکریم

غبار آیا ہے بس مانو توئی کا
کئے ہیں اک دلی سے اُن کو مسرور
کہ جبرئیل امیں گردوں کے شاطر
مقام قدس وجائے بے خلل میں
تعشق کو نہیں تھا اُن کے غایت
لباس حسن میں نور ازل دیکھ
ہوئے فرط محبت سے ہم آغوش
وہاں اُلفت سے ہے یہ روشنائی
رموز آگاہ اسرار نہاں کو
کئے تعلیم اس دم باعنایت
نکل آیا وہاں سے چشمۂ تر
ہو جس سے روح کا سیراب گلشن
گویا سرچشمۂ فیض ازل تھا
کئے ہیں تب وضو بر حسب ترتیب
ہوئے ہیں پیشوا ایک بار جبریل
پڑھے ہیں رکعتیں اس دم ادا کر
تمامی انبیا کے پیشوا سے
طریق اسلام کا یہ بس یقیں ہے
رہو اس کی ہمیشہ پیروی کر
ہوئی ہیں فرض اس دیں میں گرامی
ہوئے ہیں فرض حق یہ جاودانہ
چراغ بحر و بر ماہ یقیں کو
کئے ہیں دو مراتب آ کے تعلیم

۱ یعنی ہم اور تو ۱۲
۲ یعنی خوش ۱۲
۳ یعنی آسمان
۴ یعنی سیر کرنیوالا
۵ یعنی پاک ۱۲
۶ یعنی بہت
۷ یعنی چھپے ہوئے اسرار کے
۸ یعنی بھیدوں
۹ یعنی پاک ۱۲
۱۰ یعنی تازہ ۱۲
۱۱ یعنی سرعت
۱۲ یعنی پیروی ۱۲
۱۳ یعنی دو
۱۴ یعنی سرور دنیا و
۱۵ یعنی جنگل و دریا
۱۶ یعنی عزت و بزرگی ۱۲

روایت اس طرح ہے علی سے — امیر المومنین حق کے ولی سے

کہ حضرت کے قریب بعثت یک روز — کہ تھا وہ روز رشک راحت افروز

ہوئے جبریلؑ نازل آسماں سے — جناب کردگار دو جہاں سے

سوار اُس دم تھے اک تخت بریں پر — جلال و جاہ سے آئے زمیں پر

منور تخت زیبا وہ عجب تھا — مکلّل گوہر اعلےٰ سے سب تھا

تھے پائے اُس کے روپے کے نوادر — زیادہ برق سے روشن تھے ظاہر

سوا اس کے زر خالص تھا سارا — تھا خوبی میں قمر سے عالم آرا

لگے اُس میں جواہر سب عجب تھے — زمرّد پاچ اور یاقوت سب تھے

ملک اُس تخت کے چوگرد یکسر — تھے بس ستر ہزار اُس دم مقرر

کہ تا حضرت کو با فوج ملائک — سکھاویں راہ دیں کے سب مناسک

اسی شان وجلالت سے تب آکر — یقیں اُترے ہیں بطحے کی زمیں پر

سلام و امن کے تحفے کو لا سات — بجا لائے سبھی رسم تحیات

کہے حضرت سے اے شاہ کرامت — معلّے گوہر بحر امامت

اٹھو اور دیکھ لو سب دیں کے ارکاں — کہ تا کہ جس سے ہے ایوان ایماں

یہ کہہ جبریلؑ نے اُس دم زمیں پر — نکالے ایک چشمہ مار کر پر

بہشتی تھا عجب چشمہ وہ طاہر — مصفّا اور تھا پُر نور ظاہر

اُسی پانی سے پھر ترتیب سے سات — سبھی دھوئے ہیں اعضا تین مرات

بھی اُس پانی سے حضرت کو بہ تعظیم — وضو کروا کے ترتیب تعلیم

سو حاصل کر وضو سے تب فراغت — کہے اے گوہر کان بلاغت

وضو یہ باعث دفع ضرر ہے — گناہوں کا کفارہ سر بسر ہے

جو کوئی داخل ہو امت میں تمہاری — شریعت اور ملت میں تمہاری

کرے گا گر وضو کامل اسی طور — بجا لا اُس کے ارکاں از رہ غور

تو حق اُس کے گناہاں سر بسر تب — جو ہوں ظاہر و باطن پُر خطر سب

۱ یعنی مصفا ۱۲
۲ یعنی جڑا ہوا ۱۲
۳ یعنی بلند ۱۲
۴ یعنی بجلی
۵ یعنی چاند
۶ یعنی پانچ
جڑاؤ کیا ہوا ہے
یعنی چاند کے

۶ باقی

قسم کا نایاب زمرد ہے
۸ یعنی راستے ۱۲
۹ یعنی سلام کرنا
۱۰ یعنی محل ۱۲
۱۱ یعنی مرتبہ ۱۲
۱۲ یعنی تیز بیانی ۱۲
۱۳ یعنی مذہب ۱۲

کرے گا سب عفو[1] اپنے کرم سے
بھی ہووے جس گھڑی قائم قیامت
عتاب[2] و قہر سے محفوظ ہو کر
نماز اس دم پڑھے فوج ملک سات
غرض یہ دین عجب ہے شاہِ دیں کا
عجب اس دین کی نعمت سر بسر ہیں
غرض جس دم نبوّت کا کھلا باب[5]
سو اس ایام میں سلطان دیں کے
نظر کر معجزاتِ باہرہ[7] سب
نصیبہ خیر تھا جن کا ازل سے
مقرر وہ سبھی اہلِ[9] بصائر
سبھی راہِ خدا میں دل قوی کر
سعادت جان اپنی راہ دیں میں
ہوئے فدوی بارگاہ مصطفےٰ کے
کئے تسلیم اپنا مال و جاں سب
رہے ثابت قدم حق کی رضا میں
تھا محکم سب سے بس ایمان اُن کا
وے ہیں اصحاب بیشک مصطفےٰ کے
مکمّل سب سے ہیں علی وے دیندار
خصوصاً چار اصحاب گرامی
ستون[14] دین ہیں بیشک وے اظہر
بیاں اُن کا سبھی مشہور تر ہے
بھی حضرت کی کی نبوّت اور غزا[16] کا

رہے وہ پاک ہو سر تا قدم سے
رکھے گا آگ سے اس کو سلامت
رہے جنّت میں وہ محفوظ ہو کر
پڑھے تکبیر سے سب تا تحیات
محمد مصطفےٰ ماہِ یقیں کا
فوائد[4] کے عجب اس میں اثر ہیں
رسالت کے ہوئے موجود اسباب[6]
امام الاولین و الآخریں کے
کہ جو آیات حق ہیں قاہرہ[8] سب
جنابِ کردگارِ لم یزل سے
کر اپنے باز تب چشمِ ضمائر[10]
یقین و صدق کی سب پیروی کر
رضامندی ربّ العالمیں میں
جنابِ حضرتِ خیر الورا[11] کے
دیئے ہیں چھوڑ اپنا خانماں[12] سب
ہوئے ہیں بس فدا راہِ خدا میں
ہے شاہد شاں میں قرآن اُن کا
حبیبِ حق امام الانبیا کے
سبھی قوم مہاجر[13] اور انصار
رسول اللہ کے احباب نامی
ابو بکر و عمر رضہ عثمان رضہ و حیدر رضہ
سبھوں کی جانفشانی بس نشر[15] ہے
بھی دعوت اور معراج علا[17] کا

۱ یعنی معاف ۲ یعنی غصہ ۳ یعنی جوش ۴ یعنی فائدے ۵ یعنی دروازہ ۶ یعنی ساماں ۷ یعنی روشن ۸ یعنی زبردست قوی ۹ یعنی عقلمند روشن دل لوگ ۱۰ جمع ضمیر کی یعنی دل ۱۱ بہتر خلق کے یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲

۱۲ یعنی گھر دار ۱۳ یعنی [illegible] اور وہ اصحاب جو مکہ معظمہ سے حضرت کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کئے اور انصار وہ اصحاب جو مدینہ کے [illegible] حضرت کی مدد کئے ۱۵ یعنی مشہور ۱۶ یعنی جنگ ۱۷ یعنی بلند ۱۲

سبھی احوال وہ مشہور تر ہیں
سو اس باعث لکھا نہیں کچھ وہ احوال
جمع کر معجزات قاہرہ سب
ہر اک مجلس میں رکھ جوں مشعلِ نور
کہ ہو سننے سے جس کے دل قوی تر
لکھوں حضرت کے اب اجلالِ پُر ذوق
لکھیں ہیں اس طرح سے ناقلوں نے
کہ جو پیدا ہوئے ہیں ہر زماں میں
بزرگی دے سبھوں کو حق نے اوّل
پھر اُن کی شان و عزت کے موافق
عطا کر معجزوں کی سب کو قدرت
ہر اک شئے سے ہر ایک کو دے بلندی
ہر اک اشیاء پہ تھے ہر ایک قادر
چلایا نوحؑ کا پانی پہ فرماں
خلیل اللہ پر کر آگ گلزار
عصا قدرت کا دے موسیٰ کے بس ہات
دکھا کر معجزہ صالح کا نادر
سلیماںؑ کو بھی دے فرمانروائی
کر عیسیٰ پر بھی بابِ فضل مفتوح
اسی صورت سے ہر اک کا دکھا دور
ہر ایک مخصوص رکھتے تھے نشاں ایک
ولے حق نے امام المرسلیں کو
عطا کر رتبہ اعلےٰ سبھوں سے

بزرگی کے دلائل سر بسر ہیں
یہاں ہے بس کیا موقوف اقوال
نبوّت کے دلائل باہرہ سب
نئے ڈھب سے کیا ہر ایک کو معمور
حجت کی رہیں سب پیروی پر
کہ جو ہیں انبیا کی شان سے فوق
سبھی اہلِ صفا روشن دلوں نے
نبیؐ اکمل و مرسل جہاں میں
کیا بعضوں سے پھر بعضوں کو افضل
بزرگی اور عظمت کے موافق
دیا ہر ایک کو مخصوص حجت
دیا کفار پر فیروزمندی
تھے آثار اُن کے وہ عظمت کے ظاہر
اماں کشتی کو دے در بحرِ طوفاں
دکھایا اُن کے یہ عظمت کے آثار
چلایا بحر پر اُن کے کمالات
نکالا اونٹنی پتھر سے باہر
کیا ہے تخت کو اُن کے ہوائی
دیا اُن کے سبب اموات کو روح
دیا ہر ایک کو نادر عجب طور
نبوّت کی علامت بے گماں ایک
سراج الاولین و الآخریں کو
کیا ممتاز ہر پیغمبروں سے

۱ یعنے جمع قول کی
۲ یعنے قوی غالب
۳ یعنے روشن
۴ یعنے رونق
۵ یعنے بلند و برتر
۶ یعنے نقل کرنے والے
۷ یعنے ہر شئی ۱۲
۸ یعنے فتح مندی ۱۲
۹ یعنے ظاہر ہوا
۱۰ یعنے

باقی

۵

۱۱ یعنے حکومت
۱۲ یعنے ہوا پر سے ۱۲
۱۳ یعنے دروازہ ۱۲
۱۴ یعنے کشادہ ۱۲
۱۵ یعنے مردوں کو ۱۲
۱۶ یعنے جان ۱۵
۱۷ یعنے سرفراز ۱۲

سو اس باعث سے دے اعجاز سارے
عطا کر قوت ممتاز اُن کو
ہر اک شئے کی ہر اک کو دسترس تھی
نوادر معجزات قاہرہ سب
تھے قائم ذات میں خیر الوریٰ کے
خدا نے کر عطا قدرت کی یہ شان
سبھوں سے معجزے کر اُن کے فائق
نہ یہ خوبی کسی کی ذات میں تھی
سبھی حرکات اور سکنات ان کے
ہر اک اشیا پہ کر کر ان کو مختار
عطا کر قدرت و قوت تمامی
نظر کر اقتدار اُن کی یہ ظاہر
ولے تھوڑا لکھوں نادر بیاں اب
پھر اس عظمت کا نادر دیکھ یہ طور
لکھوں اب معجزہ اک از سر شوق
کہ اک دن گوہر دریائے رحمت
گئے ہیں سیر کو بطحا سے باہر
عجب تھا اس مکاں پر ایک تالاب
کنارے اسکے سب پتھروں کے تھے ڈھیر
عجب تھا وہ مکاں لیکن ہوادار
ہوا ہے عکرمہ تب آ کے حاضر
سو حضرت نے کر اُس کی رہنمائی
جواب اُس نے دیا حضرت کو ظاہر

دیا ہے حضرت احمدؐ کو بارے
کیا ہے مجمع اعجاز اُن کو
سبھی وہ دسترس حضرت کو بس تھی
رسالت کے شواہد طاہرہ سب
وجود پاک میں بدر الدجےٰ کے
دکھایا آپ کی عظمت کی یہ شان
کیا ہے شان و عظمت کے موافق
نہ قوت کس کے یہ حرکات میں تھی
تھے سارے معجزے دن رات ان کے
دیا ہے معجزے سب اُن کو یکبار
کیا ہے مظہر کل بس گرامی
زباں عاجز ہے اور ہے عقل قاصر
ہر اک معجز کا دکھلاؤں نشاں اب
کریں اہل خرد اس شان کو غور
کہ ہے یہ نوحؑ کے اعجاز سے فوق
محمد مصطفےٰ سلطان عظمت
سو پہنچے اک مکاں پر آ کے ظاہر
بھرا اس میں نہایت صاف تھا آب
اٹھانے سے ہوں جسکے پہلواں زیر
سو ٹھہرے ہیں وہاں سلطان ابرار
پسر بوجہل کا مردود کافر
کئے دعوت بتوحید الٰہی
کہ مجھکو معجزہ دکھلاؤ نادر

۱ یعنی عجم کو مغلوب
۲ یعنی گواہ ۳ یعنی
کفر کی اندھیرے کے روشن
کرنیوالے چاند کامل کے
یعنی نورانی ذات ۵ یعنی
طاقت ۱۲

کوتاہی سیر کرنے والی
۶ یعنی بلند ۷ یعنی نزدیکی ۱۲
۸ یعنی عاجز ۹ یعنی
بادشاہ نیکوکاروں کے

کہ تا اُس سے میرا ایماں قوی ہو
یہ سُن کر اُس سے محبوبِ خدا نے
کہے ہیں اس طرف پتھرے ہیں سب ڈھیر
کہو اُن پتھروں سے عالی جاہ تم کو
یہ سُن حضرت کی تقریر اُس نے انجام
یہ سن پیغام شاہِ بحر و بر کا
ہلے پتھرے مکاں سے تب تمامی
اُستر تالاب میں پتھر اسی دم
سو آئے تیرتے حضرت کی جانب
کھڑے پانی پہ ہوا سدم ادب سے
کئے حضرت نے پھر ان کو اشارہ
سو آئے تیرتے اُس دم کنارے
یہ دیکھا حاضروں نے کھیل نادر
بھی آخر عکرمہ نے کام پایا
یہاں اہل خرد دیکھیں نظر کر
چلی گر نوح کی پانی پہ کشتی
ولے یہ معجزہ بس ہے عجب تر
ہے کشتی اور پتھروں میں بہت فرق
عجب ہے معجزہ اعلےٰ بہ تصریح
بھی حضرت نوح کے بیشک زماں میں
ہوا واقع خدا کا قہر یارے
ولے حضرت کا جب آیا زمانہ
اماں پائے ہیں سب قحط و بلا سے

مجھے حضرت کی واجب پیروی ہو
معلّٰے گو ہے بحرِ عطا نے
تو جا اب پاس اُن کے اور نہ کر دیر
بلاتے ہیں رسولؐ اللہ تم کو
کہا پتھروں سے جا حضرت کا پیغام
حبیبِ حق رسولِ نامور کا
چلے خشکی میں کرتے خوش خرامی
ہوئے تیراک اُس پانی پہ باہم
مقابل آپ کے آبا مراتب
ہوئے قائم مستقر حکمِ رب سے
چلے سب باز بس ہو آشکارا
گئے اپنے مکاں پر سب دوبارے
کئی آئے مسلمانی میں ظاہر
نبیؐ کی ذات پر ایمان لایا
کہ کس کی شان ہے اب اسمیں برتر
تو اُس میں کچھ نہیں واقع درشتی
کہ پانی پر ہوئے تیراک پتھر
نوادر تر یہ ہے پتھرے نہ ہوں غرق
ہے اُس کو نوح کی قوت پہ ترجیح
بلا نازل ہوئی ہے سب جہاں میں
ہوئے ہیں غرق بیشک لوگ سارے
درِ رحمت کھلے ہیں جا و وا نہ
مصیبت اور سب رنج و عنا سے

۱؎ یعنے بلند ۲؎ یعنے دریا ۳؎ یعنے جنگل و بیابان ۴؎ یعنے صاحب ۵؎ یعنے تیرنے والے ۶؎ یعنے ٹھہرے

۸ باقی

۷؎ یعنے بلند والے ۸؎ یعنے زیادہ ۹؎ یعنے سختی ۱۰؎ یعنے ظاہر ۱۱؎ یعنے غلبہ ۱۲؎ یعنے مشقت ۱۲

ہوئے سرسبز صحرا اور سب دشت
یہ دیکھو بس نبیؐ کی ہے عجب شان
نہ پائی خلق نے بھی کچھ اذیت[1]
اگرچہ کافروں نے شاہِ دیں کو
دیئے ہیں سخت تکلیف اور آزار[2]
ولے برداشت[3] کر تکلیف وہ سب
عجب حضرت کی رحمت کی نظر تھی
اگر کرتے غضب سے اک اشارت
روایت ہے یہاں بس یہ گرامی[4]
مصیبت کافروں سے سخت تر دیکھے
ہوئے اک روز بیشک سخت غمناک
اسی ساعت جناب حق سے جبریلؑ
کہ اے محبوب میرے شاہِ معصوم
کرے گر تو نظر سے اک اشارت
رضا تیری و قدرت بس مری اب
فرشتہ ایک پھر آیا فلک سے
بجا رسمِ ادب لائے نہایت
مجھے بھیجا ہے حق نے آپ کے پاس
مؤکل[10] میں ہوں بیشک سب جہاں کا
اشارت ہو وے گر حضرت سے اسدم
یہ سن اس رحمۃ للعالمیں نے
دیئے نیں حکم غارت اس کو یکسر
عجب تھی ذاتِ احمد مظہرِ جود[16]

ہوئی دنیا مقرر مثلِ گلگشت
سبب جن کے ہوا واقع نہ طوفان
نہ پیش آئی کسی کے کچھ مصیبت
حبیبِ حق امام المرسلیں کو
بہت سا رنج پائے شاہِ مختار
کئے حق میں نہ ان کے بد دعا کب
محبت اور شفقت کی نظر تھی
جہاں ہوتی سبھی یکبار غارت
کہ حضرت مصطفےٰ سالارِ نامی
اذیت[5] بے نہایت سر بسر دیکھے
کئے آزردہ اپنا خاطر[6] پاک
یہی پیغام لے آئے بہ تعجیل[7]
نہ کر تو خاطرِ نازک کو مغموم
تو کرتا ہوں جہاں اک پل میں غارت
دونوں حاضر ہیں کہہ اب دل کی مطلب
ہوا حاضر وہاں مُلک مَلک[9] سے
کہا اے گوہرِ بحرِ[11] ہدایت
میں ہوں محکوم[12] حکمِ افضل[13] الناس
بیابان و درخت و انس و جاں کا
تو غارت کر دکھاؤں سب یہ عالم
حبیبِ حق امام[15] المرسلیں نے
گیا تب وہ رضا لے آسماں پر
تھا اک رحمت کا دریا جس میں موجود

[1] یعنی تکلیف
[2] یعنی دکھ ۱۲
[3] یعنی صبر ۱۲
[4] یعنی بزرگ
[5] یعنی رنج و صدمہ
[6] یعنی دل ۱۲
[7] یعنی جلدی
[8] یعنی پاک

[9] یعنی فرشتوں کا ملک
جو آسمان سے
[10] یعنی دریا
[11] یعنی حکم تابع العالم
[12] یعنی بزرگ آدمی
[13] یعنی تمام
[14] یعنی جہان کے
[15] یعنی پیشوا
[16] یعنی بخشش

شفیق ایسا ہوا نہیں کوئی جہاں میں
نبی کی شان میں عاجز زباں ہے
دگر حق نے کرا اپنا لطف و احساں
کہ اُن کی ذات کو دے یہ کرامت
دیے حضرت کی کر شان اُس سے عالی
کہ حضرت کا لباسِ پاک و اطہر
خواص حضرت کے تن کا یہ عجب تھا
کہ جو کپڑا لگا حضرت کے تن سے
نہ پہنچا آگ سے اس کو ضرر کب
یہ بس تھا معجزہ حضرت کا نامی
کہ جس کے واسطے سب آگ یکبار
نہیں تھا آگ میں یہ تاب و امکاں
جیسے کرتے تھے حضرت باعنایت
اگر میلا وہ کچھ ہوتا تھا فی الحال
وہ بس میل آگ سے ہوتا تھا سب صاف
نہ پہنچے ایک تاگے کو ضرر کب
محبو اب یہاں ہے غور درکار
جو عظمت تھی خلیل اللہ کے تن میں
خلیل اللہ کا وہ جسم منقوش
دونوں عظمت میں یکساں سربسر تھے
لطیفہ اِک یہاں لکھتے ہیں نادر
بدن سے جو لگا حضرت کے یکسر
پھر حضرت کی محبت جس کے دل میں

رحیم و مہرباں سب انس و جاں ہیں
ثنا کی تاب اور طاقت کہاں ہے
دکھایا ہے خلیل اللہ کی شان
رکھا ہے آگ میں اُن کو سلامت
دکھایا ہے یہ فضلِ لایزالی
رکھا ہے آگ سے محفوظ یکسر
تو اور سر بسر مشہور سب تھا
ہوا ملبوس جو واصل بدن سے
ہوئی نہیں آگ اس پر کارگر سب
لباسِ تن تو اور تھا گرامی
سدا ہوتی تھی گلشن اور گلزار
کہ ملبوسِ نبی کو دیوے نقصاں
لباس اُس جسم اطہر کا عنایت
اُسے دیتے تھے سارے آگ میں ڈال
نکل آتا تھا کپڑا ہو کے شفاف
نہیں تھا آگ سے اس کو خطر کب
لباس اور تن میں بس ہے فرق بسیار
وہ عظمت تھی نبی کے پیرہن میں
نبی کے یہ تنِ اطہر کا ملبوس
دونوں آتش سے بیشک بےخطر تھے
کہ حضرت کا لباسِ پاک و طاہر
نہ آتش سے تھا خوف اُس کو مقرر
بھری ہوئے سراپا آب و گِل میں

قیامت میں اُسے پھر کیا خطر ہے
جو فدوی ہووے اُس فریادرس کا
محبت جو رکھے حضرت سے ہر بار
محبت آپ کی دکھلاوے یہ شرف
محبت میں یہ حضرت کی اثر ہے
محبو آتشِ دوزخ سے ہر بار
تو لازم تر ہے اُلفت کا پیشہ
رہو اخلاص سے از پائے تا فرق
کہ تا یہ جاں نثاری کے سب آثار
بھی موسیٰ کا تو اور جو عصا تھا
دکھا کر اُس عصا نے بس کمالات
حجر پر مارتے تھے اُس کو جس دم
بھی موسیٰ اپنی نے اُمت کو بارے
ہوا دریا عصا سے شق وہ یکبار
تھا موسیٰ کے عصا کا یہ خوارق
خدا نے مصطفٰے کو بس دیا ہے
عصا سے تھا زیادہ اس میں خاصہ
کہ حضرت نے کر اُس سے اک اشارا
عصا کا تھا عمل جاری سحر پر
کیا ہے حق نے جادو اُس سے غارت
عجب جادو پہ اُسکا بس عمل تھا
یہاں رکھ صاف اب چشمِ ارادہ
بس اُنگلی سے بنی ایک جاری

کہو کیا آتشِ دوزخ سے ڈر ہے
جلے نیں آگ میں یک بال اُس کا
قیامت میں ہے دوزخ اس کو گلزار
خوارق اس کی آتش کو کرے برف
خواص اس کا یہ نادر سر بسر ہے
قیامت میں اماں گر ہوئے درکار
رہو حضرت کے فدوی ہو ہمیشہ
محبت میں سدا حضرت کی ہو غرق
قیامت میں یقیں ہو ویں نمودار
وہ بیشک سحر پر فرما نروا تھا
کیا فرعون کے جادو کو غارت
نکل آتا تھا اُس سے چشمۂ نم
گئے ہیں جس گھڑی دریا کنارے
ہوئے موسیٰ گذر دریا سے تب پار
وے اُس سے زیادہ اور فائق
گرامی اُن کی اُنگلی کو کیا ہے
سنو اُس کا ہے نادر یہ خلاصہ
کئے ہیں چاند کو شق آشکارا
وے حکم اُس کا تھا نافذ قمر پر
ہوا شق چاند اُس کی یا اشارت
اسے بس قدرت حق میں دخل تھا
کہو عظمت ہے کس کی بس زیادہ
ہوئے ہیں چشمۂ تسنیم جاری

۱ یعنی باغ ۲ یعنی بزرگی ۳ یعنی عجوبات خلاف عادت وقوع میں آنے ۴ یعنی پناہ ۵ یعنی سر ۶ یعنی ظاہر ۷ یعنی تھا ۸

۹ یعنی چشمہ ۱۰ یعنی عمدہ ۱۱ یعنی صاحب ۱۲ یعنی جادو ۱۳ یعنی دو ٹکڑے ۱۴ یعنی جاری ۱۵ یعنی بزرگی ۱۶ یعنی بہشت کی نہر

نکلتا ہے سدا پتھر سے پانی
کہ انگشت مبارک کس قدر ہے
ہو جاری اُس سے نادر چشمۂ آب
یہ عظمت ہے زیادہ بس نہایت
حشر میں بھی مقرر ختمِ مرسل
یقیں جب ساتھ لے اُمت کو اپنے
چلیں عرصات سے جنت میں جس دم
اُسی دم ختم مرسل شاہِ لولاک
تو ظاہر کر وہاں صَولت کو اپنے
تب انگشتِ کرم سے آشکارا
اُسی دم آگ سب ہو جائیگی دُور
تب اپنی لیکے اُمت جاویں اُس پار
عصا سے معجزہ بس ہے یہ دلکش
کریں ظاہر وہاں صَولت کو اپنے
کہو کیا شان حضرت کی عجب ہے
نہ اس عظمت سے عظمت کس کی برتر
دگر یہ معجزہ بس ہے عجائب
کہ اک دن بارگاہِ مصطفےٰ میں
کئی حاضر ہوئے ہیں آکے کفار
کہے سب نے دکھاؤ اپنی عظمت
کہے حضرت نے اے کفار سارے
کہے سب نے کہ یہ اشتر جو ظاہر
کرو اس کی طرف تم یک اشارا

دے عظمت کی ہے یہ بس نشانی
وجود اس کا نہایت مختصر ہے
کرے یک خلق کو معمور و سیراب
نہ اس قوت کو کچھ ہے حد و غایت
کہ سارے انبیا سے جو ہیں افضل
تمامی تابع ملت کو اپنے
تو ہیں بس راہ میں ساتوں جہنم
حبیبِ حق چراغ ارض و افلاک
جلال و عظمت و ہیبت کو اپنے
کریں گے جانبِ دوزخ اشارا
شرر اُس کے سبھی ہو وینگے مستور
نہ کس کا ایک جلے گا بال زنہار
کہ کر اُنگلی سے شق دریائے آتش
لجاویں پار کر اُمت کو اپنے
خدا کا فضل اور احسان سب ہے
عجب یہ شان ہے اللہ اکبر
ہے صالح کی لقیں قوت یہ غالب
جنابِ حضرت خیر الورےٰ میں
کہ جو تھے سخت مردود اور اشرار
نبوت کا کرشمہ اور قوت
کہو کیا مانگتے ہو مجھ سے بارے
یہاں ہے آپ کی خدمت میں حاضر
کہ اس کی پشت سے اب آشکارا

۱ه یعنی تازہ ۱۲
۲ه یعنی مدد
۳ه یعنی سیراب
۴ه یعنی رسب (؟)
۵ه یعنی دبدبہ
۶ه یعنی جبر (؟)
۷ه یعنی بل ۱۲
۸ه یعنی چمکاری

۲ باقی

۹ه یعنی پوشیدہ
۱۰ه یعنی دبدبہ ۱۲
۱۱ه یعنی تمام گلی ۱۲
۱۲ه بہترین خلائق
۱۳ه یعنی شریر لوگ
۱۴ه یعنی معجزہ ۱۲
۱۵ه یعنی اونٹ ۱۲
۱۶ه یعنی پیٹھ ۱۲

نکل آوے جو خرمے کا درخت ایک
لگے خرمے کا میوہ اس پہ بھی نیک

اُسے ہم کھا کے اب لاتے ہیں ایماں
یقیں ہوتے ہیں بےشک اب مسلماں

یہ سن اُس نونہال باغ دیں نے
گل ایجاد و گلزار یقیں نے

اشارت ایک کئے اشتر کی جانب
اسی دم قدرتِ حق سے عجائب

نکل اُس کی قفا سے نخل نادر
لگا میوہ اسے قدرت سے ظاہر

یہ عظمت دیکھ عالی بخت سارے
ہوئے ہیں صاحب ایماں بارے

وہ ناقہ سنگ سے آئی ہے باہر
وے یہ معجزہ ہے اس سے نادر

کہ اشتر کے مقرر تن میں جاں ہے
یقیں بس گوشت اور سب استخواں ہے

نکل آیا درخت اس سے قوی ایک
اُسی ساعت لگا میوہ اُسے نیک

نہیں تھا بیج و بن اُس کا زمیں پر
رواں تھا جانور با نخل یکسر

جو پتھر ہیں مقرر اور سب سنگ
نکلتے اُس سے ہیں جاندار خوش رنگ

وے اشتر سے نکلے نخل اعلا
قوی یہ معجزہ ہے اس سے بالا

سلیماںؑ کا بھی گرچہ تخت نادر
ہوا پر سیر بس کرتا تھا ظاہر

وے حق نے شب معراج میں بس
نبی کی شان کر سب سے مقدس

دیا ہے بھیج ایک براق نادر
سراپا اس کا تھا غرق جواہر

سلیماںؑ کے تھا عالی تخت سے وہ
مکرم سلطنت اور بخت سے وہ

سواری اُس پہ کر سلطان لولاک
ہوئے ہیں سائر جنت و افلاک

جلوس میں تھے ملائک آسماں کے
مقرب تر خداوند جہاں کے

بھی آئے سیر کر عرش علا کا
سبھی افلاک اور دارالبقا کا

سلیماںؑ کا نہ اعلیٰ اُن سے تھا تخت
کہاں براق سے ہے نسبت تخت

یہ تھا رہوار بس اوج ہوا کا
وہ سایر تھا یقیں عرش علا کا

ہوا پر جانور اُڑتے ہیں ہر دم
وے منزل ہے نادر عرش اعظم

سلیماںؑ کے تھے ہمراہ دیو سارے
ملک ہمراہ تھے حضرت کے بارے

یہ رتبہ اور یہ جاہ و جلالت
یہ کرنا سیر ساتوں آسماں کا
سلیمانؑ کو میسر یہ کہاں تھا
سلیمانؑ دولتِ فانی سے خوش تھے
ولے حضرت نے کر ہمت کو معمور
لکھوں اب اس مکاں پر ایک روایت
کہ ایک دن بارگاہِ شاہِ دیں میں
ہوئے روح الامیںؑ بس آکے حاضر
کہے حق نے کہا اس طور پیغام
اگر دنیا کی کچھ دل میں ہوس ہے
تو دے کر اس گھڑی سب تاج اور تخت
جواہر اور زر کے دے خزانے
جہاں ہووے اسی دم سب میسر
ملے پیغمبری اور بادشاہی
یہ سن حضرت نے اس سے منہ پھرائے
کہ دنیا سے نہیں ہے مجھ کو کچھ کام
مجھے ہے آرزو دولت وہاں
مجھے عقبیٰ کی شاہی بس عطا کر
غرض حضرت نے از فضلِ الٰہی
ولے جب ہووے گی قائم قیامت
سلیمانؑ ہوویں اس شاہی سے نادم
بھی سلطانِ دو عالم فضل رب سے
مکاں جنت میں پاویں سب سے اعلیٰ

یہ شانِ عظمت و قدر و کمالت
یہ پھرنا سب مکان و لامکاں کا
کہاں ان میں اس عظمت کا نشاں تھا
اسی دولت و سلطانی سے خوش تھے
رہے اس دولتِ دنیا سے بس دور
کہ بس نادر ہے وہ بیشک روایت
جنابِ ﷺ رحمۃ للعالمیں میں
بجا لا سب ادب کے رسم وافر
کہ اے محبوب میرے رحمتِ عام
تمنا سلطنت کی ہم نفس ہے
کروں حضرت کو سلطانِ جواں بخت
کروں دولت کے بخشش کارخانے
مسخر ہو دیں بیشک ہفت کشور
رہو دل شاد از فضلِ الٰہی
یہی جبریل کو پھر کہہ سنائے
نہیں یہ سلطنت درکار ما دام
قیامت اور اس باغ جناں کی
ہمیشہ مالک ملک بقا کر
قبولے نیں یہاں کی بادشاہی
سو دیکھ حضرت کی شاہی باکرامت
نہ ہوگی ان کو یہ دولت ملازم
یقیں جنت میں جاویں پیش سب
زیادہ سب سے قرب حق تعالیٰ

۱ رتبہ یعنی مرتبہ
۲ معمور یعنی آباد
۳ مضبوط یعنی ...
۴ درگاہ یعنی ...
۵ جبریل یعنی ...
بخت یعنی ...

۱ باقی

۶ مسخر یعنی ...
۷ دام یعنی ہمیشہ
۸ جناں یعنی جنت
۹ نادم یعنی پشیمان
۱۰ رب یعنی ...
۱۱ اعلیٰ یعنی بلند
۱۲ قرب یعنی نزدیکی

بھی سارے انبیا کے بعد یکبار — سلیماںؑ کو ملے جنت کا گلزار[1]

یقیں سب مرسلِ[2] عالی نسب سے — مکاں ادنیٰ ملے گا ان کو سب سے

یہ دُنیا کی ہے شاہی کی عجب شان — ہے جس سے دین کی شاہی کو نقصان

بھی عیسیٰؑ کی دکھا کر حق نے یہ شان — دیا اُن کے سبب اموات[3] کو جان

فزوں[4] اُن سے نبیؐ کی کر کرامت — دیا ہے معجزے کو اُن کے عظمت[5]

دکھا کر حق نے فیض لایزالی[6] — کیا ہے شان کو حضرت کے عالی

کہ عظمت آپ کی عالم میں مفتوح — دیا بز غالۂ[7] بریان کو روح

عجب یہ معجزہ عالی ہے یکسر — یقیں ہے شان سے عیسیٰؑ کی برتر

اگر جیتے ہوئے اموات سارے — نہیں ہے کچھ تعجب اس میں بارے

یقیں بُز غالۂ بریاں کو جاندار — دکھائے کر کے سلطانِ جہاندار

عجب ہے شان یہ عالی مقرر — یقیں عیسیٰؑ کی قوت سے ہے برتر

دہم مجلس میں واضح یہ بیاں ہے — بزرگی کا نبیؐ کے سب نشاں ہے

یہاں اس بات کو کر مختصر اب — لکھا نہیں معجزہ تصریح[8] کر اب

غرض سلطانِ دیں کے سب مراتب — ہیں اعلیٰ اور نامی با مناقب

کہاں ہے تاب و طاقت کس بشر میں — کسی مثبت گیا[9] ہے قدر میں

کہ حضرت کے سبھی اوصاف نامی — کرے مرقوم با عظمت تمامی

قصوری کا زباں سے کر کے اقرار — درود بے حد و صلواۃ بسیار[10]

پڑھوں بر روح سلطانِ دو عالم — فدا ہو مرقدِ[11] عالی پہ ہر دم

پڑھو اے اسعدِ دارین صلواۃ
بر روح سید[12] الکونین صلواۃ

اللّٰھم صلِ علیٰ سیدنا محمدٍ و علیٰ آلِ سیدنا محمدٍ و بارِک و سلِم

---

۱ یعنی باغ
۲ یعنی پیغمبر ۱۲
۳ یعنی مُردوں
۴ یعنی برتر
۵ یعنی بزرگی
۶ یعنی بے زوال
۷ یعنی پہاڑی بکری (?)
۸ یعنی بیان

۹ یعنی تمام
۱۰ یعنی اوصاف
۱۱ یعنی حمد
۱۲ یعنی کہاں
۱۳ یعنی جانب
۱۴ یعنی مزار ۱۲
۱۵ یعنی سردار دو جہاں ۱۲

ساتویں مجلس

قلم مداح شاہ بحر و بر ہو
ہوا ہے مجلس ہفتم کا سالک
عجب نور اس میں نادر جلوہ گر ہے
بیاں دیکھ اس کا سب خوبی سے معمور
نظر کر اس کی خوبی ماہ و انجم
مقرر بے خودی سے غش کریں سب
عجب ہے مجلس ہفتم یہ نادر
یقیں یہ معدنِ نورِ مبیں ہے
بھری ہے یہ نوادر کیفیت سے
ثنا اس ذات کی مرغوب ہے سب
یقیں حضرت کے نادر سب شمائل
نشاں تھے وہ تکمل قربیت کے
خواص اُس تن کے سب مخصوص تر ہیں
سو بعضے وے علامت ہیں نوادر
ہیں راوی معتبر اس کے تمامی
یہ لکھتے ہیں کہ حق نے مصطفےٰ کا
بنایا تھا نوادر سرو قامت
کیا تھا جسم کو حضرت کے پُر نور
نبوت کے دلائل اس میں قاطع
عجب وہ سرو قد تھا سب سے ممتاز

فدائے طلعتِ خیر البشر ہو
کہ سامع جس کے ہیں سارے ملائک
کہ تا عرشِ بریں جس کی قدر ہے
بلا گرداں ہے اس پر عالم نور
ملائک از زمیں تا چرخ ہفتم
یہ خوبی دیکھ کر غشغش کریں سب
کرشمے ذاتیہ ہیں اس میں باہر
شمائل نامۂ سلطانِ دیں ہے
جمالِ مصطفےٰ کی سب صفت ہے
بیاں محبوب کا محبوب ہے سب
تھے آثارِ نبوت کے دلائل
شواہد تھے عجب محبوبیت کے
بزرگی کے علامت بے حصر ہیں
اسی مجلس میں اب لاتا ہوں ظاہر
سخن میں متفق ہیں سب گرامی
معلّے اس حبیبِ با صفا کا
سبھی محبوبیت کی دے علامت
تمامی جلوۂ خوبی سے معمور
رکھا تھا سر بسر پُر نور و لامع
تھا بیشک معدنِ عظمت و اعجاز

۱ یعنی دریا ۱۲
۲ یعنی ساتویں مجلس ۱۲
۳ یعنی چلنے والا
۴ یعنی راہ نیک ۱۲
۵ یعنی بلند ۱۲
۶ یعنی تعجب ۱۲
۷ یعنی روشن ۱۲
۸ یعنی ظاہر ۱۲
۹ یعنی خصلت ۱۲
۱۰ یعنی تعریف ۱۲
۱۱ یعنی پسند ۱۲

باقی

۱۲ یعنی دلیلیں
۱۳ یعنی گواہ
۱۴ یعنی پورا
۱۵ یعنی ... ۱۲
۱۶ یعنی بے انتہا
۱۷ یعنی بزرگی
۱۸ یعنی بلند ۱۲
۱۹ یعنی قطع کرنے والا
۲۰ یعنی روشن
۲۱ یعنی عزت دیا گیا
۲۲ یعنی معجزہ ۱۲

وجودِ پاک خوبی میں علم تھا
کرشمے اور ادا سب قربیت کے
سوا حضرت کے کس عالی قدر میں
تھا حضرت کا طرب[۱] افزا عجب تن
خواص اُس تن کے نادر سب عجب ہیں
غرض حضرت کے اس ناز و ادا کا
تھا پہلا معجزہ یہ اُس میں نادر
کبھی یہ چھاؤں اُس عالی نسب کی
گری میں ایک ساعت بر سرِ خاک
عجب تھا رشک گوہر سروِ قامت
مقرر تھا وہ تن نورِ الٰہی
کیا بے سایہ حق نے جسمِ مختار
سبب[۴] پہلا ہے اس صورت سے مسطور[۵]
نہیں اُس میں دوئی کا کچھ دخل تھا
شہود[۶] و قرب تھا عین اُس کو حاصل
یہ ممتازی[۷] کی خوبی بس عیاں ہے
علامت تھی یہ ظاہر معرفت کی
کہ قطرہ اک نکل دریا سے باہر
ہوا ہے پھر اسی دریا میں وہ غرق
یہ یکتائی کی بس ہے عین منزل
سو یکتائی کی تن نے کیفیت یہ
اسی باعث رہا سائے سے ہو دور
غرض یہ بھید نازک تر ہے کامل

بھرا اعجاز سے سر تا قدم تھا
بھرے تھے اس میں سب محبوبیت کے
نہ یہ خوبی تھی نادر کس بشر میں
تھا بیشک گوہرِ عظمت[۲] کا معدن
دلائل مکرمت کے بس وے سب ہیں
عجب عالم تھا حُسنِ دلربا کا
کہ بے سایہ یہ تھا تن حضرت کا ظاہر
امام الانبیا محبوبِ رب کی
یہ نادر تھا خواصِ عنصرِ[۳] پاک
تھی ظاہر اس میں یہ نادر کرامت
کہاں ہے نور میں ظاہر سیاہی
کئی اس بھید میں مائل ہیں اسرار
کہ تھا جسمِ نبی اللہ کا نور
مقررِ جسمِ عالی بے مثل تھا
یہ نقطہ ہے اسی وحدت کا کامل
شہودِ عین وحدت کا نشاں ہے
یہ نادر ہے دلیل اُس کیفیت کی
وجود اپنا دکھا کر سب کو ظاہر
نہ دریا میں نہ اُس میں کچھ رہا فرق
نہ حضرت کے سوا یہ کس کو حاصل
کیا حاصل خوارق[۸] اور صفت یہ
ہے سائے کا بیاں معدوم[۹] مذکور
نہیں ہے عام کو فیض اس سے حاصل

۱ یعنی خوشی کا بڑھانے والا ۱۲ ۲ یعنی بزرگی ۳ یعنی جسم ۴ یعنی بھیدوں ۵ یعنی لکھا گیا ۱۲

۶ یعنی روشنی الٰہی جو آنکھوں سے دیکھی ۷ یعنی اللہ تعالیٰ کو کہ بے نمونی و برتری کا ۸ وہ باتیں خلاف عقل کے جو عادت کے خلاف ظاہر ہوں اور یعنی عادت ۹ یعنی نیست ۱۲

وے اہل ولایت بس مقرر — سبھی اس رمز کے قائل ہیں یکسر

سبب دیگر یہ ہے مرقوم نادر — کہ تھا جسم نبی شفاف ظاہر

کدورت کا نہ اس میں کچھ نشاں تھا — مصفا جسم اطہر بے گماں تھا

صفائی روح میں جو سر بسر تھی — صفائی جسم میں بھی اس قدر تھی

لطافت میں مقرر جسم اور جاں — لطیف اور پاک بس دونوں تھے یکساں

لطافت کے سبب سایہ بھی یکسر — نہ آیا ہے نظر کس کو مقرر

صفائی کا یہ جلوہ تھا عجائب — تھا سایہ اس سبب نظروں سے غائب

یہ خوبی اس لطافت کی تھی اعظم — کہ جس سے سایۂ جسم مکرم

رہا پوشیدہ تر سب کی نظر سے — نہ واقف کوئی ہوا سکے اثر سے

سبب دیگر یہ لکھتے ہیں عجائب — کہ حضرت کا مبارک جسم ثاقب

نہایت نور سے لامع یقیں تھا — وہ غالب تر عجب نور مبیں تھا

مقابل اُس کے تھا خورشید بے نور — مقرر ماہ کا تھا نور کافور

سو غالب پن دکھا وہ اپنا یکسر — ہوا نیں خاک بر لب سایہ گستر

مثل بھی یہ یقیں مشہور تر ہے — کہ مغلوبی میں سایہ سر بسر ہے

شمع اور ہووے مشعل گرد دیکھا — شمع کا ہووے سایہ پھر ہویدا

مقابل اُس کے یہ معدوم ہووے — سو پرچھایہ وہاں معلوم ہووے

بھی بعضوں نے لکھی ہے یہ روایت — کہ سایہ آپ کا حق نے امانت

قیامت کیلئے محجوب کر سب — رکھا ہے اُس کو مخفی سر بسر سب

یہ لکھتے ہیں کہ جب ہووے قیامت — کرے عرصات میں خلق استقامت

سو آ خورشید سب کے سر پہ یکبار — تپش کے اپنے سب دکھلاوے آثار

وہاں سایہ نبی کا ہووے حاضر — سو آ اُمت کے سر پر اپنے ظاہر

کرے اُس دم کرم سے سایہ بانی — تپش خورشید کی کر دیوے فانی

سو اس باعث یقیں ظل کرامت — رکھا محجوب حق نے کر امانت

بھی بعضوں سے ہے نادر تر بیاں یہ
کہ ہے روئے زمیں پہ پُر علائق
سدا مخلوط با آلودگی ہے
سو اس باعث سے خلاقِ جہاں نے
دے عزت آپ کے سائے کو یکسر
کہ تا روئے زمیں سے ہووے محجوب
مقرر جو حبیبِ کبریا ہو
یہ محبوبی کی خوبی سر بسر تھی
دگر اُس سرورِ عالی کے سر پر
عجب تھا سایہ گستر ابر نادر
تلے اُس ابر کے وہ ماہ اتمام
ہمیشہ ابر تھا وہ سر پہ قائم
تلے اُس ابر کے قندیل جاوید
بھرا تھا آبِ رحمت سے لبالب
دو جانب اُسکے دو اُڑتے تھے طائر
ہمیشہ کھول نادر بال و پر وہ
یہ کیا عظمت اُس عالی جاہ کی تھی
نہ دیکھا کس نے اس صورت کسی کو
کہ اُس کا اس طرح کا جسم و جاں تھا
مگر یہ شان اُس محبوب کا ہے
سحابِ نور سر پر تھا عیاں یہ
کہ تا یہ دیکھ عظمت مصطفےٰ کی
ہو واقف آپ کی سب قربت سے

سبب بے سایہ پن کا ہے عیاں یہ
مقرر ہے گذرگاہِ خلائق
ہمیشہ قابلِ فرسودگی ہے
خداوندِ زمین و آسماں نے
رفع اُس کو کیا دائم مقرر
گرے نہیں خاک پر کب عکسِ محبوب
رہے کیوں اُس کا سایہ نقشِ پا ہو
خدا کے پاس سایہ کی قدر تھی
مبارک تارکِ والا گہر پہ
کرامت کا چھتر تھا سر پہ ظاہر
یقیں کرتے تھے ہر جا سیر ماہ دائم
عجب تھا سائباں رحمت کا دائم
تھا اک آویختہ جوں قرصِ خورشید
عجب یہ شان محبوبی کی تھی سب
درخشاں تھے پر و بال ان کے ظاہر
عجب تھے سایہ گستر سر بسر وہ
یہ رحمت آپ پر اللہ کی تھی
کسی پیغمبرِ روشن نفس کو
سحابِ نور سر پر سائباں تھا
یہ روپ اُس گوہرِ مطلوب کا ہو
جلالت کا تھا حضرت کے نشاں یہ
عجب اُس گوہرِ صدق و صفا کی
مکرم جلوہ محبوبیت سے

۱ یعنی علاقہ
۲ یعنی ملی ہوئی
۳ یعنی گھسنا
۴ یعنی بلند
۵ یعنی پوشیدہ
۶ یعنی سر
۸ یعنی ہمیشہ
۹ یعنی گولائی و حلقہ
۱۰ یعنی آفتاب
۱۱ یعنی بدلی
۱۲ یعنی بزرگی
۱۳ یعنی موتی
۱۴ یعنی صفائی

رفع ہو جاوے شک دل سے سبھی کے — یقیں ہو جاویں سب فدوی نبی کے
بھی لکھتے ہیں کہ جو مرسل جہاں میں — ہوئے پیدا مقرر ہر زماں میں
خدا نے شان ختم المرسلیں کا — بیاں کر اُن سے جا ہو دلنشیں کا
شناسائی کی دکھلا یہ علامت — کیا تھا واقف اُن کو باکرامت
کہ ہو ویں جو نبی آخر زماں کے — یقیں پیدا خلائق سب جہاں کے
کرے ابر اُن کے سر پر سایہ بانی — یہ دکھلایا تھا عظمت کی نشانی
یہ رمز اُن کے یقیں محبوبیت کا — کیا تھا سب سے ظاہر قربت کا
سو اس باعث علامت سربسر یہ — تھی سارے خلق میں مشہور تر یہ
غرض حضرت کے سر پر ابر نادر — یہ عظمت کی نشانی دیکھ ظاہر
نبوّت کے مقرر پیشتر سب — ہوئے ہیں وقفیت سے بہرہ ور سب
کہ یہ لاریب ختم المرسلیں ہیں — نبی آخر زمانے کے یقیں ہیں
ہوا ہے شک سبھوں کے دل سے تب دور — یہ خوبی دیکھ سب نورٌ علیٰ نور
بھی بعضے راہبوں نے یہ نشانی — یقیں رکھ یاد با صد جانفشانی
ہوئے ملک عرب میں آکے ساکن — رہے ہیں منتظر ہو رات اور دن
ہوئے جب سرورِ آفاق پیدا — علامت دیکھ یہ سر پر ہویدا
کیا تھا حق نے جن کے بخت عالی — تھا جن پہ خاص فضل لایزالی
قدمبوسی کی وے پائے ہیں دولت — ملی کونین میں اُن کو سعادت
کہ جیسے شام کے رستے پہ مشہور — تھے راہب دو بحیرا اور نسطور
نبی کے بس رہے تھے منتظر ہو — سفر میں دیکھ حضرت کو یقیں وہ
یہ نادر دیکھ سر پر سب علامت — مقرر اس نشاں پہ باکرامت
نبوّت کے مقرر پیشتر وہ — مسلماں بس ہوئے عالی قدر وہ
یقیں ان مجلسوں میں لا یہ مذکور — کئے ہیں حضرت قاسم نے مسطور
سو اس باعث دکھا ہیں نے اشارا — لکھا نہیں سب مفصل آشکارا

۱؎ یعنے جاتا رہے
۲؎ یعنے پیغمبر
۳؎ یعنے ظاہر
۴؎ یعنے عزت
۵؎ یعنے نزدیکی
۶؎ یعنے بدلی
۷؎ یعنے نصیبہ ور

۱۲ باقی

۸؎ یعنے یاد رہیو
۹؎ یعنے ظاہر
۱۰؎ نام ایک راہب کا
۱۱؎ نام ایک راہب کا
۱۲؎ یعنے بلند مرتبہ
۱۳؎ یعنے لکھا ہوا
۱۴؎ یعنے ظاہر

غرض حضرت کی یہ جاہ[۱] و قدر تھی
نہ پایا کسی نبی نے یہ علامت
محض[۲] یہ فضل رب العالمیں تھا
دگر عظمت کے یہ آثار پُر نور
کبھی سر پر نبیؐ کے اُڑ کے ظاہر
نہ کس جاندار میں تھا تاب اسطور
ادب رکھتے تھے ہردم جانور سب
ہمیشہ سب پرندے جوق در جوق[۴]
دو جانب سے چلے جاتے تھے صف چیر
تماشا یہ پرندوں کا عجب تھا
دگر حضرت کے اُس سرو رواں پر
نہیں تھی یہ مگس کو تاب و طاقت
وجودِ پاک پر راحت طلب ہو
نہیں تھا حق تعالیٰ کو یہ منظور
نشیمن[۶] ہووے اک ساعت مگس[۷] کا
کہ عاشق وہ نجاست پر یقیں ہے
وہ بیٹھے آ تنِ عنبر فشاں پر
عجب اُس جسم کی یہ سب قدر تھی
نہایت قدر تھی اُس تن کی عالی
ہر اک بال اُس امام بحر و بر کا
گرامی[۱۰] تر مقدر سر بسر تھا
فدا صد تاج زر تھے اُس پہ ہر بار
کرامت بال کی لکھتا ہوں ظاہر

یہ کیا عظمت نوادر مشتہر تھی
نشاں حضرت کے تھے یہ پُر کرامت
کرشمہ دلبری کا یہ یقیں تھا
تھے حضرت کے مقرر سب میں مشہور
گیا نیں کوئی پرندہ اور طائر
کہ جاوے ڈال سایہ سر پہ فی الفور
نہ ذرہ بیما ہوئے بالائے سر کب
مقابل آپ کے آ از سرِ شوق
سبھی آہستہ تر باعز[۳]و توقیر[۵]
یقیں تعظیم کا شیوہ یہ سب تھا
مبارک قامتِ عالی نشاں پر
کہ بیٹھے آ مقرر ایک ساعت
رکھے اقدام اپنے بے ادب ہو
کہ حضرت کا مبارک جسم پُر نور
پڑے سایہ نبیؐ پر بد نفس کا
مقرر ہر گھڑی غلظت[۸] نشیں[۹] ہے
مبارک آپ کے سرو رواں پر
یہ محبوبی کی عظمت[۹] سر بسر تھی
نہیں یک موئے تھا عظمت سے خالی
مبارک اُس تنِ عالی[۱۱] قدر تھا
خراج اُس کا تمامی بحر و بر تھا
ظفر[۱۳] تھی دام میں اُس کے گرفتار
سنو عظمت کا اُس کے طور نادر[۱۴]

۳

ـه۱ یعنی رتبہ
ـه۲ یعنی خاص
ـه۳ یعنی از طرف اللہ
ـه۴ یعنی گروہ
ـه۵ یعنی عزت
ـه۶ یعنی آرام گاہ
ـه۷ یعنی مکھی
ـه۸ یعنی غلیظ بدن والی
ـه۹ یعنی بیٹھنے والی
ـه۱۰ یعنی بزرگی
ـه۱۱ یعنی بلند قدر
ـه۱۲ یعنی بزرگی
ـه۱۳ یعنی فتح
ـه۱۴ یعنی عجب

کہ اک دن اُس ہمائے بحر و بر نے
سرِ عظمت کی کروا کر حجامت
کئے ہیں آپنے سب کو عنایت
ملا جن کو مبارک سر کا اک بال
لیا جس نے رکھا ہے اپنے گھر میں
اُسی ساعت ہوئی ہے آکے ساکن
تھے خالد بھی وہاں خدمت میں حاضر
کئی ہاتھ اُن کے آئے ہیں اسی دم
بنا تعویذ اُس کو برسرِ تاج
سبب اُس تاج کے خالد کا تھا شور
کیا غالب مقرر سب جہاں پر
مقرر سب عجم میں اور عرب میں
ظفر اُن کا ہمیشہ ہم عناں تھا
مقابل اُن کے آکر پہلواں سب
ہوا وہ تاج جب گم اُنکے گھر سے
گیا ہے اُٹھ مقرر[۱۰] وہ اثر سب
غرض خوبی یہ اُن بالوں کی سب تھی
دگر تن اُس امام المرسلیں کا
یقیں دائم تھا خوشبوئی سے معمور
خجل[۱۴] تھا عطر سب اُس کے مقابل
عجب وہ سرو قد رشک چمن تھا
سیہ زلفِ معنبر رشک سنبل
زیادہ گل سے بھی خوبی تھی اُن میں

یقیں عنقائے صحرائے[۱] ظفر نے
مبارک موئے[۲] عالی پر کرامت
جو حاضر تھے وہاں اہلِ ہدایت[۳]
کھلے اُس بال سے تب اُنکے اقبال
برکت اُس مکاں پُر قدر میں
یہ فیض موئے سر تھا رات اور دن
سو حضرت کے مبارک موئے فاخر[۴]
اُنھوں نے دیکھ وہ موئے مکرم[۵]
کئے ہیں اُس کو بیشک گوہرِ[۶] تاج
عطا کر حق نے انکو قوت و زور
تھی تیغ اُن کی کلید[۷] فتح کشور[۸]
ہوئے ہیں زور ور مشہور سب میں
مسخر[۹] اُن کا بیشک سب جہاں تھا
یقیں ہوتے تھے مثل ناتواں[۱۰] سب
اُسی دم اُن کے بازوئے قدر سے
ہوئی قوت وہ زائل[۱۱] سر بسر سب
یہ عظمت[۱۲] اُن کی بس نادر عجب تھی
مُعلّے جسم[۱۳] اُس ماہِ یقیں کا
تھی خوشبو اُسکی سب عالم میں مشہور
عبیر و مشک کی تھی قدر زائل
خجالت بخش گلزارِ سمن[۱۵] تھا
معطر تھے مثالِ نافۂ گُل
سراسر بوئے محبوبی تھی ان میں

[۱] یعنی میدان ۱۲
[۲] یعنی بال ۱۲
[۳] یعنی زیبائی
[۴] یعنی عمدہ و بزرگ
[۵] یعنی بزرگی
[۶] یعنی موتی ۱۲
[۷] یعنی کنجی ۱۲
[۸] یعنی ملک ۱۲

۱۱ باقی

[۹] یعنی مغلوب ۱۲
[۱۰] یعنی کم زور
[۱۱] یعنی دور
[۱۲] یعنی بزرگی
[۱۳] یعنی بدن
[۱۴] یعنی شرمندہ
[۱۵] یعنی چنبیلی ۱۲

گویا دو زلف تھے دو طرّۂ ناز | پر و بالِ ہمائے اوجِ اعجاز
تھی خوشبو اُس کی سب عالم میں ظاہر | عجب تھی روح پرور زلفِ عاطر
پسینا بھی تھا یکسر عطر آلود | تھی خوشبو اس کی ہر خوشبو سے افزود
عرق اُس تن کا گویا عطر تھا خاص | زیادہ عطر سے تھا اُس میں اخصاص
لکھوں اوصاف کیا حضرت کے تن سے | مبارک جسم رشکِ یاسمن کے
بدن خوشبو سے وہ معمور سب تھا | گلاب افشاں تنِ نازک عجب تھا
یہ لکھتے ہیں کہ حضرت شاہِ عالم | محمد مصطفےٰ سلطانِ اکرم
قدم رکھتے تھے اپنا جس مکاں پر | مکاں ہوتا تھا وہ سارا معطّر
وہاں رہتی تھی خوشبو یک شباں روز | خواص اُس تن کا تھا یہ جلوہ افروز
وہ خوشبو سے مکاں معمور سب دیکھ | در و دیوار میں خوشبو عجب دیکھ
نظر آثار یہ کر سب نوادر | یقیں معلوم سب کرتے تھے ظاہر
کہ آئے تھے یہاں وے ربّ کے مقبول | بہارِ گلشنِ ایجاد کے پھول
بھی جاتے تھے نبی جس رہ گذر سے | لپٹ خوشبو کی آتی تھی اُدھر سے
اُسی خوشبو کے پے میں سب رواں ہو | مقرر طالبِ سرور رواں ہو
نبی کے پاس سب جاتے تھے اکثر | عجب تھی رہنما خوشبو مقرر
بھی دولت خانۂ سلطانِ مختار | تھا بیشک غیرتِ دوکانِ عطّار
مکاں ہر ایک حضرت کے قدم سے | طراوت بخش تھا باغِ ارم سے
غرض حق نے نبی کے جسم و جاں میں | معطّر اُس قدر نکہت فشاں میں
کیا بے شبہ یہ خوبی عنایت | مکرّم بوئے محبوبی عنایت
وہ قد تھا لالۂ گلزارِ جنّت | خمیر مایۂ دیوارِ جنّت
عجب اس میں نزاکت کا تھا عالم | مثالِ گل تھی خوشبو اس سے باہم
بھی تھا یہ معجزہ حضرت کا ظاہر | کہ خدمت میں ہوا جو آکے حاضر
مبارک ہاتھ سے اپنا ادب ساتھ | ملایا جس گھڑی اس مرد نے ہاتھ

۱ یعنی کنگھی ۲ یعنی بلندی ۳ یعنی خوشبودار ۴ یعنی زیادہ ۵ یعنی خاصیت ۶ یعنی زندگی

۴

۷ یعنی دن رات ۸ یعنی پیدائش ۹ یعنی اختیار کرنے والا ۱۰ یعنی جنت ۱۱ یعنی خوشبو ۱۲ یعنی پوجی

یقیں اُس ہاتھ کی تاثیر سے تب
معطر تا بمدت ہاتھ اس کا
بھی لکھتے ہیں کہ جب وہ سرورِ کُل
اُٹھا دست گلاب افشاں مقرر
مُدام اُس طفل میں رہتی تھی خوشبو
مُبارک ہاتھ کا یہ فیض نادر
پسینے کا لکھوں حضرت کے کیا حال
پسینا وہ نوادر سر بسر تھا
مقابل جس کے لاکھوں خرمنِ گل
پسینے کے عجب تھے سب خوارق
پسینے کی ہے خوبی بے نہایت
کہ اِک دن بارگاہِ مصطفےٰ میں
کیا اک شخص نے آ عرض اس طور
میرے ہے گھر میں لڑکی اک مستور
جمال و حسن کی خوبی میں ہے طاق
نظر کر اس کی اب میں نے جوانی
کیا ہوں ایک سے منسوب ظاہر
سو اس باعث بیاں کر حال سارا
یہ سُن اُس گوہرِ بحرِ قدم نے
عنایت سے کیے اس کو سرافراز
کہے حضرت نے شیشی کر تو حاضر
عجب تھا اُس گھڑی گرمی کا ہنگام
اُٹھا اک شاخ خرما آپ نے تب

معطر ہاتھ ہو رہتا تھا وہ سب
بھم رہتا تھا خوشبو ساتھ اس کا
بہارِ گلشن تکریم کے گُل
اگر کس طفل کے رکھتے تھے سر پر
نوادر تھی نشانی بس یہ دلجو
یقیں جاری تھا اس صورت سے ظاہر
مُقابل جس کے تھے سب عطریاںال
گلاب و مشک سے عالی قدر تھا
عرق آلودہ تشنوئیر تھے گُل
تھی ہر ایک عطر سے بُو اُس کی فائق
وہ لے لکھتا ہوں یک نادر روایت
جناب حضرت خیر الورا میں
کہ اے سلطانِ عالم صاحب عفو
نہایت خوبصورت غیرتِ حور
بھی ہے عصمت میں وہ مشہور آفاق
بہار افزائے باغ زندگانی
وہ لے فاقے سے ہوں دل تنگ آخر
عنایت کا ہوں طالب آشکارا
دُرِ دریائے الطاف و کرم نے
کیا اُس نے طلب پھر عطر ممتاز
یہ سُن شیشی وہ لے آیا ہے ظاہر
عرق آلود تھا حضرت کا اندام
پسینہ اس سے اپنا کر جمع سب

یعنی عزت و بزرگی
یعنی بیشہ
یعنی عجب
یعنی عجیب
یعنی بھڑیاں
یعنی ...
یعنی ...
پسینہ ہیں تر تھے

۱۰
باقی

یعنی معجزہ
وہ عادتیں ... یعنی
... یعنی پوشیدہ
... یعنی ...
یعنی وقت
یعنی جسم

کئے ہیں اس گھڑی شیشی کو لبریز — عجب تھا وہ مصفّا عطرِ گل بیز
اُٹھا شیشی کو با لطفِ[۱] نہایت — کئے پھر آپ نے اس کو عنایت
لے شیشی ہاتھ میں وہ مرد اُس دم — گیا ہو گھر میں اپنے شاد و خرّم
دیا شیشی وہ جا دختر[۲] کو فی الحال — کھلے دُختر کے اس خوشبو سے اقبال
غرض جس دم وہ شیشی کر کے مفتوح[۳] — لے اُس سے ایک قطرہ راحت روح[۴]
لگاتی تھی بدن میں اپنے وہ جب — معطّر اُس کا ہوتا تھا بدن سب
یہ اس خوشبو کا اس صورت سے مذکور — کہ ہوتا تھا مدینہ اُس سے معمور
تھی اُس خوشبو کی سارے خلق میں دھوم — مقابل اس کے تھے سب عطر معدوم[۵]
اسی خوشبو کے باعث وہ مقرر — ہوئی مشہور سب عالم میں یکسر
بھی حضرت اُمّ سلمہؓ پاک دیں سے — یہ ہے منقول[۶] ام المومنین سے
کہ یک دن تھا عجب گرمی کا ہنگام — اُسی ساعت امامِ خاص اور عام
مکاں پر لا میرے تشریف یک بار — معطّر کر مکاں تا سقف[۷] و دیوار
پھر آخر جا میرے بستر پہ حضرت — امام الانبیا سلطانِ ملّت
ہوئے مشغول خواب راحت انگیز — وے گرمی سے اُس ساعت گہر ریز
بدن حضرت کا بیشک ہو گیا کُل — عرق آلود تھے رخسار چوں گل
لگے تب مہر[۸] سے کرنے ترشّح — ہوا اُن موتیوں سے رشک دریا
اُسی دم میں نے ایک شیشی کو کر صاف — عرق وے آپ کا با حسن اوصاف
کیا شیشی کو میں نے اُس گھڑی پُر — ہر اک قطرہ تھا بیشک غیرتِ خور[۹]
پھر آخر میں نے اُس شیشی کو کر بند — دی صندوق میں رکھ اپنے یک چند
میرے تھی ایک ہمسائے میں دختر — جمیلہ[۱۰] اور نہایت پاک گوہر[۱۱]
عروسی اُس کی بس ہوتی تھی اس دم — سو میں نے کھول اُس شیشی کو بے غم
پسینہ اُس گل ایجاد کا لے — عرق اُس غنچۂ ارشاد[۱۲] کا لے
معطّر بس کئی اس کا سبھی تن — ہوئی خوشبو کی اس دن سے وہ معدن[۱۳]

۱ یعنے مہربانی
۲ یعنے لڑکی
۳ یعنے کشادہ
۴ یعنے جان
۵ یعنے نیست
۶ یعنے نقل کیا گیا
۷ یعنے چھت

۸ یعنے سورج
۹ یعنے آفتاب
۱۰ یعنے خوبصورت
۱۱ یعنے ذات و موتی
۱۲ یعنے رہنمائی
۱۳ یعنے کھان

یقیں دنیا میں جب تک تھی وہ قائم 　 رہی خوشبو بدن میں اس کے دائم
بدن پانی سے وہ کرتی تھی جب صاف 　 اُسی دم عطر کی خوشبو تھا اوصاف
نکلتی تھی بدن سے اُس کے اظہر 　 مدینہ اُس سے ہوتا تھا معطر
ہوئی پھر اُس سے جو اولاد پیدا 　 معطر تن سبھوں کا تھا ہویدا
رہی اولاد میں وہ عطر کی بُو 　 نشانی اُس پسینے کی یہ دیکھو
مدینے میں یقیں اس خانداں کا 　 سب اس گلدستۂ عنبر فشاں کا
اُسی خوشبو کے باعث سب نے انجام 　 رکھے ہیں بیت عطارین بس نام
عجب تھا یہ پسینہ مصطفےٰ کا 　 عرق اُس معدنِ صدق و صفا کا
مقابل جس کے تھے سب عطر معدوم 　 یہ خوشبو کی مقرر اس کے تھی دھوم
پسینے میں جب اُن کے یہ صفت تھی 　 عرق میں یہ نوادر کیفیت تھی
کہو پھر زلف عنبر بوئے اُن کی 　 نوادر گیسوئے دلجوئے اُن کی
جہاں میں کسطرح عنبر فشاں تھی 　 کہو نکہت میں کیا عالی نشاں تھی
سراسر کیا دلآویزی تھی ان میں 　 لطافت اور گل بیزی تھی اُن میں
لکھوں حضرت کے کیا بالوں کی تعریف 　 عیاں قرآں میں ہے جس کی توصیف
ہے جس کی شان میں واللیل نازل 　 اشارہ زلف کا ہے بس یہ کامل
سیاہی اسکی تھی ہر شب پہ غالب 　 نہاں ہر بال میں سر تھا عجائب
نمایاں تھا سیاہی میں عجب نور 　 بلاگرداں تھے جس پر گیسوئے حور
عجب تھی زلف مشکیں دام شبگیر 　 ہوا ہے ملکِ اسریٰ جن کا تسخیر
بھری تھی اس میں نادر تر سیاہی 　 تھا ظاہر جلوۂ نورِ الٰہی
نہایت تھی مصفا اور ملائم 　 تھا سنبل دیکھ ان بالوں کو نادم
ہر اک بال اُس ہمارے نازنیں کا 　 تھا ہمسر جاہ میں عرشِ بریں کا
جنابِ حق میں زلفِ مصطفےٰ کی 　 معلےٰ گیسوئے خیر الوریٰ کی
نہایت تھی بزرگی اور عزت 　 ہر اک سے زیادہ تر تھی حرمت

بعضیں زلفوں کالانا درمیاں اب
کہ جس دم وہ حبیب سرو قامت
نیاز و ناز کا جس دم کھلا در
مقدس بارگاہ کبریا میں
ہوئے ہیں ملتجی ناز و طرب سے
کہ یارب تونے جبریل امیں کو
بزرگی اور عزت دے نہایت
مجھے اس کے عوض میں کیا دیا ہے
جناب حق سے تب آیا یہ آواز
تیری زلف معنبر کے جو ہیں بال
بقیں جبریل کے چھ لاکھ پر پر
تیرے گیسو میں جو خوبی عیاں ہے
قیامت آشکارا ہووے جس دم
عوض میں تیرے ہر اک بال کے تب
کروں چھ لاکھ میں آزاد ہر بار
پر جبریل میں گر ہے یہ اوصاف
قیامت میں اگر تو با صد اکرام
گنہگاروں کو اس دم قاف تا قاف
جہنم میں رہے باقی نہ عاصی
عزیزو دیکھ لو حضرت کی عزت
جناب حق میں جن کی زلف کا تار
بزرگی کو کہاں پھر اُن کی حد ہے
پر جبریل سے بہتر ہے یک موئے

لطیفہ ایک لکھتا ہوں یہاں اب
گئے معراج کو با صد کرامت
سو اس ہنگام میں وہ رب کے دلبر
جناب خالق ارض و سما میں
نہایت سرنگوں ہو کر ادب سے
مقدس طائر چرخ بریں کو
کیا چھ لاکھ پر اُن کو عنایت
عطا وہ کون سی نعمت کیا ہے
کہ اے محبوب میرے سب سے ممتاز
مرے نزدیک وہ ہر بال فی الحال
ہیں غالب تر بزرگی میں مقرر
پر جبریل میں وہ بس کہاں ہے
سو اُس میدان میں اے محبوب اعظم
مبارک موئے فرخ فال کے تب
کرم سے اپنے عاصی اور گنہگار
کہ ڈھانپے اپنے پر سے قاف تا قاف
کھڑا ہو جاوے اپنی زلف کو تھام
کروں آزاد تجھ پر رکھ نظر صاف
عذابوں سے سبھی پا دیں خلاصی
یہ کیا ہے ناز برداری و حرمت
ہے اس صورت سے با عظمت و مقدار
فضیلت سے بھرا کیا سرو قد ہے
کہو پھر کس طرح ہے جسم دلجوئے

حاشیہ:
۱ یعنی پاک ۱۲
۲ یعنی التجا کرنے والا ۱۲
۳ یعنی عزت دیا گیا
۴ سرفراز
۵ یعنی خوشبودار

۵ یعنی بزرگ ۱۲
۶ یعنی بال
۷ یعنی مبارک
۸ یعنی گنہگار ۱۲

جنابِ حق تعالے میں مکرم
غرض حضرت کی ہے کیا شان عالی
گرامی جن کے ہیں زلفِ معنبر
رہائی پاویں دوزخ سے گنہگار
وسیلہ جن کو ایسا معتبر ہے
علی ہے اب تجھے کس بات کا غم
مطالب اپنے کر حاصل یہاں اب
لکھوں اس چہرۂ انور کے اوصاف
عجب چہرہ تھا اُن کا پُر فضائل
یقیں ہے والضحےٰ اُس کی صفت میں
عجب تھا روح پرور حسن جاوید
تھی چہرے پر عیاں ان کے ملاحت
بھرا محبوبیت کا اس میں تھا نور
عجب طور اس کے تھا جلوہ گری کا
عیاں تھے اسمیں سب خوبی کے انوار
بیاں اس حسن کا کس سے ادا ہو
عجب وہ حسن تھا اور تھا عجب رنگ
اگرچہ کیفیت تھی اس میں ظاہر
بظاہر اس میں گرچون و چگوں تھا
نہاں اسرار گوناگوں تھا اس میں
عیاں تھا نور فرہنگی کا ظاہر
تلوّن تھا یہ رنگ آشنائی
عجب چہرے کا عالم سر بسر تھا

ہے اُن کی ذات کی کیا قدر اعظم
عجب ہے ان پہ فضلِ لایزالی
کرامت کے سبب سے جن کے یکسر
سبب ہے جسکے بخشے سب کو غفار
قیامت میں کہو کیا اُن کو ڈر ہے
وسیلہ ہے ترے سر پر یہ محکم
فدا کر آپ کے چہرے پہ جاں اب
جمالِ ساقیِ کوثر کے اوصاف
ثنا ہیں جس کے ہے قرآن نازل
بھی ہے والشمس اس کی کیفیت میں
تھے ذرے جس کے آگے ماہ و خورشید
تھا ظاہر جلوۂ نور صباحت
کہ جن کے خاک پا ہیں جنت و حور
عجب تھا شان اُس میں دلبری کا
ملائک کو نہیں تھی تاب دیدار
بشر سے آپ کی تعریف کیا ہو
صفت میں جسکی ہے عقل و خرد دنگ
وہ بے کیفیت تھا سب مظاہر
وہ معنی میں نور بے چگوں تھا
نمایاں جلوہ بیچوں تھا اسمیں
بھرا تھا رنگ بیرنگی کا نادر
تھا ظاہر مظہر نور الٰہی
وہ اک نور الٰہی جلوہ گر تھا

۱ه یعنی بزرگی والا ۱۲
۲ه یعنی بخشنے والا
۳ه یعنی ...
۴ه یعنی بزرگی ۱۲
۵ه یعنی تعریف
۶ه یعنی سورہ والضحیٰ
۷ه یعنی سورہ والشمس

باب ۸

۹ه یعنی ملکیں ۱۲
۱۰ه یعنی خوبروئی ۱۲
۱۱ه یعنی ظہور ۱۲
۱۲ه یعنی رنگارنگ
۱۳ه یعنی عنصری
۱۴ه یعنی رنگارنگ کا ہونا
۱۵ه یعنی جلوے ظہور ۱۲

کیا جب نورِ حق نے جلوہ کاری ۔ کیا اُس حسن سے آئینہ داری

یہ ہیں خورشید اپنا نورِ مشہود ۔ نہاں در پردۂ مہ جلوہ فرمود

بیاں ہے رشتۂ عقل و خرد گم ۔ زباں ہیں اب نہیں تابِ تکلم

یہ اسرارِ معانی مختصر کر ۔ بظاہر دیکھ لو اس کو نظر کر

کہ کیا تھا حسن حضرت مصطفےٰ کا ۔ مہِ اوجِ سپہرِ اصطفیٰ کا

معطر اس خدائے دو جہاں نے ۔ خداوندِ زمین و آسماں نے

دیا نہیں حسن یہ عالم میں کس کو ۔ ملائک اور بنی آدم میں کس کو

ہر اک خوبی سے اُن کو برتری دے ۔ کیا ممتاز شانِ دلبری دے

روایت اک لکھوں نادر بیاں اب ۔ کروں اس حسن کی خوبی بیاں اب

کہ جس شب حق نے محبوبِ ازل کو ۔ مقرب اس حبیبِ بے بدل کو

بلا معراج کو بالائے نُہ طاق ۔ دیا ہے بھیج مرکب ان کو بُراق

ہوئے جب وہ حبیبِ خاص الٰہی ۔ رواں معراج کو سوئے الٰہی

ملائک آپ کے لاکھوں تھے ہمراہ ۔ تھا چہرہ ہر ملک کا غیرتِ ماہ

ہر اک کے ہاتھ تھا اک مشعلِ نور ۔ ہر اک مشعل تجلی سے تھی معمور

مقابل تھا ہر اک مشعل کے خورشید ۔ عرق آلودہ تشویر جاوید

اسی دم بارگاہِ کبریا سے ۔ جنابِ خالقِ نور و ضیا سے

ہوا جبریل کو یہ حکم نامی ۔ کہ اس محبوب کا نورِ گرامی

رکھا ہے ہیں نے سب سے بے نشاں کر ۔ یقیں دس سو حجابوں ہیں نہاں کر

حجاب اِک اُس کے چہرے سے تو کر دور ۔ دکھاوے تا تجلی نورِ مستور

یہ سن جبریل نے فرمان اُس دم ۔ اُٹھا لے ایک پردہ ہو کے خرم

اُسی دم آں جمالِ مصطفےٰ نے ۔ مبارک چہرۂ بدر الدجےٰ نے

درخشاں ہو با نوارِ تجلےٰ ۔ عجب ظاہر کیا اپنا تولّیٰ

ہوا نور اُس کا سب مشعل پہ غالب ۔ ہوئی اُس دم تجلی سب کی غائب

۱ؔ دیکھنا آفتاب کو
۲ؔ وجود نور ظاہر کے
۳ؔ پوشیدہ چاند کے
پردے میں جلوہ فرمایا
۴ؔ گویائی کلام
۵ؔ معنی
۶ؔ بلندی
۷ؔ آسمان

۸ؔ یعنی آسمان
۹ؔ یعنی بلندی
۱۰ؔ یعنی روشنی
۱۱ؔ یعنی پوشیدہ
۱۲ؔ یعنی خوش
پردہ
۱۳ؔ یعنی چاند اندھیرے کا
۱۴ؔ یعنی برتری

عزیزو کھول کر اب چشم انصاف
کہو یہ کیا جمالِ دلربا ہے
کہاں ہے کس بشر میں تاب و طاقت
لکھے خوبی جمالِ مصطفےٰ کی
بیاں اُن کی فضیلت کا سنا دے
وہ نادر روایت لکھ یہ پُر نور
کہ اک شب عائشہؓ خاتون مقبول
شب دیجور تھی ظلمات تھا سب
یکایک اس گھڑی سلطان عشاق
تجلّی سے جمالِ مصطفےٰ کے
مکاں وہ ہوگیا پُر نور اُس دم
کیا ہے مشعل وحدت نے پھیرا
اسی دم عائشہؓ بانوئے دیں نے
جمالِ مصطفےٰ سے سربسر سب
زباں تب کھول با صد عزت و جاہ
یہ کیا نورِ جمالِ مصطفےٰ ہے
کہ گھر یکبارگی اُس کی جھلک سے
کلام ان کا یہ سن حضرت نے یکبار
لگے کہنے کہ اے صدّیقہؓ پاک
کہ جو اعمال کی شامت سے یکسر
میرے دیدار سے محروم ہو سب
عجب ہے عائشہؓ روز قیامت
میرے دیدار سے جو ہو ویں فیروز

نظر کر آپ کے نامی یہ اوصاف
مبارک چہرۂ بدرُ الدجیٰ نے
کہاں کس کے سخن میں یہ لیاقت
مقدس خلعتِ نور الہدےٰ کی
کرشمے سارے ظاہر کر دکھاوے
سخن کرتا ہوں اب خوبی سے معمور
تھیں گھر میں اپنے یادِ حق سے مشغول
چراغ اُن کے نہیں تھا گھر میں اس شب
ہوئے وارد وہاں با نورِ آفاق
چراغ بارگاہِ کبریا کے
تجلّی سے ہوا معمور اُس دم
ہوا مفقود اس سے سب اندھیرا
مکرّم حجلۂ عصمت نشیں نے
نہایت دیکھ روشن اپنا گھر سب
لگیں کہنے کو یوں العظمۃ للہ
تجلّی رُخ بدر الدجےٰ ہے
ہوا روشن زیادہ تر فلک سے
اُسی دم اپنے کردیے گہربار
ہیں ان شخصوں کے غم سے اب ہوں غمناک
یقیں روز قیامت ہیں مقرر
رہیں زیر ملامت شوم ہو سب
سو اس میدان میں با صد کرامت
کروں اُن کی شفاعت جلد اُس روز

۱ یعنی چاند اندھیرے کا
۲ یعنی حضرت نے
۳ یعنی پوشاک
۴ چہرہ نور ہدایت کے ۱۲
۵ اندھیری رات
۶ یعنی جہان
۷ یعنی روشن ۱۲
۸ یعنی گم ۱۲

باقی

۸ یعنی چھپرکھٹ
۹ یعنی بیٹھنے والی ۱۲
۱۰ یعنی مرتبہ بزرگی
۱۱ یعنی تمام بزرگی اللہ کو ہے ۱۲
۱۲ یعنی موتی برسانے والے
۱۳ یعنی بدبخت

اگر محروم سب معدوم ہو ویں
یہ سُن کر عائشہؓ نے آپ سے تب
کہو وے کون ہیں گمراہ اور مشئوم
قیامت میں جمالِ مصطفےٰ سے
جواب اُن کو دیئے تب شاہِ دیں نے
کہیں اے عائشہؓ محروم تر وہ
کہ جو سُن اسمِ باکرام میرا
کر اُس کے جاہ و عزت کو فراموش
میرے اس نام کا جن کو نہیں پاس
رہیں مردود وے سب دور مجھ سے
غرض حضرت کا ہے سب فیض نادر
عزیزو گر ہے خواہش در قیامت
تو ہر دم سُن مبارک نام اُن کا
کرو صلوات سے سینے کو پُر جوش
علی اس راہ میں کر جاں نثاری
سُنو اب اُس دُرِ دنداں کی تعریف
کہ جن کا ہے گراں سب مول اور تول
نوادر تھے عجب وہ سِلک دنداں
سراسر غیرت لولوئے تر تھے
عجب لماس تھے خوبی سے معمور
لب نوشیں تھے بیشک دُرج یاقوت
شعاعِ دانتوں کی تھی اس میں ہویدا
تبسم جس گھڑی کرتے تھے حضرت

شفاعت سے میری محروم ہو ویں
کہی ہیں اے حبیبِ حضرتِ رب
رہیں دیدار سے جو ہو کے محروم
نہ پاویں فیض اُس نورِ خدا سے
حبیبِ کبریا نورِ مبیں نے
قیامت میں مقرر ہے بصروہ
منور اور لامع نام میرا
سدا صلوات سے رہتے ہیں خاموش
شفاعت سے مقرر ہوں گے بے آس
قیامت میں رہیں مہجور مجھ سے
عجب نعمت ہے دیدار اُن کا ظاہر
جمالِ مصطفےٰ باصد کرامت
منور اسمِ باکرام اُن کا
رہو مت ایک دم غفلت سے خاموش
مقرر ہے یہ راہِ رستگاری
مبارک تو تو ئے تاباں کی تعریف
دو عالم اک تبسم کا ہے بس مول
خجل تھی جن کے آگے صبح خنداں
لطافت میں گویا سلک گہر تھے
فدا اُن پر تھا دائم عالم نور
تھی جن سے دل کو قوت روح کو قوت
شفق میں تھے گویا عقد ثریا
امام الانبیا سلطانِ مدت

سئلہ یعنی حبیب
سئلہ یعنی نام
یعنی روشن
یعنی درود
یعنی جدا ور
یعنی دیدار
یعنی ظاہر
یعنی روشن
یعنی نجات کا

مثالِ برق اُس دم نورِ نادر　　درخشاں لب سے بس ہوتا تھا ظاہر
مکاں سب نور سے ہوتا تھا معمور　　قمر کی روشنی ہوتی تھی مستور
عجب دانتوں میں یہ نادر اثر تھا　　چراغِ شام جس سے بے بصر[۱] تھا
تبسم کر نظیرِ وہ از سرِ ہوش　　سحر کا دل تھا بس ہیبت[۲] سے مدہوش
عجب موجِ تبسم کا تھا عالم　　نکلتا نور تھا جس سے دمادم
بیاں لکھ اُس تبسم کا نوادر　　درخشاں اب کروں کاغذ کو ظاہر
کہ اِک دن عائشہ وہ پاک داماں　　عروسِ[۳] شاہِ دیں سروِ خراماں
لے مجمع ساتھ اپنے عورتوں کا　　بنا گلدستہ اہلِ عصمتوں[۴] کا
بہم بیٹھی تھیں گھر میں اپنے خوشحال　　نوادر تھا ہر اک کا شغل و اشغال
کوئی سیتی تھی کپڑا اپنا اس دم　　کوئی رشتے کو لے بیٹھی تھی باہم
اسی اشغال[۵] میں اُس دم ہوئی شام　　اندھیرا ہو گیا حجرہ وہ اتمام
تھا گھر میں اُن کے بے روغن فتیلہ　　سو اس باعث وہ خاتونِ[۶] جمیلہ[۷]
پڑی ہیں بے چراغ یکبار غم میں　　اندھیری سے نہایت تھیں الم میں
یکایک اُس گھڑی سلطانِ آفاق　　معلّے[۸] شب چراغِ بزمِ عشاق
ہوئے تشریف فرما اُن کے گھر میں　　مکرّم حجرۂ عالی قدر میں
اُسی دم اُس مہِ اوجِ فلک نے　　چراغِ خانۂ حور و ملک نے
نہ حجرے میں چراغِ ملتہب[۹] دیکھ　　بھی اُس بی بی کو اُس دم مضطرب[۱۰] دیکھ
لگے کہنے کو تب اُس مہ جبیں سے　　اسی ساعت اس امّ المومنیں سے
کہ گھر ہے بے چراغ اس دم تمہارا　　معطّل[۱۱] ہو رہا ہے کام سارا
اگر درکار ہووے گھر میں اب نور　　تو اس دم نور سے کرتا ہوں معمور
خجل[۱۲] اس نور سے مہتاب ہووے　　جگر خورشید کا بس آب ہووے
نہ لابد[۱۳] ہے فتیلہ اور روغن　　چراغِ نور اب کرتا ہوں روشن
اسی دم عائشہ نے شاہِ دیں سے　　سخن یہ گوش کر ماہِ یقیں سے

۱؎ یعنی نابینا ۱۲
۲؎ یعنی خوف
۳؎ یعنی دلہن ۱۲
۴؎ یعنی پاکدامنوں
۵؎ یعنی کاموں ۱۲
۶؎ یعنی بی بی ۱۲

باقی ۶

۷؎ یعنی خوبصورت
۸؎ یعنی بلند ۹؎ یعنی شعلہ دار روشن
۱۰؎ یعنی بیقرار ۱۲
۱۱؎ یعنی بیکار ۱۲ ۱۲؎ شرمندہ
۱۳؎ یعنی ضروری

بجا لائیں خوشی سے رسمِ خدمت
پہ سنکر اُس مہِ اوجِ سبل نے
تبسم سے کئے ہیں غنچہ لب باز
مکاں وہ سب ہوا پر نور اُس دم
رہا وہ نور گھر میں تا سحرگاہ
غرض تب عائشہ کے گھر میں یکبار
گیا شادی سے دل یکبارگی پھول
بھی مستورات جو اس دم تھیں حاضر
لگی ہیں کام کرنے اپنا اُس دم
رہی ہے روشنی وہ صبح دم تک
روایت اس طرح سے بھی دگر ہے
کہ اک شب عائشہ خاتون نسواں
نبیؐ کا پیرہن سے چند اس کو
چراغ اس دم ہوا یکبارگی گُل
گری سوزن یکایک ہاتھ سے تب
ملی سوزن اندھیرے میں نہ آخر
یکایک آ گئے تب شاہِ عالم
ہوئے موجِ تبسم سے شکر لب
مبارک دانت سے نکلا عجب نور
وہ سوزن نور کے پرتو سے یکبار
ہوئیں ہیں عائشہؓ تب شاد خاطر
کہے یکبارگی تب ہو کے مسرور
سخن یہ اس امام المرسلیں کا

کہیں فرماؤ اب ممنونِ منت
معلّٰے آفتابِ جزو و کل نے
کیا اک نور نے تب لب سے پرواز
تجلّی سے ہوا معمور اُس دم
خجل تھے جس کے آگے مہر اور ماہ
درخشاں سر بسر یہ دیکھ انوار
ہوئی ہیں کام کے کرنے میں مشغول
ہوئیں اُس نور سے تب شاد خاطر
عجب تھا نور کا سب گھر میں عالم
عجب تھا نور اُن دانتوں کا بیشک
طرب افزا نہایت معتبر ہے
مکرّم زوجہ سالارِ اکواں
لگی ہیں ٹانکنے پیوند اس کو
مکاں میں سب اندھیرا ہو گیا کُل
ٹٹولا ہے انھوں نے وہ مکاں سب
ہوئی ہیں اس سبب آزردہ خاطر
چراغِ بزم گاہِ جن و آدم
درخشاں آپ کے یکبارگی سب
ہوا ہے روشنی سے گھر وہ معمور
ہوئی ہے اُس اُجالے میں نمودار
نبیؐ نے شادماں دیکھ اُن کو ظاہر
کہ ہے لامع میرے دانتوں میں کیا نور
یقیں محبوب رب العالمیں کا

۱ه یعنی رسول
۲ه یعنی وقت صبح
۳ه یعنی دوس
۴ه یعنی روشنوں
۵ه یعنی عورتیں ۱۲
۶ه یعنی خوش دل
۷ه یعنی خوشی

۸ه یعنی عورتوں
۹ه یعنی سرکردان کی بیبی جہان
۱۰ه یعنی سوئی
۱۱ه یعنی رنجیدہ ۱۲
۱۲ه یعنی خوش
۱۳ه یعنی روشن ۱۲

کہ اُس میں بس تفاخر کا اثر تھا
پسند آیا نہ درگاہِ خدا میں
ہوا اُس دم حضرت جبریلؑ نازل
کہا ہے حق نے یہ حضرت کو پیغام
ہوئے تم دانت کی خوبی میں مشغول
نہیں محبوب کو لازم ہے اس طور
کئے دانتوں کی خوبی تم نے اظہار
اُحد کے جنگ میں یہ تم سے آخر
غرض جب اُحد کا حضرت نے آہنگ
وہاں کافر نے اک پھینکا ہے پتھر
ہوا خوں دانت سے یکبار جاری
لے اپنے ہاتھ میں تب خونِ حضرت
نہیں گرنے دیئے اس کو زمیں پر
کہے حق نے کہا ہے مجھ سے اس طور
نہ گرنے دے اسے تو خاک پر اب
تزلزل میں نہ آوے ایکباری
غرض حضرت کے دانت اس دم گرے چار
نظر جبریلؑ نے کر اس کی جانب
کئے تب التماس حضرت سے یکبار
مقرر یہ جواہر بے بہا ہیں
یہ چاہتا ہوں کہ مجھ کو کر سرافراز
انھیں یکبارگی تعویذ کر اب
کہ تا اس کے سبب سے باعنایت

تھی اذکارِ حق سے سربسر تھا
مقدس بارگاہِ کبریا میں
لگے کہنے کو اے سلطانِ کامل
کہ اے محبوب میرے ماہِ اتمام
گئے صنعت کو میری اسگھڑی بھول
کہ بھولے اپنے صانع کو وہ بے غور
شکستہ ان میں دکھاؤں تم کو یکبار
لیا جاوے گا بدلا اس کا ظاہر
کئے ہیں باکمال جاہ و فرہنگ
ہوئے اس سے شکستہ سلکِ گوہر
وہیں جبریلؑ آ از حکمِ باری
مبارک رشتۂ گلگونِ حضرت
رکھے ہیں ہاتھ زخمِ نازنیں پر
جمع کر خوں سب حضرت کا فی الفور
کہ تا گرنے سے اس کے یہ زمیں سب
نہ پاوے عرش اس سے اضطراری
رکھے حضرت نے پاس اپنے وہ یکبار
شکستہ دیکھ یہ گوہر عجائب
کہ اے محبوبؐ حق سالارِ مختار
یہ دانت حضرت کے بس نورِ خدا ہیں
یہ بخشیں گوہراں بے مول ممتاز
رکھوں بازو میں باعز و قدر اب
مقرّبِ حق کا ہو جاؤں نہایت

لہ یعنی [illegible] ۱۲
۲ یعنی ۔۔۔ ۱۲
۳ یعنی ماہِ کامل یعنی
یعنی کاریگری ۵ یعنی
ارادہ ۶ یعنی عقل و
دانائی ۷ یعنی عزت ۱۲

باقی ۵

۸ یعنی جہاں سے پانی
نکلتا ہے ۹ یعنی لرزہ
۱۰ بیقراری ۱۱ یعنی
قیمت ۱۲ یعنی سربلند
۱۳ یعنی عزت ۱۲
۱۴ یعنی نزدیک ۱۲

رہوں آزاد ہو کر سب خطر سے
بہشتِ اس محرمِ درگاہِ حق نے
کئے جبریل سے اس طور گفتار
نہ آگاہ اُن کی تم خوبی سے ہو اب
گراں ان جوہروں کا ہی یقیں تول
حشر کا ہوئے جس دم گرم بازار
میں ہے کر اس گھڑی ساتھ اپنے ظاہر
اُسی دم حق تعالےٰ ہو خریدار
بہا میں ان کے سب اُمّت کو میرے
کرے آزاد دوزخ کے الم سے
عزیزو کھول اس دم دیدۂ دل
نظر اُن کی کرو محبوبیت اب
کہ کیا اُس ذات کی عالی قدر ہے
کہ جن کے گوہرِ دنداں کی یہ چاہ
کہ بخشے سب کو حق اس کے بہا میں
محض یہ شان ہے سب دلبری کا
عجب یہ بھید معشوقی کے تھے سب
زِ رمزِ عشق کس عارف نباشد
غرض یہ حال اُس سلکِ گہر کا
لکھا ہوں مختصر کر بس نوادر
سنو اب فیض اُس آبِ دہن کا
کہ اک بحرِ کرامت تھا وہ پُر نور
عجب تھی تھوک حضرت کی گرامی

ہمیشہ حق تعالےٰ کے قہر سے
شہنشاہِ جہاں آگاہِ حق نے
کہ پنہاں اس جواہر میں ہیں اسرار
نہ واقف سرِّ محبوبی سے ہو اب
مقرر یہ جواہر سب ہیں بے مول
سوا اس ہنگام میں یہ دُرِّ شہوار
یقیں عرصات میں ہو جاؤں حاضر
طلب مجھ سے کرے یہ دُرِّ شہوار
اُسی دم تابعِ ملّت کو میرے
نعیم ان کو یقیں بخشے کرم سے
یہ دیکھو مصطفےٰ کی کیا ہے منزل
مکرّم تر یہ شان قربیت اب
یہ کیا عزت و عظمت سر بسر ہے
خدا کے پاس ہے بس عزت و جاہ
نوادر ہدیہ فیض و عطا میں
یہ شیوہ ہے نزاکت پروری کا
نہ واقف اس سے بس جبریلؑ تھے کب
میاں بنجی ہم از و واقف نباشد
دُرِ دنداں شاہِ بحر و بر کا
بیاں محبوبیت کا ہے یہ ظاہر
زلالِ چشمۂ خورشید تن کا
سراسر آبِ رحمت سے تھا معمور
کرے آبِ بقا جس کی غلامی

۱ یعنی غضب ۱۲
۲ یعنی بھید کا جاننے والا
۳ یعنی بھید ۱۲
۴ مجازاً بڑا موتی
۵ یعنی میدان محشر
۶ یعنی طریقہ
۷ مجازاً عوض ۱۲
۸ یعنی تحفہ ۱۲

۹ یعنی طرز ادا ۱۰ کہیں
نہ عشق کے سری خبر دار
نہیں ہوتا ۱۱ یعنی
کبھی اس سے خبر دار
نہیں ہوتا ۱۲ یعنی
موتی ۱۳ یعنی ستھرا پانی ۱۲

خدا نے آپ کے آبِ دہن کو | معلّیٰ اُس زلالِ یاسمن[۱] کو
ہر اک شئے سے ممتاز کر کر | رکھا تھا چشمۂ اعجاز کر کر
عجب اُس لعلِ[۳] نوشیں میں اثر تھا | کرامت کا کرشمہ مستتر تھا
ہزاروں معجزے ہر بار نادر | ہوئے اُس چشمۂ عالی[۲] سے ظاہر
یہ لکھتے ہیں کہ ہر اک زخمِ تن کو | ہمیشہ سب کے ناسورِ[۴] بدن کو
دوا تھی تھوک بس حضرت کی کامل | شفا ہوتی تھی فی الفور اس سے حاصل
بھی ہر اک چاہ میں پانی جو بیکار | سدا رہتا تھا گندہ اور بُو دار
گری گر تھوک اس میں شاہِ دیں کی | دُرِ دریائے عظمت اور یقیں کی
یقیں اُس تھوک کے گرنے سے فی الفور | مبدّل اُس کے بس ہوتے تھے سب طور[۵]
نہایت آب وہ ہوتا تھا شیریں | بھی خوشبودار اور ہوتا تھا مشکیں
نبیؐ کی تھوک میں بس یہ اثر تھا | کرشمہ یہ ہمیشہ جلوہ گر تھا
یہ لکھتے ہیں کہ جنگِ اُحد میں ایک | صحابہؓ تھے پیمبرؐ کے بہت نیک
کسی کافر نے اُن پر مار کر تیر | دیا حلقوم[۶] اُن کا اُس گھڑی چیر
ہوئے جینے سے تب اپنے وہ بے اُس[۷] | اُٹھا اُن کو نبیؐ کے لائے ہیں پاس
نظر کر اُن کی جانب مصطفےٰؐ نے | مکرّم اُس طبیبِ با صفا نے
لگائے زخمِ کاری پر وہیں تھوک | اُسی دم زخم وہ بیشک گیا سوک
شفا اُن کو ہوئی یکبار حاصل | عجب تھا تھوک میں یہ فیض کامل
بھی لکھتے ہیں کہ تھے یک مردِ صائب[۸] | تھا نام اُن کا محمد ابنِ حاطب
قضارا آگ میں ہاتھ اُن کا اک روز | جلا ہے سخت با تابِ جگر سوز
وہ ہو مضطر جنابِ مصطفےٰؐ میں | یقیں آئے ہیں دربارِ علےٰ[۱۰] میں
نظر کر آپ نے تب اُن کی جانب | وہ بیتابی عیاں دیکھے ہیں غالب
لگائے زخم میں تھوک اُن کے یکبار | ہوئے سوزش[۱۱] کے اُس دم دور آثار
کیا اُس تھوک نے سب درد زائل | ہوئی صحت مقرر اُن کو حاصل

۱؎ یعنی سنبل کی خوشبو ۲؎ یعنی چشمہ والا ۳؎ یعنی لب ۴؎ یعنی ہمیشہ بہنے والا زخم ۵؎ یعنی سب بدبو

باقی

۶؎ یعنی گلا ۷؎ یعنی نا امید ۸؎ یعنی کامل اور بزرگ آدمی ۹؎ یعنی بغداد ۱۰؎ یعنی جلن ۱۱؎ یعنی نشان ۱۲

بھی لکھتے ہیں کہ ایک کافر تھا بدکار
اُسی دم ہاتھ بازو سے جدا ہو
تو اُس نے ہاتھ وہ لے اپنے ہمراہ
چلا آیا جنابِ مصطفےٰ پیس
لگا کہنے کو اُس دم یا محمدؐ
کیا اس زخم نے اب مجھ کو رنجور
اگر مل جاوے یہ بازو سے یکبار
نظر کر یہ کرشمہ آپ کا اب
یقیں ہوتا ہوں اس ساعت مسلماں
یہ سُن اُس سے جنابِ مصطفےٰ نے
ملا کر ہاتھ وہ بازو سے اس طور
اسی ساعت خدا کے لم یزل نے
دکھا فیض اُس لبِ گوہر فشاں کا
کیا اس ہاتھ کو بازو سے واصل
ہوا اوّل سے اُس کا سخت بازو
یہ کامل دیکھ صحت اُس نے یکبار
نبیؐ پر صدق دل سے لا کے اخلاص
انسؓ سے بھی روایت ہے یہ منقول
کہ تھا اک چاہ میرے گھر میں بیکار
نہایت تلخ جوں قارورۂ قیر
نہ خواہش اس کی تھی ہر گز بشر کو
غرض حضرت مکاں پر آکے اک روز
اُسی دم اُس دُرِ دریائے دیں نے

کیا تھا اس پہ کس نے تیغ کا وار
گرا ہے خاک پر بیٹھک دوتا ہو
اُسی ساعت بصد فریاد و آہ
مقدس بارگاہِ مجتبےٰ بیں
دکھاؤ اپنا تم اب فیض امجد
رہا ہے ہو کے تن سے ہاتھ یہ دور
درستی کے نظر سب آویں آثار
شہادت پر اُسی دم کھول کر لب
فدا کرتا ہوں حبیبؐ پر میری جاں
دو عالم کے یقیں حاجت روا نے
لگائے لب ہیں اسپرے کے فی الفور
حکیم پاک بے چوں بے مثل نے
اثر اُس چشمۂ عالی نشاں کا
کیا سب زخم کے آثار زائل
ہوا ہے زور ور مثل ترازو
کیا کلمہ سے لب اپنے گہر بار
کیا ایماں سے حاصل رتبۂ خاص
نہایت روح پرور اور مقبول
تھا پانی اُس کا گندہ اور بو دار
تھا کڑواہٹ سے اپنے پا بزنجیر
تھی نفرت بلکہ اُس سے جانور کو
ہوئے اُس چاہ پر آ جلوہ افروز
سحابِ مکرمت بحرِ یقیں نے

۱ یعنی دو ٹکڑا ۱۲
۲ یعنی درگاہ ۱۲
۳ یعنی برگزیدہ
۴ یعنی بزرگ ۱۲
۵ یعنی بیمار
۶ یعنی زیر ہوتا

۷ یعنی بلند ہو
۸ یعنی نفع والا
۹ یعنی جان کو پالنے والا
۱۰ یعنی کنواں ۱۲
۱۱ یعنی خراب ۱۲
۱۲ ایک قسم کا سیاہ تیل ہے جس سے جہاز وغیرہ رنگتے ہیں
۱۳ یعنی بادل

مُبارک لعلِ لب سے تھوک فی الحال — دیئے ہیں بامزہ اُس چاہ میں ڈال

اُسی دم چاہ وہ یکبار کھا جوش — ہوا آبِ بقا سے بس ہم آغوش

بدل اُس کی گئی یکبار تاثیر — ہوا ہے آبِ شیریں اُس کا جوں شیر

ہوا پانی نہایت صاف تر وہ — چمکنے کو لگا مثلِ گہر وہ

لگی ہے اُس میں آنے مشک کی بو — عجب پانی ہوا اُس دن سے دلجو

سبھی اہلِ مدینہ حسبِ دلخواہ — لگے اس چاہ کی کرنے کو سب چاہ

ہزاروں معجزے اس طور نادر — ہیں اُس آبِ دہن کے سب میں ظاہر

سو اس باعث سخن یہ مختصر کر — دو صد عالم فدائے اک نظر کر

لکھوں اُس دیدۂ پُر نور کا حال — مبارک نرگسِ مخمور کا حال

سیاہی میں عجب تھی اُس کے مستی — سفیدی مایۂ ایزد پرستی

سیاہی تھی وہ گویا مطلعِ نور — سفیدی اس میں روشن مثلِ کافور

تھی سُرخی اُس سفیدی میں نمودار — مئے اُلفت سے تھی مادام سرشار

عجب دیدے تھے وہ اندودۂ عشق — سراسر تھے خمار آلودۂ عشق

عجب عالم تھا اُس میں دلبری کا — حیا اور ناز اور پیغمبری کا

چنیں دیدہ بہ مستی سرکشیدہ — مثالش دیدۂ عالم نہ دیدہ

صفِ مژگاں مقوّس مثلِ شمشیر — لگا جس سے دلِ اشرار میں تیر

دو ابرو تھے نشانِ قابِ قوسین — ہلالِ آسمانِ محرابِ عینین

تلے اُس کے دو آنکھیں مثلِ قندیل — چراغِ نور در فانوسِ تکمیل

بھرا تھا نورِ بینائی کا اس میں — حقیقت اور شناسائی کا اسمیں

عجب دو گوہرِ احسان تھے وہ — چراغِ خانۂ عرفان تھے وہ

ہر اک گوہر بلا گرداں تھا اُن پر — سوادِ شام نت قرباں تھا اُن پر

اُن آنکھوں کی نوادر سب صفت ہے — نرالی سر بسر سب کیفیت ہے

عجب ہے اُن کی بینائی کی تعریف — بصارت اور شناسائی کی تعریف

لہ یعنی آبِ حیات ۱۲ — ۲ یعنی دور ہو ۱۲ — ۳ یعنی سونگھ — ۴ یعنی خزانہ — ۵ ایک پھول کا نام — ۶ یعنی آنکھ — ۷ مجازاً یعنی آنکھ — ۸ یعنی مستی — ۹ یعنی اللہ تعالیٰ — ۱۰ یعنی جاننے — ۱۱ یعنی ہمیشہ — ۱۲ یعنی سر

باقی ۳

۱۳ یعنی ابھی آنکھ کو مستی کی طرف سے کھینچ ہوئے — ۱۴ یعنی اس مثل عالم کی آنکھ نے نہیں دیکھا — ۱۵ یعنی پلک — ۱۶ یعنی خمیدہ مانند کمان کے — ۱۷ اشارہ طرف آیۂ شریف — ۱۸ یعنی دونوں آنکھیں — ۱۹ یعنی پورا — ۲۰ یعنی ساری

یہ اک دریا ہے احوالِ بصارت
نوادر تر اشارت سے ہے یہ اوّل

مُعَلّے آفتاب عرشِ اعظم
اُجالے میں ہر اک شئے جو نظر سے

اندھیرے میں بھی نظر آتا تھا وہ
تھا بینائی کا اک عالم نرالا

پڑا نیں کب چراغ و شمع سے کام
دوم کرتے تھے جس دم آنکھ کو بند

کھُلی اور بند آنکھیں تھیں برابر
کھُلے پن میں جو آتا تھا نظر سب

تھیں بینا اس موافق بے تفاوت
سیوم لے کر رِدا از پائے تا سر

رِدا پردہ نہ ہوتا تھا نظر کا
رِدا سے پار ہوتی تھی بصارت

چہارم آپ کے روشن بصر سے
انھیں آئینہ سب دیوار و در تھا

برابر تھا ہر ایک غائب و حاضر
ہے پنجم یہ کہ سلطانِ دو عالم

تھے بینا جس طرح آنکھوں سے کامل
اسی صورت یہ ہر اک شئے قفا سے

تھا بینائی میں یکساں پشت اور رو
تھی بینائی عجب حضرت کی یا در

یہ خوبی اُس بصارت کی عجب تھی
وے لکھتا ہوں ہر اک بالاشارت

کہ حضرت شاہِ دیں سلطانِ مرسل
منور شب چراغ بزمِ عالم

یقیناً دیکھتے تھے اس بصر سے
مقرر دیکھتے تھے سر بسر وہ

برابر تھا اندھیرا اور اُجالا
بھی تیزی اس قدر آنکھوں میں دائم

نہ فرق آتا تھا بینائی میں ہر چند
تھی بینا ہر دو حالت میں مقرر

وہی مربوط کرنے میں بصر تب
یہ بینائی کی تھی نادر لطافت

اگر کرتے تھے دیدہ بند یکسر
حجاب اُس دیدۂ عالی گہر کا

نظر آتا تھا سب کچھ بے تفاوت
ہوئی نیں کوئی شئے غائب نظر سے

کرشمہ یہ نظر کا معتبر تھا
مساوی تھا ہر اک باطن و ظاہر

مُعَلّے شب چراغ عرشِ اعظم
نظر سے دیکھتے تھے جوں مقابل

نظر کرتے تھے پشت پر ضیا سے
تھے ناظر بے تفاوت آپ ہر سُو

قفا اور سامنے سب تھا برابر
درستی اس نظر کی بس یہ سب تھی

۱ یعنی بینائی ۲ یعنی آنکھ ۳ یعنی ہمیشہ ۴ یعنی ربط کیا گیا یعنی آنکھیں بند کرنے میں ۵ یعنی وہ ۶ یعنی پاکیزگی

۷ یعنی چادر ۸ یعنی بالکل ۹ یعنی بینائی ۱۰ یعنی برابر ۱۱ یعنی دیکھنے والے ۱۲ یعنی پیٹھ ۱۳ یعنی بصر کی روشنی

نبوت کی شمع تھے آپ حضرت
چراغِ بحر و بر خورشید ملت

شمع کی ہر طرف کا تھا نظر ہے
تجلی اس کی ہر سو سربسر ہے

تھی بینائی قفا کی جو نوادر
خلاصہ اس کا ہے اس طور ظاہر

کہ اس خورشید عالم کی قفا پر
یقیں پُر نور پشت پُر ضیا پر

عجب روشن تھے دو سوراخ باریک
مقرر آئینے شانے کے نزدیک

وے دو سوراخ دو آنکھیں تھیں کامل
بصارت کے دو روزن پر فضائل

انھیں سوراخ سے تھا جلوہ گر سب
یقیں حضرت کے آتا تھا نظر سب

اگرچہ پیرہن رہتا تھا تن میں
لباس و جامۂ زیبا بدن میں

بصارت پر نہ ہوتی تھی وہ موقوف
عجب دیدے تھے وے سوراخ موصوف

بصارت کے دریچے تھے وے نادر
تھی بینا پشت اس باعث سے ظاہر

قفا پر تھیں عجب آنکھیں وہ روشن
تھے ایوانِ نبوت کے دو روزن

عجب حق نے حبیب باوفا کو
رسول انس و جاں خیر الوریٰ کو

قفا سے اس طرح بینا کیا تھا
یہ آنکھیں آپ کو نادر دیا تھا

کہ تا پیچھے کھڑے ہو کر منافق
نہ استہزا کریں سب ناموافق

بھی دشمن پشت پر حضرت کی آ کر
نہ پہنچا دیں ضرر یک دم دغا کر

غرض حضرت کی بینائی عجب تھی
بصارت اور شناسائی عجب تھی

بصارت کی عجب تھی سب یہ تاثیر
عجب تھی اک نظر وہ رشک اکسیر

کرامت کا بصارت میں نشاں ہے
عجب عالم بصارت کا عیاں ہے

نظر نے جن کی سیر لامکاں کر
کیا ہے نوش جامِ وصل یکسر

کہاں تعریف ہووے اس نظر کی
تھا بینائی عالی گہر کی

بھرا تھا جس میں سب لاہوت کا سیر
عیاں تھا عالمِ ملکوت کا سیر

نظر حضرت کی سب سے تیز تر تھی
نوادر آپ کی روشن نظر تھی

سمایا جس میں سب نقشِ عدم تھا
نمایاں جلوۂ لوح و قلم تھا

نہ بینائی کو قوت تھی زمیں تک ۔۔۔ رسائی تھی سدا عرشِ بریں تک
تماشا جلوہ گر سب غیب کا تھا ۔۔۔ مقدس قدرتِ لاریب کا تھا
بصارت نے سفر کر اس گذر سے ۔۔۔ عجب اسرار سب دیکھا نظر سے
صفائی نور کی تھی اس میں ظاہر ۔۔۔ بصارت تھی ہر اک خوبی سے ماہر
غرض حضرت کی کیا عالی نظر تھی ۔۔۔ خدائی جس میں ساری جلوہ گر تھی
رسائی جس نظر کی تھی وہاں تک ۔۔۔ مقرر قربگاہِ لامکاں تب
نوادر اُس نظر کی کیفیت ہے ۔۔۔ نظر وہ جلوہ گاہِ معرفت ہے
لکھوں اس کیفیت پہ نقل نادر ۔۔۔ دلیلِ مختصر با شانِ وافر
کہ جس دم بادشاہ ملک لولاک ۔۔۔ گئے معراج کو بر بامِ افلاک
وہاں سے ہو سُبک رو لامکاں تک ۔۔۔ مقام قرب کو پہنچے ہیں بیشک
مئے وحدت کو کر یکبارگی نوش ۔۔۔ ہوئے بحرِ مکاشف سے ہم آغوش
بدید آنچہ ز حد دیدن بروں بود ۔۔۔ ہیرش آثارِ کیفیت کہ چوں بود
ہوا فرمان تب اُس نازنیں کو ۔۔۔ شرف بخشیں قدم سے پھر زمیں کو
مقام قرب سے کر رُخ ادھر کا ۔۔۔ کریں اس لامکاں سے قصد گھر کا
یہ سُن فرمانِ حق محبوبِ رب نے ۔۔۔ حبیبِ حق شہِ عالی نسب نے
جدائی سے نہایت خستہ جاں ہو ۔۔۔ اسیرِ دامِ فریاد و فغاں ہو
مبارک چشم کو رشکِ گہر کر ۔۔۔ مژہ کو رشتۂ لولوئے تر کر
لگے ہیں مارنے دم بیخودی کا ۔۔۔ ہوا موجود عالم بیخودی کا
نظر کر حق نے یہ محبوب کا حال ۔۔۔ معلّے گوہرِ مطلوب کا حال
کہا حضرت سے اے محبوب اقدس ۔۔۔ چراغِ خانۂ آفاق و الانفس
نہ ہو میری جدائی سے تو غمناک ۔۔۔ نہ کر اس نرگسِ شہلا کو نمناک
خوشی سے جانبِ اُمت گذر کر ۔۔۔ تیری عظمت سے سب کو بہرہ ور کر
نہ ہو اس ساغرِ وحدت سے مدہوش ۔۔۔ نہ کر اُمت کو تو اپنی فراموش

وسیلہ ہے تیرا ان سب کو یکسر
نجات ان کو تیرے سے ہے میسّر

جدائی سے میری ہے گرچہ مغموم
نہ اس دولت سے بھی تو ہووے محروم

خوشی ہو اپنی جا اُمّت سے تو مل
فراغت ہووے جس دم تجھ کو حاصل

توجّہ سے لگا اُس دم اِدھر دھیان
میری جانب نظر کر از دل و جان

اُٹھاؤں اُس گھڑی سب پردۂ غیب
دکھاؤں تجھ کو وحدت گاہ لاریب

نظر آوے میری قدرت کا سب کھیل
رہے دائم یہی چاہت یہی میل

بصارت کو تیری دے روشنائی
کروں محظوظ تحملِ آشنائی

رکھا ہوں تیرے سر پر وصل کا تاج
بصارت کو تیرے ہر دم ہے معراج

یہ سُن اُس دم امامِ مرسلیں نے
یقیں محبوب ربّ العالمیں نے

وہاں سے اپنے گھر تشریف لائے
خوشی سے عالمِ دُنیا میں آئے

اُسی دن سے اُٹھا کر پردۂ غیب
کیا ہے حق نے سب مکشوف لاریب

بصارت کو دیا کھول ان کے یکبار
کھلے ہیں ظاہر و باطن کے اسرار

رہی نیں کوئی شئے حضرت سے پنہاں
تمامی حاضر و غائب تھا یکساں

ہوا ہے آپ پر فضلِ الٰہی
ہوا ہے کشف از مہ تا بہ ماہی

دلیل اس بات پر بس یہ قوی ہے
عیاں ظاہر یہ راز معنوی ہے

کہ پہنچی جن کی بینائی وہاں تک
رسائی تھی نظر کی لامکاں تک

نظر میں جن کے ظاہر یہ صفت تھی
خدا کی جن کو حاصل معرفت تھی

کہو پھر اُن سے سب حال اس جہاں کا
معمّا عالمِ کون و مکاں کا

رہا محجوب کس صورت سے ہر چند
کریں غور اس سخن کو اب خردمند

یہاں حضرت کی اب خوبی کو دیکھو
عیاں اسرار محبوبی کو دیکھو

بزرگی اور کرامت مصطفٰے پر
ہوئی ہے ختم اُس شمعِ ہُدیٰ پر

غرض جس طور کامل تھی بصارت
اُسی صورت سے کامل تھی سماعت

سماعت تھی عجب خوبی سے معمور
سبھی سنتے تھے خواہ نزدیک خواہ دُور

١ یعنے نصیب
٢ یعنے خواہش
٣ یعنے بینائی
٤ یعنے ہمس
٥ یعنے نزدیک
٦ یعنے بھید ١٢

١ باقی

٧ یعنے ظاہر
٨ یعنے بھید ١٢
٩ یعنے چھپی ہوئی
١٠ چیز یعنی پوشیدہ
١١ یعنے ١٢ باب ١٢
١٢ یعنے سننا ١٢

بھی بیداری میں جس صورت سے حضرت
اسی صورت سے حضرت خواب میں سب
ہمیشہ گوش کرتے تھے نوادر
بھی حضرت سرورِ عالم سفر میں
ہر اک شے سے جو کرتے تھے ملاقات
صدا[3] نادر تمامی جانور کی
یقیں کرتے تھے حضرت ہر گھڑی گوش
کتابوں میں خلاصہ اسکا سب ہے
طوالت[7] کے سبب سے مختصر کر
قفا[8] پر نقش بھی نادر تھا مرقوم
لکھا تھا لا الٰہ الا ھو ظاہر
بریدہ ناف اور مختون[9] تھے خاص
تولد کے بیاں میں حال یہ سب
دے دو ہاتھوں کی حضرت کے صفت کیا
کرم میں جس سے دریا سب خجل تھے
قمر نے دیکھ اس سے ایک اشارہ
بھی جاری سب ہوئے ہیں اس سے چشمے
دیا ہے مادہ بے شیر نے دودھ
بھی لکھتے ہیں کہ شاہِ دوجہاں نے
قتادہ کے یقیں چہرے پہ اک روز
یقیں اس ہاتھ کی عظمت[14] سے فی الفور
ہوا چہرہ اسی دم ان کا انور[15]
مقابل بیٹھ ان کے لوگ ہر بار

یقیں سنتے تھے جو سلطانِ ملت
سراسر گفتگو کے تئیں یقیں تب
سماعت کی یہ خوبی بس تھی ظاہر
ہمیشہ ہر گھڑی ہر رہگذر[1] میں
نبی پر بھیجتے تھے سب تحیات[2]
دواب[4] و طائر[5] و شاخ و شجر کی
عجب تھے گوش[6] وہ سرمایہ ہوش
ہر اک احوال نادر اور عجب ہے
مفصل کچھ لکھا نیں حال جیسے
نبوت کی نشانی تھی یہ مختوم[9]
محمد تا رسول اللہ آخر
ہوئے پیدا یقیں سلطانِ اخلاص
لکھا ہوں سربسر اقوال یہ سب
لکھوں ان کی نوادر کیفیت کیا
یقیں کانِ گہر سب منفعل[11] تھے
ہوا ٹکڑے فلک پر آشکارہ[12]
بیاباں میں ہوئے سیراب تشنے[13]
ہوئے ہیں چشم کافر گرد آلود
حبیبِ حق امامِ انس و جاں نے
پھرائے ہیں دو دستِ عالم افروز
عجب چہرے نے بدلا ان کے سب طور
درخشاں مثلِ آئینہ مقرر
ہمیشہ باندھتے تھے اپنا دستار[16]

۱ یعنی راستہ
۲ یعنی درود ۱۲
۳ یعنی آواز ۱۲
۴ یعنی چارپایہ
۵ یعنی پرندا اڑنے والے جانور
۶ یعنی کان
۷ یعنی درازی

۸ یعنی پشت
۹ یعنی مہر کیا ہوا
۱۱ یعنی شرمندہ
۱۲ یعنی ظاہر
۱۳ یعنی پیاسے
۱۴ یعنی بزرگی
۱۵ یعنی روشن
۱۶ یعنی پگڑی

وہ آئینہ تھا چہرہ سربسر سب
ہر اک شے اس میں آتی تھی نظر سب

سو خوبی آپ کے ہاتھوں کی نادر
عیاں تھی سارے اصحابوں میں ظاہر

عجب اُس میں تجلّی کا اثر تھا
یہ ہاتھوں کا کرشمہ معتبر تھا

کہاں تعریف اُس کی کس بشر سے
لکھی جاوے کسی عالی قدر سے

قدم کے بھی نوادر سب ہیں اوصاف
ہوا جس سے منوّر قاف تا قاف

قدم وہ زینتِ عرشِ بریں تھے
مقامِ قدس کے شائق یقیں تھے

عجب تھی اُس قدم کی خاک پُر نور
ہوئے جس سے منوّر دیدۂ حور

اگر تعریف اُن کے خاکِ پا کی
عجب اس تو تیا سے پُر ضیا کی

سیاہی اپنی لے آنکھوں کی ہر دم
لکھیں تا حشر گر سب جن و آدم

تو لکھنا اُن کا بیشک سب بجا ہے
ولے تعریف یہ بے انتہا ہے

کہو پھر کب علی سے سب شمائل
لکھے جاویں نبی کے با فضائل

کہ جن کے خاکِ پا کی یہ ثنا ہے
یہ عظمت اور حرمت بر ملا ہے

سو اس باعث گذر ترکِ ادب سے
مناسب دیکھ خاموشی یہ سب سے

کروں اس مجلس ہفتم کو اتمام
درودِ بے بہا با جاہ و اکرام

پڑھوں اُس آفتابِ اوجِ دیں پر
امام الانبیا والمرسلیں پر

پڑھو اے حاضرو با لحنِ خوشتر
بروحِ مصطفےٰ صلوات اطہر

اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلِ سیدنا محمد وبارک وسلم

مجلس آٹھویں

قلم نے سر جھکا راہِ ہدیٰ میں
فدا کر روح مدحِ مصطفےٰ میں

چلا ہے صفحۂ کاغذ پہ یک بار
کیے تا مجلسِ ہشتم کو تیار

۱؎ یعنی روشنی ۱۲

۹؎ یعنی خوش آوازسے ۱۲

۱۰؎ یعنی پاکیزہ ۱۲

نہ مجلس بلکہ یہ گلزار دیں ہے
بہارِ گلشن علم و یقیں ہے

عجب ہے اس میں عالم کیفیت کا
بھرا ہے طور سب معشوقیت کا

بہار اس کے بیاں کا دیکھ روشن
فدا ہو جاویں اس پر ہشت[1] گلشن

چمن ہے معجزوں کا بس یہ پُر نور
ہے سب اوصاف سے حضرت کے معمور

غرض حضرت کے جو اعجاز ہیں سب
نہ کس سے ہو سکے اسکا بیاں کب

ہے دریا معجزوں کا بس یہ پر جوش
ہیں سب اہلِ خرد[2] کے گم یہاں ہوش

نہ سب کس کے بیاں کرنے میں آوے
کہاں کوزے میں اک دریا سماوے

وے حضرت کے جو ہیں خرق عادات[3]
ہے سُننا اس کا بیشک سب عبادات

سو اس باعث کئی اعجاز فاخر[4]
لکھا کلک[1] سعادت نے کے ظاہر

کہ تا سننے سے اس کے ایک عالم
کرے حاصل سعادت اپنی ہر دم

لکھا ہے اس طرح سب واصفوں نے
سبھی علمائے دیں اور عارفوں[2] نے

کہ جو تھے خرق عادت شاہ دیں کے
حبیبِ کبریا ماہِ یقیں کے

یہاں میں معجزات اس کا ہے بس نام
ہیں عاجز دیکھ جس کو خاص اور عام

اُسی اعجاز کو باجاہ و تکریم
کئے حضرت نے بیشک تیغ[3] تقسیم

جو اعلےٰ سب سے تھی تقسیم نادر
کتابوں میں رکھے ہیں اس کو ظاہر

یقیں تقسیم وہ روزِ حشر میں
کریں ظاہر سبھی جن و بشر میں

وہاں عظمت دکھا کر اپنی یکبار
چھڑا دیں اپنی امت کے گنہگار

محض[5] امت کی یہ سب غمخوری ہے
عجب یہ طور امت پر دری ہے

کہ تا روزِ قیامت میں وہ سارے
نہ ہو دیں مبتلا کس غم میں بارے

نظر کر اپنی امت کے سب اعمال
نہیں فارغ تھے حضرت اس سے در حال

سو اس باعث یقیں روزِ حشر کا
تفکر کر وہاں کے شور و شر کا

سبھوں پر بس عنایت کی نظر کر
رکھے تقسیم وہ محبوب[6] کر کر

کہ تا سب عام اس سے فیض پاویں
یقیں ہو بے خطر[7] جنت میں جاویں

۱ یعنی آٹھ بہشت ۲ یعنی عقلمند لوگ ۳ جو دوسروں کے خلاف عادت ظاہر ہو یعنی معجزے ۴ یعنی عمدہ دلپسند

۱ یعنی قلم ۲ یعنی پہچاننے والے ۳ یعنی اولیاء اللہ ۴ یعنی مرشد ۵ یعنی پیشوا ۶ خاص ۷ یعنی بے خوف ۱۲

یہ لکھتے ہیں کہ جب آوے قیامت
جہنم کا نظر کر اُس طرف شور
کریں مغلوب سب آتش کو اُس دم
دکھاویں زور اپنی قربیت کا
سو غالب اس سے ہو امت کو اپنے
بیاں یہ سب نوادر سر بسر ہے
سو لا کر گیارھویں مجلس میں تتمہ
غرض تقسیم جو اوسط ہے نادر
یقیں وے معجزاتِ قاہرہ ہیں
سو حضرت کی مبارک ذات میں سب
بھرے بے انتہا تھے سر بسر وہ
ہوئے ہیں آپ سے ظاہر جو اعجاز
کتابوں میں وے ہیں مرقوم سارے
سو اوسط کے یقیں ہیں تین اقسام
ہے ذاتی ایک جو حضرت کے تن میں
تنِ بے سایہ اور جسمِ معطر
صفاتی قسم دیگر جو ہے موسوم
ریاضت اور تقویٰ اور یقیں ہے
دگر اخلاق ہیں مشہور سب میں
خبر قرآں میں اس کی معتبر ہے
قسم ثالث وہ بس ہے ذو المعارج
کہ یعنی وے یقیں ذات و صفت سے
یقیں خارج میں بھی ہیں تین اقسام

سو اُس میدان میں وہ ماہِ کرامت
ادھر اعجاز کا دکھلاویں سب زور
تمامی شعلۂ سرکش کو اُس دم
مقرر رشیوۂ محبوبیت کا
پچھڑاویں بندۂ اُلفت کو اپنے
مطوّل ہے نہیں یہ مختصر ہے
جلالت کا سُناؤں سب کرشمہ
تمامی خرقۂ عادات ظاہر
نبوّت کے دلائل باہرہ ہیں
یقیں حرکات اور سکنات میں سب
مقرر تھے تمامی بے حصر وہ
سو سب اعجاز ہیں لاریب ممتاز
وے بے انتہا ہیں سب وے بارے
یقیں ہر قسم کا نادر ہے بس نام
تھے ظاہر ہر گھڑی سارے بدن میں
سو اس کے بہت ہیں اور دیگر
وے ہیں اخلاق شاہنشاہ معصوم
سخاوت حلم اور بھی علمِ دیں ہے
یقیں ہند اور عجم اور سب عرب میں
یقیں خُلقٍ عظیمٍ آیت نشر ہے
اسے سب بولتے ہیں بس خوارج
ہیں خارج ظاہرا دو کیفیت سے
ہے نقلی ایک کا مخصوص تر نام

باقی ۱۱

که جو واقع ہوا سابق زباں میں ۔ نبوت کا کرشمہ سب جہاں میں
ولادت کے جو آگے سر بسر ہے ۔ بزرگی کا بیاں سب جلوہ گر ہے
بھی آگے جو ہوا ہے خیر و شر سب ۔ دیئے حضرت نے بھی اُس کی خبر سب
ہے علمی وہ کہ جو تھا ہو نہارا ۔ خبر اُس کی دیئے ہیں آشکارا
کہ یعنے فتح اسلام اور دگر شئے ۔ کہ بعد از فوت جو واقع ہوا ہے
ہے ساتھ اُس کے علامت بھی حشر کی ۔ نوادر کیفیت ہے اس خبر کی
سوم فعلی ہے قسمت اس میں نادر ۔ ہوئے حضرت سے جو عالم میں ظاہر
قسم پہلا ہے اس سے پُر فتوت ۔ ولادت سے مقرر تا نبوت
دوم بعد از نبوت تا بہ آخر ۔ کہ رحلت کی ہے بس ساعت وہ ظاہر
یقیں یہ قسم ثانی کا سب احوال ۔ کہا ہوں سب سے ظاہر کر کے اجمال
وہ باقی جو رہا ہے قسم ثالث ۔ ہوئے اُمت کے کامل اسکے وارث
دیئے حضرت نے وہ سب اولیا کو ۔ یقیں اُمت کے سب اہل ولا کو
کریں تا اولیا سب اُسکو جاری ۔ رہے سب دیں کی قائم نامداری
جو ہیں سب اولیا کی خرق عادات ۔ اُسے سب بولتے ہیں بس کرامات
حقیقت میں وہ اعجاز نبی ہیں ۔ وے اہل تصرف سب ولی ہیں
کرامت اولیا کی جو ہیں نادر ۔ وہ جاری فیض ہے حضرت کا ظاہر
کہو اب غور کر اے اہل انصاف ۔ کہ سارے معجزوں کے یہ ہیں اوصاف
بیاں سب کا کہو ہووے کدھر سے ۔ ہے خارج سب یہ امکان بشر سے

وے بعد از نبوت جو نوادر ۔ ہوئے ہیں معجزے حضرت سے ظاہر
وے سارے معجزے بس دلکشا ہیں ۔ بہت اقسام سے بے انتہا ہیں
سو تتمہ لکھ بیاں اُسکا سناؤں ۔ تماشا اس کا عالم کو دکھاؤں
ہے پہلا معجزہ حضرت کا نامی ۔ وہ ہے قرآں مقرر بس گرامی
بزرگی اُس کی عالم میں نشر ہے ۔ فصاحت میں یقیں ممتاز تر ہے

وہ اک دریا ہے عظمت کا لبالب
جمع ہوویں اگر جنّ و بشر سب
نہ ہووے ایک صورت انسے زنہار
دگر شق القمر کا معجزہ بس
سوا اس کے بہت ہیں معجزے اور
روایت ہے دگر اہلِ سِیَر سے
کہ اک دن وہ الوہیت کے مظہر
نمازِ ظہر سے فارغ ہو یکبار
یکایک وحی کے آثار ظاہر
ہوا چہرہ عرق آلود اُس دم
سو حضرت نے سر اپنا تب علیؑ کے
درخشاں نور تھا اُس مہر خد میں
تھے بیٹھے مرتضےٰ اُس دم ادب وار
ہوا ہے جس گھڑی خورشید غائب
لگے ہیں پوچھنے تب مرتضےٰؑ کو
نمازِ عصر سے فارغ ہوے ہو
کہے تب مرتضےٰؑ نے مصطفےٰ سے
کہ حضرت کا میرے زانو پہ سر تھا
سو اس باعث نمازِ عصر یکسر
وے حاصل کیا میں نے سعادت
یہ سُن اُس آفتابِ وجِ دیں نے
مبارک اپنے اُس ساعت اُٹھایا ہاتھ
کہ یارب تھا علیؑ با مہر وافر

ہیں فصحا دیکھکر حیران اُسے سب
کریں گر فکر کامل تا حشر سب
کلام اللہ کے نادر ہیں آثار
یہ ہو مشہورِ آفاق اور انفس
ہر اک کا ہے جداگانہ عجب طور
ہے مروی راویانِ معتبر سے
محمدؐ مصطفےٰ خورشید خاور
تھے بیٹھے ساتھ لے مجلس کے حضار
ہوے چہرے پہ حضرت کے مآثر
نزولِ وحی کا تھا سخت عالم
رکھے زانو پہ شیرِ مہبلی کے
گویا خورشید تھا برجِ اسدؑ میں
ہوئی ہے شام اس حالت میں یکبار
اُٹھائے سر کو تب سلطانِ غالب
گلِ باغِ محبت اور وفا کو
دیا تم یا علیؑ بیٹھے رہے ہو
حبیبِ حق وہ محبوبِ خدا سے
میسر مجھ کو یہ عز و قدر تھا
ہوئی نہیں اس گھڑی مجھکو میسر
کہ خدمت آپ کی ہے بس عبادت
مہِ برجِ کمالات اور یقین نے
ہوئے ہیں ملتجی اس طور رب ساتھ
تیرے محبوب کی خدمت میں حاضر

۱۰
باقی

سو اس باعث نماز اس کی قضا اب — اسی ساعت ہوئی اے کبریا اب
کیا محبوب تو نے مجھ کو ظاہر — سو رکھ محبوبیت کا پاس خاطر
تیرے سے بس یہی رکھتا ہوں اُمّید — کہ باہر آوے اب مغرب سے خورشید
ہو طالع[1] پھر دکھاوے آشنکارا — نماز عصر کی ساعت دوبارا
کہ تا اُس سے نماز اس دم علیؑ کی — ادا ہوئے چراغ منجلی[2] کی
دعا کرتے ہی حضرت کے اُسی بار — ہوئے ظاہر قبولیت کے آثار
کہ یعنے اُس گھڑی خورشید ظاہر — نکل مغرب سے تب آیا ہے باہر
بلندی پر ہوا آکر نمودار — ہوئی حیرت جہاں کو اس سے یکبار
ہوا اس دم یہ فضل کبریائی — نماز عصر کی ساعت پھر آئی
ہوا سورج کے پرتو سے جہاں سب — منور از زمیں تا آسماں سب
نماز عصر پڑھ اس دم علیؓ نے — کیے شکر خدا کامل ولی نے
گیا خورشید پھر مغرب کی جانب — تماشا سب نے یہ دیکھا عجائب
یہ عظمت[3] دیکھ محبوبِ خدا کی — محمد مصطفےٰ نور الہدیٰ[4] کی
کئی کفار اس دم کفر کو چھوڑ — مسلمانی میں آئے دیں سے دل جوڑ
ہدایت کی دگر مشعل سے بے نور — روایت کے کروں محفل میں معمور
کہ تھا مکّے کے باہر ایک قبیلہ — سبھی تھا زور ور بیشک قبیلہ
بھری تھی اُن میں چالاکی و چستی — رسوم خود پرستی بُت پرستی
تب اُن سب نے رسول انس و جاں کا — سُنے احوال سلطانِ زماں کا
ہوئے ہیں متفق[5] اُس دم تمامی — تھے سب بارہ ہزار اسوار نامی
تھا اِک بُت پُر جواہر اُن کے ہمراہ — سبھی مکّے میں آ با عزت و جاہ
گئے ہیں بارگاہِ مصطفےٰ میں — جناب سرورِ[6] خیر الورےٰ[7] میں
کہے سب نے ہُبَل اُس بت کا ہے نام — پرستش[8] اُس کی ہم کرتے ہیں سب عام
اگر یہ بُت رسالت کی کماہی[9] — ہمارے سامنے دیوے گواہی

[1] یعنے ظاہر ہو کر [2] یعنے روشن [3] یعنی بزرگی [4] یعنے نور ہدایت کے [5] اتفاق کرنے والے

[6] یعنے مرشد [7] یعنے بہترین خلق کے یعنے رسول اللہ [8] پوجا عبادت [9] یعنے جیسا چاہیے

تو ہم فی الفور[۱] اب لاتے ہیں ایماں
یہ سن اس پیشوائے دو جہاں نے
مبارک رخ کر اس دم بت کی جانب
کہ اے بت کھول تو اس دم زباں کو
اسی ساعت بت بیجان نے یکبار
کہا اے گلبن باغ رسالت
محمد آپ کا ہے نام انور
رسول خالق ارض[۴] و سموات
ثنا خواں آپ کا سبحان[۵] بس ہے
یہ سن سارے قبیلے نے بیاں وار
مسلمانی سے سب نے کام پائے
ہوئے بارہ ہزار اسوار نامی
دگر اک معجزہ روشن و باہر
کہ جس دم سرور دیں شاہ غالب
تھے رستے میں یمامے کے قبائل[۸]
ہوئی ہے تب وہاں مشہور یہ بات
ہوئے اس دم جمع ادنیٰ و اشراف
ہوا اس قوم میں پیدا اسی روز
اٹھا اس دم وہ لڑکا ساتھ لائے
کہے سب نے اگر تم ہو نبی خاص
تو یہ لڑکا ہمارے جو ہے ہمراہ
کہے تم کو رسول کبریا اب
تو ہم ایمان اب لاتے ہیں یکسر[۱۳]

یقیں ہوتے ہیں بیشک اب مسلماں
یقیں پیغمبر آخر زماں نے
کئے ہیں اس طرح اس کو مخاطب
بیاں کر سب میرے نام و نشاں کو
فصاحت[۲] سے کر اپنے لب گہر بار[۳]
بہار گلشن جاہ و جلالت
یقیں ہو آپ سب عالم کے سرور
مکرم صاحب قرآن و آیات
گواہ مکرمت قرآن بس ہے
رکھے ہیں سر کو تب سجدے میں یکبار
خدا سے عزت و اکرام پائے
مسلماں اس گھڑی باشاد[۶] کامی
کیا ہے اس طرح راوی[۷] نے ظاہر
مدینے سے گئے کعبے کی جانب
سبھی تھے اسمیں دانا اور عاقل
کہ آئے ہیں سہ اوج[۹] کمالات
سبھی اہل یمامہ بادل صاف
کسو کے گھر میں اک لڑکا دل افروز
جناب پاک میں حضرت کے آئے
پیمبر صاحب اجلال[۱۱] و اختصاص
رسالت کی گواہی دیوے دلخواہ
پیمبر صاحب تاج و لوا[۱۲] اب
سبھی ادنیٰ و اعلیٰ بس مقرر

۱ یعنی اسی وقت ۱۲
۲ یعنی خوش بیانی
۳ یعنی موتی برسانے والے
۴ یعنی زمین و آسمان
۵ یعنی اللہ تعالیٰ
۶ یعنی خوشی
۷ یعنی روایت کرنے والے
۸ یعنی قبیلے
۹ یعنی بلندی ۱۲
۱۰ یعنی چھوٹے اور بڑے تمام لوگ ۱۲
۱۱ یعنی بزرگی ۱۲
۱۲ یعنی جھنڈا ۱۲
۱۳ یعنی تمام ۱۲

باقی ۹

یہ سُن کر اُس امام بحر و بر نے
بہارِ گلشن فتح و ظفر[۲] نے

کئے ہیں اک نظر لڑکے کی جانب
شکر لب کھول اُسدم با مطالب

کہے اُس سے کہ اے لڑکے زباں کھول
خدا کا حکم ہے بیشک سخن بول

رسالت کی میرے دے اب گواہی
تیری ہے اس گھڑی مطلب گواہی

زباں کھول اپنی اُس لڑکے نے اُسدم
کہا اے بادشاہِ جنّ و آدم

مقرّر آپ ختم المرسلیں ہیں
یقیں محبوب ربّ العالمیں ہیں

بزرگی حق نے دی پیغمبروں پر
دیا تم کو شرف نام آوروں پر

فصاحت[۱] ساتھ پھر کلمہ ادا کر
رہا خاموش وہ سب کو سُنا کر

کہے ہیں مرحبا تب شاہِ دیں نے
امام الاصفیا[۳] ماہ یقیں نے

یہ سُن اہل یمامہ خاص اور عام
سبھوں نے کفر سے دھو دل کو تمام

وہیں کلمہ شہادت کا ادا کر
مسلماں سب ہوئے ہیں بس مقرّر

روایت کے چمن کا اور بلبل
سخن کرتا ہے پا کر نکہت[۴] گل

کہ یک قوم عرب مکّے کے باہر
تھے ساکن سب تونگر اور فاخر[۵]

شرافت[۶] اُن کی تھی عالم میں مشہور
شجاعت اور کرم سے سب تھے معمور

تھی ظاہر اُن کی سب میں پہلوانی
دلیری میں نہ کوئی رکھتے تھے ثانی

غرض جس دم نبوت شاہِ دیں کو
دیا حق نے سراج[۷] الآخریں کو

ہوئی جب یہ خبر مشہور سب میں
اُٹھا ہے شور اس کا سب عرب میں

یقیں اُس قوم نے تب یہ خبر سُن
ہر اک سے یہ کلام معتبر سُن

ہوئے اُس دم جمع پیر و جواں سب
مستقر متفق ہو پہلواں سب

جناب مستطاب[۸] مصطفےٰ میں
سبھی آئے ہیں درگاہِ علےٰ میں

تھا گونگا ایک مادر زاد اُن میں
سخن گوئی سے تھا آزاد اُن میں

نہ طفلی سے کیا اس نے سخن کب
جنونی[۹] سے بھرا تھا اُس کا تن سب

کئے ہیں سب نے یہ حضرت سے تقریر
کہ اے عالی نسب سلطان توقیر[۱۰]

[۱] یعنی تھمندی
[۲] یعنی سرداری
[۳] یعنی پیشوا معصومین
[۴] یعنی خوشبو
[۵] یعنی فخر کی سواے
[۶] یعنی عزت داری بزرگی
[۷] یعنی چراغ
[۸] یعنی برگزیدہ ۱۲
[۹] یعنی دلاوراں
[۱۰] یعنی عزت ۱۲

مسلمانی کی سب کو آرزو ہے
کہ یہ گونگا جو ہے مشہور سب میں
رسالت کی گواہی دیوے گر یہ
تو اب ایمان ہم لاتے ہیں بارے
یہ سُن حضرت نے اُن کا قول و اقرار
کہے اُس سے اگر تو کیفیت[1] سے
تو کھول اپنی زباں گفتار[2] کر تو
تب اُس گونگے نے سُن یہ بات محکم
کہا بیشک نبی ہیں آپ سب کے
نہ ثانی آپ کے پیغمبروں میں
عطا کر آپ کو حق نے یہ دیں اب
شرف جو آپ کے پاوے قدم سے
مخالف آپ کے ملعون سب ہیں
اگر ہر بال میرا سب زباں ہو
تو حضرت کی ثنا بیشک سمو[10]
یہ اُس گونگے کی سُن یکبار تقریر
لکھا راوی نے اس صورت سے یکسر
سخن گوئی سے سب عالم میں ہو طاق[11]
ہر اک افصح[12] مقابل اُسکے ہر بار
تحض یہ فیض تھا حضرت کا اس پر
دگر عباس بن مرداس سے ایک
کہ جس دم سرورِ دیں ختمِ مرسل
نبوت کی ہووے مسند پہ قائم

و لے باقی یہی اب گفتگو ہے
ہے شہرت اس کی سب قوم عرب میں
کہے گر آپ کو پیغامبر یہ
مسلماں اس گھڑی ہوتے ہیں سارے
کیے جانب توجہ اس کی یکبار
مسیکر آگاہ ہووے معرفت[3] سے
مرے اجلال[4] کو اظہار کر تو
فصاحت[5] سے زباں کھولا ہے اسدم
مقرر خاص ہیں مقبولِ رب کے
کوئی پیدا ہوا ہے رہبروں میں
کیا عالم میں ختم المرسلیں اب
رہے آزاد ہو سب درد و غم سے
مقرر ہے شبہ مقہورِ[9] رب ہیں
رہے تعریف میں گو ہر فشاں ہو
نہ ہووے کب ادا تا حشر دلجو
مسلماں سب ہووے با عزّ و توقیر
کہ وہ گونگا اُسی دن سے مقرر
فصاحت میں ہوا مشہورِ آفاق
قصوری کا سبھی کرتے تھے اقرار
ہوا عقل و سخن گوئی میں اظہر[13]
روایت ہے کہ ان الماس سے ایک
امام الانبیا سلطانِ افضل
پڑا شہرہ جہاں میں اُن کا دائم

[1] یعنی حالت ۱۲
[2] یعنی بیان ۱۲
[3] یعنی کلام بازنہ ۱۲
[4] یعنی بزرگی ۱۲
[5] یعنی خوش بیانی ۱۲
[6] یعنی [illegible] ۱۲
[7] یعنی [illegible] ۱۲

۸ باقی

[9] یعنی قہر کیے گئے ۱۲
[10] یعنی بال کے سر برابر
[11] یعنی یکتا بے مثل
[12] یعنی بہت صاف کہنے والا ۱۲
[13] یعنی ظاہر ۱۲

سوا اس ایّام میں اک روز نادر
کہ یعنی شخص اک با صورت خوب
قبا تھی تن میں اُس کے غیرت برق[۱]
شتر مرغ[۲] اُس کا تھا مرکوب[۳] نادر
عجب چہرے پہ تھی اُس کے صلابت[۴]
عجب تھی عقل فرسا[۶] اُس کی آواز
کہ اب ظاہر ہوئے آخر زماں کے
نشر[۷] سب میں ہوا ہے دور اُن کا
بزرگی میں ہر اک سے ارجمندی
کریں اب دین سے معمور عالم
نبیؐ ایسے نہ کب پیدا ہوئے ہیں
کریں گر اک نظر سے وے اشارت
یہ کہہ اُس دم ہوا نظروں سے غائب
قبیلے نے یہ سب دیکھا ہے اسرار
تھی اس ایام میں یہ بات مشہور
شتر مرغوں پہ وے ہوتے ہیں اسوار
سوا اس باعث اسی دم خاص اور عام
تھا بُت خانہ وہاں مشہور تر ایک
خمار اُس بت کا تھا مشہور تر نام
تمامی خلق وہ پُوجے بہ وسواس[۱۰]
کہ تا اُس جن سے پاویں وے اماں سب
یکایک اُس گھڑی بُت کے شکم[۱۱] سے
کہ اے قوم خمار آلودۂ[۱۲] غم

تماشا سب نے یہ دیکھا ہے ظاہر
نظر آیا ہر اک خوبوں سے محبوب
سفیدی میں سراپا اُسکا تھا غرق
ہمارے شہر میں آیا ہے ظاہر
زیادہ شیر سے اکمل مہابت[۵]
چلا ظاہر یہی کہتا ہوا راز
محمدؐ سیّد رسنا سب انس و جاں کے
عجب عالی ہے سب سے طور اُنکا
دیا ہے حق نے اُن کو سر بلندی
توابع اُنکے ہیں سب جن و آدم
عجب مقبول رب پیدا ہوئے ہیں
زمیں اور آسماں سب ہووے غارت
عجب تھا تیز رو مرکوب[۹] راکب
ہوئی ہے گم سبھوں کی عقل یکبار
کہ جو جنوں کے ہیں سردار منصور
صلابت ناک اُن کے سب ہیں اطوار
ہوئے ہیں خوف سے سب اُس کے ناکام
نوادر بت تھا اس میں نامور ایک
پرستش میں تھے اُس کے خاص اور عام
جمع اُس دم ہوئے اُس بُت کے آ پاس
بچاویں ایک ساعت اپنی جاں سب
عجب آواز یہ نکلا عدم سے
سراپا در جہاں فرسودۂ[۱۳] غم

۱ یعنی بجلی ۲ مشہور جانور ہے مانند اونٹ کے ۱۲ ۳ جس پر سواری کی جائے ۴ یعنی سختی ۵ یعنی مخوف ۱۲ ۶ یعنی عقل گم کرنے

والی ۷ یعنی مشہور ۸ یعنی سواری کی ۹ یعنی جس پر سوار ہوں جائے اُس کو مرکوب اور جو سواری کرتے ہیں اسکو راکب کہتے ہیں ۱۰ یعنی گمان ۱۱ یعنی پیٹ ۱۲ ۱۲ یعنی مبتلائے غم ۱۳ یعنی گھسا ہوا ۱۲

کرو بس دورِ غفلت کی خماری
خمار اس دم یقیں ہووے نگوں سار
چلو اب بارگاہِ مصطفےٰ میں
ہوئے مبعوث سالارِ زمن اب
ہے دیں انکا یقیں سب دیں سے غالب
جہاں میں ہیں مکرم تر نبی وہ
پیمبر ہیں یقیں آخر زماں کے
جو اُن کی ملّتِ اطہر میں آوے
رہے جو دین سے اُن کے مخالف
سُنے ہیں سب نے جسدم بُت سے یہ راز
جمع ہو آئے اُس دم خاص اور عام
خمارِ بت پرستی چھوڑ اُس دم
روایت کے گلاب و قند سے اب
کہ ایک کافر حصیں تھا نام اُس کا
تھا اک بت گھر میں اُسکے سخت بے نور
پرستش میں تھا دائم اس کی مشغول
سو ایک دن اس کے گھر آ سرورِ دیں
کئے دعوت اُسے اسلام و دیں پہ
حصیں نے منہ پھرا ان کی طرف سے
کہ مجھ کو دیں نیا منظور کب ہے
پرستش اس کی میں کرتا ہوں دائم
نہ اب منظور ہے مجھ کو نیا دیں
کہے تب اُس سے شاہِ نامور نے
کہ اب آیا ہے دورِ دین داری
پرستش سے بتوں کی مت رکھو کار
جناب حضرتِ خیر الورا ہیں
محمدؐ رہبرِ دیں بُت شکن اب
بزرگی اُن کو دی حق نے عجائب
رسولِ ابطحی ہیں ہاشمی وہ
مقرر رہنما ہیں دو جہاں کے
وہ بس دونوں جہاں میں فیض پاوے
رہے عالم میں وہ مادام خالف
کرے معلوم یہ ہیں دیں کے اعجاز
جنابِ مصطفےٰ ہیں با صد اکرام
مسلمانی سے پائے فیض اعظم
کروں پھر طوطیٔ جاں کے شکر لب
تھا دائم بت پرستی کام اُس کا
عبادت اُسکی تھی عین اُس کو منظور
نہ رہتا تھا کوئی دم ہو کے معزول
معلّے آفتابِ اوجِ تمکیں
مکرم راہِ ایمان و یقیں پر
کہا اُس سرورِ عالی شرف سے
پرستش بت کی ہر دیں سے احب ہے
ہوں اُس بت کی سدا خدمت میں قائم
پدر سے اپنے یہ سیکھا ہوں آئین
حبیبِ خالقِ جن و بشر نے

۱؎ یعنی سستی کے
۲؎ یعنی وقت آیا ہے
۳؎ یعنی نامور سب کو
۴؎ یعنی اونچا صادر
۵؎ یعنی اٹھانے کے
۶؎ یعنی ظاہر ہووے
۷؎ یعنی سب توڑنے
والے کے دین پاک

۷
باقی

۸؎ یعنی بہوش ڈرنے
والا ۹؎ یعنی بھیجے
۱۰؎ یعنی بزرگ ۱۱؎
یعنی بیکار ۱۲؎ یعنی بلندی
۱۳؎ یعنی مرتبہ ۱۴؎ یعنی
زیادہ ۱۵؎ یعنی
دوست ۱۶؎ یعنی
طریقہ ۱۲

کہ گر یہ بت رسالت کی مرے اب / گواہی دیوے اپنے کھول کر لب
سنے گر اس کے منھ سے تو گواہی / کرے منظور پھر دینِ الٰہی
جواب اس نے دیا تب شاہِ دیں کو / دُرِ دریائے وحدت اور یقیں کو
کہ ہے یہ بس سخن حضرت کا نادر / نہ گویا بت ہوا ہے کب یہ ظاہر
پرستش اس کی میں کرتا ہوں دن رات / کیا نہیں اس نے آخر مجھ سے کب بات
تمہارا سن سخن نادر وہ یکبار / رسالت کا کرے کس طور اقرار
یہ سن حضرت نے تب اس کی زبانی / کئے ہیں بت سے تب گوہر فشانی
کہ اے بت کھول تو اپنی زباں اب / مرے نام و نشاں کو کر بیاں اب
اسی دم قدرتِ حق سے وہ بے روح / زباں کو کر سخن سے اپنے مفتوح
لگا کہنے فصاحت اور ادب سے / مکرم اس شہِ عالی نسب سے
کہ اے سالارِ عالم صاحبِ تاج / چراغِ بحر و بر سلطانِ معراج
عطا کر آپ کو حق نے جلالت / دیا ہے شہ ملکِ رسالت
نہیں کچھ شک رسول اللہ ہیں آپ / حبیبِ حضرتِ اللہ ہیں آپ
ہوا ہے پھر بتِ بیجاں وہ خاموش / حصیں نے اسکی یہ تقریر کو گوش
غبارِ کفر کو دھو دل سے وہ سب / ہوا قدوی رسول اللہ کا تب
دگر گوہر روایت کے صدف سے / نکالا بے بہا عز و شرف سے
کہ تھی مکے میں کافر ایک عورت / نہایت پر جفا ناپاک سیرت
تھی عادت اس کی اس صورت سے دلسوز / کہ آکر آپ کی خدمت میں ہر روز
زباں کرتی تھی شوخی بے ادب ہو / نہایت ناروا مغضوبِ رب ہو
اذیت اس سے تھی شاہِ زمن کو / شفیعِ کل رسولِ ذو المنن کو
تھا گھر میں اس کے لڑکا ایک نادر / ہوئے تھے دو مہینے اس کو ظاہر
لئے گودی میں وہ شمعِ شب افروز / جنابِ پاک میں آئی ہے ایک روز
نظر لڑکے کی اس دم شاہِ دیں پر / پڑی ہے اس امام المرسلیں پر

۱ یعنی پیغمبری ۱۲
۲ یعنی بولنے والا
۳ یعنی بے جان ۱۲
۴ یعنی کشادہ ۱۲
۵ یعنی تیز زبانی ۱۲
۶ یعنی بزرگی

۱۰ یعنی انمول ۱۲
۱۱ یعنی ظالم
۱۲ یعنی غضب

تب اُس لڑکے نے با فیض مکرم ۔۔۔ فصاحت[1] سے زباں کھولی پئے اُسلام
کہا ہے کر ادا تسلیم اکمل[2] ۔۔۔ سلام علیک یا سلطانِ مرسل
نظر حضرت نے کر تب اُس کی جانب ۔۔۔ ہوئے ہیں اس طرح اُس سے مخاطب[3]
کہ تجھ کو کیا خبر میں شاہِ دیں ہوں ۔۔۔ امام الانبیا والمرسلیں ہوں
جواب اُس نے دیا تب باعنایت ۔۔۔ کہ اے خورشید کیوانِ[4] ہدایت
کیا مجھ کو عطا اب حق نے توفیق ۔۔۔ ہدایت کی دکھایا راہِ تحقیق
وہی ہے رہنمائے جنّ و آدم ۔۔۔ مجھے اپنے کرم سے اُس نے اُسدم
مراتب سے کیا حضرت کے واقف[5] ۔۔۔ بزرگی سے کیا حضرت کی عارف[6]
کھڑے جبریلؑ یہ ہیں آپ کے ساتھ ۔۔۔ نظر آتی ہے میرے اُن کی یہ ذات
کہاں ہیں تاب و طاقت اس زباں میں ۔۔۔ لیاقت اس لب گوہر فشاں میں
کہ حضرت کے مراتب کہہ بیاں وار ۔۔۔ کرے ظاہر مناقب اور آثار
جناب پاک کی یہ شان بس ہے ۔۔۔ ثنا خواں آپ کا سبحان[7] بس ہے
یقیں حضرت پہ جو ایمان لاوے ۔۔۔ مقرر دو جہاں میں فیض پاوے
کرے انکار جو حضرت سے یک دم ۔۔۔ وہ بیشک ہے سزاوار[8] جہنّم
یہ سُن اقوالِ[9] جاں پرور سرانجام[10] ۔۔۔ کہے حضرت نے کہہ کیا ہے تیرا نام
کہا ماں نے میری نا کام میرا ۔۔۔ رکھا ہے عبدِ عزّا نام میرا
میں ہوں اس نام سے بیزار ہر دم ۔۔۔ نہ اس میں خوب ہیں آثار ہر دم
یہ سُن اُس سے شہِ خیر الامم[11] نے ۔۔۔ حبیبِ حق رسولِ محترم[12] نے
شکر لب کھول با اجلال[13] و اکرام ۔۔۔ کہے حضرت نے اے شمعِ گل اندام[14]
عطا کر عزت و اکرام تجھکو ۔۔۔ بس عبد اللہ دیا ہوں نام تجھکو
یقیں ہر نام سے یہ نام ہے خوب ۔۔۔ خدا کے پاس ہے یہ نام محبوب
کیا پھر عرض لڑکے نے ادب سے ۔۔۔ نہایت شادمانی[15] اور طرب سے
کہ ہے حضرت سے ظاہر التجا ایک ۔۔۔ مجھے مطلوب ہے بیشک دعا ایک

۱؎ یعنی خوش بیانی ۱۲ ۲؎ یعنی بہت کامل ۱۲ ۳؎ یعنی متوجہ ہوا ۱۲ ۴؎ ستارہ زحل کا جو ساتویں آسمان پر ہے ساتوں آسمان سب سے اوپر ہے اور ستارہ سب سے اونچا آسمان پر ہے ۵؎ یعنی آفتاب ۶؎ خبردار

۷؎ یعنی پاکی بیان کرنے والے ۸؎ یعنی نشان ۹؎ یعنی اللہ تعالیٰ ۱۰؎ یعنی لائق ۱۱؎ یعنی گفتگو ۱۲؎ یعنی تمام ۱۳؎ یعنی بادشاہ بہتر امت کے ۱۲ ۱۴؎ یعنی عزت کے ساتھ ۱۵؎ یعنی نازک بدن ۱۶؎ یعنی خوشی ۱۲

باقی

کہ حق مجھ کو کرے حضرت کا خادم[1]
اُسی دم دلبرِ دلدار حق نے
کہے ہیں کھول لب لے طفل مسعود[2]
تو پاوے خلد جنت اور انعام[3]
کیا لڑکے نے اس مژدہ[4] کو جب گوش
نبیؐ پر اُس گھڑی جان کر فدا وہ
تب اُس کی ماں نے یہ احوال سارا
کہی قدرت یہ کیا اللہ کی ہے
زباں کھول اپنی اُس دم باشہادت
پھر آخر جوڑ سر اپنا قدم سے
کہ صد افسوس میری عمر آخر
میرے دستِ جفا پرور سے ہر بار
تھا بیشک ناروا سب کام میرا
اُسی ساعت یقیں مقبول رب نے
کہے عورت سے مت کھا دلمیں افسوس
تیرے اقبال یاور[6] سب سے بس ہیں
تیرے باعث فرشتے آسماں سے
یہ سُن عورت نے حضرت سے بشارت
نہایت اُس گھڑی کر شادمانی
قدم پر آپ کے بیشک فدا ہو
کفن اُس کا وہیں باغ جناں سے
صحابیوں نے تب اُس فرزند و زن کو
اُٹھا تکریم اور عزت سے اُس دم

رہوں جنت میں بیشک ہو ملازم
ہما یوں[8] محرم[9] اسرار حق نے
تیرے حاصل مقرر ہو ویں مقصود
جو آئی رحمتِ سلطان ابرار
خوشی کا اُسکے تن میں ہوا جوش
گیا ہے جانب دار البقا[10] وہ
نظر سے دیکھ اپنے آشکارا
عجب عظمت رسول اللہ کی ہے
کئی حاصل یقیں گنج سعادت
لگی کہنے امام محترم سے
ہوئی ہے صرف بدبختی میں ظاہر
نبیؐ کی ذات کو پہنچا ہے آزار
نہ بہتر ہے مگر انجام میرا
شہِ کونین دو سالارِ عرب نے
نہ ہو افضالِ حق سے سخت مایوس[13]
تیرے اجلال رہبر سب سے بس ہیں
کفن لاتے ہیں اب باغِ جناں[15] سے
قدم سے سر اُٹھائی باسعادت
گئی ہے چھوڑ یہ دُنیائے فانی
گئی ہے طالبِ ملکِ بقا ہو
فرشتے لے کے آئے آسماں سے
نہاں[16] جنت و سروِ چمن کو
کئے ہیں خاک میں مدفون باہم

[11] یعنی خزانہ نیک بختی کا [12] یعنی برا کرنیوالا [13] یعنی رنج و درد [14] یعنی ناامید [15] یعنی مددگار [16] یعنی جنت [17] یعنی خوشخبری [18] یعنی ہمیشگی ۱۲ [19] یعنی جنت [20] یعنی تر و تازہ درخت

یہاں ہے غور لازم اے عزیزو
نازل ہے ضرور عالی تمیزو

کہ تھی عورت نہایت وہ جفاکار
اذیت اُس سے تھی حضرت کو بسیار

ولے حضرت کی اک عالی نظر جب
پڑی اُس پر نگاہِ پُرصفا جب

ہوا ہے اُس پہ کیا فضلِ الٰہی
دفع ہوئی اُس کی ظلمت کی سیاہی

ہوا اُس پر کرم جاں آفریں کا
ملا ہے باغ فردوس بریں کا

کفن اُس کا ملائک لے کے آئے
یہ رتبہ اُس کا عالم کو دکھائے

غرض جس پر کرم ہے مصطفےٰ کا
وہ ہے مقبول بیشک کبریا کا

الٰہی اُس نبی کے اب کرم سے
نگاہِ رافت و چشم نعم سے

مجھے یکبارگی سرشار کر تو
میرا بیڑا یہاں سے پار کر تو

علی فدوی تمہارا یا نبی ہے
یہاں میں آرزو اس کی یہی ہے

کہ در سے آپ کے بالکل امید
بصارت کو دے اپنی نورِ جاوید

رہے دنیا و دیں میں شادماں ہو
رہے مطلب سے اپنے کامراں ہو

دگر باغ روایت کے شجر سے
کروں شیریں زباں شیریں ثمر سے

کہ سفیاں بن حرب تھا سخت کافر
اشد تھا سارے کفاروں میں ظاہر

تب اُس نے صولتِ دینِ نبی دیکھ
بزرگی رسولِ ہاشمی دیکھ

عداوت سے کر اپنے دل کو مذموم
گیا ہے چھوڑ مکہ جانب روم

گئی اس کو ملے رستے میں راہب
ہر اک راہب کے منہ سے وہ عجائب

لگا سننے جلالت شاہِ دیں کی
رسولِ حق امام المرسلیں کی

غرض پہنچا ہے سفیاں روم کو جب
سو جا خدمت میں قیصر کی رہا تب

وہاں بھی سُن ثنا خوانی نبی کی
شفیعِ کُل رسولِ ہاشمی کی

تعجب سے کہا تھا دل میں غصہ
محمد کا نوادر سب ہے قصہ

صفت اُس کی ہر اک جا مشتہر ہے
ثنا خواں اُس کا بیشک ہر شہر ہے

وہاں سے قصد کر اپنے شہر کا
چلا مشتاق ہو پھر اپنے گھر کا

۵ باقی

ملے ہیں جانور جو اُس کو در راہ　　زباں سے اُن کی وہ سنتا تھا ناگاہ
مقرر لا الٰہ الا ھُو ہر دم　　محمد ختمِ مُرسل شاہِ عالم
یہ سُن ہوتا تھا حیران دمبدم وہ　　پریشانی سے رکھتا تھا قدم وہ
نہایت دل میں کرتا تھا عجائب　　اسی حیرت میں تھے ہوش اسکے غائب
ملا سب راہ میں گھوڑا اُسے ایک　　تھا بے زین قامت و رفتار میں نیک
مُقرر بے لگام اُس کی تھی گردن　　پہاڑوں کے چلا تھا زیرِ دامن
نظر سفیان نے کر وہ اسپ نامی　　سو دیکھ اُس کی نوا در خوش خرامی
ہوا ہے پئے میں اُس کی گرم رفتار　　یہ چاہا تا کرے اُس کو گرفتار
کر اُس گھوڑے نے تب اسکی طرف رُخ　　با لحانِ خوش و آوازِ فرخ
کہا ہے لا الٰہ الا ھُو ظاہر　　محمد رہبرِ دیں تا با آخر
یہ سُن سفیاں نے اس گھوڑے سے تقریر　　کہا ہے اُس سے ہو کر غرقِ تشویر
کہ اے اسپِ ہمایوں یہ عجب ہے　　تیری گفتار نادر تر یہ سب ہے
کہا گھوڑے نے اے نادان کافر　　تکلم گرچہ ہے حیواں کا نادر
وے نادر تر اس سے ہے تیرا کام　　خسارہ اس سے ہے تجھ کو سرانجام
کہا سفیان نے وہ ہے کونسی بات　　نوادر تر میری وہ کیا ہے حرکات
کہا گھوڑے نے یہ ہے بات نادر　　کہ بیشک حق نے اب قدرت سے ظاہر
کیا ہے تجھ کو اک قطرے سے پیدا　　بھی روزی تجھ کو دیتا ہے ہویدا
وے تو اُس سے نافرمان ہوا ہے　　نبی سے اُس کے منکر ہو رہا ہے
کہا سفیاں نے اس گھوڑے سے یہ تب　　نبی ہیں کون اس کا کر بیاں اب
کہا ہیں وے محمد صاحبِ تاج　　رسولِ ہاشمی سُلطانِ معراج
مقرر وہ قریشی اور عرب ہیں　　رسولِ ابطحی مقبولِ رب ہیں
کرے جو اُن کی نافرماں روائی　　سو ہے مردود و مقہورِ الٰہی
یہ اتنا کہہ ہوا ہے گرم رفتار　　پہاڑوں کے گیا دامن میں یکبار

غرض سفیاں نے یہ تقریر کر گوش
پھر حضرت کے مبارک دہن میں آیا
دگر ہے ایک روایت عشق آموز
معلّی بارگاہِ مجتبےٰ میں
نوادر ساتھ اسکے تھا شتر ایک
لطافت سے بھرا از گوش تا سم
سراپا خوش نہایت اور موزوں
غرض اشتر وہ سلطانِ زماں کے
سو حضرت نے شکر لب کھول بیچار
وہاں حاضر تھے اُس دم مہرِ اقطاب
یہ سُن حضرت سے وہ تعریف نادر
خرید اشتر کئے ہیں سیم و زر دے
تب اس اشتر کو لایا فرح کامل
کھلے اقبال اشتر کے نوادر
سو یک شب آفتاب اوجِ توصیف
شتر نے دیکھ اُس دم شاہِ دیں کو
فصاحت سے زباں کر اپنی شیریں
سلام علیک یا بدر التمام
سلام علیک یا خیر الخلائق
سلام علیک یا نور البصائر
سلام علیک یا مصباح سنت
یہ سن حضرت نے اشتر کی زبانی
ملاطف ہو طرف اس کے قدم سے

رہا ہے ایک دم حیرت سے مدہوش
مسلمانی سے اپنا کام پایا
کہ اعرابی کوئی آیا ہے اک روز
جناب مصطفےٰ خیر الورا میں
نہایت سرو قد رفتار میں نیک
ثریا سے منور اس کی تھی دُم
پشیماں دیکھ جس کو ہووے کلنگوں
پسند آیا شہ کون و مکاں کے
کئے تعریف سے اسکے گہر بار
عمر فاروق عادل ابن خطاب
گئے ہیں پاس اعرابی کے ظاہر
گراں قیمت نہایت سربسر دے
قطاروں میں کئے حضرت کے داخل
بندھا رہتا تھا وہ حجرے کے باہر
مکاں سے اپنے باہر لائے تشریف
سرِ اوجِ کمالات و یقیں کو
لگا پڑھنے کو یہ مضمون رنگیں
سلام علیک یا زین القیامہ
سلام علیک یا بحر الحقائق
سلام علیک یا شمس الضمائر
سلام علیک یا مفتاح جنت
نوادر بے بہا گوہر فشانی
نہایت مہربانی اور کرم سے

[illegible]

باقی

بخشنے والے قیامت کے ۱۲
۱۳ھ یعنی اے بھری [illegible] کے
اے دریا حقیقتوں کے
۱۵ھ یعنی اے نور آنکھوں کے
۱۶ھ یعنی اے آفتاب دلوں کے
یعنی اے چراغ سنت کے
یعنی اے کنجی جنت کے
اور توجہ فرمانے واسطے ۱۲

لگے ہیں پوچھنے احوال اس کا
زباں کھول اس نے اپنی با دو صد ناز
کہ اے محبوب درگاہِ الٰہی
میرا مالک تھا اول ایک بدکار
غضب انگیز تھا سب کام اسکا
سو بھاگا ایک دن اس کی جفا سے
بیاباں تھا وہ سب شیروں کا مسکن[۲]
مجھے شیروں نے جب دیکھا ہے یکبار
میرے آ چار جانب سر بسر شیر
کہ یہ مرکب ہے سلطانِ زماں کا
کریں اس پر سواری شاہِ عالم
عجب ہیں بخت اس اشتر کے اعلیٰ
نہ لازم کس کو اب جور و جفا سے
ہوئی ہے اس سے اب نادر ملاقات
فضیلت پرور اس کی یک نظر بس
یہ سن کر میں نے شیروں کی زبانی
اسی دن سے ہوئی یہ مجھ کو امید
کریں خیر البشر مرکوب مجھکو
بحمد اللہ ہوا حضرت کا مرکوب
شرافت[۵] با قدوم پاک سے اب
ہوئی ہے مجھ کو حاصل سربلندی
یہ سن حضرت نے اس کی حسن تقریر
کہے ہیں اس سے اے مرکوبِ مسعود

نوا دو حال فرخ[۱] فال اس کا
لگا کہنے کو یہ احوال ممتاز
ہمارا ہر سفیدی و سیاہی
نہایت ناخدا ترس و دل آزار
اسی باعث تھا غضب نام اس کا
گیا میں اک بیاباں میں دغا سے
بھرے تھے شیر از کہ[۳] تا بدامن
جمع اس دم ہوئے ہیں شیر بسیار
لگے ہیں بولنے با یک دگر شیر
محمد مصطفےٰ شاہ جہاں کا
معلی آفتاب جن و آدم
یہ برج حمل ہے حمّالِ[۴] مولیٰ
اذیت[۵] اس کو پہنچا دے دغا سے
فرح[۶] بخش اس کی ہے ظاہر ملاقات
ہماری بہرہ مندی اس قدر بس
کیا ہوں بس نہایت شادمانی
کہ راکب[۱] ہو دیں مجھ پہ نور خورشید
سواری سے کریں منسوب مجھکو
کیا حاصل سعادت حسب مطلوب
ملا آ کر شہ لولاک سے اب
یہ کافی اس قدر ہے بہرہ مندی
زباں کھول اپنی با اعزاز[۱] و توقیر
نہایت اب ہوا ہوں تجھ سے خوشنود

۱ یعنی مبارک طالع
۲ یعنی رہنے کا مکان
۳ یعنی کوہ کا پہاڑ
۴ یعنی اٹھانے والا
۵ یعنی تکلیف
۶ یعنی خوشی بخشنے والی

۱ یعنی سواری کرنے والے
۲ یعنی سواری
۳ یعنی برکت
۴ یعنی عزت و حرمت
۵ یعنی نیک
الخ

ہے عالی سب سے ہر دم کام تیرا — رکھا اب میں نے غضبا نام تیرا
تو ہے کس بات کا اب اشتیاقی — دگر اُمید کیا ہے تیری باقی
بیاں کر اس گھڑی تو اپنی حاجت — تو پاوے اپنی مطلب بے لجاجت
کہا تب اُس نے اے سلطانِ ابرار — معلےٰ آفتاب چرخ دوّار
مِری اک التجا حضرت سے بس ہے — یہی باقی میرے دل کی ہوس ہے
کہ جنت میں کرے حق مجھ کو داخل — وہاں بھی آپ کی خدمت ہو حاصل
نہ جنت کے مراکب دیکھ زیں پوش — کریں حضرت وہاں مجھ کو فراموش
وہاں بھی کر کرم سے یاد مجھ کو — سواری سے کریں دل شاد مجھ کو
دگر یک عرض ہے دنیا میں حضرت — مجھے گر چھوڑ جاویں سوئے جنت
تو بعد از آپ کے دیکھوں نہ خواری — نہ میرے پر کرے پھر کوئی سواری
سوا یہ آپ کے مجھ پر الم ہے — اُٹھانا پھر کسی کا سخت غم ہے
یہ سُن حضرت نے مسئول اُسکا یکبار — کئے یہ عرض مقبول اس کا ایکبار
غرض رحلت کے جب ایام جانکاہ — قریب آئے ہیں جب حضرت کے ناگاہ
سو حضرت نے بلا تب فاطمہ کو — مہ اوجِ جلالت نورِ مہ کو
وصیت سے کئے تاکید ظاہر — کہ اے آرامِ جاں نور البصائر
یہ میرے بعد پھر مرکب وفاکیش — نہ اسواری سے ہووے کسکی دلریش
جدائی کا ہے میرے درد اُس کو — نہ آزردہ کرے کوئی مرد اس کو
میرے بعد از خبرداری سے اس کی — نہ غافل ہو جو غمخواری سے اُسکی
ملے اُس کو ہمیشہ آب و دانہ — نہ غفلت اُس میں جائز ہے بہانہ
نہ پہنچے ایک دم اُس کو اذیت — مِری ہے اس طرح ثابت وصیت
غرض جس دم شہنشاہِ جہاں نے — کئے رحلت امامِ انس و جاں نے
ہوا ہے اُس شتر پر غم نہایت — جدائی سے ہوا بے دم نہایت
لگا ہے خوں بہانے چشم تر سے — ہوا بیتاب بس درد جگر سے

محبت تھی عجب حضرت کی اُس کو
جدائی کے الم سے تین[1] دن تک
نہ پروا اُس کو تھی آب و علف[2] سے
سو یک شب فاطمہؓ بنت پیمبرؐ
شتر نے دیکھ اس بی بی کو ناگاہ[3]
کہا پھر درد و غم سے ہوکے مضطر[4]
کہوں کیا ماجرا اس درد و غم کا
ہوا دیدار سے حضرت کے محروم[5]
ہوئی ہے تلخ میری زندگانی
نہ اب تن میں رہا ہے صبر باقی
یقیں دنیائے فانی[6] چھوڑ اُس دم
چلا بنت نبیؐ سے ہو جدا اب
یہ کہہ بی بی کے پھر قدموں پہ رکھ سر
عجب اُس جانور میں تھی وفائی
غرض مرنے سے اس اشتر کے خاتون
پھر آخر دے کفن کرپاس[7] کا سب
روایت میں دگر راوی نے ظاہر
کہ اس اشتر کو مدفون جس مکاں پر
ہوئے دن سات جب اشتر کو یکبار
وے اس میں نہ کچھ اس کا اثر تھا
نہ کس کو کچھ نشاں اس کا ملا ہے
عزیزو کیا بیاں ہے یہ دلآویز[13]
کہ الفت میں نبیؐ کی جانور وہ

وفاداری شہ[1] ملت کی اس کو
نہ یک تنکا اُٹھایا اُس نے بیشک
عجب الفت تھی شاہِ پُر شرف سے
خبرگیری کو آئی ہیں مقرر
کیا آقا کے غم سے اپنے یک آہ
سلام علیک یا بنتِ پیمبرؐ
فراق و محنت و سوز و الم کا
جدائی نے کیا ہے سخت مغموم
حرام اُس دن سے ہے دانہ و پانی
ہوا ہے دل نہایت اشتیاقی
چلا ہوں آپ کی خدمت میں بے غم
ملا ہے مجھ کو شاغر وصل کا اب
دیا اُس جانور نے جی مقرر
محبت اور طرح آشنائی
ہوئی ہیں سخت غمگین اور محزون[8]
کئے ہیں خاک میں مدفون[10] اُسے تب
لکھا ہے حال اُس اشتر کا نادر
کئے تھے سب نے با صد عزت و فر[11]
وہاں کھودا کسو نے لیکے ہتھیار
نہیں اس خاک میں وہ جانور تھا
نہ کوئی استخواں[12] اس کا ملا ہے
نہایت شعلہ پرور شوق انگیز[14]
یقیں کھاتا تھا بس خونِ جگر وہ

۱؎ سہ روز یعنے بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲؎ یعنے گھاس ۳؎ یعنے اچانک ۴؎ یعنے بے قرار ۵؎ یعنے بے نصیب ۶؎ یعنے دنیا

۱۰

۷؎ یعنے بیابان ۸؎ یعنے غمگین ۹؎ یعنے کپڑا ۱۰؎ یعنے زمین میں گاڑا ۱۱؎ یعنے شان ۱۲؎ یعنے ہڈی ۱۳؎ یعنے دلپسند ۱۴؎ یعنے شوق بھڑکانے والا

اُسی اُلفت میں بیشک وہ فدا ہو
رہا ہے جاں نثار مصطفیٰ ہو

محبت نے کیا ہے اُس کے کیا کام
مقام قرب دکھلایا ہے انجام

بیاں اُس کا نوادر کر کے یہ گوش
محبت سے کر دے سینے کو پُرجوش

کہ تا اس رتبۂ عالی کو پا کر
مکاں فردوس میں پاوے گے یکسر

یقیں جو جاں نثارِ مصطفیٰ ہے
وہ بیشک لائق دار البقا ہے

الٰہی کر علی کو تو سرافراز
محبت دے نبی کی سب سے ممتاز

کہ تا دُنیا سے حضرت کی محبت
لجا اپنی کرے پُر نور تربت

روایت کی دگر شاخ طرب سے
یہ میوہ خوشنما لایا ادب سے

کہ مسجد میں نبی کی تھا ستوں ایک
بزرگی میں گویا طوبیٰ سے تھا نیک

سو حضرت شاہِ دیں سلطان اخلاص
مکرم رہنمائے عام اور خاص

کھڑے رہ اس ستوں کو دیکے تکیہ
سدا پڑھتے تھے اس صورت سے خطبہ

رَوِیّہ تھا نہ اُس منبر کا سابق
تھی بیشک خطبہ خوانی اس موافق

صحابوں نے کر اس تکلیف کو غور
کئے ایجاد منبر ایک فی الفور

کہ تا بیٹھ اُس پہ سلطانِ زمانہ
کریں وعظ و نصیحت جاودانہ

قبول اس بات کو کر شاہِ مختار
امام الانبیا عالم کے سردار

ستوں کی تکیہ گیری چھوڑ اس روز
ہوئے منبر پہ آ کر جلوہ افروز

لگے پڑھنے کو خطبہ با فصاحت
مُعلّے گوہرِ کانِ ملاحت

ستوں نے گوش کر حضرت کا آواز
جدائی کا نوادر دیکھ یہ ساز

نہ لا تاب جدائی ہو کے ناشاد
لگا ہے اس گھڑی کرنے کو فریاد

عجب آواز تھا اُس کا حزیں تر
مثالِ بچۂ اشتر مقرر

سُن آواز اُس کا ہو یک بار بیتاب
لگے رونے کو سب مسجد میں اصحاب

اُتر منبر سے آئے شاہِ عالم
حبیب حق امام جن و آدم

لگا چھاتی سے اُس کو با محبت
لگے ہیں پوچھنے یکبار حالت

۲
باقی

ستوں نے تب کہا ہے ہو کے مغموم
میں ہوں خو کردہ اُلفت تمہارا
رہا ہوں ایک مدت آپ سے مل
مرے دل پر ہے اس دم بیقراری
تب اُس کی کر تسلی شاہِ دیں نے
کہے ہیں مت ہو اس صورت سے غمگیں
اگر دنیا میں تو طالب میرا ہے
تو میں ہر دم بنا کر تجھ کو تکیہ
وگر درکار ملکِ سرمدی ہے
تو کرتا ہوں زمیں میں تجھکو مستور
کروں اس دم تجھے جنت میں داخل
کرے گا حق وہاں تجھ کو شجر ایک
مری اُمت تناول سب کریں پھل
تجھے کس بات کی اب آرزو ہے
اُسی دم اُس ستوں نے ہو کے مسرور
دفن اس کو کئے ہیں خاک میں تب
چڑھے منبر پہ پھر سلطانِ عالم
کہ تھا بس یہ ستوں بیتاب تر اب
نہ چھاتی سے اگر اس کو لگاتا
تو فرقت میں میری یہ تا قیامت
محبتو اب یہاں ہے غور منظور
کہ بیجاں وہ ستوں بس سر بسر تھا
اُسے کیا تھی محبت شاہِ دیں کی

کہ اے سلطانِ عالم شاہِ معصوم
جدائی اب نہیں مجھ کو گوارا
جُدائی نے کیا اب مجھ کو بیدل
یہ فرقت کے سبب ہے آہ و زاری
مکرّم صاحبِ تاج و نگیں نے
صبوری سے دے اپنے دل کو تسکیں
اسی صورت سے بس راغب میرا ہے
کھڑا ہو کر پڑھوں مسجد میں خطبہ
تمنا قرب گاہِ احمدی ہے
قیامت میں کرے حق تجھکو محشور
مقامِ قرب ہووے تجھ کو حاصل
ترے پر بار ور ہوویں ثمر نیک
تجھے ہووے میسر قربِ اکمل
یہاں کی یا وہاں کی جستجو ہے
کیا ہے دولتِ عقبیٰ کو منظور
کیا ہے اُس نے حاصل اپنا مطلب
کہے اصحاب سے تقریر اس دم
فراقت سے میری تھا نوحہ گر اب
تسلّی کی نہ کچھ باتیں سُناتا
سدا فریاد کرتا با ندامت
محبت کا یہ دیکھو کیا ہے مذکور
مفسر ایک لکڑا خشک تر تھا
رسولِ بحر و بر ماہِ یقیں کی

سلہ یعنے رنجیدہ ۱۲
سلہ یعنے عادت کیا ہوا
سلہ یعنے پسند
یعنے چاہنے والا
یعنے ہمیشگی
یعنے نزدیکی
یعنے پوشیدہ

۱۱

یعنے اُٹھایا گیا ۱۲
یعنی بار آور دونوں
کھلنے پھل
یعنے رونے
کامل
یعنے جدائی
والا
یعنی شرمندگی سے ۱۲

وہ اس اُلفت سے کس عظمت کو پہنچا | بزرگی اور کس رفعت کو پہنچا
ہوا ہے اُس کا رُتبہ سب سے عالی | ملا ہے اُس کو مُلکِ لایزالی
محبت اک ستوں میں اس قدر ہو | جُدائی سے نبیؐ کی نوحہ گر ہو
تو پھر لازم ہے جو ہیں اہل ایماں | سو کہلاتے ہیں عالم میں مسلماں
کہ کر حضرت پہ ہر دم جاں نثاری | کریں حاصل مقام رستگاری
نہ اس اُلفت سے غافل ہوویں یکدم | نہ ہیزم سے رہیں رُتبے میں ہو کم
محبت سے نبیؐ کی ایک لکڑا | دکھاوے اپنا رُتبہ کر کے اعلا
تو پھر ہیں جو مسلماں پاک پیشہ | رکھیں حضرت سے گر الفت ہمیشہ
کریں اخلاص سے گر جاں فشانی | کریں صرف محبت زندگانی
ملے گر اُن کو جنت کیا عجب ہے | رہِ جنت محبت اور ادب ہے
جسے ہووے محبت شاہِ دیں کی | رموز آگاہ ربّ العالمیں کی
وہ ہے مقبول خلاقِ جہاں کا | ولی ہے کردگارِ اِنس و جاں کا
کیا ہے حق نے اس معنے سے آگاہ | ہے فاتبعونی پھر یحببکم اللہ
کہا ہے حق نے اس صورت سے نادر | عجب آیت ہے یہ قرآں میں ظاہر
کہ کر آگاہ تو اے میرے محبوب | خدا کی گر محبت ہووے مطلوب
تو تم میری رہو فرمانبری میں | محبت اور وفا اور چاکری میں
کرے مقبول تم کو حق تعالے | ولایت کا ملے رُتبہ یہ اعلے
غرض جس کو ہے الفت مصطفےٰ کی | محبت ہے شہِ ہر دوسرا کی
وہ ہے مقبول بیشک بس خدا کا | وہ ہے محبوب الحق کبریا کا
بھی مردودِ نبیؐ مردودِ حق ہے | یقیں ملعون خلاق الخلق ہے
خلافِ مصطفےٰ بس ہر کہ باشد | اگر ملعون نباشد گو چہ باشد
محبت سے نبیؐ کی جو ہے خالی | ستوں کا ہے مراتب اُس سے عالی
ہے لکڑی کی بزرگی سے بھی وہ کم | مگر ہیزم ہے وہ ہیزمِ جہنم

باقی

دوست شہ ہیں
تابعداری کرو میری
دوست رکھے گا تم کو
اللہ تعالیٰ
[illegible]
مصطفےٰ کا ہووے
اگر ملعون نہ ہووے تو
اور کیا ہووے ۱۲
یعنے بلند ۱۲

الٰہی اب کرم سے اپنے ہر بار
جہاں میں جو ہیں مومن اور دیندار

محبت سب کو حضرت کی عطا کر
اسی سے مرتبہ سب کا علا[1] کر

محبت دے ہر اک کے جان و دل میں
صداقت دے سبھوں کے آب و گل[2] میں

محبت سے نہ کر حضرت کی مہجور[3]
نہ کر اس دولتِ جاوید[4] سے دور

مجھے بھی خاکِ پائے مصطفیٰ کر
دو عالم میں فدائے مصطفیٰ کر

علی کے ہے یہی بس دل میں امید
تو ثابت اُس کی رکھ امید جاوید

کیا امید پر مجلس یہ اتمام
پڑھوں لاکھوں درود از صبح تا شام

بروحِ سرورِ سلطانِ عالم
مکرم سیدِ اولادِ آدم

پڑھوائے حاضر و صلوات جاوید
کہ تا بر لاوے حق سب دل کی امید

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

۱۲

مجلس نویں

قلم غواص[5] ہو بحرِ شرف کا
گریباں چیر ناخن سے صدف[6] کا

نکال اُس سے کئی روشن جواہر
اُسے لا مجلسِ نہم میں ظاہر

دکھا مجلس میں بس اس کی جھلک اب
کیا ہے اُس کو رشکِ نہ فلک اب

عجب ہیں بے بہا[7] یہ گوہر ناب[8]
خجل ہے جس سے خورشیدِ جہانتاب

فلک گر مہر و مہ کے لا کے پلّے
ارادہ یہ کرے تا اُس کو تولے

گرانی[9] سے نہ اس کا کر سکے تول
کہو پھر کون اس کا کر سکے مول

وے گوہر معجزاتِ مصطفیٰ ہیں
کرشماتِ[10] حبیبِ کبریا ہیں

کہ حق نے جن کے باعث سب بنایا
فلک اور عرش و کرسی کر دکھایا

بنے ہیں نور سے جن کے سب افلاک
کہا ہے شان میں بس اُن کی لولاک[11]

۱ یعنی بلندی ۲ یعنی جسم ۳ یعنی جدا کیا گیا ۴ یعنی ہمیشہ ۵ یعنی غوطہ مارنے والا ۶ یعنی سیپ ۷ یعنی انمول ۸ یعنی خالص پاک ۹ یعنی بھاری پن۔

۱۰ کرشمہ کی جمع ۱۱ [illegible] اشارہ طرف حدیث قدسی کے لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ یعنی اے حبیب میرے اگر نہ پیدا کرتا تجھ کو تو نہ پیدا کرتا آسمانوں کو

کواکب[۱] کے ہیں پیدے جن سے پُر نور
بصارت آنکھ کی کامل یہ سب ہے
نبی[۲] سے سب کے ہیں پُر نور عینین[۳]
ہے اُن کی خاکِ در میں وصف ظاہر
روایت اک یہاں یہ برمحل ہے
کہ تھا اندھا یہودی ایک مُدبر[۴]
ہمیشہ کام بیجا اس کا سب تھا
حسد تھا دل میں اُسکے اور عداوت[۵]
جہالت سے تھا باطن اُسکا معمور
تھی اُسکی اس طرح سے رسم و عادت
لیجا کر پھینک دیوے اس کو در پر
تھا اس صورت سے ہر دم کام اُسکا
تھی گھر میں ایک لڑکی اُس کے دانا
خدا نے دی تھی اس کو پارسائی
دل و جاں اپنا راہِ مصطفےٰ میں
محبت میں جنابِ پُر شرف سے
پدر اُس کا سراسر پُر شر تھا
سو اس باعث چھپا وہ راز[۱۶] اپنا
نہاں اندھے سے رکھ وہ دینداری
سو ایک شب کو[۱۷] وہ بستر میں اپنے
تب اُس لڑکی نے فرصت پایہ نادر
سعادت کر کے حاصل وہ نکوکار
وہ حجرے سے نکل جب آئی باہر

بصارت[۶] کا ہے عالم جن سے معمور
جہاں ہیں اور فلک پیدا عجب ہے
سبھی کہتے ہیں ان کو قرۃ العین[۷]
کہ عالم کی کرے روشن بصائر[۸]
ثنا اس خاکِ در کی بے بدل ہے
نہایت کور باطن اور کافر
جنابِ مصطفےٰ سے بے ادب تھا
تھا مستغرق[۹] سراپا در بغاوت[۱۰]
ضلالت[۱۱] اُس کی تھی عالم میں مشہور
ہمیشہ کر جمع ہر اک نجاست
جنابِ مصطفےٰ کے رہگذر[۱۲] پر
اذیت[۱۳] بخش تھا انجام اُسکا
نہایت خوبصورت پُر تمنّا
سعادت سے تھی اُسکو آشنائی
فدا کرتی تھی اُلفت اور وفا میں
سدا تھی مست جام من عرف[۱۴] سے
ہمیشہ مصدرِ[۱۵] جہل و ضرر تھا
نہ بتلاوے کبھی انداز اپنا
سدا کرتی تھی وہ خدمت گذاری
رہا ہے سو مقرر گھر میں اپنے
ہوئی خدمت میں جا حضرت کی حاضر
ہوئی رخصت طلب حضرت سے یکبار
وہاں نعلین[۱۸] تھے حضرت کے ظاہر

۱ یعنی سارے ۱۲
۲ یعنی ستارے ۱۲
۳ یعنی دونوں آنکھیں ۱۲
۴ یعنی آنکھوں کا ۱۲
۵ یعنی بدبخت ۱۲
۶ یعنی دشمنی ۱۲
۷ یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک ۱۲
۸ یعنی بینائیاں ۱۲
۹ یعنی ڈوبا ہوا ۱۲
۱۰ یعنی سرکشی ۱۲
۱۱ یعنی گمراہی ۱۲

۱۱ باغی

۱۲ یعنی راستہ ۱۲
۱۳ یعنی تکلیف دینے والا ۱۲
۱۴ اشارہ ہے طرف حدیث شریف کے ۱۲
۱۵ یعنی نکلنے کی جگہ
۱۶ یعنی نقصان
۱۷ یعنی بھید
۱۸ یعنی ازرہِ حیلہ
۱۹ یعنی جوتے ۱۲

پڑی نعلین پر اُس کی نظر جب — اُٹھا ہے جوش دل سے سر بسر تب
غرض لے ہاتھ میں نعلین یکبار — لگی ہے چومنے اُس کو ادب وار
کبھی سر پر اُٹھا رکھتی تھی یک دم — کبھی ملتی تھی اس پر دیدۂ نم
لگا چھاتی کو پھر عز و طرب[۱] سے — کبھی ملتی تھی رخسارین[۲] ادب سے
بجا لا اُس نے اُلفت کا قرینہ — ہوئے[۳] اُلفت سے کر معمور[۴] سینہ
زمیں پر رکھ دیئے نعلین یکبار — پھر اُس سے خاک لے با قدر و مقدار
مکاں پر اپنے تب آئی ہے ظاہر — تھا ساتھ اس کے عجب کحل الجواہر[۵]
سو آئی وہ پدر کے پاس اپنے — یقیں اس بے بصر[۶] کے پاس اپنے
پڑا بستر پہ حیت وہ بے خبر تھا — بدن سے اپنے غافل سر بسر تھا
تب اُس لڑکی نے اس فرصت کو کر غور — لے اس نعلین کی وہ خاک فی الفور
دی ہے آنکھ میں اُس کی لگا تب — گئی ہے آنکھ کی کامل دوا تب
غرض آثار[۷] جس دم صبح دم کے — درخشاں ہو سبھی عالم میں چمکے
اُسی ساعت ہوا وہ کور بیدار — یقیں اُس خاک کی حرمت[۸] سے یکبار
کھلی آنکھیں تو اس دم صبح دم کا — نظر آیا ہے عالم صبح دم کا
بصارت[۹] کے ہوئے آثار ظاہر — ہوئے ہیں صبح کے انوار ظاہر
سمایا نور عالم کا نظر میں — بصارت آ گئی ہے بے بصر میں
پڑا حیرت میں اُس دم کور[۱۰] جُہّال[۱۱] — بلا لڑکی کو نزدیک اپنے فی الحال[۱۲]
دکھا آنکھیں کہا حیرت[۱۳] عجب ہے — ہوئیں پُر نور[۱۴] آنکھیں کیا سبب ہے
نہ میں نے کچھ کی اس کی دوائی — ہوئی پیدا کہاں سے روشنائی
کہا لڑکی نے قدرت ہے خدا کی — برکت ہے نبیؐ کے خاکِ پا کی
گئی تھی رات کو میں گھر سے باہر — جنابِ مصطفےٰ میں ہو کے حاضر
اُٹھا نعلین کی حضرت کی بس خاک — اُسے لا گھر میں مثل سرمۂ پاک
لگائی آنکھ میں تیری اسی شب — ہوئی ظاہر برکت اُس کی یہ سب

[۱] یعنی عزت اور خوشی
[۲] یعنی دونوں گال
[۳] یعنی سراسر محب
[۴] یعنی آباد
[۵] یعنی سرمہ
[۶] یعنی اندھا
[۷] یعنی نشان ۱۲

[۸] یعنی عزت ۱۲
[۹] یعنی بینائی ۱۲
[۱۰] یعنی اندھا
[۱۱] یعنی بڑا جاہل
[۱۲] یعنی اسی وقت
[۱۳] یعنی تعجب
[۱۴] یعنی روشن ۱۲

کھلا اُس کے سبب آنکھوں کا روزن
گرامی ہے عجب وہ خاک نعلین
سخن جس دم کیا جاہل نے یہ گوش
ہوا غصّے سے جل کر اس گھڑی تیز
نہایت خشمگیں تب ہو کے ظاہر
خدا نے اپنی بس قدرت سے اسدم
دگر آنکھیں کیا اس کو عطا تب
پھر آنکھیں اپنی دو ثابت نظر کر
پھر اپنے کھود اُس دم دیدۂ پاک
نئے سر سے پھر آنکھیں اُس کی لا دیں
غرض ہر بار اُس نے تیز تر ہو
نکال آنکھیں مقرر تین نوبت
ہر اک نوبت خدائے جل وشاں نے
یقیں اپنی دکھا عظمت کو ہر بار
نئے سر سے بصارت اُسکو پھر دے
غرض اُس کور نے چونسٹھ مراتب
دونوں آنکھیں نکال اپنی وہ فی الحال
ہوا ہے اس گھڑی آواز غیب
قیامت تک گر ان آنکھوں کو ظاہر
تو ہم ہر بار الطاف و کرم سے
یقیں اُس کے مراتب پر نظر رکھ
نئے سر سے تیری آنکھوں کو دے نور
دکھاویں تجھ کو قدرت کا تماشا

ہوئی آنکھیں تمھاری صاف روشن
یقیں اس سے ہوئے پُر نور عینین
جہالت نے کیا ہے اُسکی تب جوش
لیے سکّیں ہاتھ میں اس دم بڑی تیز
نکال آنکھیں دیا ہے پھینک باہر
یقیں اس خاک کی حرمت سے اسدم
ہوا بینا یقیں وہ پُر حجاب تب
نہایت خشمگیں ہو اور مضطر
دیا ہے ڈال بیشک بر سر خاک
اُسی ساعت ہوئیں پُر نور از غیب
نہایت خشمگیں اور بے جگر ہو
دیا ہے پھینک ہر دم بے شباہت
خداوند زمیں و آسماں نے
دکھا اُس خاک کی حرمت کو ہر بار
کئے پُر نور ہر دم اُس کے دیدے
ارادہ یہ کیا غصّے سے غالب
سراسر خاک میں دیوے اُنھیں ڈال
کہ اے جہال نادان سخت پُر عیب
نکالے اور دیوے پھینک باہر
محبت رکھ حبیب محترم سے
سدا نعلین کی اس سے قدر رکھ
بصارت سے کریں ہر بار معمور
بزرگی اور عظمت کا تماشا

۱۰ باقی

عبث تو آپ کو محنت میں مت ڈال
نہ کر عقل و خرد[1] کو اپنے پامال

عناد و بغض[2] سے سراسر بسر سب
ہے بے حاصل مفر اس قدر سب

کیا اس مرد نے یہ راز جب گوش
رہا حیرت سے ساکت اور خاموش

اُٹھے غفلت کے پردے اسکے دل سے
ہوئی زائل[3] ضلالت[4] آب و گل سے

اُسی دم مصطفےٰ کے آ قدم پر
گرا ہے عاجزی سے اپنا رکھ سر

ارادہ صدق دل سے اپنا لا خاص
مسلماں ہو گیا با صدق اخلاص

عجب تھی آپ کے نعلین کی خاک
نہیں تھی خاک وہ تھا سرمۂ پاک

سبب سے جس کے آنکھیں بد گہر[5] کی
ہوئیں پُر نور ہر دم بے بصر[6] کی

پھر اُس کے دیدۂ باطن[7] کو دے نور
کیا حق نے یقیں ایماں سے معمور

عزیزو کھول کر اب دیدۂ دل
کرو بس غور حضرت کے فضائل[8]

یہ دیکھو کیا ہے رتبہ مصطفےٰ کا
مکرم اس حبیب کبریا کا

کرامت اور فضائل انکے کیا ہیں
یقیں عالی[9] منازل انکے کیا ہیں

کہ جن کی خاک پا میں یہ اثر تھا
یہ حرمت کا کرشمہ معتبر تھا

ہوئے ہیں جس سے بینا کور[10] باطن
ہوئے انوار[11] سے ایماں کے موقن[12]

عجب تھی خاک پا وہ رشک اکسیر
یہ اس کی ہے بزرگی اور توقیر[13]

پھر اُن کی ذاتِ اقدس کے فضائل
کہو کیا ہیں مکرم اور کامل

تھی حق کے پاس کیا توقیر اُن کی
گرامی تھی عجب تصویر اُن کی

عجب تھے مصطفےٰ محبوب داور[14]
مقرر تھے الوہیت[15] کے مظہر[16]

جسے ہو دیدۂ باطن کرے غور
ہو بینا تو نظر فرماوے سب طور

و لے جو کور و بد بخت ازل ہیں
بھی مغضوب[17] خدا کے لم یزل ہیں

کہاں اُن کو بصارت کی نظر ہے
شقاوت[18] دل میں اُن کے سر بسر ہے

نبی کی عزت و حرمت سے اُن کو
بزرگی اور اس عظمت سے اُن کو

ہے ظاہر سر بسر بغض و عداوت
نہایت دل میں رکھتے ہیں بغاوت[19]

---

۱ یعنی دانائی سمجھ ۱۲
۲ یعنی دشمنی ۱۲
۳ یعنی دور ۱۲
۴ یعنی گمراہی
۵ یعنی بدذات
۶ یعنی اندھا ۱۲
۷ یعنی دل کی آنکھ
۸ یعنی فضیلتیں
۹ یعنی بلند مرتبے
۱۰ یعنی دل کے اندھے

۱۱ یعنی روشنی ۱۲
۱۲ یعنی یقین کرنے والے
۱۳ یعنی عزت
۱۴ یعنی محبوب اللہ تعالیٰ کے
۱۵ یعنی خدائی
۱۶ یعنی جائے ظہور
۱۷ یعنی غضب کیا گیا
۱۸ یعنی بد بختی ۱۲
۱۹ یعنی سرکشی ۱۲

یقیں ہیں وے منافق اور کافر ہے اُن کی دینداری حسبِ ظاہر
وے باطن میں کافر سے ہیں بدتر بھی مشرک سے زیادہ بد ہیں اکثر
الٰہی دے مسلمانوں کو اخلاص محبّت مصطفٰے کی سب کو دے خاص
رکھ ان بد باطنوں کے قرب سے دور نبی کے قرب سے کر سب کو مسرور
محبت ان کے سب اصحاب کی دے بھی آلِ سیّد الاحباب کی دے
خصوصًا جو ہیں نامی چار اصحاب کھلا ہاتھوں سے جن کے دین کا باب
وے منظورِ جنابِ کبریا ہیں قبول خواجۂ ہر دو سرا ہیں
محبت اُن کی دے ہر بار سب کو کہ جانیں ان کے حرمت اور ادب کو
نہ کر اصحاب سے منکر کسے تو نہ کر بدبخت اور مُدبِر کسے تو
طفیل اُن کے علی کو کر عنایت صحاب و آل کی اُلفت نہایت
منوّر گوہر ایماں عطا کر ہمیشہ خاک پائے مصطفٰے کر
روایت کا دگر ہے سرمہ دان اب نکالوں سُرمۂ گوہر فشاں اب
کہ تھی عورت کوئی ساکن یمن میں تھی گلبن پارسائی کے چمن میں
دیا فرزند نر حق نے اُسے ایک نہایت حسن اور صورت میں تھا نیک
ولے اندھا وہ مادر کے شکم سے ہوا پیدا الیقیں کتمِ عدم سے
سو ماں تب اس کو نابینا نظر کر ہوئی غمناک بیشک اور مضطر
غرض حضرت کے سُن پھر اُسنے اوصاف ارادت سے عقیدہ اپنا کر صاف
پھر اپنے ساتھ لے تحفے نوادر مدینے کی طرف آئی ہے ظاہر
سو آ پہنچی ہے دربارِ علا میں جنابِ خواجۂ ہر دو سرا میں
پسر کو رکھ قدم پہ ہو ادب دار کئی ہے کور پن کا حال اظہار
یہ سُن اُس نورِ ابصارِ مَلک نے معلّٰے آفتاب نہ فلک نے
عنایت کا اُٹھا کر اس گھڑی ہاتھ رکھے ہیں اُس کے دیدے پر خوشی ساتھ
اُسی دم حق نے کر لطف و عنایت دکھا اس ہاتھ کی حرمت نہایت

۵ یعنی بے ایمان ۶ یعنی
۷ یعنی سردار الاحباب یعنی
۸ یعنی خدا کا قائل ۹ یعنی
آں حضرت کے دو دوستوں
۱۰ یعنی پیچھے دروازہ
۱۱ یعنی ۱۲ یعنی ورنگاہ ۱۳ یعنی
۱۴ یعنی عزت ۱۵ یعنی

۹ باقی

انکار کرنے والا ۱۰ یعنی
بدبخت ۹ یعنی رستی
والی ۱۱ یعنی پھول کا درخت
۱۲ یعنی پردہ ۱۳ یعنی بیقرار
۱۴ یعنی عجائب ۱۵ یعنی
بجے بلند ۱۲

تب اُس عورت کے اُس اندھے پسر کو
جو تھا معذور نابینا شکم سے
عجب تھے ہاتھ حضرت کے جہاں تاب
تب اُس عورت نے پائے مطالب
یہ عظمت دیکھ حضرت کی مکرّم
قبیلے نے نظر کر سب یہ اسرار[3]
ہوا ہے اعتقاد اُن کا زیادہ
مسلماں تب ہوئے خدمت میں آکر
الٰہی اب کرم سے مصطفٰے کے
مرے جو دیدۂ بینا ہیں بے نور
دے اُن کو نور اب عزّ و شرف کا
سیاہی معصیت کی کرکے غارت
برکت سے نبیؐ کی یا الٰہی
کر ایماں سے میرے اب دل کو بینا
علی ہے گرچہ نابینا مُقصّر
روایت کا دگر لے سُرمۂ نور
کہ اصحابوں میں تھے یک مرد دانا
سفیدی سے بھرے تھے اُن کے دیدے
بصارت کا نہ مطلق کچھ اثر تھا
سو نکلے ایک دن وہ گھر سے باہر
زباں بس عاجزی سے کھول اُس نے
کہ اے چشم و چراغ جنّ و آدم
دریغا[10] حق نے مجھ کو بے بصر کر

دیا قدرت سے آنکھیں بے بصر کو
ہوا بینا وہ حضرت کے کرم سے
کھلے ہیں جس سے بینائی کے ابواب[1]
ہوئی ہے شادماں[2] اُس دم عجائب
قبیلے میں گئی ہے اپنے جس دم
پسر کو دیکھ بینا اُس کے یکبار
سبھوں نے صاف دل سے لا ارادہ
ہوئے شاداں نبیؐ کا فیض پاکر
یقیں اُس معدن[4] صدق و صفا کے
بصارت[5] سے کر اس دم اُن کو معمور
لگا سُرمہ مقرّر مَنْ عَرَفْ[6] کا
دے اس میں معرفت سے اب بصارت
سبھی دھو اس میرے دل کی سیاہی
بجامت قبر میں کر کور اعمیٰ[7]
دے روشن ہیں انوارِ پیمبر
کروں پھر دیدۂ باطن کو معمور
نہیں تھے خرد سالی[8] سے وہ بینا
نہایت کور تھے اور غم رسیدے
سیہ عالم نظر میں سر بسر تھا
جناب مصطفٰے میں آئے ظاہر
لگے کرنے بیاں اس دم جگر سوز
فروغ[9] دیدۂ پُر نور عالم
رکھا ہے اس طرح معذور تر کر

[1] یعنی دروازے [2] یعنی خوش [3] یعنی بھید [4] یعنی کھان [5] یعنی بینائی [6] اشارہ طرف حدیث

[illegible] یعنی جس نے اپنے کو پہچانا [7] یعنی اندھا [8] یعنی لڑکپن [9] یعنی روشنی [10] یعنی افسوس

لگا آنکھوں میں شمع روشنائی
بصارت سے نہ بخشا آشنائی

اگر دیدے میرے اے کاش اس طور
نہ ہوتے کور اس عالم میں فی الفور

تو حضرت کے جمالِ بے بدل کو
ہمیشہ دیکھتا حسنِ ازل کو

نہ ہو محروم روئے احمدی سے
لقائے بادشاہِ سرمدی سے

نہ رہتا اس طرح سے بے سعادت
کہ ہے دیدارِ حضرت کا عبادت

وہ بے حق نے کر اس دولت سے محروم
کیا دیدار کی نعمت سے محروم

یہ سن کر اس طبیب درد دل نے
شناسائے رموزِ آب و گل نے

کیے ہیں ان کی آنکھوں پر اسی دم
دم پر نور راحت بخش عالم

اسی ساعت خدا نے پاک دم کی
برکت پہ دکھا نور قدم کی

سفیدی آنکھ سے سب ان کی کر دور
کیا عینین کو بس انکے پر نور

ہوئی آنکھیں تب ان کی اسقدر تیز
بصارت تھی ہمیشہ شہرت انگیز

ضعیفی میں بھی تیز ان کی نظر تھی
کرامت یہ نبی کی سر بسر تھی

حبیب مدرک اس صورت سی نادر
روایت دوسری لکھتے ہیں ظاہر

کہ ہیں سے باپ مدرک جنکا ہے نام
تھے نابینا طفولیت سے تا دام

درِ دولت پہ لیکن مصطفےٰ کے
امام الانبیا والاولیا کے

سدا رہتے تھے حاضر با سعادت
تھی اس صورت سے بیشک انکی عادت

سو اس عادت موافق اپنے اک دن
نکل گھر سے یقیں وہ پاک باطن

گئے خدمت میں شاہِ محترم کی
سپہرِ اوجِ ہدایت اور کرم کی

سو اس دن مصطفےٰ نے مرحمت ساتھ
رکھے آنکھوں پہ ان کے درفشاں ہاتھ

یقیں اس ہاتھ کی حرمت سی یکبار
ہوئی آنکھوں میں بینائی نمودار

اسی ساعت سفیدی سب ہوئی دور
ہوئیں آنکھیں مصفا اور پر نور

بصارت کا کھلا ہے اسقدر باب
نظر آتے تھے ماہی تا بہ مہتاب

عجب آئی ہے تیزی اس نظر میں
نہ ویسی تھی بصارت کس بشر میں

رہے دُنیا میں وہ اسّی برس تک
نہ حاجت تھی لگاویں کب وہ عینک[1]

سُئی باریک اور باریک تھے تار
پروتے تھے یقیں ہاتھوں سے ہر بار

عجب تھے ہاتھ وہ حضرت کے پُرنور
بصارت کا تھا عالم اس سے معمور

غرض اس میں یہ نادر سب اثر تھا
جلالت[2] کا کرشمہ سر بسر تھا

فدا اُن پر نہ ہوں کیوں چشمِ عالم
اثر تھا جس میں بینائی کا ہر دم

دگر گُل اِک روایت کے چمن سے
نکالا تازہ تر برگِ[3] سمن سے

کہ اک لڑکا کسی کافر کا تھا خوب
بنایا تھا اُسے بس حق نے محبوب

قضا را[4] باُمر سے اپنے وہ یک بار
گرا ہے خاک پر ہو کر نگوں[5] سار

تب اُس لڑکے کا اسدم ضرب کے ساتھ
اُکھڑ کاندھے سے ٹوٹا اُس گھڑی ہاتھ

پدر نے تب لگا کر لیپ اُس دم
جبیرے[6] سے اُسے باندھا ہے محکم

وہ لڑکا اتفاقاً گھر سے اُس روز
کہیں جاتا تھا با آہِ جگر سوز

اُسے تب دیکھ شاہِ ذوالکرم[7] نے
حبیبِ حق امامِ محترم نے

بلا کر اُس کو با رفق[8] و مدارا[9]
جبیرہ کھول اُس دم آشکار

عنایت اور نہایت مہر[10] کے ساتھ
پھرائے ہاتھ پر اس کے یقیں ہاتھ

تب اُس لڑکے کا بیشک ہاتھ اسدم
درستی پا ہوا ہے سخت محکم[12]

جبیرہ ہاتھ میں دے اُس کے بیچار
کہے حضرت نے جا گھر کو سبکسار[13]

غرض لڑکا گیا جب اپنے گھر کو
ہوئی حیرت نہایت تب پدر کو

تب اُس لڑکے سے پوچھا حال سارا
بیاں اُس نے کیا اجلال[14] سارا

پدر نے اُس کے سُن یہ حال نادر
جناب پاک میں آیا ہے ظاہر

قبیلے کو بھی اپنے ساتھ لایا
یقیں ایمان کی دولت کو پایا

یہ لکھتے ہیں جوانی میں وہ لڑکا
اُسی اِک ہاتھ سے سو[15] من کا بوجھا

اُٹھاتا تھا سہولیت[16] کے بس ساتھ
قوی اُس کا ہوا تھا اسقدر ہاتھ

نبی کے ہاتھ کی بس یہ صفت ہے
نوادر[17] تر عجب یہ کیفیت ہے

[1] یعنی چشمہ ۱۲ [2] یعنی بزرگی ۱۲ [3] یعنی پتا ۱۲ [4] یعنی اتفاقاً [5] یعنی اُلٹا [6] یعنی ... [7] ... [8] یعنی نرمی [9] ... ۱۲

[10] یعنی مہربانی ۱۲ [11] یعنی صلح ۱۲ [12] یعنی مضبوط ۱۲ [13] یعنی جلدی ۱۲ [14] یعنی بزرگی ۱۲ [15] یعنی ... [16] یعنی آسانی ۱۲ [17] یعنی عجائب ۱۲

روایت ہے دیگر دار الشفا سے
نکالا لعل ایک کامل دوا سے

کہ اصحابوں میں تھے کامل کوئی ایک
معاذ ابن عفر نام اُن کا تھا نیک

برص زانو پہ اُن کے سر بسر تھا
مقرر کوڑھ کا ظاہر اثر تھا

دوا اُن کو ہوئی نافع نہ ہرگز
ہوئے آخر دوا کرنے سے عاجز

تھی اس باعث ملالت اُنکے دلپر
نہایت غم کی حالت ان کے دلپر

سو اکدن اپنی وہ بی بی کو بے پاس
تھے بیٹھے ہو دوا سے اُسکے بے آس

نظر کر نا اُمیدی کے وہ آثار
کہا اس پارسا نے اُن سے اک بار

کہ بس کیا کام ہے اس دم دوا کا
کھلا ہے باب اب دار الشفا کا

مریضوں کا تدارک پُر اثر ہے
شفا بخش جہاں روشن نظر ہے

ہے عیسیٰ کو بزرگی جن کے دم سے
خلیل اللہ کو راحت قدم سے

عجب ذات مقدس مظہر نور
گہر افروز چشم عالم حور

سو حاضر ہے محمد مصطفےٰ کی
چراغ بارگاہ کبریا کی

کرو مت دیر بس خدمت میں جا اب
رسوم بندگی لاکر بجا اب

کہو سب ماجرا اس درد و غم کا
برص کی یہ سفیدی اور سقم کا

مقرر آپ کی اب اک نظر سے
عنایت اور عطائے منفعت سے

دفع سب کوڑھ کی ہووے سفیدی
رہے باقی نہ درد نا اُمیدی

سنا بی بی سے یہ روشن فضائل
علاج معتبر تدبیر کامل

تب اُس دم راہ لے دار الشفا کی
مقدس بارگاہ مصطفےٰ کی

سو حاصل کر سعادت بہرہ یابی
کئے احوال سب ظاہر شتابی

یہ سن کر اُس طبیب بحر و بر نے
حکیم صادق عالی گہر نے

عصا دے ہاتھ کا اپنے مقرر
کہے ہیں اب عصا یہ میرا لیکر

کہا جاؤ گھر میں اپنے آشکارا
کرو اس کوڑھ کو اُس سے اشارہ

اشارہ سے سفیدی ہوئے سب دُور
رہے دل ہو تمہارا شاد و مسرور

باقی

۱ یعنی پاک ۲ یعنی بیماری ۳ یعنی بزرگی ۱۲ ۴ یعنی فضیلتیں ۵ یعنی شفا خانہ ۶ یعنی مقصد وری ۱۲ ۷ یعنی دریا و جنگل ۱۲ ۸ یعنی خوشی ۱۲

سُن کر ہاتھ میں لے وہ عصا تب
دکھائے ہیں مرض کو اپنے اس طور
ہوا ہے خوف کھا اکبار غائب
رہی باقی نہ کچھ اس کی نشانی
اسی ساعت مرض اپنا سبھی کھو
جلالت کا یہ دیکھو کیا بیاں ہے
عصا کو دیکھ جن کے کوڑھ سارا
یہ ظاہر جب اثر تھا اس عصا میں
نہیں عظمت کی تھی وہ کونسی سنئے
کیا ہے حق نے ختم اُن پر رسالت
روایت ہے دگر لے سرمۂ نور
کہ لونڈی ایک تھی مکے میں عاقل
سو آ خدمت میں اک دن مصطفےٰ کی
ہوئی ہے صدق دل سے وہ مسلماں
قضارا اس پہ گذرے ہیں کئی روز
کہ یعنی آنکھ سے اس کی گیا نور
قریشی حال سے ہو اس کے واقف
کہے ہیں ایک دل ہو اس سے سب نے
کہ تو نے بت پرستی سے اُٹھا دھیان
اسی شومی سے جو بد ہیں یہ اعمال
کئے ہیں لات اور عزیٰ نے تجھکو
محمد کے اُٹھا دین سے دل
کر اس کے دین سے دوری تو ہر دم

سو گھر میں اپنے جا با مدعا تب
مرض نے اس عصا کو دیکھ فی الفور
اُسی دم اُڑ گیا تن سے عجائب
ہوئی بیمار کو بس شادمانی
رہے ابن عفر تب شادماں ہو
بزرگی اور عظمت کا نشاں ہے
ہوا غائب نظر سے آشکارا
کہو پھر اس وجود مصطفےٰ میں
خدائی جن کے باعث سب بنی ہے
کیا ہے ختم بھی اُن پر جلالت
کروں چشم ارادت اس سے معمور
زنیرہ نام بس نیکو خصائل
شہ عالم رسول کبریا کی
کئی حاصل سعادت اور ایماں
ہوا اک عارضہ اس کو جگر سوز
ہوئی ہے سخت نابینا و معذور
گئے ہیں پاس اس کے سب مخالف
شقی تر اس گروہ بے ادب نے
محمد کے اوپر لائی ہے ایماں
گئی ہیں پھوٹ آنکھیں تیری فی الحال
اسی صورت سے نابینا خفا ہو
کہ شومی اس کی یہ ظاہر ہے کامل
بتوں کے سامنے کر پشت کو خم

لہ یعنی جلدی لہ یعنی خوش سہ یعنی بزرگی سے یعنی بلند مرتبہ شہ وہ لاٹھی جو بزرگوں کے پاس رہتی ہے

لہ یعنی جبر [illegible] یعنی پیغمبری [illegible] یعنی اچھی خواہش [illegible] خصلت والی [illegible] یعنی دشمن [illegible] اتفاقاً [illegible] یعنی نحوست [illegible] لات و عزی دونوں نام ہیں بتوں کے ۱۲

کہ شاید ہو تیرے پہ مہرباں اب
کریں بینا مقرر تجھ کو وہ سب

یہ سن اقوال اُس فرخ لقا نے
جواب اُن کو دیا اس پارسا نے

کہ نخوات اس نبیؐ کی مظہر نور
ہدایت کا ہے عالم اُن سے معمور

یقیں پرتو سے اُن کے بس مقرر
ہوے دیدے میرے دل کے منور

ہدایت کی ملی ہے مجھ کو دولت
ہوئی پُر نور باطن کی بصارت

نہ تم کو اُس بصارت کی خبر ہے
گدھے کو زعفراں کی کیا قدر ہے

درِ دولت پہ حضرت مصطفےٰ کے
چراغ بحر و بر شمس الہدیٰ کے

فدا ہے سب میرا یہ مال اور جان
یہ آنکھیں ہیں قدم پر اُن کے قربان

بصارت جو گئی آنکھوں کی یکسر
خدا کی ہے یہ خواہش بس مقرر

کسو نے کا نہ اسمیں کچھ سبب ہے
مقرر بے شبہ یہ امر رب ہے

نہ تم ہو دین کی خوبی سے آگاہ
کیا ہے حق نے بیشک تم کو گمراہ

یقیں یہ بت پرستی سب ہے باطل
بتوں کی کچھ نہیں طاعت سے حاصل

یہ پتھرے ہیں یقیں ان سے خطر کیا
نفع کیا اُن سے عائد اور ضرر کیا

یہ سُن اُس دم قریشی سب خجل ہو
گئے ہیں گھر کو اپنے منفعل ہو

جب آئی رات تب وہ گھر میں اپنے
یقیناً سو گئی بستر میں اپنے

غرض وہ جاں نثارِ مصطفےٰ تھی
نہایت معتقد اور باوفا تھی

سو اس باعث خدائے دو جہاں نے
یقیں دانائے اسرارِ نہاں نے

طفیلِ مصطفےٰ سے بس اُسی شب
کرم کی کر اُس عورت پر نظر تب

نئے سر سے کر آنکھیں اُسکی پُر نور
بصارت کے کیا عالم سے معمور

غرض جب صبح نے آثار اپنے
دکھائے ہر طرف انوار اپنے

ہوئی ہے اس گھڑی عورت وہ بیدار
اُسی دم کھل گئی چشم اُس کی یکبار

نظر اس کے پڑا عالم سحر کا
ہوا مفتوح در اس دم نظر کا

تب اُس عورت نے آنکھیں دیکھ پُر نور
کئی شکر الٰہی ہو کے مسرور

۱ یعنی پارسا پرہیزگار ۲ یعنی آباد ۳ یعنی روشنی ۴ یعنی سایہ ۵ یعنی دریا ۶ یعنی بینائی ۷ یعنی خشکی ۸ یعنی آفتاب ہدایت ۹ یعنی تمام ۱۰ یعنی حرف مجادلہ ... والا ۱۲ ... یعنی ... والا ۱۲

باقی ۶

یعنی نقصان ۱۲ یعنی شرمندہ ۱۲ یعنی پشیمان ۱۲ یعنی اعتقاد رکھنے والی ۱۲ یعنی جاننے والا چھپے ہوئے بھیدوں کا ۱۲ یعنی صبح ۱۲ یعنی کشادہ ۱۲ یعنی دروازہ ۱۲ یعنی خوش ۱۲

غرض جس کا عقیدہ صاف تر ہے
وہ دیکھے فائدہ دنیا و دیں کا
مطالب اس کے بر لاوے خدا سب
کسی شے کا نہ وہ محتاج ہووے
مگر جو ہیں منافق[۲] اور پلید یں
سزا اعمال کی وہ اپنے پاکر
روایت اس محل پر مستطاب
کہ تھا مکے میں اندھا ایک کافر
تھی اس مردود کی ظاہر بغاوت[۷]
جفا کاری میں دائم مستعد تھا
تھا اس کے گھر میں ایک نیزہ بہت تیز
سو اک دن گھر سے اپنے پرجفا وہ
عداوت کی چلا بانی[۱۰] پہ آخر
اسی دم وہ مہ اوج سعادت
نماز اندر تلاوت میں تھے مشغول
چلا آواز کے اس دم اثر پر
عداوت دل میں رکھ اس دم زیادہ
اٹھایا ہاتھ جب سلطان دیں پر
اسی ساعت میں اس مقہور[۱۲] رب کا
پڑا دہشت سے تن میں اسکے لرزہ
وہاں سے بھاگ آیا اپنے گھر میں
ہوا مردود وہ دوزخ میں داخل
کرے گا جو بدی کام اس کا بد ہے

فدا حضرت پہ جو شام و سحر ہے
مقرب[۱] ہووے رب العالمیں کا
مقاصد اپنے پاوے بے دعا سب
ہمیشہ سرخ رو عالم میں رہووے
ہیں جن کی کور تر چشم خدا بیں
رہیں دونوں جہاں میں ہو کے مضطر
لکھوں پاداش[۳] حال بے بصر اب
نہایت کور باطن[۴] اور فاجر[۵]
نبی سے سخت رکھتا تھا عداوت
سیہ دل زشت[۶] منظر اور بد تھا
بھرا تھا زہر کے پانی سے خوں ریز
ہے نیزہ ہاتھ میں مثل عصا وہ
سو آ کعبے میں وہ پہنچا ہے ظاہر
محمد مصطفے کا ان عبادت
سنا آواز تب وہ کور[۱۱] مجہول
سو آ پہنچا ہے وہ نزدیک یکسر
کیا ہے مارنے کا تب ارادہ
حبیب حق امام المرسلیں پر
گیا ہے سوکھ ہاتھ اس بے ادب کا
گرا ہے ہاتھ سے یک بار نیزہ
سو بیدم ہوگیا ایک دم سقر[۱۳] میں
سزا پایا ہے اپنی سخت کامل
مثل ہے یہ بدی از بہر[۱۴] خود ہے

۱ یعنی خاص و سب
۲ نفاق رکھنے والا
بے ایمان ۳ یعنی بدلہ
۴ یعنی دل کا اندھا
۵ یعنی بدکار ۶ یعنی دشمنی
۷ یعنی بدنما
۸ یعنی بدصورت

۱۰ یعنی ان کا سنا
۱۱ یعنی اندھا جاہل
۱۲ یعنی قہر کیا گیا
۱۳ یعنی دوزخ
۱۴ یعنی اپنے واسطے

فلک پر مہر ہے تاباں مقرر — اڑاوے خاک جو کوئی اسپہ یکسر
نہ جاوے خاک وہ اس پر بصد زور — ولے دیدے کرے گا اپنے بس کور
چراغے را کہ ایزد برفروزد — کہ خواہد تف زند ریشش بسوزد
نگہباں جس کا خالق سر بسر ہے — کہو دشمن سے کیا اسکو ضرر ہے
دگر درج روایت اس گھڑی کھول — نکالا اس سے موتی کیا ہی بے مول
کہ جب پائے نبوت شاہ ابرار — ہوا دعوت کا اسدم گرم بازار
سو اس ایام میں اہل شقاوت — کمر بستہ ہوئے ہیں بر عداوت
انہیں لوگوں میں تھا اک پر علائق — یقیں مشہور تھا نام اسکا طارق
قریشیوں کے وہ پاس آیا ہو اک روز — نکل کعبے سے با داغ جگر سوز
تھے حاضر سب وہاں بوجہل و شیبہ — ولید بے حیا بولہب و عقبہ
کہا ان سب سے فرصت یہ نشر ہے — محمد پر یہی وقت ظفر ہے
کہ بیٹھا ہے مسلمانوں کا سردار — یقیں کعبے کے اس دم زیر دیوار
کہو اب کس میں ہے یہ نامداری — کہ لیوے ہاتھ میں ایک سنگ بھاری
چلا کعبے پہ اب جاوے مقرر — وہاں سے پھینک دیوے اسکے سر پر
سو پورا ہووے اس دم کام اسکا — یقیں ہوتا ہے اب انجام اسکا
کہے سب نے قوی ہے نام تیرا — یہی ہے اس گھڑی بس کام تیرا
محمد کو اگر مارے تو اس دم — تجھے ہم مال دے کرتے ہیں خرم
یہ سن اس کام کا کر اسنے آہنگ — گیا کعبے کے اوپر لے گراں سنگ
دکھا قوت مقرر اپنی فی الحال — دیا ہے آپ کے سر پر اسے ڈال
غرض جس کا نگہباں کبریا ہو — ضرر اس کو کسی دشمن سے کیا ہو
وہیں دیوار سے کعبے کے ظاہر — کوئی پتھر نکل آیا ہے باہر
تب اس کعبے کے پتھر نے اسے تھام — رکھا ہے جوں امانت بس تہ بام
اسے کعبے کے پتھر نے زمیں پر — نہیں گرنے دیا ہے نازنیں پر

۱ یعنی آفتاب ۲ یعنی روشن ۳ یعنی چراغ کہ روشن کرے اللہ ۴ جس کے ... ۵ یعنی بادشاہ نیکوکاروں کے ۶ شقی یعنی بدبخت ۷ یعنی علاقوں میں بھرا ۸ یعنی مشہور ۹ یعنی فتح مندی ۱۰ ... ۱۳ یعنی پتھر ۱۴ یعنی خوش ۱۵ یعنی ارادہ ۱۶ یعنی بھاری پتھر ۱۷ یعنی چھت کے نیچے

باقی

دونوں پتھر معلق[1] بس وہاں تھے
وہاں بیٹھے تھے جب تک شاہِ ابرار
اُٹھے ہیں جس گھڑی حضرت وہاں سے
تب اُس کعبے کے پتھر نے مقرر
گرا ہے خاک پر وہ آکے فی الفور
ہوا دیوار میں کعبے کے داخل
نظر طارق نے کر کر یہ تماشا
گرا حضرت کے آ قدموں پہ یکبار
دگر کافر وہاں بھی جو تھے حاضر
روایت ہے کہ دگر دُرجِ[7] کرم سے
کہ اک دن بو جہل اس بد عمل نے
تمنا[8] یہ دیکھ دین احمدی کی
حسد سے چاک کر تب اپنا سینہ
سو اک دن سارے کفاروں میں آکر
کہ آیا ہے محمدؐ کا عجب دور[9]
جہاں کو اپنے سب کرتا ہے تابع
مجھے اس بات کا بس سخت غم ہے
کہ گر وہ اس گھڑی کعبے میں آوے
تو میں اک سنگ بھاری پھینک اس پر
قریشوں سے یہ کہہ کر اُس نے یکبار
اُسی ساعت امامِ ہر دو عالم
طرف کعبے کے آ کر با جلالت[14]
یہ فرصت دیکھ اس دم بو جہل نے

گویا سر پر نبی کے سائباں[2] تھے
معلق تھے وہ دو پتھر گراں بار[3]
ہوئے تشریف فرما اُس مکاں سے
دیا ہے چھوڑ اُس پتھر کو یکسر
مبارک سنگِ کعبہ پھر اسی طور
ہوا اپنے مکاں میں جا کے واصل[4]
اُتر کعبے سے آیا بے تحاشا[5]
مسلماں ہو گیا یہ دیکھ اسرار[6]
مسلمانی میں سب آئے ہیں ظاہر
پرویا ایک دُر نوکِ قلم سے
لعین دو جہاں کورِ[8] ازل نے
بزرگی بادشاہِ سرمدی[10] کی
لگا کرنے عداوت اور کینہ
کہا اُس کور نے سب کو سنا کر
وہ دکھلا ہر گھڑی اپنے نئے طور
بتوں کے کیش[12] کو کرتا ہے ضائع
یقیں اب لات و عزیٰ کی قسم ہے
خدا کی بندگی میں سر جھکا دے
یقیں کرتا ہوں اب بیجاں مقرر
کیا اس کام کا بس عہد و اقرار
شہِ دنیا و دیں سالارِ[13] اکرم
ہوئے ہیں اس گھڑی مشغولِ طاعت
غنیمت جان اس کو نا اہل[15] نے

۱ یعنی ہوا میں لٹکا ہوا
۲ یعنی سایہ کرنے والے
۳ یعنی بھاری
۴ یعنی ملنے والا
۵ یعنی بے دھڑک
۶ یعنی بھید ۱۲
۷ یعنی دُرِ یتیم ۱۲
۸ یعنی ہمیشہ کا اندھا
۹ یعنی زیادتی ۱۲
۱۰ یعنی ہمیشگی ۱۲
۱۱ یعنی زمانہ
۱۲ یعنی دین مذہب
۱۳ یعنی سردار
۱۴ یعنی بزرگی
۱۵ یعنی نالائق ۱۲

کئی من کا اٹھا کر سنگ محکم[1] / لیے اپنے ہاتھ پر قوت سے اسدم
چلا آیا طرف حضرت کے وہ کور / کیا ہے قصد[2] پھینکے اس کو کر زور
اسی دم قدرت حق سے وہ پتھر / پلٹ اُس کے پڑا ہاتھوں کو یکسر
ہوئے ہیں ہاتھ اُس کے اُسکھڑی بند / گویا ہو کر رہا پتھر کا پیوند
ہوا ہے زور قوت اُس کا زائل / پڑی ہے اُس پہ آکر سخت مشکل
کیا پھر اُس نے خواہش زور کیسا تھ / نکالے اپنا اُس پتھر سے تب ہاتھ
ولے اُس کا ہوا باطل[3] ارادہ / ہوا ہے درد ہاتھوں میں زیادہ
ہوا عاجز تب جناب مصطفٰیؐ میں / مُلتجی بارگاہِ مجتبٰی میں
لگا ہے اُس گھڑی کرنے کو زاری / نہایت عاجزی اور انکساری
تھا دل حضرت کا دریائے عنایت / نہیں تعریف کو جس کے نہایت
تب اُس دم اُس امامِ محترم نے / سحاب جود و دریائے کرم نے
نگاہِ لطف سے کر اس کو خرسند / چھڑائے اس کے دو ہاتھوں کے تب بند
ہو اس دم بند سے آزاد کافر / گیا ہے سامنے سے بھاگ ظاہر
غرض جس کی نگہبانی کرے حق / خدائے دو جہاں خلاق مطلق
کسی دشمن سے کیا اس کو خطر ہے / عداوت سے کسو کی کیا ضرر ہے
روایت کا دگر ہے شب چراغ اب / کروں حضار کے روشن دماغ اب
کہ جب طالع ہوئے بدر رسالت / سو ہر روز آپ کے جاہ و جلالت
لگے ہونے زیادہ سب میں مشہور / تھا روز افزوں بزرگی کا بھی نور
نظر کر طور یہ اہلِ جفا تب / لگے حسرت سے ملنے ہاتھ کو سب
جمع ہو سب جفا کارانِ دلسوز / ہوئے ہیں متفق سارے وہ یک روز
کئی ان میں قریشی تھے جفا کیش / بنی مخزوم بھی تھے سب بداندیش
سبھوں نے کہا قسم عزیٰ کی اک بار / کئے ہیں اس طرح سے عہد و اقرار
کہ گر کعبے میں آویں ختم مرسل / امام الانبیا سلطان افضل

---

[1] یعنی مضبوط بھاری ۱۲
[2] یعنی ارادہ ۱۲
[3] یعنی جھوٹا ۱۲

[10] یعنی قید ۱۲
[11] یعنی دہشت ۱۲
[12] یعنی نقصان ۱۲
[13] ایک قسم کا موتی کہ رات کو مانند چراغ کے روشنی دیتا ہے ۱۲
[14] یعنی حاضرین مجلس ۱۲
[15] یعنی ہر روز ۱۲
[17] عرب میں ایک قبیلہ کا نام ۱۲
[18] یعنی دشمن ۱۲
[19] یعنی رسول اکرم ۱۲

سو کر تلوار سے یکبار حملہ — کریں قصد اس نبیؐ کامل کے جملہ
اسی صورت سے کرساروں نے حیلہ[۱] — کئے اس عہد و پیمان پر دوستی
غرض سلطانِ دیں بعد اسکے یکروز — ہوئے کعبے میں آکر جلوہ افروز
زیارت کر ہوئے مشغول طاعت — لگے اِلحان[۲] سے پڑھنے قرأت
سُن آواز آپ کا تب قومِ کفار — جمع ہو کر سبھی آئے ہیں یکبار
اُسی دم حق نے کر لطف و عنایت — کیا ہے کور چشمِ بے ہدایت[۳]
کہ یعنی وہ مکرم رب کے محبوب — ہوئے آنکھوں سے اس دم سبکی محجوب[۴]
وہاں کفار سب بیدین و ملت — سبھی سنتے تھے آوازِ قرأت
وے غائب تھی صورت مصطفےٰ کی — حبیب کبریا نور[۵] الہدے[۶] کی
نہ دیکھ حضرت کا اُس دم جسمِ[۷] طاہر — سبھی کفار سُن آواز ظاہر
اُسی آواز کی جانب سبھی آ — طرف آوازے کرتے تھے بلوا[۸]
دگر جانب سے پھر آواز گر گوش — ہو حیرتناک اُس دم مثلِ خرگوش
پھر اُس آواز کے رُخ پر اُدھر سب — جمع ہوتے تھے آکر بے بصر سب
دگر جانب سے پھر آواز نادر — سبھوں کے کان میں پڑتا تھا ظاہر
اسی صورت سے پھر وہ چار جانب — کرشمہ[۹] دیکھ حضرت کا عجائب
یقیں حیران وے کفار سب ہو — پریشاں اور مضطر[۱۰] بس عجب ہو
سبھی رہتے تھے ساکت[۱۱] ایک ساعت — گھڑی یک بعد پھر سُنکر قرأت
اُسی آواز کی آہٹ پہ کر دور — جنونی[۱۲] ہو پھرا کرتے تھے ہر طور
نہ دیکھ آخر جمالِ مصطفےٰ کو — لقائے[۱۳] مہر[۱۴] اوج[۱۵] اصطفےٰ[۱۶] کو
سبھی کفار اس ساعت خجل ہو — نہایت زرد[۱۷] رو اور منفعل[۱۸] ہو
گئے ہیں پھر وہاں سے اپنے گھر سب — ہوئے تھے حکمِ حق سے بے بصر سب
غرض جس کی نگہبانی کرے حق — اُسے کیا خوف ہے دشمن سے مطلق
محض یہ خاص فضلِ بے چگوں تھا — فَاَغْشَیْنٰہُمْ فَہُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ تھا[۱۹]

[۱] یعنی چالاکی ۱۲ [۲] یعنی خوش آواز ۱۲ [۳] یعنی گمراہ ۱۲ [۴] یعنی پوشیدہ ۱۲ [۵] نور ہدایت کے یعنی حضرت ۱۲ [۶] یعنی وجود پاک [۷] یعنی شور و فساد [۸] یعنی معجزہ ۱۲ [۹] یعنی بیقرار ۱۲ [۱۰] یعنی خاموش ۱۲ [۱۱] یعنی خرگوش ۱۲ [۱۲] یعنی دیوانے ۱۲ [۱۳] یعنی دیدار ۱۲ [۱۴] یعنی آفتاب ۱۲ [۱۵] یعنی آسمان ۱۲ [۱۶] یعنی برگزیدگی ۱۲ [۱۷] یعنی پیلا ۱۲ [۱۸] یعنی شرمندہ ۱۲ [۱۹] یعنی ہم نے پردہ کر دیا پھر وہ نہیں دیکھتے ۱۲

بھی بعضوں نے کرشمہ معتبر یہ
اُٹھا آنکھوں سے تب غفلت کے پردے
کئے معلوم یہ فضلِ خدا ہے
اسی صورت سے یہ دنیا میں ظاہر
خدا نے کور کر ساروں کے دیدے
سو اس باعث جلالِ احمدی سے
بھری ہے اُن کے دل میں سب سیاہی
وہ کیا جانیں مراتب مصطفیٰ کے
الٰہی دور رکھ صحبت سے اُن کی
کہ تا شومی نہ اُن کی کچھ دکھا دور
علی کو اُن کی دے صحبت سے دوری
شہادت میں قوی کر اُسکی انگشت
روایت کے خزانے میں درخشاں
کہ اک دن بوجہل وہ ناخردمند
جنابِ پاک میں آیا نبی کی
کہا تب یا محمد اس میں کیا ہے
خبر دینا ہے تو بس آسماں کی
یہ سُن کر اُس سے تب سلطانِ دیں نے
کہی جو ہاتھ میں تیرے نہاں ہے
تجھے کہتا ہوں وہ ہے کون سی چیز
بھی وہ شئے جو تیرے ہے ہاتھ میں بند
رسالت کی میری ہووے گی شاہد
یہ سُن بوجہل نے حیران تر ہو

جلالت کر نظر سب سر بسر یہ
ہوئے حضرت کے جان و دل سے بردے
مکرم شرف ذاتِ مصطفیٰ ہے
جلالت سے نبی کی جو ہیں منکر
یقیں آنکھوں پہ ڈالا سب نے پردے
سبھی منکر ہیں جاہِ سرمدی سے
سبھی ہیں غرق در قہرِ الٰہی
حبیبِ حق رسولِ کبریا کے
سبھوں کو ہر گھڑی الفت ہے اُنکی
کرے سب مومنوں کی چشم کو کور
نبی کی دے محبت سے حضوری
نہ کر بوجہل آسا بادرشت
ہے اس صورت سے یہ لعلِ بدخشاں
لے اپنی مشت میں کوئی چیز کر بند
حبیبِ حق رسولِ ہاشمی کی
بتا گر تجھ کو اب علمِ ہدا ہے
خبر دے اب میرے مشتِ نہاں کی
رموز آگاہ رب العالمیں نے
مجھے احوال اُس کا سب عیاں ہے
نہ حاجت اسمیں ہے کچھ غور و تجویز
اسی ساعت بافضالِ خداوند
زباں سے اُس کے سُن شیریں عقائد
نہایت غرق حیرت سر بسر ہو

لہ یعنی جلال ۱۲
ٹہ یعنی ہمیشگی ۱۲
سہ یعنی مرتبہ ۱۲
ٹہ یعنی نحوست و
ھہ یعنی شامت ۱۲
لہ ابوجہل کے مانند گمراہ ۱۲
ٹہ یعنی چھپا ہوا ۱۲
ٹہ ایک سنگ ریزہ کی کان
لعل اور ہوتے [illegible]
ٹہ یعنی بیوقوف ۱۲
ٹہ یعنی دوست

باقی ۳

اللہ کے ۱۲
لہ یعنی برات ۱۲
ٹہ یعنی مٹھی ۱۲
سہ یعنی رموز کی جمع
یعنی اللہ کے بھیدوں کے جاننے والے ۱۲
ٹہ یعنی پوشیدہ ۱۲
ٹہ یعنی اللہ کی رحمت سے ۱۲
ٹہ یعنی گواہ ۱۲

کہا یہ بات ہے اس سے عجائب — نوادر ہے نہایت پُر غرائب
کہے حضرت نے تیرے ہاتھ میں اب — مقرر چھپے نہاں پتھر ہیں وہ سب
اُسی دم اُس نے کھولا ہاتھ یکبار — ہوئے ہیں چھ یقیں پتھر نمودار
ہر ایک پتھر نے کھول اپنی زباں تب — ہو با الحانِ خوش گوہر فشاں تب
کہا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ الْحَقُّ — محمد ہیں رسول اللہ مطلق
یہ سُن پتھروں سے تب اذکارِ نادر — ہو حیرت ناک بس بوجہل کافر
عنادو جہل سے دل کو نہ کر پاک — اُسی دم ڈال پتھر بر سرِ خاک
کہا جادو محمد کا قوی ہے — یہ اُس کی سحر میں بس خود روی ہے
کیا ہے اس نے ہر اک شئے کو تسخیر — ہے جادو اُس کا بس کامل جہانگیر
یہ کہکر روسیاہی لے گیا ہے — یقیں قہرِ الٰہی لے گیا ہے
لکھوں اب معجزہ دیگر نوادر — کھلے جس سے کلی ہر دل کی ظاہر
کہ اعرابی تھا اک مردِ نکوکار — نہایت پاک صورت نیک گفتار
سو اک دن وہ جنابِ مصطفیٰ میں — ہو حاضر بارگاہِ اصطفیٰ میں
کہا تب اُس نے اے سلطانِ آفاق — مسلمانی کا بس ہوں دل سے مشتاق
وے اک التجا حضرت سے اب ہے — مجھے اک معجزے کی بس طلب ہے
کہ تا اُس سے مرے دل کا کھلے باب — تسلی کا نظر سب آوے اسباب
یہ سُن حضرت نے اعرابی سے اسطور — کئے ہیں دُر فشانی اس سے فی الفور
کہ ہے جو سامنے تیرے شجر اب — ہے جڑ اس کی نہایت سخت ترسب
تو جا نزدیک اس کے بر ملا اب — میرا لے نام جلد اُس کو بُلا اب
یہ سُن کر مرد ہو وہ تیز رفتار — کہا ہے اُس شجر سے جا کے یکبار
کہ اے نامی شجر تجھ کو مقرر — بُلاتے ہیں محمد رب کے دلبر
سُنا جب جھاڑ نے نام مقدس — وہیں جنبش میں آیا اس گھڑی بس
ہوا حضرت کی جانب پھر روانہ — ادب سے سامنے آ بے بہانہ

سه ۱ یعنی بہت عجیب ۱۲ سه ۲ یعنی ظاہر ۱۲ سه ۳ یعنی خوش آواز سے ۱۲ سه ۴ یعنی ذکر کی ۱۲ سه ۵ یعنی حیران ۱۲ سه ۶ یعنی دشمنی ۱۲ سه ۷ یعنی قید ۱۲ سه ۸ یعنی شکل عرب ۱۲ ۱۲

۹

سه ۹ یعنی برگزیدہ ۱۲ سه ۱۰ یعنی بادشاہ جہاں ۱۲ سه ۱۱ یعنی دروازہ ۱۲ سه ۱۲ یعنی جہار طرح ۱۲ سه ۱۳ یعنی لوگوں سے ۱۲ سه ۱۴ یعنی سامنے ۱۲ سه ۱۵ یعنی مشتوق پاک ۱۲

جھکا سر اُس شجر نے اپنا یک بار
کہا ہے تب بجا لا کر تحیّت
یہ سُن اُس جھاڑ سے مضمون نادر
دیئے ہیں پھر رضا سلطان دیں نے
درخت اوپر روانہ ہو کے سالم
وہاں ادنیٰ و اعلیٰ جو تھے حاضر
اس اعرابی نے یہ حالت نظر کر
قوی اس کا ہوا ہے دین و ایماں
بہت کافر یہ عظمت دیکھ اُس روز
روایت کا دگر گُل ہے پُر اوصاف
کہ جب مکہ سے سلطان زمن نے
قدم سے آپ کے اُس دم مدینہ
بنا مسجد لگے کرنے وہاں تب
کئے پھر عرض سب نے شاہ دیں سے
کہ اب تعمیر کو مسجد کی اس دم
یہاں لکڑے مدینے میں ہیں نایاب
تھے صدیق آپ کی خدمت میں اس دم
کئے افسوس کر تب شاہ دیں سے
کہ اے سلطان عالم شاہ کونین
ہے مکہ میں میرے گھر ایک انبار
وے گھر دور اس دم سر بسر ہے
اگر لکڑے یہاں ہوتے وہ حاضر
ہزار افسوس اب گھر ہے بہت دور

اُٹھا پھر سر خوشی سے ہو ادب دار
سلام علیک یا خیر البریہ
لگے کہنے کو حبشی آپ ظاہر
یقیں اس جھاڑ کو ماہ یقیں نے
ہوا ہے جا مکاں پر اپنے قائم
تماشا سب نے یہ دیکھا ہے ظاہر
گرا ہے آپ کے آکر قدم پر
ہوا ہے صدق دل سے وہ مسلماں
ہوئے ایمان کی دولت سے فیروز
کروں اُس سے معطر قاف تا قاف
کئے ہجرت حبیب ذو المنن نے
ہوا پُر نور تر مثل نگینہ
ہوئے ہیں متفق اصحاب دیں سب
حبیب حق امام المرسلیں سے
نہ ہوتے ہیں میسّر چوب و ہیزم
سوا اس کے مہیا سب ہے اسباب
تأسف سے نہایت دل پہ لا غم
رسول انس و جاں ماہ یقیں سے
دُر دریائے وحدت نور عینین
کئی لکڑے ہیں اس میں بس طرحدار
یہاں لانا یقیں دشوار تر ہے
تو کرتا صرف مسجد اس کو ظاہر
رہا اس کام کے کرنے سے معذور

باقی ۳

غرض صدیقؓ کے چہرے پہ اسدم | تاسّف کا نمایاں سب تھا عالم
نظر حضرت نے کر تب اُنکی جانب | کہے صدیقؓ سے ہو کر مخاطب
کہ یا بوبکر وے لکڑے تمہارے | وہاں ہیں اس گھڑی مکّے میں سارے
اگر ہووے تمہاری خواہش اسطور | تو حاضر اب یہاں کرتا ہوں فی الفور
وے مکّے سے ہو یک ساعت مہاجر | تمھارے سامنے ہوتے ہیں حاضر
وہاں سے ہو کے اس دم برق رفتار | منازل قطع کر آتے ہیں یک بار
کہو اب کیا تمہارا مدعا ہے | پریشانی کی یہ کامل دوا ہے
یہ سُن صدیق نے ہو شادماں تب | کہے بہتر ہے بلواؤ یہاں اب
اسی ساعت رسول کبریا نے | حبیب خالق ارض و سما نے
کہے مکّے کی جانب کر اشارہ | کہ اے لکڑو سب آؤ آشکارا
اُسی ساعت خدائے بحر و بر نے | مقرر خالق جن و بشر نے
جو لکڑے گھر میں تھے صدیقؓ کے سب | عطا اُن کو کیا قدرت سے پر تب
وے لکڑے اُڑ زمیں سے مثل طائر | ہوئے ہیں راہ پیما اور شاطر
سو ہو مکّے سے سب یکبار راہی | مثالِ برق ہو اس دم ہوائی
منازل ایک پل میں طے سبھی کر | چلے آئے ہیں سب حکم نبیؐ پر
غرض مکّے سے ہو لکڑے وہ رہوار | مدینے میں سبھی آئے ہیں یکبار
ہوا سے پھر اُتر لکڑے وہ ظاہر | ہوئے خدمت میں آنحضرت کی حاضر
یہ عظمت دیکھ اس ماہِ فلک کی | چراغ خانۂ ملک و ملک کی
کھلا حضّار کا شادی سے سینہ | ہوئے دل شاد سب اہل مدینہ
ہوا ایماں قوی سب اہل دیں کا | کھلا در اس گھڑی صدق و یقیں کا
منافق بھی نفاق اپنے کو دے چھوڑ | رہے اسلام سے یک بار دل جوڑ
وے لکڑے حضرتِ صدیق نے تب | لگائے مسجدِ پُر نور کو سب
دگر گل اس روایت کے چمن سے | ہے غالب اس طرح مشک ختن سے

سلہ یعنی ظاہر ۱۲ سلہ یعنی ہجرت کرنیوالا سلہ یعنی بجلی کی طرح تیز چلنے والے ۱۲ سلہ یعنی مطلب ۱۲ سلہ یعنی خوش ۱۲

کہ اک دن وہ گلِ باغِ لطافت ۔۔۔ بہارِ گلشنِ جاہ و شرافت
گئے ہیں سیر کو صحرا کے اطراف ۔۔۔ تھے ہمراہ آپ کے ادنیٰ و اشراف
سو آیا ہے وہاں اک گرگ ناگاہ ۔۔۔ مہیب اُس کی عجب تھی شکل جانکاہ
کھڑا ہو دور نزدیک بار سب سے ۔۔۔ رکھا سر اپنا خدمت میں ادب سے
نظر کر اُس کی جانب شاہِ دیں نے ۔۔۔ بُلائے اُس کو ختم المرسلیں نے
سو آ نزدیک حضرت کے قدم پر ۔۔۔ رکھا ہے گرگ نے یک بارگی سر
ادب سے پھر اُٹھا سر اپنا یکبار ۔۔۔ فصاحت سے لگا کرنے کو گفتار
کہ اے محبوبِ حق سالارِ آفاق ۔۔۔ شہنشاہِ جہاں سلطانِ اخلاق
میں اے آیا ہوں اب شیروں کا پیغام ۔۔۔ دگر جو ہیں درندے دشت میں عام
اجازت ہووے گر حضرت کی یکبار ۔۔۔ ادب سے سب کروں خدمت میں اظہار
کہے حضرت نے کہہ تجھ کو رضا ہے ۔۔۔ درندوں کی سُنا کیا التجا ہے
زباں پھر کھول اُس نے بافصاحت ۔۔۔ کہا اے گوہرِ کانِ ملاحت
ہے سابق سے درندوں کی یہی چال ۔۔۔ کہ جو پاتے ہیں اشتر اور بزغال
اسی ساعت وہ ہر ایک کا شکم چیر ۔۔۔ تناول میں نہیں کرتے ہیں تقصیر
درندوں کی مقرّر وہ خورش ہے ۔۔۔ ہر اک کے خوں سے اُن کی پرورش ہے
پیمبر جو ہوئے سابق میں مشہور ۔۔۔ ہر اک کے تھا یہی اُمت کا دستور
کہ راس المال سے وہ اپنے ہر سال ۔۔۔ کئی اک گاو اشتر اور بزغال
درندوں کا وہ حصّہ سب جمع کر ۔۔۔ رلجار رکھتے تھے سب صحرا میں یکسر
وہ حصّہ دے درندوں کے شر سے ۔۔۔ سدا رہتے تھے ایمن خوف و ڈر سے
ولے حضرت کا اب آیا زمانہ ۔۔۔ جلالت کا ہے یہ سب کارخانہ
سو اس باعث مجھے کر اپنا قاصد ۔۔۔ یہاں بھیجا ہے سب نے با مقاصد
جنابِ پاک میں حضرت کی آ اب ۔۔۔ کہا میں نے سبھوں کا عرض مطلب
یہ سُن سلطانِ دیں سالارِ اعظام ۔۔۔ کریں اُمت سے ظاہر سب کا پیغام

لطافت یعنی ستھرائی ۱۲ ۔ شرافت یعنی بزرگی ۱۲ ۔ اشراف یعنی بزرگ بلند ۔ مہیب یعنی ہیبت ناک ۔ جانکاہ یعنی جان کو گھٹانے والی ۱۲ ۔ ختم المرسلین یعنی خاتم پیغمبراں ۔ فصاحت یعنی خوش بیانی ۱۲ ۔ گفتار یعنی کلام ۱۲ ۔ ملاحت یعنی خوش صورتی اور نمکینی ۔ بزغال یعنی بکری ۱۲ ۔ تقصیر یعنی کوتاہی ۱۲ ۔ دستور یعنی رسم

باقی

شکم یعنی پیٹ ۱۲ ۔ خورش یعنی کھانا ۱۲ ۔ مقرر یعنی مقرر کیا گیا ۱۲ ۔ راس المال یعنی سرمایہ تجارت کا ۱۲ ۔ گاو یعنی گائے ۔ درندے جانور جیسے شیر، بھیڑیا وغیرہ ۱۲ ۔ شر یعنی فتنہ ۱۲ ۔ ایمن یعنی بے خوف ۱۲ ۔ قاصد یعنی ایلچی ۱۲ ۔ اعظام یعنی سردار بزرگوں کے ۱۲

وے اس صورت سے کر حصّہ مقرّر
کہ تا اسکے سوا وے جانور کب
مقرر جس طرح حصّہ کریں دو
یہ سُن پیغام شاہِ محترم نے
کہے اصحاب سے ہو کر مخاطب
کئے ہیں عرض سب اصحاب نے تب
کریں گے آپ صادر حکم جس طور
وے حکم خدا سے بس ہر اک سال
سوا اس کے درندے پاویں قسمت
مناسب اب نہیں ہے انکا حصّہ
یہ سُن کر گرگ سے حضرت نے یکسر
کہ دعویٰ ہے تمھارا صرف ما رضی
کہا اُس نے مجھے اُمّت سے کیا کام
جواب اُس کو دیئے حضرتؐ نے یکبار
درندے سب میری اُمّت سے آخر
سُنی جب گرگ نے حضرت سے یہ بات
کہا پھر سب کا اِک پیغام ہے اور
کہے حضرتؐ نے دی تجھ کو رضا اب
کہا گر آپ کی اُمّت کا جاندار
درندے گر اُسے کھاویں شکم چیر
تو اُمّت سے کہو حق ہیں ہمارے
نہ اُن کی بد دعا کی کس میں ہو تاب
دُعائے بد سے اُن کی سب درندے

درندوں کو کریں دل شاد یکسر
نہ کھاویں اور پہنچاویں ضرر کب
قبول اب اسکو ہم کرتے ہیں خوش ہو
مکمل حامی خیر الامم نے
کہو کیا ہے جواب اُن کا مناسب
کہ اے غمخوار اُمّت و لبر رب
قبول اُس کو سبھی کر لیجئے فی الفور
زکوٰۃ مال ہم دیتے ہیں در حال
تو ضائع ہووے بیشک اس سی اُمّت
ہے نا منظور اس دم سب کا قصّہ
کہے پیغام کہہ سب کو مقرّر
نہ اُمّت اب میری ہے اسپہ راضی
محض حضرت پہ سے آیا ہوں پیغام
کہ اُمّت ہے میری اس شئے سے مختار
نہ حصّہ پاویں اس صورت سے ظاہر
رہا ہے سر نگوں ہو کر ادب سات
اجازت ہووے تو کہتا ہوں فی الفور
درندوں کا بیاں کر مدعا سب
ملے گر جانور صحرا میں یکبار
اگر صادر یہ اُن سے ہووے تقصیر
نہ کوئی بد دعا فرماوے بارے
جگر شیروں کا اس دہشت سی ہے آب
نہ رہویں کوئی پھر دنیا میں زندے

یعنی خوش ۲ یعنی نقصان ۳ یعنی بزرگوار ۴ یعنی مددگار بہترین اُمت کے ۵ یعنی متوجہ ۶ یعنی ظاہر ۷ یعنی اسی وقت

یعنی گذر اوقات ۱۲
یعنی خاص ۱۲
یعنی بھیڑیا ۱۲
یعنی سر نیچا کئے ہوئے ۱۲
یعنی مطلب ۱۲
یعنی جنگل ۱۲
یعنی خطا ۱۲

کہے حضرت نے جو تم کو ملے شئے — وہ صدقہ اُن کی جان و مال کا ہے
اُسے تم کھاؤ اب میری رضا ہے — وہ کھانا باعثِ دفعِ بلا ہے
یہ حصہ تم کو بخشا میں نے بس خوب — کرو حصے ہیں اپنے اس کو محسوب
سُنا ہے گرگ نے جب اس وضع سے — کہا شکر خدا کر دل جمع سے
کہ حق نے آپ کے در سے مقرر — نہ محروم اب کیا ہے ہم کو یکسر
رضا ہے پھر گیا صحرا میں اُس دم — مکاں پر آئے حضرت ہو کے خرم
غرض حضرت کے اس فیض و عطا سے — مبارک اس جناب با صفا سے
نہ کوئی محروم بیشک کب ہوا ہے — ہر اک نے مدعا حاصل کیا ہے
الٰہی پہ علی بیکس یقیں ہے — سگِ درگاہ ختم المرسلیں ہے
اُسے حضرت کے اس خوانِ نعم سے — معلے اس درِ فیض و کرم سے
نہ کر مایوس تو اب یا الٰہے — نہ دے محرومیت سے روسیاہی
زیارت سے نہ کر دنیا میں مہجور — شفاعت سے نہ کر عقبیٰ میں تو دور
شفاعت پہ سخن کو کر کے موقوف — درود بے بہا صلوات موصوف
پڑھوں ہر دم بروحِ شاہِ لولاک — چراغِ بزمِ ہستی نورِ افلاک

پڑھو اے حاضرو صلوات ہر بار
بروحِ سرورِ دیں شاہِ ابرار

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد و بارک و سلم

مجلس دسویں

قلم نے کھول در باغِ ثنا کا — تماشا دیکھ مدحِ مصطفےٰ کا
کئی ہے دستۂ گل اس سے نادر — اُسے لا مجلسِ دہم میں ظاہر
کیا مست اس سے بیشک سب جہاں کو — کیا محمود سب روحِ رواں کو

عجب بو اُن گلوں کی ہے پُر اوصاف
ملائک مست ہو اُس کی مہک[۲] سے
تماشا دیکھ اُس کا غش کریں سب
عجب ہے اُن گلوں کی دلفریبی
وہ گل ہیں معجزے سلطانِ دیں کے
دمِ عیسیٰ سے دم جن کا ہے برتر
بنایا حق نے جن کو اپنا محبوب
اگرچہ حسن ہے یوسف کا مشہور
ولے اس حسن کا عالم عجب ہے
بنا جس حسن سے سب عالمِ نور
بھی حضرت کے عجب اس پاک دم سے
ملی سب عالم و آدم کو ہستی
دمِ عیسیٰؑ میں یہ خوبی کہاں ہے
یقیں حضرت کے پَر تو سے سپہر و
یہاں ایک معجزہ یہ برمحل ہے
کہ اک دن تھے سفر میں شاہِ اکوان
تھے ہمراہ آپ کے اصحاب سارے
ہوا ہے اتفاقاً آب نایاب
ہوئے ہیں خشک لب یارو نکے اسدم
تب اُس دریائے عظمت اور کرم نے
کہے ہیں مرتضیٰؓ کو جا کے فی الفور
علیؓ مرتضیٰؓ تب ہو کے اسوار
غرض پانی کی گم تھی سب نشانی

معطر ہووے جس سے قاف[۱] تا قاف
اُتر آویں سبھی اوجِ فلک سے
اسی مجلس میں آ دل خوش کریں سب
کریں بیشک ملائک عندلیبی[۳]
کرشمے ہیں امام المرسلیں کے
رُخِ یوسفؑ سے ہے چہرہ منوّر
کیا ہر وصف سے وصف انعکاس خوب
دمِ عیسیٰؑ کا ہے عالم میں مذکور
دمِ عیسیٰ سے برتر دم عجب ہے
ہوئے پیدا ملک[۴] غلماں[۵] اور حور
سبھی ہستی میں آئے ہیں عدم[۶] سے
ہوا ذی روح[۷] سب آفاق و بینی[۸]
بھی یہ یوسف میں محبوبی کہاں ہے
ہوا ہے یوسفِ ثانی و مہ رُو[۹]
دلیل اس بات پر بس بے بدل ہے
حبیبِ حق دُرِ دریائے عرفاں[۱۰]
سپہرِ جاہ و عظمت کے ستارے
تھے مشکیزے تمامی خشک و بے آب
نہایت تشنگی[۱۱] سے سب تھے بیدم
سحابِ[۱۲] جود و انوارِ قدم نے
کرو پانی طلب وادی[۱۳] میں کر غور
لگے تجویز کرنے آپ یکبار
نہ اک قطرہ بہم پہنچا ہے پانی

---

[۱] نام ہے اس پہاڑ کا جو دنیا کے گرداگرد واقع ہے ۔ ۲ یعنی تمام جہان ۱۲
[۲] یعنی خوشبو ۱۲
[۳] بلبل ہزار داستان کہ پھول کا عاشق ہو اور اتفاق نہ ہو کو ایک ہزار نام سے یاد کرتا ہے ۔ یعنی فرشتے مانند بلبل کے حضرت کی توصیف و ثنا بیان کریں ۱۲
[۴] یعنی فرشتے
[۵] وہ نوجوان جو جنتیوں کے خدمتگار ہوں گے ۱۲
[۶] یعنی نیستی ۱۲
[۷] یعنی جاندار ۱۲
[۸] یعنی عالم انسان مجازاً ۱۲
[۹] جس کا چہرہ چاند کی مثل ہو
[۱۰] یعنی پہچان ۱۲
[۱۱] یعنی پیاس ۱۲
[۱۲] یعنی بادل ۱۲
[۱۳] یعنی میدان ۱۲

مگر آیا نظر اک اُن کے اُشتر | دو جانب اُس کے دو مشکا تھے تر
غلام اُس پہ تھا اک راکب سیہ رو | بدن میں اُس کی تھی مُردار تر بو
نظر کر اُس کی صورت اور شمائل | کرے عفریت اپنی عقل زائل
سو جا کر پاس اُس کے مُرتضےٰ نے | کئے پانی طلب شیر خدا نے
کہے ہیں اس سے با رفق و مدارا | کہ دے ایک گھونٹ پانی آشکارا
نہ مانا بات اس نے اُن کی آخر | چلا ہے منہ پھرا کر اپنا ظاہر
اُسی دم تھام اُشتر کو علیؓ نے | پکڑ لائے ہیں شیر مہتلی نے
تب اُس سرچشمۂ جود و عطا نے | سحاب مکرمت بحر سخا نے
دیئے ہیں حاضروں کو حکم یکسر | کہ ان مشکوں کے کھولو اس گھڑی بھر
صحابوں نے دیئے ہیں مشک تب کھول | ہوا پانی رواں تب اس سے بھول
ہوا ہے اس قدر پانی وہ جاری | گویا ریزاں ہوا ابر بہاری
ہوئے اصحاب سارے سیر و سیراب | پیا اونٹوں نے اور گھوڑوں نے بھر آب
ہزاروں مشک بھی بھر بھر لئے ہیں | دو مشکیں بند اس کے تب کئے ہیں
وے مشکیں اُسکی تھیں اُسدم لبالب | مرتب تھیں گویا پانی سے وے سب
تب اس عظمت کے تئیں کر کر نظارہ | غلام زشت رونے آشکارا
اُسی ساعت نبیؐ کے پاس آ کر | رکھا ہے سر ادب سے تب قدم پر
اُٹھا سر اُس کا مقبول خدا نے | رسول حق حبیب کبریا نے
کرم سے اپنے پھر دست گرامی | پھرائے اُس کے چہرے پر تمامی
اسی ساعت سیاہی سب ہوئی دور | ہوا چہرہ نہایت اُس کا پُر نور
ہوئی ہے محو اُس دم سب درشتی | گئی کافور ہو یکبار زشتی
بدن میں آگئی اُس کے طراوت | دکھائی حُسن نے اپنی حلاوت
نظر آنے لگے رخسار جوں گل | سیہ زلف معنبر رشک سنبل
جمال اُس کا یقیں ناز و ادا سے | تجلی ہو گیا نور خدا سے

کہ جس کو دیکھ یوسف عشق میں آوے　　زلیخا حسن یوسف بھول جاوے

عجب تھی ہاتھ میں حضرت کے تاثیر　　فرشتہ بن گیا اک دیو تصویر

صحابوں سے دلا پھر توشہ راہ　　کئے رخصت اُسے باعزت و جاہ

دو مشکیں لے شتر پر ہو کے اسوار　　گیا اپنے قبیلے میں وہ بیچار

سبھوں نے دیکھ اُس کا حسن گلفام[۱]　　لگے حیرت سے کہنے خاص اور عام

کہ آیا یوسف ثانی کہاں سے　　مگر اُترا فرشتہ آسماں سے

یہ مشکیں ہیں ہماری اور اُشتر[۲]　　وہ لے و اکب[۳] کوئی ہے غیرت[۴] خور

کہا اُس نے میں ہوں خادم تمہارا　　غلام زشت[۵] رو دایم تمہارا

یہ سُن اقوال[۶] جاں پرور کسو نے　　کیا نہیں اُس گھڑی باور[۷] کسو نے

پھر اُس نے سب بیاں کر اپنا احوال　　کیا ظاہر حبیبِ حق کے اجلال

سبھوں نے ماجرا[۸] نادر یہ کر گوش　　رہے ہیں ایک دم حیرت سے خاموش

اُٹھا پھر آنکھ سے غفلت کے پردے　　کر اپنی چشم دل کے باز[۹] دیدے

دیئے ہیں دل سے پھر سب نے گواہی　　کہ ہے ذاتِ نبی نور الٰہی

لگے کہنے کو اُس دم خاص اور عام　　یہ عظمت ہے عجب اور ہے عجب کام

عجب دست نبی میں ہے یہ تاثیر　　عجب اُن کی نظر ہے رشک اکسیر

کہ کہتا یہ عبد[۱۰] بد بہر بد گہر سے　　فرشتہ ہو گیا ہے اک نظر سے

عجب عظمت ہے اُن کی پُر تصرف[۱۱]　　کئے ہیں دیو کو ثانیٔ یوسف[۱۲]

نہ یہ طاقت نہ یہ ہے تاب کس میں　　نہ یہ عظمت نہ یہ ہے آب کس میں

کہ جن کی اک نظر سے باحلاوت[۱۳]　　یہ پاوے صورت اصلی تفاوت[۱۴]

سفر سب سے عالی جاہ[۱۵] وے ہیں　　یقیں بیشک رسول اللہ وے ہیں

عجب دریائے عظمت ہیں گہر خیز[۱۶]　　عجب ابر کرامت ہیں شکر ریز[۱۷]

یہ کہہ اس دم جنابِ مصطفےٰ میں　　سبھی آئے ہیں دربار علا[۱۸] میں

سبھوں نے صدق سے ایمان لائے　　یقیں دونوں جہاں میں فیض پائے

سلہ یعنی پھول کے رنگ کا
سلہ یعنی اونٹ ۱۲
سلہ یعنی سوار ۱۲
سلہ یعنی آفتاب کو شرمندہ کرنے والا ۱۲
سلہ یعنی بدصورت ۱۲
سلہ یعنی باتیں جان کی پالنے والی
سلہ یعنی یقین ۱۲
سلہ یعنی قصہ عجیب ۱۲
سلہ یعنی کھلے ہوئے

سلہ یعنی غلام ۱۲
سلہ یعنی سر نیوالی ۱۲
سلہ یعنی بھرپور تصرف ۱۲
سلہ یعنی فرق ۱۲
سلہ یعنی بلند مرتبہ ۱۲
سلہ یعنی موتی اٹھانے والا ۱۲
سلہ یعنی شکر برسانے والا ۱۲
سلہ یعنی بلند ۱۲

دگر اعجاز کے خرمے سے یکبار
نکالا ایک دانہ بس طرحدار

کہ اک دن بو ہریرہؓ پاک توشہ
نوادر ایک سے خرمے کا خوشہ

جناب مصطفےٰؐ میں آ ادب سے
کئے ظاہر شہِ عالی نسب سے

کہ اے سالارِ دیں سلطانِ معراجؐ
پڑا ہوں مسکنت میں ہو کے محتاج

میرے ہمراہ یہ خرمے کا خوشہ
بھی ہے مسکنت کا میرے توشہ

سو لایا ہوں جنابِ پاک میں اب
یہی فدوی کے بس ہو دل کا مطلب

کہ حضرت کی دعا سے اس میں ہر بار
برکت کا نشاں ہووے نمودار

میرے دایم عیال اس خوشے کو کھاویں
اسی خوشے سے اپنا قوت پاویں

اسی دم اس امامِ محشرؐ نے
ڈرِ دریائے عظمت اور کرم نے

یہ سن کر بو ہریرہؓ کی زبانی
کئے ہیں اس طرح گوہر فشانی

کہ ہے یا بو ہریرہؓ گر یہ مطلوب
تو اک تدبیر بتلاتا ہوں یہ خوب

کہ اس خوشے سے خرمے کو جدا کر
رکھو اک مرتبان میں اسکو جا کر

پھر اس سے جس قدر ہووے کفایت
نکالو خرمہ تو ہے نہایت

کھلاؤ جس قدر منظور ہووے
شکم سب کا سدا معمور ہووے

نہ ہووے مرتباں خالی وہ یک دم
اگر ہر روز کھاوے لاکھ عالم

یہ سن احوال حضرت سے نوادر
نہایت اس گھڑی ہو شادِ خاطر

وہ خرمے لے گئے ہیں گھر میں فی الفور
رکھے ہیں مرتباں اک لا اسی طور

ہوا وہ مرتباں تب معدن غیب
سراپا مخزنِ افضال لاریب

ہر اک دن بو ہریرہ پاک پیشہ
نکال اس ظرف سے خرما ہمیشہ

کھلاتے تھے زن و فرزند کو سب
نہ گھر میں اُن کے کوئی بھوکا رہا کب

بھی اُن کے دوست اور مہمان یکسر
سدا کھاتے تھے خرما وہ مقرر

بھی ہمسائے میں تھے جو اُن کے ساکن
کھلاتے تھے سبھوں کو رات اور دن

بھی بعد از رحلتِ ختمِ رسالتؐ
تھی جاری مرتباں کی بس یہ حالت

یعنی ... ۱۲ · یعنی ... ۱۲ · یعنی ظاہر ۱۲ · یعنی بال بچے ۱۲ · یعنی روزی ۱۲ · ... یعنی ... ۱۲

باب ۱۱

یعنی آباد ۱۲ · یعنی خزانہ بخششوں کا ۱۲ · یعنی بیشک ۱۲ · یعنی برتن ۱۲ · یعنی رہنے والے ۱۲ · یعنی وفات ۱۲

خلافت میں بھی صدیقؓ و عمرؓ کے
تھے شاداں اس سے سب لوگ انکے گھر کے

شہادت کا پیا عثمانؓ نے جب جام
ہوا ہے اُس گھڑی بس بلوۂ عام

تب اوباشوں نے سب لوٹ انکا گھر بار
گئے ہیں مرتباں لے کر وہ یکبار

نوادر مرتباں بس وہ عجائب
ہوا اُس لوٹ میں یکبار غائب

دگر اِک شمع لے بزمِ طرب سے
رکھا محفل میں لا اس دم ادب سے

کہ تھی اِک پارسا عالم میں مشہور
دل و جاں اسکا تھا ایماں سے پُرنور

نہایت حسن و خوبی میں جمیلہ
نکوکاری میں مشہورِ قبیلہ

جنابِ مصطفےٰ میں خاص تھی وہ
سراپا مائیہ اخلاص تھی وہ

ہمیشہ آپ کی خدمت میں نادر
تحائف لا کے وہ کرتی تھی حاضر

اسی عادت موافق اپنے یکبار
کیا اک مرتباں گھی بھر کے تیار

اُٹھا لونڈی کے سر پر رکھ طرب سے
دیا ہے بھیج خدمت میں ادب سے

قبول اس کو کرم سے کر نبیؐ نے
حبیبِ حق رسولِ ہاشمی نے

کئے ہیں اُمِ سلمہؓ کو اشارا
کہ لا اس مرتباں سے گھی یہ سارا

یہ خالی مرتباں لونڈی کے دے ہاتھ
کرو اس کو روانہ بس خوشی ساتھ

یہ سُنکر اُمِ سلمہؓ حکمِ عالی
کر اس دم مرتباں وہ گھی سے خالی

دیا لونڈی کو پھر اُس نے لجا کر
رکھی وہ گھر کے لا کونے میں یکسر

کئی دن بعد اس بی بی کو انجام
پڑا ہے مرتباں کا اس گھڑی کام

اُٹھا لائی ہے تب کونے سے یکبار
نظر آیا ہے وہ بیشک گرانبار

تعجب سے دیئے ہیں مرتباں کھول
تو دیکھے گھی بھرا ہے اس میں بیمول

ہوا اُس پارسا کو پھر گماں یہ
کہ بس گھی سے بھرا ہے مرتباں یہ

قبول اُس کو کئے نہیں شاہِ دیں نے
حبیبِ حق امام العالمیں نے

سو ہو غمناک آ خدمت میں یکبار
لگی ہے معذرت کرنے کو بسیار

کہے حضرت نے مت غمناک ہو اب
اسی ساعت وہ گھی میں نے لیا سب

۱؎ یعنی شاد ۱۲
۲؎ یعنی بدمعاشوں نے ۱۲
۳؎ یعنی خوشی کی مجلس
۴؎ یعنی خوبصورت
۵؎ یعنی ابوبکر کی دوستی کی
۶؎ یعنی سخی ۱۲

۷؎ یعنی ہدیہ ۱۲
۸؎ یعنی خوشی ۱۲
۹؎ یعنی آخر ۱۲
۱۰؎ یعنی ساری ۱۲
۱۱؎ یعنی بے شک ۱۲
۱۲؎ یعنی عذر ۱۲
۱۳؎ یعنی بہت ۱۲

نہ ہو اس بات سے آزردہ خاطر
خوشی سے اپنے گھر میں جا تو فی الفور
رہے مادام گھی سے مرتباں وہ
نہ گھی ہووے کبھی پھر اس سے خالی
محض یہ حق تعالیٰ کی عطا ہے
یہ سن کر گھر میں وہ آئی خوشی سے
لگی ہے خرچ کرنے گھی وہ مادام
ہوا ہے مرتباں دریائے روغن
سدا لبریز باسن گھی سے تھا وہ
محض یہ آپ کا سب افضال سب تھا
برکت تھی عجب ہدیئے کی پرنور
کئی مدت تک اس نے گھی وہ کھایا
غرض جب تک تھا ثابت مرتباں وہ
یقیں وہ مرتباں ٹوٹا ہے جس روز
روایت کا بچھا پھر خوان نعمت
کہ اک دن آپ کے چہرے پہ آثار
کہ طلحہؓ تھے وہاں خدمت میں یکسر
کئے ہیں بھوک کی معلوم حالت
وہاں سے جلد تر آئے ہیں گھر میں
سو یک روٹی پکا گندم کی اس دم
کئے تاکید تب اپنے پسر کو
خبر اس ماحضر کی بس سنا اب
یہ سن لڑکا گیا مسجد میں اسدم

برکت ہے یہ اس ہدیئے کی ظاہر
سدا گھی خرچ کر تو اس سے بے غور
یقیں لبریز ہر دم بے گماں وہ
نہ لا تو دل میں اپنے کچھ ملالی
یہ ہدیئے کی برکت بے بہا ہے
ہوا معمور سب گھر اسکا گھی سے
لبالب مرتباں تھا گھی سے انجام
مصفا گھی عجب تھا اس میں روشن
ہوا تھیں مرتباں پھر کب تہی وہ
مبارک معجزہ یہ بس عجب تھا
تھا دایم مرتباں وہ گھی سے معمور
ہزاروں من سدا سب کو کھلایا
تھا ایک دریائے روغن بیگماں وہ
کر تتمہ یہ ہوا موقوف اس روز
کھلاتا ہوں عجب الوان نعمت
نہایت بھوک کے تھے بس نمودار
سو پژمردہ نظر کر غنچۂ تر
سو ہو یکبارگی غرق ملالت
نہیں تھی دسترس کچھ انکو زر میں
لے روغن پھر ملائے اس کو باہم
کہ جا اب بادشاہ بحر و بر کو
بلا اس کلبۂ احزاں میں لا اب
وہاں تھے رونق افزا ماہ عالم

۱ یعنی ہمیشہ ۱۲ ۲ یعنی بھرپور ۱۲ ۳ یعنی خالص ۴ یعنی رنج ۱۲ ۵ یعنی آباد ۱۲ ۶ یعنی ہمیشہ ۱۲ ۷ یعنی صاف ۱۲ ۸ وہ ۱۲

۱۰ باقی

۹ یعنی بھرا ہوا ۱۲ ۱۰ یعنی خالی ۱۲ ۱۱ یعنی فضل و کرم ۱۲ ۱۲ یعنی رنگ ۱۲ ۱۳ یعنی ظاہر ۱۲ ۱۴ یعنی مرجھایا ہوا ۱۲ ۱۵ یعنی آزردگی ۱۲ ۱۶ یعنی قدرت ۱۲ ۱۷ یعنی گیہوں ۱۲ ۱۸ یعنی جو کچھ کہ حاضر ہے ۱۲ ۱۹ یعنی مکان غمگیں ۱۲

سو کر آداب سے تب عرض احوال / بلایا ہے مکاں پر اپنے فی الحال
وہاں حاضر تھے سب ہشتاد اصحاب / سبھی تھے بھوک کی حالت سے بیتاب
اسی ساعت امام دو عالم / رسولِ حق شفیعِ جن و آدم
لے سب اصحاب کو آئے ہیں گھر میں / وہ طلحہ کے مکانِ مختصر میں
کہے حاضر جو ہووے اب شتابی / اُسے لا مت کر اس دم اضطرابی
سو طلحہ نے کئے روٹی وہ حاضر / کہے حضرت نے رکھ تو جمع خاطر
جو ہیں اب بھوک سے بیتاب یہ سب / سبھی کھا سیر ہوتے ہیں یقیں اب
سو اس دم اس امام انس و جاں نے / مُعلّے قلزم گوہر فشاں نے
رکھ اس روٹی پہ ہاتھ اور پاک دم سے / دیئے ہیں پھونک الطاف و کرم سے
یہ طلحہ سے کہے پھر شاہِ دیں نے / چراغ خانۂ علم و یقیں نے
کہ یہ تیرا مکانِ مختصر ہے / نہ گنجایش کا موقع سر بسر ہے
بلا دس دس کو اور روٹی کھلا بس / اسی صورت سے کھاویں ملکے دس دس

غرض اسّی وہاں تھے مرد حاضر / سبھوں نے پیٹ بھر کھائے ہیں وافر
بھی کھا سلطانِ دیں نکلے وہاں سے / مکاں پر آئے اپنے اس مکاں سے
سو طلحہ نے وہیں دیکھے ہیں اس دم / وہی تھا وزن روٹی کا نہ کچھ کم
کھلا پھر لوگ اپنے گھر کے سارے / کھلائے بعد ہمسایوں کو بارے
ہوا نہیں ایک لقمہ اس سے غائب / برکت کی یہ صورت تھی عجائب
روایت ہے دگر خوانِ کرم سے / کروں سیراب سامع کو نعم سے
کہ اکدن حضرت خیر النساء نے / مکرّم بانوئے دار البقا نے
نظر کر بھوک کی سختی نہایت / کئے حضرت سے تب آکر شکایت
کہ اے بابا ہے اس دم گھر میں تنگی / کرو مت فیض بخشی میں درنگی
دو نوں لختِ جگر بھوکے ہیں اس دم / کرو نعمت سے اپنے شاد و خرم
یہ سن حضرت نے اس ساعت اٹھا ہاتھ / سو کر اس بات میں درخواست حق ساتھ

۱ یعنی شفاعت کرنیوالے ۲ یعنی بیقراری ۳ یعنی دریا ۱۲ ۴ یعنی نعمت ۱۲ ۵ یعنی پڑوسیوں کو ۱۲ ۶ یعنی سیر ہونے والے کو ۱۲ ۷ یعنی ہمیشگی کا گھر جنت ۱۲
۸ یعنی دیر ی ۱۲ ۹ یعنی حضرت کے جگر کے ٹکڑے یعنی امام حسن و امام حسین علیہم السلام ۱۰ یعنی خوش ۱۲ ۱۱ یعنی دعا ۱۲

کہے پھر اُن سے آزردہ رہو مت　　تمھارے گھر میں بھیجا حق نے نعمت
اُسے لے نام حق اور مصطفےٰ اب　　تناول کر کرو شکر خدا اب
اُسی ساعت پدر سے لے کے رخصت　　سو آئیں گھر میں خاتونِ قیامت
نظر اُن کے پڑا اخوانِ جواہر　　تھی نعمت اُس میں سب جنت کی ظاہر
عجب کھانا تھا اس میں سب مزیدار　　تجمل[۵] تھا بوسے اس کی مشک تاتار
غرض خاتونِ جنت صاحب جاہ　　لے حسنینؑ اور علیؓ کو اپنے ہمراہ
رکھا اپنے سامنے خوانِ جواہر　　سدا کھاتی تھیں ہو کر شاد خاطر
عجب معمور تھا وہ خوان ہر دم　　نہ کھانے سے ذرہ ہوتا تھا کچھ کم
مزہ اور تازگی اُس میں وہی تھی　　جو خوشبو اُس کی ثابت نت وہی تھی
نہایت خُرد[۲]سال اُس دم تھے حسنینؓ　　نبیؐ کے راحتِ جاں نورِ عینین
نہ واقف[۳] تھے وہ اسرارِ نہاں[۴] سے　　رموزِ[۵] کردگارِ دو جہاں سے
حسنؓ بس کھیلتے باہر سے اک روز　　ہوئے ہیں گھر میں آکر جلوہ افروز
سو کھول یکبارگی خوانِ جواہر　　نکال ایک گوشت پارہ اس سے نادر
اُسے کھاتے ہوئے گھر سے نکل کر　　چلے آئے ہیں باہر تب مقرر
یہودی کی وہاں حاضر تھی عورت　　نظر کر اُس نے وہ حلوانِ نعمت
لگی کہنے کو اے سبطِ[۶] پیمبرؐ　　دلِ خاتون زہراؑ جانِ حیدرؓ
تمھارے ہاتھ یہ ٹکڑا عجب ہے　　معطر اس کی بو سے روح[۷] سب ہے
مجھے بھی بھوک ہے اس دم نہایت　　کرو یہ گوشت اب مجھ کو عنایت
سُنے معصوم نے جب اس سے یہ بات　　لگے دینے اُسے تب طول[۸] کر ہاتھ
اُسی دم ہاتھ سے وہ گوشت پارا　　فرشتہ لے گیا اک بار سارا
گیا وہ خوان بھی اس دم فلک پر　　ملائک[۹] لے گئے اوجِ فلک[۱۰] پر
ہوئی تھیں بعد اسکے پھر دگر بار　　نبیؐ سے فاطمہؑ آکر طلبگار
روایت کے دگر حُقے کو میں کھول　　یہ یاقوتی عجب لایا ہوں بے مول

ا؎ یعنی سرور ۱۲
۲؎ یعنی کم عمر ۱۲
۳؎ یعنی
۴؎ یعنی جو دار ۱۲
پوشیدہ بھیدوں سے ۱۲
۵؎ جمع رمز کی یعنی بھید ۱۲
۶؎ یعنی نواسے ۱۲

۹
باقی

۷؎ یعنی جان ۱۲
۸؎ یعنی دراز ۱۲
۹؎ یعنی فرشتے ۱۲
۱۰؎ یعنی آسمان ۱۲

کہ تھی جابرؓ کے گھر میں بس غنم[۱] ایک
اُسے کر کر ذبح جابرؓ نے اِک بار
پھر اُس کو خوان میں رکھ کر طرب[۲] سے
کہے ہیں عاجزی سے یا رسولؐ اب
اُسی دم اُس امام نامور نے
قبولیت کی دے اُن کو بشارت[۳]
اُسی دم آکے انصار[۴] و مہاجر[۵]
کہے حضرت نے کھا اس گوشت کو اب
اسی صورت سے کھا سب گوشت یکبار
جمع پھر ہڈیاں کر مصطفٰے[۱] نے
تمامی ہڈیوں پر باعنایت
برکت سے یقیں اُس ہاتھ کی تب
اُسی دم آگیا ہے گوشت اُس پر
بدن میں آگئی ہے اُس کے تب جان
نظر کر حاضروں نے یہ تماشا
وہاں حاضر جو تھے اُس دم منافق[۱]
یہ عظمت[۲] دیکھ محبوب خدا کی
محبت رکھ رسولِ خاص سے تب
روایت کے دگر چشمہ کو کر باز[۳]
کہ آیا ایک دن ایک مرد کافر
کہا اُس نے رسولِ محترم[۴] سے
کہ تھی گھر میں میرے خورشید پیکر[۵]
گئی طفلی میں وہ دنیا سے یکبار

تھا فربہ گوشت اُس کا اور بہت نیک
مسالہ دے کئے دم پخت تیار
جناب مصطفٰے میں لا ادب سے
کرو فدوی کا یہ ہدیہ قبول اب
حبیبِ حق شہِ عالی گہر نے
کئے ہیں عام دعوت کی اشارت
ہوئے ہیں آپ کی خدمت میں حاضر
نہ توڑو ہڈیاں ثابت رکھو سب
ہوئے ہیں سیر اُس کھانے سے حضار[۶]
سحاب[۷] جود دریائے لطف نے
رکھے ہیں اُس گھڑی دست ہدایت
ہوئی ہیں ہڈیاں وے منتظم[۸] سب
جما ہے غیب سے پھر پوست[۹] اُس پر
اُٹھی ہے خاک سے بکری ہلا کان
لگے پڑھنے درود بے تحاشا
عقیدہ تھا جنھوں کا ناموافق
رسولِ حق حبیبِ کبریا کی
مسلماں وے ہوئے اخلاص سی تب
نکالوں آب حیواں[۱۳] روح پرواز
جناب پاک میں حضرت کی ظاہر
بہار گلشن جاہ و کرم سے
نہایت خوبصورت ایک دختر
گیا ہے غم نے اس کے دل کو بیمار

[۱] یعنی بکری ۱۲ [۲] یعنی خوشی سے ۱۲ [۳] یعنی خوشخبری ۱۲ [۴] یعنی مدینہ منورہ کے رہنے والے مددگار صحابی ۱۲ [۵] یعنی ہجرت کرنے والے صحابہ ۱۲ [۶] یعنی حاضرین ۱۲ [۷] یعنی بادل بخشش کے ۱۲ [۸] یعنی درست و برابر ۱۲

[۱] یعنی حضرت ۱۲ [۲] یعنی نفاق رکھنے والے ۱۲ [۳] یعنی بزرگی ۱۲ [۴] یعنی ... ۱۲ [۵] یعنی کھول ۱۲ [۶] یعنی بزرگ ۱۲ [۷] یعنی سورج جیسے چہرے والی ۱۲ [۸] یعنی ... ۱۲ [۹] یعنی کھال ۱۲ [۱۳] یعنی آب حیات کی ... ۱۲

جناب پاک میں آیا ہوں اس دم
اگر حضرت کے وہ آوے کرم سے
تو بس ایمان اس دم لا مُقرّر
یہ سُن کر اس دُرِ بحرِ شرف نے
کہے اس سے میرے تو ساتھ آ اب
بجانب اُس نے اُس شاہِ زمن کو
پکارا آپ نے لڑکی کا لے نام
کہا لَبَّیکَ یَا شَمْسَ التِّہَامَہ
کہے حضرت نے پھر اے ماہ پارہ
اشارے سے اسی لحظے میں ظاہر
جواب اُس نے دیا اے پیشوا اب
ملے گر مجھ کو اِس دم زندگانی
نہیں ہے موت سے آخر رہائی
نہ ڈالو موت کی شدت میں مجھ کو
کہے ہیں اُس سے پھر ماہِ ہُدیٰ نے
نہ نکلے گور سے باہر اگر تو
تیرے ماں باپ کب پاویں ہدایت
سبب اُن کے یہی ایماں کا بس ہے
کہا لڑکی نے پھر سلطانِ دیں سے
کہ اے دریائے رحمت ابرِ احساں
نہ مطلب مجھ کو ہے اب نکلے دیں سے
نہ اُن کے کفر سے مجھ کو خلل ہے
مجھے کیا فائدہ اُن کی خوشی سے

عقیدہ صدق سے رکھ دل میں محکم
جہاں میں اُس گھڑی دارِ عدم سے
فدا حضرت کی بیعت پہ کروں سر
چراغِ بزمگاہ من عرف نے
نقابِ قبر کی اس کے دکھا اب
دکھایا قبر نورِ ذو المنن کو
اُسی دم گور سے اُس نے باکرام
شَفِیعَ النَّاسِ فِی یَوْمِ الْقِیَامَہ
اگر دنیا کی خواہش ہے دوبارہ
نکالوں گور سے اب تجھ کو باہر
نکالو مت مجھے بہرِ خدا اب
دے دنیائے دوں آخر ہے فانی
غلط ہے سب جہاں کی آشنائی
دوبارہ اس گھڑی زحمت میں مجھ کو
محمد مصطفےٰ مشکل کشا نے
نہ دنیا میں کرے بیشک سفر تو
تیرا جینا مقرر ہے کفایت
یہی اقرار اُن کا ہمنفس ہے
رسولِ حق شفیعُ المذنبیں سے
مُعلّٰے آفتابِ برجِ ایماں
نہ حاجت اُن کے ایمان و یقیں سے
ہر اک کے ساتھ ہر اک کا عمل ہے
چھڑانا یا نبی اس غم کشی سے

ل یعنی مضبوط ۱۲
۲ یعنی سننے کے مرے
۳ یعنی مجلس ۱۲
۴ یعنی جلا اسی کا ۱۲
یعنی ظاہر ہوا آپ کی
یعنی حاضر ہیں آپ کے پاس اب
...یعنی شفاعت کرنے والے لوگوں کی بیچ دن ۱۲

باقی

۵ یعنی ساتھ کے ۱۲
۶ یعنی قبر ۱۲
۷ یعنی فنا ہونے والی ۱۲
۸ یعنی جھگڑا ۱۲
۹ یعنی محبت ۱۲
۱۰ یعنی تکلیف ۱۲
۱۱ یعنی ہمدم ۱۲
۱۲ یعنی شفاعت کرنے والے گنہگاروں کی ۱۲
۱۳ یعنی بلند ۱۲

یہ سن ماں باپ نے لڑکی کی آواز
غبار کفر سے دھو دل کو تمام
دگر ہے اک روایت روح پرور
کہ اعرابی تھا اک صحرا میں ساکن
سنا ہے اُسنے جب حضرت کے اوصاف
جناب پاک میں آکر ادب سے
کہ آیا ہوں مسلمانی کا رکھ دھیان
دے اک معجزہ دکھلا کے اِس دم
کہے حضرت کہ ہے کس بات کی چاہ
کہا اُس نے کہ اک لڑکی میری خوب
طفولیت کا تھا ایام اُس پر
قضا را اسکو دریا کے کنارے
یکایک ہاتھ سے میرے وہ بنفور
ہوئی غائب اسی دریا میں وہ تب
توجہ سے اگر حضرت کے ظاہر
تو اب لاتا ہوں میں ایمان ہو خوش
یہ سُن اس گوہر بحر حیا نے
کر اُس کے حال پر تب مہربانی
کہ جا اس دم تو دریا کے کنارے
کھڑا ہو اس مکاں پر تو مقرر
اسی دم حق تعالےٰ کے کرم سے
سخن وہ سن یہ ختم المرسلیں کا
گیا دریا کنارے ہو کے خرم

بھی سُن اُس گوہر کے بھید کا یہ راز
مسلمانی سے پائے خیر انجام
لطافت میں ہر حیواں سے فزوں تر
نہایت نیک سیرت پاک باطن
وہیں مکے میں آیا با دل صاف
کہا اس سرور عالی نسب سے
مبارک ذات پر لاتا ہوں ایمان
کرو مجھ کو نہایت شاد و خرم
دکھاؤں معجزہ اب حسب دلخواہ
نہایت تھی جمیلہ اور محبوب
خجل تھا اُس کے آگے مہر انور
گیا اک روز لے کر گھر سے باہر
گری ہے ایک دم دریا میں فی الفور
ہوئی ہیں بیس برسیں بیتیاں اب
سلامت آوے اس دریا سے باہر
یقیں سب کفر دھویا جان ہو خوش
دُرِ دریائے رحمت اور عطا نے
کئے ہیں اس طرح گوہر فشانی
جہاں لڑکی ہوئی ہے غرق بارے
لے نام اس کا یقیں اس کو ندا کر
نکل آوے وہ دریائے عدم سے
سُنتے گوہر بحر یقیں کا
پکارا نام لے لڑکی کا اُس دم

۱ یعنی بھید ۱۲
۲ یعنی جان پانے والی ۱۲
۳ یعنی بالکل ۱۲
۴ یعنی جان ۱۲
۵ یعنی زیادہ
۶ یعنی اچھی خصلت والا ۱۲
۷ یعنی خوش ۱۲
۸ یعنی خواہش ۱۲
۹ یعنی خوبصورت ۱۲
۱۰ یعنی حسین ۱۲
۱۱ یعنی شرمندہ ۱۲
۱۲ یعنی آفتاب یعنی سورج ۱۲
۱۳ یعنی اتفاقاً ۱۲
۱۴ یعنی گوہر دریائے حیا کے
۱۵ یعنی آواز ۱۲
۱۶ یعنی نیستی ۱۲
۱۷ یعنی بلند ۱۲

یکایک اُس نے تب دیکھا ہے اسطور
اسی ساعت وہ لڑکی باکرامت
ہوا ہے اس گھڑی وہ شاد و خرم
کدورت کفر کی دھو آب و گل سے
روایت کے چمن کا باغباں اور
کہ اک دن بارگاہِ اصطفا میں
کہیں سے آ گئے ہیں تین اشخاص
نہیں تھا پاس اُن میں کچھ ادب کا
کہا تب ایک نے ماہِ عرب سے
کہ میں نے یہ سنی ہے بات نادر
کہ میرے ہیں کمالات اور فضائل
خلیل اللہ کے عز و شرف سے
جواب اُس کو دیئے ختم رسل نے
کہ یہ سب فضل رب العالمیں ہے
کیا ہے حق نے مجھکو خاص محبوب
اگر وہ ہیں خلیل اللہ مادام
کہا تب دوسرے نے شاہِ دیں سے
کہ میں نے بھی سنا اسطور سے اور
کہ ہیں میرے مکارم اور مراتب
یہ شوخی اور تفاخر کب روا ہے
کجا بس طورِ سینا پر مقرر
نہ پھر ایسا ہوا ہے شان کس کا
جواب اسکو دیئے شاہِ زماں نے

ہوا ہے جوش اس دریا میں فی الفور
نکل آئی ہے دریا سے سلامت
قبیلہ اپنا لے آیا ہے اسدم
مسلماں بس ہوا ہے جان و دل سے
حلاوت بخش لکھتا ہے بیاں اور
جنابِ مستطابِ مصطفےٰ میں
نصارا تھے مقرر تین وہ خاص
نہ خاطر تھا کسی عالی نسب کا
حبیب کبریا محبوبِ رب سے
کہا ہے آپ نے یہ قول فاخر
بزرگی کے مراتب با منازل
زیادہ جاہ و عزت کی طرف سے
مکرم آفتابِ جزو کل نے
مرا رتبہ زیادہ تر یقیں ہے
یقیں خلت محبت سے ہے مغلوب
حبیب اللہ ہے بیشک میرا نام
امام الانبیا و المرسلیں سے
کہا ہے آپ نے کہا فخر اس طور
کلیم اللہ کے رتبے سے غالب
نہ موسیٰ سے کوئی برتر ہوا ہے
کلام ان سے کیا ہے حق نے اکثر
نہ یہ رتبہ ہے با امکان کس کا
حبیبِ حق امامِ انس و جاں نے

یعنے جوش ۱۲
یعنے تاریکی و میل ۱۲
یعنے سردار ۱۲
یعنے خوش و تازہ ۱۲
یعنے چاند عرب کے یعنے رسول اللہ
یعنے عزت وار ۱۲
یعنے مرتبے ۱۲
یعنے فضیلتیں ۱۲
ابراہیم علیہ السلام ۱۲
یعنے عزت و بزرگی ۱۲
یعنے دوستی ۱۲

باقی

یعنے عاجز و کم ۱۲
یعنے ہمیشہ ۱۲
جمع مکرمت کی یعنے بزرگی
یعنے موسیٰ علیہ السلام
فخر و ناز ۱۲
یعنے پہاڑ کا نام ہے جس پر موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے کلام کیا کرتے تھے ۱۲

کہ ہے فضلِ الٰہی سے مقرر
یہ ہے مشہور آفاق اور انفس
وے حق نے مجھے لطف و کرم سے
بلا معراج کو عرش بریں پر
نہ دیکھا وہ مکاں کس نے نظر سے
نہ یہ رتبہ ملا کس انبیا کو
فرشتے جو ہیں اعلےٰ اور مرسل
یہ سن حضرت کے سب جاہ و مکارم
کہ کہتے ہو ہمیشہ تم مقرر
اگر ہیں آپ عیسےٰ سے مکرم
تو عیسےٰ کا مقرر تھا یہی کام
ہر اک مُردے کو جیتا کرکے ظاہر
اگر ہے آپ میں یہ تاب و طاقت
تو یہ دعوی یقیں پیغمبری کا
مقرر اس گھڑی ہے صدق اور راست
بھلا دیکھیں تمھارا خرق عادت
نہ ہووے آپ میں گر دسترس یہ
تو پھر دعویٰ نبوت کا دغا ہے
یہ سن اقوال اُن کے مصطفےٰ نے
یہ شوخی دیکھ اُن تینوں کی اُس دم
پکارے آپ نے اس دم علیؑ کو
یقیں وہ مظہر سر عجائب
وہاں حضرت کا آواز مکرم

ہوا اُن رتبہ یقیں موسےٰ سے برتر
ہوئی معراج انکو طور پر بس
بزرگی اور جلال محترم سے
کیا دیدار سے خوش اپنے یکسر
نہ پہنچا ہے وہاں کوئی ادھر سے
نہ دیکھا کس نے اُس عرش علا کو
نہیں کس کو وہاں امکان مدخل
کہا ہے تیسرے نے ہو کے نادم
کہ ہیں عیسیٰ سے ہوں عالم میں بہتر
فضائل آپکے ہیں ان سے اعظم
کہ ہے ہر دم خدائے پاک کا نام
یقیں لاتے تھے وہ قبروں سے باہر
کریں مُردے کو جیتا ہے شباہت
مقام قربت اور سروری کا
نہیں اسمیں تفاوت اور کم و کاست
کہ ہے کس طور سب جاہ و کمالات
نہ اپنا معجزہ دکھلاویں بس یہ
محض تقلید ہے اور افترا ہے
مکرم پیشوائے انبیا نے
ہو آشفتہ نہایت اور برہم
شہ آفاق ماہ منجلی کو
بہت تھے دور اس دم اور غائب
پڑا ہے کان میں اُن کے اسی دم

۱ه یعنی مجلسی ۱۲ ۲ه یعنی ظاہر ۱۲ ۳ه یعنی باطن ۱۲ ۴ه یعنی با عزت و بزرگی ۱۲ ۵ه یعنی بلند ۱۲ ۶ه یعنی برتر ۱۲ ۷ه یعنی نبی ۱۲ ۸ه یعنی طاقت داخل ہونیکی ۱۲ ۹ه یعنی مرتبے اور بزرگی ۱۲ ۱۰ه یعنی بلند درجے ۱۲

۱۱ه یعنی بہت بزرگی ۱۲ ۱۲ه یعنی پیغمبری ۱۲ ۱۳ه یعنی یقین ۱۴ه یعنی قدرت ۱۵ه یعنی معجزہ ۱۲ ۱۶ه یعنی بزرگی ۱۲ ۱۷ه یعنی بہتان ۱۲ ۱۸ه یعنی پیروی ۱۲ ۱۹ه یعنی پریشان اور خفا ۱۲ ۲۰ه یعنی بادشاہ جہان ۲۱ه یعنی روشن ۱۲ ۲۲ه یعنی ظاہر کرنے والا عجیب ۱۲

قدم رکھتے ہوئے خدمت میں حاضر
علیؑ کو تب کئے ہیں حکم اس طور
ہے یوسف بن کعب کی سب عرب میں
سو جا کر اس گھڑی اس قبر کے پاس
وہیں شق قبر اس کی ہووے ظاہر
کرے وہ کھول کر بیشک زباں اب
نظر کر اس کی حالت سب مخالف
کریں اس دین کی عزت کو معلوم
یہ سن کر اس گھڑی فرمان حضرت
گئے ہیں قبر پر یوسف کے انجام
علیؑ کا سن وہ آواز مکرم
پکارا آپ نے اس کو دگر بار
تب اس شیر خدا نے بارسوم
اٹھا ہے خاک سے بس جست وچالاک
سلام اس دم کر اس نے تب ادب سے
کہ میں ہوں آپ کا فدوی سرانجام
کیا تھا حق نے مجھ کو علم میں طاق
رہا دنیا میں میں دس سو برس تک
ملک تبع تھا اول سخت خونریز
نصیحت سے بری دنیا میں کامل
بھی ہر دم سرور آخر زماں کا
بیاں کرتا تھا خوبی اور اوصاف
یہی امید تھی ملت میں ان کی

ہوئی نہیں دیر کچھ آنے میں ظاہر
کہ تینوں کو لیجاؤ ساتھ فی الفور
پرانی قبر وہ مشہور سب میں
پکارو نام لے بے وہم و وسواس
یقیں وہ قبر سے آجاوے باہر
میرے فضل وکمالت کا بیاں اب
جلالت سے میری ہوجاویں واقف
بزرگی اور اس عظمت کو معلوم
علیؑ سر دفتر دیوان حضرت
پکارے ہیں وہیں حضرت کا لے نام
ہوئی ہے قبر شق یوسف کی اس دم
ہوا ہے جسم اسکا تب نمودار
کھڑے ہیں اس گھڑی یوسف کو بس قائم
بدن سے دور کر سب گرد اور خاک
کہا شیر خدا عالی نسب سے
ہے یوسف بن کعب بیشک میرا نام
سخاوت میں سدا مشہور آفاق
ملک تبع کو بھی دیکھا ہوں بیشک
نہایت پرجفا اور ظلم انگیز
ہوا ہے دادگستر اور عادل
رسول حق امام انس وجاں کا
تھا مداح نبی مشہور تا قاف
ملا دے حق مجھے امت میں ان کی

۱ یعنی دوڑ کے ۱۲
۲ یعنی دشمن ۱۲
۳ یعنی بزرگی ۱۲ ۴ جبروت ۱۲
۵ یعنی ظاہر ۱۲
۶ یعنی اٹھے ۱۲
۷ یعنی جان ۱۲

۶
باقی

کرنے والا ۱۲ ۸ یعنی یکتا ۱۲
۹ یعنی زمانہ ۱۲
۱۰ یعنی ظالم ۱۲ ۱۱ یعنی انصاف کرنے والا ۱۲
۱۲ یعنی تعریف کرنے والا ۱۲
۱۳ یعنی دین ۱۲

شرف اس دین کے عالی ہیں سب سے
فضائل ہیں قوی افضال رب سے

ہوئے ہیں نو برس اور تین سو سال
ہوا اس دنیائے دوں سے فارغ البال

رہا ہوں سو اسی خاک عدم میں
نہ باقی ہے کوئی اُمید دم میں

ہوا ہے غیب سے اب مجھکو الہام
کہ اپنی قبر سے اُٹھ اب سرانجام

کہ ہیں مدبر کئی بدبخت و فاجر
رسول اللہ کی حرمت سے منکر

تو دے اُن کی رسالت کی گواہی
اُٹھا اس طور سُن حکم الٰہی

نبی کی بس توجہ اور کرم سے
دوبارہ پھر اُٹھا خاک عدم سے

ادا کر اس گھڑی ذکر شہادت
کیا یوسف نے تب حاصل سعادت

رضائے پھر گیا ہے خاک میں وہ
رہا خاک عدم میں اس گھڑی سو

ہوئی ہے قبر اُس دم اسکی ہموار
یہ عظمت کے تمامی دیکھ آثار

تب ان تینوں نے بس لائے ہیں ایمان
ہوئے کافر کئی اس دم مسلمان

روایت کے چمن کا کھول اک باغ
نکالوں پھول نادر ایک بیداغ

کہ اصحابوں میں تھے اک مرد مشہور
تھا دل اخلاص سے سب انکا معمور

تھی گھر میں اُن کے بی بی پارسا ایک
نہایت نیک سیرت باوفا نیک

قضارا وہ ہوئے بیمار اک روز
ہوا واقع مرض ان پر جگرسوز

کیا ہے اُس مرض نے اُن کو لاغر
حقیر اُن کا ہوا سب تن مقرر

ہوئے چلنے سے اور پھرنے سے معذور
رہی نیں جسم میں طاقت و مقدور

کیا بیمار پن نے اس قدر زور
سو آپہنچے ہیں اس دم تا لب گور

پھر اک دن موت نے دکھلائے آثار
ہوئی سکرات کی حالت نمودار

رہی چھاتی میں اک باقی رمق تب
تھا نزدیک ان کا ہووے جاں بحق تب

یکایک اس گھڑی سالار نامی
مسیحا جن کی کرتے تھے غلامی

عیادت کے لیئے آئے وہاں تب
ہوا پُر نور اُن سے وہ مکاں تب

تو دیکھا آپ نے وہ جاں بلب ہے
مسافر اس در دنیا سے اب ہے

له یعنے بفضلنس ۱۲ ۲ه یعنے بعضے ۱۲ ۳ه یعنے اللہ کی طرف سے معلوم ہوا ۱۲ ۴ه یعنے کھیے ۵ه یعنے سرکار ۱۲ ۶ه یعنے پیغمبری ۱۲ ۷ه یعنے نیک بختی ۱۲ ۸ه

یعنے برابر ۱۲ ۹ه یعنے تن / بزرگی ۱۲ ۱۰ه یعنے آباد ۱۲ ۱۱ه یعنے بخت ۱۲ ۱۲ه یعنے نیک ۱۳ه یعنے پہنچا ۱۲ ۱۴ه یعنے دبلا ۱۲ ۱۵ه یعنے قدرت ۱۲ ۱۶ه یعنے ظاہر ۱۲ ۱۷ه یعنے جان ۱۲ ۱۸ه یعنے نفس ۱۲

یتیم اُن کے کھڑے چاروں طرف ہیں
سرھانے اُن کے جورو با ملالت
یتیموں نے جب اس سرور کو دیکھے
نکل آیا ہے تب مرگِ پدر سے
نظر حضرت نے کر تب یہ اُن کی زاری
تھا دل حضرت کا اِک دریائے وہاج
سرھانے اک پیالہ اُس کے تھا پاس
اُٹھا تب وہ پیالہ مصطفےٰ نے
سو کھول اُس صاحبِ سکرات کے لب
مزہ جب حلق میں پہنچا دوا کا
اگرچہ جان باقی اک رمق تھا
وے اُس ہاتھ کی حرمت سے یکبار
نئے سر سے تمامی اُن کے تن میں
اگرچہ وہ پیالہ تھا دوا کا
کریں ساقیٔ کوثر جس کے لب تر
جو پیوے ہاتھ سے حضرت کے بس جام
غرض کر حق نے اس دم مہربانی
کیا سکرات کا زائل اثر سب
مرض بھی سب ہوا فی الفور زائل
عجب تھے آپ کے وے خیر مقدم
اماں پا مرگ کے نشتر سے یکبار
مرض کا بھی نشاں کچھ اُن کے تن میں
یقیں حضرت کا اُس دم یہ کرم دیکھ

عجب حسرت سی گریاں صف بصف ہیں
قیامت کے لئے بیٹھی ہے حالت
مسیح و خضر کے رہبر کو دیکھے
صدائے الغیاث اُن کے جگر سے
یتیمی اور درد و بے قراری
ہوا ہے اُس گھڑی رحمت کا مواج
دوا تھی ایک قطرہ اس میں لاباس
گرامی گوہرِ بحرِ لقا نے
چٹائے ہیں دوا اس کو یقیں تب
کھلا ہے باب اس دم بس شفا کا
محرک دگدگی سے بس حلق تھا
ہوئے سکرات کے معدوم آثار
مقرر روح پھر آئی بدن میں
وے اس دم ہوا مار البقا کا
بقا اُس کو نہ ہوئے کیوں میسر
ملے کیوں موت کا جام اس کو انجام
دے اُن کو از سرِ نو زندگانی
رکھا مرنے سے باقی سربسر تب
ہوئی ہے تندرستی اُن کو حاصل
ہوئی ہے جس سے یہ دولت مسلّم
اُٹھے وہ موت کے بستر سے یکبار
رہا نہیں اُس گھڑی باقی بدن میں
مبارک یہ عجب شرفِ قدم دیکھ

۱ یعنی روتے ۲ یعنی اداس ۱۲ ۳ یعنی سردار ۴ یعنی آواز ۵ یعنی موت ۶ یعنی فریاد کہ ہے ۷ یعنی درویش ۸ صاف و روشن ۹ یعنی موج مار دریا ۱۲ ۱۰ یعنی رنج ۱۱ یعنی دروازہ ۱۲ بزرگی ۱۳ یعنی دم سانس ۱۴ یعنی حرکت ۱۵ یعنی ... وا ۱۲

۵ باقی

یعنی اُکھڑی سانس جو حال نکلنے کے وقت ہوتی ہے ۱۵ یعنی نیست ۱۶ یعنی زندگی کا پانی ۱۲ ۱۷ یعنی نئے سرے دوبارہ ۱۸ یعنی تشریف لانا ۱۹ یعنی قائم ۱۲ ۲۰ یعنی پناہ ۲۱ ... گی ۱۲

ہو خوشنود اُس گھڑی فرزند و زن سب
پدر کی زندگی سے شاد ہو کر
کہ رے کس طور سے اُس گھر کا پایہ
تب اُس دم وہ شفا بخش علیلاں
بشاشت اور فرحت بخش اُنکو
روایت کی دگر جوئے عطا سے
کہ تھی یثرب میں ساکن پیرزن ایک
رہی تھی بے کے عصمت کا قرینہ
مکرم مصطفےٰ کی ذات سے خاص
فدا کرتی تھی حضرت پر دل و جاں
خدا کا اُس پہ تھا فضل و عنایت
جواں اُس پارسا کا اک پسر تھا
جوانی کا تھا عالم اُس پہ ظاہر
تھی مشہور اُس کی عالم میں جوانی
خرد اور عقل میں تھا سب سے وہ طاق
قضا را وہ ہوا ہے سخت بیمار
گیا ہے چھوڑ تب دنیائے فانی
ہوئی ہے پیرزن اس غم سے بیہوش
خبر یہ سُن مہاجر اور انصار
کئے تیار سب اسباب میت
اُٹھا اُس کو کفن میں لائے یکبار
ہوئی اُس پیرزن پر تب قیامت
اُٹھا پھر بےکسی سے اپنے دو ہات

لگے صلوات پڑھنے کھول کر لب
رہے سب درد سے آزاد ہو کر
جہاں ایسے ہما کا ہووے سایہ
دوائے زخم ابدانِ علیلاں
مکاں پر اپنے بس آئے ہیں خوش ہو
شکر لب تر کروں آب بقا سے
نہایت پاک دامن ذات میں نیک
تھے ہم قوم اس کے انصار مدینہ
قوی تھا اور محکم اُس کا اخلاص
ہزاروں دل سے تھی حضرت پہ قرباں
تھے خوشنود اُس سے سلطانِ ہدایت
نہایت خوبروئی میں نشر تھا
کریں عشق دیکھ چہرہ جس کا ناظر
شجاعت میں مشتہر با پہلوانی
جمال و حسن میں مشہور آفاق
اذیت دیکھ اس دنیا سے یکبار
کیا رحلت پہ ملک جاودانی
گئی ہے صبر و طاقت کو فراموش
سبھی آئے مکاں پر اُس کے یکبار
دیئے ہیں غسل اُس کو بے اذیت
دکھائے پیرزن کو اُس کا دیدار
رہی باقی نہ اس میں استقامت
لگی ہے حق سے کرنے تب مناجات

۱ یعنی درود ۲ یعنی شفا بخشنے والے بیماروں کے ۳ جمع علیل کی ۴ یعنی دوست ۵ یعنی خوشی ۶ بخشش کی ندی سے ۷ یعنی پاکدامنی ۸ یعنی مددگار اصحاب ۹ یعنی مضبوط ۱۰ یعنی مشہور ۱۱ یعنی دیکھنے والے ۱۲ یعنی بہادری ۱۳ یعنی دانائی میں یکتا ۱۴ یعنی جہان ۱۵ یعنی بہشت ۱۶ یعنی ہمیشگی ۱۷ مکہ معظمہ سے ہجرت کرنے والے اور مدینہ منورہ کے مددگار اصحاب ۱۸ یعنی بے تکلیف ۱۹ یعنی بوڑھی عورت ۲۰ یعنی قائم رہنا

که اے جاں پرور و جان بخش عالم
تیری قدرت سے ہے بالا و پستی
تو جاں بخش جہاں جاں آفریں ہے
اگر چاہے کرے میت کو جاندار
طفیل اُن کے کہ جو ہیں رہبر عام
وہ ہیں رہبر تمامی رہبروں کے
کیا باعث سے اُن کے جز و کل سب
وہ ہیں مقبول تیرے اور محبوب
محبت اُن کی میرے جان و دل میں
ہیں رکھتی ہوں محبت خاص اُن سے
سدا ہے مجھ کو اُن سے جاں نثاری
سمجھتی ہوں میں اپنے خانماں سے
طفیل اُن مصطفٰے کے اب کرم کر
نہ رکھ دل پر مرے جوں لالہ داغ
نہ اس داغ جگر کا مجھ کو ہے تاب
تو واقف ہے یہی میرا پسر ہے
سوا اس کے نہیں ہے کوئی غمخوار
تیری قدرت ہے ظاہر یا الٰہی
دکھا فیض اُس شہ لولاک کا اب
طفیلِ مصطفٰے کر مہربانی
کرم سے خلعتِ ہستی عطا کر
سبب جن کے کیا ہے تو نے ظاہر
نہ در سے اپنے کر محروم مجھ کو

خدائی تجھ کو ہے بیشک مسلم
کیا ہے تو نے پیدا ملک ہستی
یقیں خلاق و رب العالمیں ہے
نہ قدرت سے تیری یہ کام دشوار
محمد سرور روح پرور جن کا ہے نام
سپہ سالار ہیں سب پیغمبروں کے
کیا پیدا چمن میں جناور و گل سب
صفت قرآں میں ہے جن کی مکتوب
بھری بے انتہا ہے آب و گل میں
نہایت ہے مجھے اخلاص اُن سے
ہمیشہ رسم و راہِ حق گذاری
زیادہ اُن کو ہر دم مال و جاں سے
مرا سب دور اس دم درد و غم کر
جدائی کا میرے فرزند کے داغ
شکیبائی کا ہے اسباب نایاب
میرا آرام جاں نور البصر ہے
یہی تھا اس ضعیفی میں مددگار
ہیں بندے تیرے بیشک مرغ و ماہی
مکرم اُس حبیب پاک کا اب
دگر بار اس کو دے پھر زندگانی
جلا اُس کو قبول اس دم دعا کر
زمین و آسماں اوّل و آخر
نہ کر مایوس اور مغموم مجھ کو

۱ے یعنی جان پالنے والے اور جان بخشنے والے ۱۲ ۲ے یعنی اونچ و نیچ ۳ے یعنی زمین و آسمان ۴ے یعنی دنیا ۵ے یعنی پیدا کرنے والا ۶ے یعنی پالنے والا ۷ے یعنی جہان کا ۸ے یعنی مشکل ۹ے یعنی لکھی ہوئی ۱۲

باقی

۱۰ے یعنی جسم و بدن ۱۱ے یعنی طریقہ حق ادا کرنے کا ۱۲ے یعنی صبر ۱۳ے یعنی آنکھوں کی روشنی ۱۴ے یعنی چڑیا و مچھلی یعنی تمام مخلوق ۱۵ے یعنی لباس ۱۶ے یعنی دروازہ ۱۲

وہ بڑھیا سیدِ عالم کی مقبول / دعا میں تھی اسی صورت سے مشغول
تب عزرائیل کو فرمان اس طور / ہوا ہے بارگاہِ حق سے فی الفور
کہ یہ بڑھیا مرے محبوب پر خاص / نہایت صدق سے رکھتی ہے اخلاص
فدا اُس کے ہمیشہ نام پر ہے / تصدق قامتِ گلفام پر ہے
وسیلہ اُس کا لاکر درمیاں اب / فضیلت کا بھی اس کے کر بیاں اب
مرے سے التجا کرتی ہے اس روز / غمی ہو کر دعا کرتی ہے اس روز
ہے لازم اسکو اب غم سے چھڑاؤں / مرے محبوب کی عزت دکھاؤں
اسے داغِ جگر سے کرکے آزاد / کروں رحمت سے اسدم خرم و شاد
محبت سے جو ہووے اُسکے مخمور / رکھوں غم میں اُسے یہ کب ہے منظور
مئے اُلفت سے جو ہے اُس کے سرشار / مرے افضال کا وہ ہے سزاوار
زمیں پر اس گھڑی تو جلد جا اب / پسر کا روح اُس کے بس لجا اب
دوبارہ اس کے کر اب تن میں داخل / کہ تا اُس پیرزن کا ہووے خوش دل
پسر کے درد سے نہ ہو یکبار مغموم / رہے محبوب کی برکت سے محروم
یہ سُنکر قابضِ ارواح اس دم / پسر کا اس کے لے روحِ مکرم
زمیں پر آ گئے ہیں تن میں داخل / ہوا ہے زندگی سے تن وہ کامل
تب اُس بڑھیا کے اُس نور البصر نے / یقیں آرامِ جاں لختِ جگر نے
اُسی دم حق تعالیٰ کے کرم سے / اُٹھایا سر وہیں جیبِ عدم سے
گویا تھا خواب کی حالت میں سرشار / اُٹھا ہے خواب کے بستر سے یکبار
یہ ساری خلق نے دیکھا تماشا / ہوئے سب غرقِ حیرت بے تحاشا
اُسی دم وہ ضعیفہ جو تھی غمخوار / پسر کو اپنے جیتا دیکھ یکبار
ہوئی ہے بس نہایت شاد و خرم / ادا شکرِ الٰہی کر اُسی دم
لگی پڑھنے درود اُس شاہِ دیں پر / محمد مصطفیٰ ماہِ یقیں پر
پھر اُس میت پہ جو تھے لوگ حاضر / بٹھا سب کو پسر کے ساتھ ظاہر

یعنی ملک الموت ...

... یعنی حیران ... یعنی خوش

پکا اُس دم طعام فاخرانہ
عجب تھا محبت کا طریقہ
سو اس باعث ضعیفہ وہ مقرر
محبت نے نبیؐ کی یہ عجب نور
چراغ اُس کے ہوا تھا گھر کا برباد
شگوفہ اُس کے ٹوٹا تھا چمن کا
محبت نے نبیؐ کے یہ دکھا طور
ازیں الفت مرادِ دل برآمد
بگو اے دل فدائے مصطفےٰ باش
محبت کا عجب ہے فیض یارو
محبت جس میں ہووے اُس نبیؐ کی
مقام قربت وہ حق سے پاوے
دعا اُس کی اجابت کا نشاں ہو
کرے منظور حق اس کی مناجات
ولے کس میں محبت یہ کہاں ہے
محبت جس میں ہے اس کیفیت کی
محبت کا عجب ہے یہ لطیفہ
ہوئی اس طور مقبولِ الٰہی
عجب اُس کی دعا میں یہ اثر تھا
کہ حق نے اُس کے مطلب کا کھلا باغ
محبت کی اگرچہ ہے یہ منزل
ولے لازم ہے اپنے حسبِ مقدور
بھلائی اس میں ہے دونوں جہاں کی

کھلا سب کو گئے گھر سے روانہ
نبیؐ پر جاں نثاری کا سلیقہ
ہوئی مطلب روا عالم میں یکسر
دکھا اُس کے کیا ہے گھر کو معمور
کیا الفت نے حضرت کی پھر آباد
گرا تھا غنچۂ نوپا سمن کا
اُسے پھر شاخ سے جوڑا ہی فی الفور
زجوئے رفتہ آبے بس درآمد
بعالم تا ابد حاجت روا باش
یہ الفت ہے عجب اے دیندارو
حبیب حق رسول ہاشمی کی
جلا مُردے کو اک پل میں اٹھاوے
رہے مقبول خالق بے گماں ہو
وہ بیشک پاوے اپنے دل کے حاجات
کہاں اس جاں نثاری کا نشاں ہے
ہے حاصل اس کو منزل قربت کی
کہ حضرت کی محبت سے ضعیفہ
کئی مطلب کو حاصل پا گیا ہی
درخت قدوسیت کا یہ ثمر تھا
گیا ہے دور اُس کے دل کا سب داغ
نہ ہووے گر یہ رتبہ کس کو حاصل
نہ ہرگز جاں نثاری سے رہے دور
ہے بہبودی یہاں کی اور وہاں کی

باقی

نہ ہووے کام کچھ اس کا معطل — یقیں حق اس کی ہر مشکل کرے حل
وہ بیشک فائدہ بس اسکا پاوے — ہر اک مشکل کو اپنی حل بناوے
درِ امید کی بس یہ کلی ہے — میسر اُس سے ہردم خوش دلی ہے
یہ چاہے خود رہے فرماں روا ہو — رہے ہردم فدائے مصطفےٰ ہو
الٰہی مومنوں کو دے کے اخلاص — محبت مصطفےٰ کی سب کو دے خاص
محبت سے نبیؐ کی دل کو دے نور — ہر اک مومن کے کر باطن کو معمور
جو فدوی ہیں نبیؐ کے بس مقرر — بھرے جو جاں نثاری سے ہیں یکسر
بنا کُتا علی کو اُن کے در کا — سدا بھوکھا کر اُن کی اک نظر کا
سوا اس کے نہیں ہے اور مطلب — ہر اک مطلب کا بیشک ہے یہ مشرب
روایت کا دگر اک چشمۂ نوش — محبت سے عجب نکلا ہے کیا جوش
کہ ایک دن بارگاہِ مصطفےٰ میں — معلےٰ حضرتِ خیر الورےٰ میں
کئے جابرؓ نے اس صورت سے درخواست — نہایت صدق دل سے بے کم و کاست
کہ ہے فدوی کی اس صورت سے اُمید — کہ حضرت مہرِ عالم نورِ خورشید
کریں فدوی کا گھر نورِ قدم سے — منور ایک دن لطف و کرم سے
کہ تا نعلین حضرت کے نظر کر — رکھا اس کو دیدۂ عز و قدر پر
کر اُس دم ماحضر کچھ گھر میں تیار — کرے حاصل سعادت اپنی اکبار
یہ سُن حضرت اُس دم حسبِ مسئول — کئے ہیں عرض کو تب اُن کی مقبول
غرض اک روز سالارِ مکمل — شہنشاہِ دو عالم ختمِ مُرسل
کئی اصحاب کو لے اپنے ہمراہ — گئے جابرؓ کے گھر با عزت و جاہ
خوشی اُس دم ہوئی جابرؓ کو حاصل — کھلا ہے اُن کا اُس دم غنچۂ دل
مکاں پر جس کے آویں شاہِ لولاک — نہ تازہ ہووے کیوں اُسکا دلِ پاک
بچھا جابرؓ نے اُس دم فرش نادر — بٹھا حضرت کو با تعظیم وافر
گئے ہیں گھر کے بھیتر ہو کے خرم — تھی بکری ایک گھر میں اُن کے اسدم

سلہ یعنی فائدہ ۱۲ سلہ یعنی آسان ۱۲ سلہ یعنی دروازہ ۱۲ سلہ مخفف کلید کا یعنی کنجی سلہ یعنی حاکم سلہ یعنی آباد ۱۲ سلہ یعنی مذہب و مقصد سلہ یعنی ... سلہ بہتر ... خلق کے یعنی رسول اللہ ۱۲

سلہ یعنی عرض ۱۲ یعنی آفتاب جہاں کے سلہ یعنی روشن سلہ یعنی جو کچھ حاضر سلہ یعنی موافق سوال ۱۲ سلہ یعنی کامل ۱۲ سلہ یعنی ختم رسالت والے یعنی ولی کے ۱۲ پیغمبر ... یعنی بہت بے نظیر سلہ یعنی خوش ۱۲

پچھڑا اُس کو سُلا اُس دم زمیں پر
ذبح اُس کو کئے ہیں ایکباری
تڑپنے کو لگی یکبار مذبوح
تھے جابرؓ کے وہاں لڑکے دو حاضر
تھے سن میں دو برس چھ سات کے وہ
تھے چہرے اُن کے مثلِ ماہِ روشن
ہر اک کا حسن کا تھا مشہورِ آفاق
غرض دونوں نے یہ دیکھا تماشا
بڑے بھائی نے نادانی سے اُسدم
کہ اے بھائی تماشا یہ عجب ہے
چلو اب بام پر آپس میں بس مل
نوادر کھیل یہ آیا نظر اب
یہ کہہ خنجر اُٹھا تب غائبانہ
بڑے بھائی نے تب اُس کو سُلا کر
کٹا حلقوم اُس کا ایکباری
تڑپنے کو لگی ہے اُس کی تب روح
وہ حالت دیکھ بھائی کی اُسی دم
اسی دہشت سے اُس نے ہو کے مضطر
اسی صورت سے وہ مذبوح نادم
ہوا ہے بام اُس دم رشکِ گلزار
ہوا مثلِ فلک وہ بام گلگوں
غرض جابرؓ کی بی بی اور جابرؓ
نظر کر بام پر دیکھے ہیں ناگاہ

لے اپنے ہاتھ میں یکبار خنجر
ہوا خون حلق سے تب اُسکے جاری
لگا پرواز کرنے اس سے تب روح
تھا عالمِ طفلیت کا اُن پہ ظاہر
مہ و خورشید تھے دن رات کے وہ
سیہ زلفِ معنبر رشکِ گلشن
جمال و حسن اور خوبی میں تھے طاق
ذبح کی دیکھ حالت بے تحاشا
کہا ہے دوسرے سے ہو کے خرّم
نوادر کھیل راحت خیز سب ہے
کریں ہر ایک کی گردن کو بسمل
اسی صورت سے کھیلیں یکدیگر اب
ہوئے ہیں بام کے اوپر روانہ
پھرایا زور سے گردن پہ خنجر
ہوا ہے بے تحاشا خون جاری
پھرایا اُس نے آنکھیں مثلِ مذبوح
ہوا ہے بے شبہ ہیبت سے بیدم
پھرایا ہے گلے پر اپنے خنجر
گرے ہیں خاک پر بس ہو کے بیجاں
تھا لالہ کا گویا تختہ نمودار
ہوئے ہیں مہر و مہ سے غرق در خوں
گرے کچھ کام کو مالے پہ ظاہر
گرے ہیں خاک پر وہ مہر اور ماہ

ا؎ یعنی دونوں بچوں کی گردنیں ۱۲
۲؎ یعنی عجیب ۱۲
۳؎ یعنی چاند و سورج ۱۲
۴؎ یعنی عنبر مانند ۱۲
۵؎ یعنی بیٹیاں مثل ۱۲
۶؎ یعنی عجب ۱۲
۷؎ یعنی بڑے بھائی نے ... ۱۲
۸؎ یعنی ذبح ۱۲

۲ باقی

۹؎ یعنی پوشیدہ چھپا کر
۱۰؎ یعنی خوف ۱۲
۱۱؎ یعنی بے قرار ۱۲
۱۲؎ یعنی مکان کا کوٹھا چھت ۱۲
۱۳؎ یعنی ظاہر ۱۲
۱۴؎ یعنی پھول کا رنگ شفق
۱۵؎ یعنی یکایک ۱۲

ہر اک مذبوح بے جاں نازنیں ہے
دیا غم نے اسی ساعت جگر چیر
گریباں صبر نے اُس دم کیا چاک
وے دونوں امام الانبیا سے
نہایت صدق سے رکھتے تھے اخلاص
سو اس باعث وہ دونوں غم رسیدے
محبت پر نبی کی کر نظر تب
لگے ہیں مصلحت کرنے کو اس طور
کیا ہے دل ہمارا چیر صد لخت
وے گھر میں ہمارے آج مہماں
مہِ اوجِ ہدایت گھر کے باہر
سنیں گر حال اس درد و الم کا
نہایت ہوویں محزوں اور غمناک
نہ کوئی شے کریں اس دم تناول
سو اس باعث سے لازم ہے یقیں اب
ہے لازم کر مہیا ماحضر کو
فراغت اُس سے پا سلطانِ فاخر
پھر اُس دم راز کھول اس درد و غم کا
یہ غم دل میں ہوا ہے ساکن انجام
ولے لازم ہے اک ساعت صبوری
غرض دونوں نے کر یہ مصلحت نیک
اٹھا پھر خوں چکاں دونوں پسر کو
رکھ اُس کملی میں اور کملی کو کر بند

ہر اک کے خون سے گلگوں زمیں ہے
لگا ہے دل میں کاری سخت یہ تیر
مصیبت نے اُڑایا سر پہ تب خاک
مہِ اوجِ ہدایت اور وفا نے
مقرر جاں نثاری اُن کی تھی خاص
رکھ اپنے باز تب رونے سے دیدے
اُسے کر مرہمِ داغ جگر تب
کہ فرزندوں کے غم نے گرچہ فی الفور
مصیبت ہے جانسوز یہ سخت
ہیں محبوب خدا دریائے عرفاں
ہمارے آج آ بیٹھے ہیں ظاہر
مقرر اس مصیبت اور غم کا
مکدر ہووے غم سے خاطرِ پاک
گرسنہ اُٹھ کے جاویں سرورِ کل
رہیں آہ و فغاں سے باندھ کر لب
کھلاویں پیشوائے بحر و بر کو
رلاویں جس گھڑی تشریف ظاہر
کریں موجود ہنگامہ الم کا
سکونت اس مصیبت کی ہے مادام
کہ تا واقع نہ ہووے بے حضوری
اُٹھا کملی سیہ لائے ہیں پھر ایک
دونوں آرام جاں نور البصر کو
رکھے ہیں گھر کے تب کونے میں یک چند

۱ یعنی ماہتاب آسمان ہدایت کے ۲ یعنی غم دے ۳ موہوت ۴ یعنی صلاح ۱۲ ۵ یعنی سو ٹکڑے ۶ یعنی جان جلانے والی ۷ یعنی غمگین ۸ یعنی آزردہ ۹ یعنی دل ۱۲

۱۰ یعنی محبوب ۱۱ یعنی موجود ۱۲ جو کچھ حاضر ہو ۱۳ فخر کرنے والا ۱۴ یعنی اسود وقت ۱۵ یعنی رہنا ۱۶ یعنی بھوکے ۱۷ یعنی خوب ۱۸ یعنی تھوڑی ۱۲

کہ اس صورت سے یہ خون جگر نوش — محبت سے رہے حضرت کی خاموش
عجب تھا اُن کا یہ حضرت سے اخلاص — محبت کا یہ شیوہ تھا عجب خاص
پھر آخر اس گھڑی کر گھر میں تیار — طعام فاخرانہ اور مزیدار
بچھا سفرہ رکھے ہیں اس پہ لا کر — ادب سے ہاتھ دھو حضرت کے یکسر
بٹھا کر آپ کو باعزّ و اکرام — کہے اب نوش جاں فرماؤ الطعام
یہ سُنکر اُس دُرِ دریائے دیں نے — نبیؐ محبوب ربّ العالمیں نے
کئے ہیں قصد اُس دم باتفضّل — اُٹھا لقمے کو فرماویں تناول
کہ جبریلؑ تب ہوکے نازل — کہ اے محبوبِ حق عالی فضائل
کہا ہے حق نے اس صورت سے پیغام — کہ اے میرے مقرّب رہبر عام
کہو جابرؓ سے فرزندوں کو اپنے — بٹھاویں ساتھ دلبندوں کو اپنے
تناول مت کرو اُن کے سوا اب — ہے اس صورت سے بس حکمِ خدا اب
کہے حضرتؐ نے تب جابرؓ کو اسطور — بلا کر لاؤ فرزندوں کو فی الفور
کہ تا اُن کو بٹھا اپنے مقابل — کروں ساتھ اپنے اس کھانے میں شامل
کئے جابرؓ نے اُس دم عذر ظاہر — کہ وے گھر سے گئے ہیں آج باہر
کہے حضرتؐ نے باہر گھر سے جا کر — کہیں سے لاؤ اُن کو اب بلا کر
ادب سے عرض جابرؓ نے کئے تب — کہ اے خورشید عالم دلبرِ رب
گئے ہیں گھر سے وے شاید کہیں دور — کرو خود نوشِ جاں کر مجھ کو مسرور
کہے حضرت نے اس دم حکمِ رب ہے — یہ کھانا اُن سوا منظور کب ہے
یہ سُن جابرؓ کی بی بی اور جابرؓ — ہوئے بیتاب و طاقت سخت ظاہر
رہا باقی نہ اُس دم صبر و آرام — کئے دونوں نے آہِ سرد ناکام
لگے کرنے کو اُس دم آہ و زاری — ہوئی ہے سخت زار و بے قراری
کئے پھر ماجرا حضرت سے ظاہر — اُٹھا لائے ہیں تب کُل کو باہر
دیئے ہیں کھول دو مذبوح کو تب — دکھائے ہیں تن بے روح کو تب

۱ یعنی طرف ۲ یعنی غرض ۳ یعنی عمدہ ۴ ساتھ ۵ فرزند ۶ نزدیک ۷ دل ۸ محبوب ۹ یعنی ... ۱۰ یعنی جلدی ۱۱ یعنی ... ۱۲ یعنی خوشی ۱۳ واردات یعنی گذرا ہوا حال ۱۴ یعنی ذبح کئے ہوئے

باب ۱ فجا

پڑے تھے خاک میں دو سرو سیمیں ‌ ‌ گلِ باغِ لطافت رشکِ نسریں
سراپا تھا دونوں کا غرق در خوں ‌ ‌ پریشاں زلف اور چہرے تھے گلگوں
اُسی دم بادشاہِ انس و جاں نے ‌ ‌ حبیبِ کردگارِ دو جہاں نے
نظر کر حالتِ اندوہ جانکاہ ‌ ‌ وے لاشے دیکھ اس صورت سے ناگاہ
ہوئے ہیں درد و غم سے سخت غمناک ‌ ‌ کئے ہیں نرگسِ شہلا کو نمناک
اُسی دم خالقِ جن و بشر نے ‌ ‌ مقدرِ صانعِ شمس و قمر نے
کہا جبریل سے اب کر شتابی ‌ ‌ مرے محبوب پر ہے اضطرابی
تو جا خدمت میں اسکی اسگھڑی اب ‌ ‌ اُسے کہہ اے حبیبِ حضرتِ رب
نہ اس درد و الم سے تو حزیں ہو ‌ ‌ نہ کر ماتم اور اس دم مت غمیں ہو
اگر ہووے تجھے اے میرے محبوب ‌ ‌ دوبارہ زندگی پھر اُن کی مطلوب
اُٹھا دستِ مبارک بس دعا کر ‌ ‌ جنابِ پاک میں اک التجا کر
دُعا سے تیری اس دم آشکارہ ‌ ‌ عطا کر خلعتِ ہستی دوبارہ
اُٹھا کر موت کے بستر سے یکبار ‌ ‌ کروں جامِ بقا سے ان کو سرشار
نئے سر سے پھر اُن کو زندگی دے ‌ ‌ کروں خوش عالمِ پایندگی دے
تیرا ہے پاس خاطر مجھ کو منظور ‌ ‌ نہ ہو اے برگزیدے سخت رنجور
یہ سُن جبریل سے ماہِ ہُدیٰ نے ‌ ‌ حبیبِ حق رسولِ کبریا نے
رلا ہر ایک کا تن سر سے باہم ‌ ‌ کئے حق میں دعا اُن کے اُسی دم
برکت سے شہِ لولاک کی تب ‌ ‌ بزرگی سے رسولِ پاک کی تب
ملا ہے سر دونوں کا تن سے یکبار ‌ ‌ درستی کے نظر آئے ہیں آثار
گئی تھی روح جو تن سے گذر کر ‌ ‌ پھر آئی روح وہ تن میں مقرر
کئے دونوں نے اس دم چشم کو باز ‌ ‌ اُٹھے ہیں خاک سے اُسدم بصد ناز
گویا حضرت کی اس دم اک نگہ سے ‌ ‌ اُٹھے دونوں برابر خوابگہ سے
بھری محفل تھی وہ ماتم سے اوّل ‌ ‌ ہوا ماتم وہ عشرت سے مبدّل

۱ یعنی پاکیزگی ۲ یعنی چنبیلی کو شرمندہ کرنے والے ۳ یعنی سر سے پاؤں تک تمام ۴ یعنی خون ۵ یعنی پھول کا رنگ سرخ ۶ یعنی جان گھٹانے والی ۷ نام ایک پھول کا ہے ۸ یعنی نم ۹ خدا مراد ہے ۱۰ یعنی آنکھ ۱۱ یعنی بیقراری ۱۲ یعنی الم

۱۳ کام کی تدبیر یعنی بنانے والا چاند اور سورج ۱۴ یعنی جلدی ۱۵ یعنی بیقراری ۱۶ یعنی آزردہ ۱۷ رنج ۱۸ یعنی لباس زندگی ۱۹ یعنی پیالہ زندگی ۲۰ یعنی مست ۲۱ یعنی برگزیدہ ۲۲ یعنی مقبول ۲۳ یعنی رسول اللہ ۲۴ یعنی جان ۲۵ یعنی سونے کی جگہ ۲۶ یعنی خوشی

مُصیبت کا نمایاں[۱] گرچہ تھا طور　　خوشی کا پھر چلا آیا ہے بس دَور[۲]

بشاشت[۳] سے کھلا غنچہ سبھوں کا　　ہوا خوش روح سارے حاضروں کا

وہ رونا گرچہ تھا قہرِ قیامت　　ہنسی اُس نے دکھایا با کرامت

بیٹھا حضرت نے پھر دونوں کو باہم　　تناول کر طعام[۴] پاک اُس دم

گئے تشریف لے اپنے مکاں پر　　چراغ بحر و بر[۵] سلطان کشور[۶]

ہوئی جابرؓ کو حاصل شادکامی　　ہوا آباد گھر ان کا تمامی

سُنا کر اب خوشی کی بات نادر　　کروں اتمام اس مجلس کو ظاہر

ہزاروں بے بہا صلوات نامی　　درودِ[۷] روح پرور بس گرامی

پڑھوں ہردم رسولِ انس وجاں پر　　حبیب کردگارِ دو جہاں پر

پڑھو اے حاضرو مادام[۸] صلوات
بروح سید عظام[۹] صلوات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

مجلس گیارہویں[۱۰]

قلم پھر چشمہ کوثر سے منہ دھو　　چلا ہے صفحہ کا غذ پہ خوش ہو

کرے تا گیارھویں مجلس کو مرقوم　　فضائل نامہ سُلطانِ[۱۱] معصوم

فضیلت کا عجب اس میں بیاں ہے　　بزرگی اور عظمت[۱۲] کا نشاں ہے

تلک سُننے سے جس کے فیض پاویں　　سماعت[۱۳] کیلئے مجلس میں آویں

سعادت اُس کے ہے سُننے سے حاصل　　بیاں ہے صیقل[۱۵] آئینہ دل

فضائل[۱۶] ہیں نبیؐ کے بے نہایت　　ہے قطرہ اُس کا دریائے عنایت

وے لکھتا ہوں ایک شمہ[۱۷] نوادر　　فضائل با مناقب[۱۸] اور مآثر[۱۹]

سخن اس طور سے ہے ناقلوں[۲۰] کا　　محدث[۲۱] اور تمامی فاضلوں کا

۱ یعنی ظاہر ۲ یعنی زمانہ ۳ یعنی خوشی ۴ یعنی کھانا ۵ یعنی خشکی و دریا ۶ یعنی ملک ۷ یعنی درود ۸ یعنی ہمیشہ ۹ یعنی بزرگ ۱۰ یعنی گیارہویں

۱۲ یعنی بزرگی ۱۳ یعنی سُننے کیلئے ۱۵ یعنی صاف کرنے والا ۱۶ یعنی فضیلت کی جمع ۱۷ یعنی تھوڑا سا ۱۸ یعنی اوصاف حمیدہ ۱۹ یعنی نشان ۲۰ یعنی نقل کرنے والے ۲۱ یعنی حدیث اور روایت بیان کرنے والے

۱۴ باقی

کہ حق نے جو امام المرسلین کو
فضیلت اور کمالات جو دیا ہے
نہ وہ بخشا فضیلت کسی نبی کو
عجب ہے ذات احمد سب سے فائق
گرامی ہیں تمامی انس و جاں سے
عجب ہے شان اُنکی اور ما تو
بھی حق نے نور احمد کو ہویدا
کیا ہے نور سے پھر اُن کے سارا
ہوا اُس نور سے پیدا یقیں سب
دگر ہے یہ فضیلت بس نوادر
بنایا ہے زمیں کو اور زماں کو
کیا اُن کے سبب سے ارض و افلاک
بنایا اُن کے باعث عالم نور
کیا ایجاد عالم اُن کے باعث
کہا حق نے اگر جگ میں ہویدا
نہ پھر موجود کرتا میں یہ ہستی
کیا ہوں اُس کے باعث جز و کل سب
لکھوں میثاق کا اب حال نادر
کہ حق نے جس گھڑی ارواح مرسل
اُسی ساعت تمامی انبیا کو
کھڑا کر صف بصف با عزت و شاں
کہ حضرت مصطفٰے سلطان عالم
یہ پیدا جس نبی کے ہو زماں میں

محمد مصطفٰے سلطان دیں کو
عطا مخصوص جلالت جو کیا ہے
نہ ممتازی دیا ہے یہ کسی کو
بزرگی اور عظمت کے ہے لائق
مکرم ہیں زمین و آسماں سے
زباں جس کے بیاں سے بس ہے قاصر
کیا ہے نور سے بس اپنے پیدا
یہ قدرت کا تماشا آشکارا
زمیں تا قبۂ عرش بریں سب
کہ حق نے آپ کے باعث سے ظاہر
کیا موجود ساتوں آسماں کو
کہا ہے شان ہیں بس اُن کی لولاک
معلے سب قصور و جنت و حور
ملک اور جن و آدم اُن کے باعث
نہ کرتا ذات کو احمد کے پیدا
زمیں اور آسماں آفاق و پستی
کیا ایجاد بیشک خار د گل سب
فضیلت سرور عالم کی ظاہر
کیا پیدا ازل ہیں سب سے افضل
مقرب بارگاہ کبریا کو
لیا یہ اُن سبھوں سے عہد و پیماں
حبیب حق امام جن و آدم
جلوس اپنا دکھاوے سب جہاں میں

لہ یعنی بزرگی ۲ یعنی حامی ۳ یعنی وہ بزرگی اور کمال جو سوائے آنحضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہیں ۴ یعنی سرفرازی ۵ یعنی بلند ۶ یعنی عاجز ۷ یعنی ظاہر ۸ یعنی زمین اور آسمان ۹ اشارہ ہے طرف حدیث قدسی کے لولاک لما خلقت الافلاک ۱۰ یعنی پیدا

حبیب سے آنحضرت مراد ہیں ... ۱۱ یعنی ... ۱۲ یعنی موجود ۱۳ یعنی ... ۱۴ یعنی ظاہر ۱۵ یعنی ... ۱۶ یعنی ... ۱۷ یعنی عہد و پیمان ۱۸ یعنی ...

وہ حضرت کی رہے فرماں بری ہیں
کرے دل سے نبیؐ کی وہ غلامی
خبر قرآں میں یہ حق نے دیا ہے
عجب رتبہ نبیؐ کا ہے یہ اعلےٰ
نبیؐ سب آپکے خادم ہیں ہر ایک
دگر ہے یہ فضیلت آشکارا
کہ نام اس سرورِ عالم کا نامی
مبارک آپ کا اسمِ معلےٰ
سو اس باعث خدائے دوجہاں نے
بزرگی آپ کے اس نام کو دے
یقیں تعظیم اور اکرام کے ساتھ
بھی قرآں میں مقرر سب نبیؐ کو
نظر قرآں میں دیکھو کرکے مفتوح
دے رکھ حق نے پاس نامِ امجد
نبوّت اور رسالت کی صفت سے
ہے قرآں میں نبیؐ کا اسمِ پُرنور
تعالیٰ اللہ یہ کیا عظمت ہے دلشاں
ثناخواں جن کا بیشک کبریا ہے
جنابِ حق میں جن کی یہ قدر ہو
صفاتوں سے پکارے جن کو خالق
کرے دنیا میں جن کو حق تعالےٰ
کہو عقبےٰ میں ہووے اُنکی کیا شاں
ہر اک اُمت سے بھی حضرت کی اُمت
کمربستہ ہو دائم چاکری میں
کرے خدمت گذاری سب سے نامی
بزرگی آپ کی ظاہر کیا ہے
ہیں سارے انبیا کے آپ مولا
وہ ہیں مخدوم نامی سب بیشک
گواہ قرآں بس اس پر ہے سارا
خدا کے پاس تھا بیشک گرامی
ہے پُر عظمت مقرر اور اعلیٰ
خداوندِ زمین و آسماں نے
مراتب اسم با اکرام کو دے
لکھا ہے بیشک اپنے نام کے ساتھ
پکارا نام سے بیشک سبھی کو
ندا ہے اس میں یا آدم و یا نوح
خطاب اُن کو کیا نہیں یا محمدؐ
ندا اُن کو کیا ہے منقبت سے
ثنا اور مدح کی صفتوں سے مذکور
بیاں اسکو کرے کس میں ہے امکاں
یقیں قرآں میں جن کی ثنا ہے
بزرگی نام کی یہ سربسر ہو
دکھاوے جن کی عظمت سب سے فائق
یہ رتبہ دے گرامی سب سے اعلےٰ
ہے شاہد عظمتوں سے جن کی قرآں
گرامی تر ہے سب سے بے نہایت

۱ه یعنی بندہ ۲ه یعنی
۳ه یعنی خدمت
۴ه یعنی خدمت
۵ه یعنی ... ۶ه یعنی ...
۷ه یعنی سردار
۸ه یعنی ...
۹ه یعنی بزرگی ۱۲ ه
۱۰ه یعنی ... ۱۲

۱۵

۱ه یعنی نگاہ و لحاظ ۱۲
۲ه یعنی بزرگی ۱۲ ه
یعنی آواز ۱۲ ه یعنی
تعریف ۱۲ ه یعنی ...
اللہ تعالیٰ ۱۲ ه طاقت
ه یعنی عزت ۱۲ ه
یعنی بلند ۱۲ ه
یعنی بزرگی ۱۲

کتابوں میں ہے اس صورت سے مذکور[۱]
پکارے حق تعالےٰ پھر مقرر
وے رکھ پاس خاطر مصطفےٰ کا
نگہ رکھ عظمت[۱۲] و حرمت کو اُن کی
خطاب اُن سب کو بخشے دوستی کا
دگر ہے اس طرح سے اک روایت
نبیؐ کا لے مبارک نام امجد[۵]
یہ طور اُن کا جناب کبریا میں
کہ حضرت کا مبارک لیکے سب نام
موافق سب کے حضرت کو پکاریں
سو اس باعث سے بھیجا اُسنے آیت
کہ اے بندو رسولِ کبریا کو
رکھو پاس آپکے جاہ[۸] و ادب کا
پکارو نام سے مت اُن کو ہرگز
مگر مت نام سے اُن کو مخاطب
نبوت اور رسالت[۱۰] کے لقب سے
عجب ہے مصطفےٰ کی عظمت[۱۱] و شان
نہ چاہا حق نے لے نام گرامی
کرے ترک اس طرح حرمت[۱۲] کو انکی
دگر ہے اک فضیلت کا بیاں اور
کہ ہوتے تھے اگر حضرت مکاں میں
سو آ اصحاب بعضے اُن کو ظاہر
خدا نے اس گھڑی بھیجا یہ آیت

کہ ہووے جس گھڑی سب خلق محشور[۲]
ہر اک اُمت کا اس دم نام لے کر
امامِ[۳] الانبیا و الاصفیا کا
کہے اے دوستو اُمت کو اُن کی
کرے رتبہ یہ اعلیٰ تر سبھی کا
کہ اصحابِ نبیؐ اہلِ ہدایت
ندا کرتے تھے بعضے یا محمدؐ
پسند آیا نہ درگاہِ خدا میں
پکاریں اُن کو بے تعظیم و اکرام
ندا[۶] کر یا محمدؐ ہانک ماریں
کیا ہے اُن سبھوں کو بس ہدایت[۷]
جنابِ حضرتِ خیر الورےٰ کو
یہ عظمت اور بزرگی اور نسب کا
نہ یہ ترک[۹] ادب ہے تم کو جائز
بزرگی ہے نبیؐ کی سب پہ غالب
پکارو آپ کو جاہ و ادب سے
جنابِ حق میں ہی حضرت کا یہ مان
پکارے آپ کو عالم تمامی
بزرگی اور اس عظمت کو اُن کی
بزرگی کی ہے شان اسمیں اسی طور
معلےٰ[۱۳] حجرۂ عالی نشاں میں
پکاریں یا محمدؐ آؤ باہر
کہ ہیں نادان وے سارے نہایت

[۱] یعنے بیان [۲] یعنے اُٹھا یا گیا یعنے قیامت میں جب تمام مخلوق اُٹھائی جاویگی [۳] یعنے پیشوا سب نبیوں کے اور برگزیدوں کے [۴] یعنے بزرگی اور عزت ۱۲

[۵] یعنے رتبہ [۶] یعنے آواز دینا [۷] یعنے مرتبہ بزرگی [۸] یعنے چھوڑنا [۹] یعنے ادب [۱۰] یعنے پیغمبری [۱۱] یعنے عزت بزرگی [۱۲] یعنے بلند ۱۲

نہ واقف وے مراتب سے ہیں تیرے
جو باہر آ تیرے حجرے کے یکبار
ہے لازم اُن کو جو تیرے ہیں اصحاب
اگر تو ہووے گا حجرے کے بھیتر
کریں آنے کی تیرے انتظاری
تو جب تشریف لاوے گھر سے باہر
وے پاویں فیض اس رسم ادب کا
ادب سے اُنکو حاصل برتری ہے
دگر اصحاب کو حضرت کے ہرگز
کہ آ خدمت میں اُس محبوب رب کی
بلند آواز سے حضرت کے وے سات
تھا اس صورت سے اُن کو حکم رب کا
سُنو قرآن میں یہ بس حکم ہے
ہے معنی اسکی اس صورت سے تبیان
بلند آواز حضرت سے کرو مت
کہ جس صورت سے تم آپس میں سالے
بلند آواز بس کرنے سے فی الحال
نہیں تم کو شعور اس بات سے ہے
یقیں راوی ہیں اس صورت سے ناقل
تھا ثابت قیس کا آواز سب سے
یہ سُن آیت ہوئے مغموم تر وہ
اسی غم سے ہو خستہ چند مدت
گئے نیں بارگاہِ مصطفٰے میں

بزرگی اور مناقب سے ہیں تیرے
کریں تجھ کو ندا یوں بے ادب وار
مکاں پر جو تیرے آویں باداب
ادب سے وے کھڑے رہ جاویں ڈریم
رہیں خاموش با صد انکساری
کریں تب عرض احوال اپنا ظاہر
طریقہ یہ مناسب بس ہے سب کا
میسر مکرمت اور سروری ہے
نہیں تھا اس طرح بیشک یہ جائز
حبیب حق شہ عالی نسب کی
کریں فوق آپ کی آواز سے بات
تھا واجب خاطر اس پاس ادب کا
یقیں لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ ہے
کہا ہے حق نے یوں اے اہل ایماں
عُلا کر صوت اپنا کچھ کہو مت
سخن اور گفتگو کرتے ہو بارے
حبط ہوتے ہیں بیشک نیک اعمال
حذر بیشک ضرور اس بات سے ہے
کہ جس دم بس ہوئی آیت یہ نازل
رفیع الشان اور ممتاز سب سے
نہایت غم سے بیدل سر بسر وہ
رہے ہیں گھر میں بس کر ترک خدمت
جنابِ حضرت خیر الورٰے میں

۱؎ یعنی مرتبے ۱۲
۲؎ یعنی حضرت کے اصحاب سے
۳؎ یعنی بے ادب کی طرح
۴؎ یعنی دروازہ ۱۲
۵؎ یعنی عاجزی سے
۶؎ یعنی سو ۱۲
۷؎ یعنی طریقہ ۱۲
۸؎ یعنی بلندی ۱۲ یعنی سرداری
۹؎ بزرگی ۱۲
۱۰؎ یعنی بلند اونچا
۱۱؎ یعنی لائق ۱۲
۱۲؎ لیے ۱۲

۱۴ باقی

مت بلند کرو اپنی آوازوں کو ۱۳؎
۱۴؎ یعنی خوب ظاہر یعنی
۱۵؎ یعنی بلند ۱۲
یعنی آواز ۱۲
۱۶؎ یعنی زائل نیست
۱۷؎ یعنی پرہیز ۱۲
نام ہے ایک صحابی کا
۱۸؎ یعنی بلند ۱۲
۱۹؎ یعنی آزردہ و غمگین ۱۲

سو پوچھا آپ نے یاروں سے یک روز
نہ آیا پاس میرے کیا سبب ہے
سعدؓ آئے ہیں اس دم اُن کے گھر کو
نہایت خستہ تر ہے اُن کا خاطر
کہے کیوں ہے تمھارا خستہ احوال
کئی دن تک نبیؐ کے ساتھ میں نے
نہ جانوں کیا میرا احوال ہوگا
ہوئی ہے عقل میری اس گھڑی گم
یہ سنکر سعدؓ نے اُس دم نبیؐ سے
کہے حضرت نے میں ہوں اُس سے راضی
خدا بیشک سعادت اُس کو بخشے
اُسی راوی سے ہے اس طور منقول
شہادت کا ملا ہے اُن کو نامہ
غرض جس نے کیا حضرت کی تعظیم
اگیا حضرت کے جو آداب سب بھول
نبیؐ کے رُتبۂ عالی عجب ہیں
کیا ہے حق نے عالی شان اُن کو
نہیں رُتبے سے اُن کے کوئی آگاہ
بیاں قرآں میں ہو اُنکے ادب کا
یقیں جبریل آکر حکم رب سے
خدا نے جن کو یہ بخشا ہے عظمت
تو پھر کس کو کہاں یہ طاقت وتاب
اسی آداب کا ہے جو محل اب

کہاں رہتا ہے ثابت مردِ فیروز
کیا ہے ترکِ خدمت یہ عجب ہے
سو دیکھا ثابتِ مغموم تر کو
سدا رونے سے ہیں مشغول ظاہر
کہے میرے ہوئے ہیں حبط اعمال
بلندی سے کیا ہوں بات میں نے
قیامت میں مرا کیا حال ہوگا
نہ جانوں کیا ہے باداشِ تکلم
کہے ہیں جا رسولِ ہاشمی سے
نہ نیکی کچھ ہوئی ہے اس کی ماضی
عنایت سے شہادت اُس کو بخشے
ہوئی ہے یہ دُعا حضرت کی مقبول
ہوئے مقتول در حربِ یمامہ
وہ پایا ہے مقامِ جاہ و تکریم
ہوا مردود وہ رحمت سے معزول
یہ بیشک سب یقیں افضالِ رب ہیں
کیا ہے صاحبِ برہاں اُن کو
خدا ہی جانتا ہے خوب واللہ
ہے شاید بس کلام اللہ رب کا
سخن حضرت سے کرتے تھے ادب سے
بیاں جن کا کیا ہے جاہ و حرمت
رکھے جو بس نگہ حضرت کے آداب
لکھوں اس باب میں نادر نقل اب

لہ یعنی تحقیق سے پوچھا ۲ یعنی بہت اُداس دیر لگاتی سے یعنی حال بتلاتا ہے میرے اعمال سب باطل ہو گئے ۵ یعنی بڑا کلام کرنے کا ۶ یعنی شہیدی اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانا ۷ یعنی نقل کیا گیا ۸ یعنی شہید ہوئے

لڑائی یعنی جا سے کی لڑائی میں شہید ہوئے ۱۰ یعنی عزت و بزرگی ۱۱ یعنی بے جا رہا ۱۲ یعنی دلیل ۱۳ یعنی خوار ۱۴ یعنی آگاہ ۱۵ یعنی بزرگی بات ۱۶ یعنی مرتبہ و عزت ۱۷ یعنی عجیب

کہ جس دم وہ دو عالم کے شہنشاہ — عروسِ بزم گاہِ لی مع اللہ
گئے معراج کو بامِ فلک پر — عنایت بخش ہو فوجِ ملک پر
ہوئے افلاک کے در اُس گھڑی باز — ہوا ہے غیب سے اس دم یہ آواز
کہ محبوبِ خدا سلطان لولاک — معلّٰے آفتابِ ارض و افلاک
یہاں تشریف لا اپنے کرم سے — فلک کو زیب بخشیں اب قدم سے
بلا کر خلوتِ اعلیٰ میں اُن کو — مقامِ قرب اَو اَدنیٰ میں اُن کو
کرامت کی عطا کر آج دولت — سرافرازی کی بخشوں انکو خلعت
ہوا فرمانِ حق کا پھر ملک کو — تمامی ساکنانِ نہ فلک کو
کہ جب آویں یہاں محبوب اکمل — محمد مصطفےٰ سلطانِ افضل
نظر کر تب جمالِ مصطفےٰ کو — لقائے حضرتِ خیر الوریٰ کو
مکاں سے اپنے اُٹھ با جاہ و تکریم — بجا لاؤ تمامی رسمِ تعظیم
یہ سُن فرمانِ حق بیشک ملک سب — سواری مصطفےٰ کی دیکھ کر تب
اُٹھے اپنے مکان سے پھر وہ سارے — بجا لا شیوہ تعظیم بارے
ہوئے آنے سے حضرت کے شرفیاب — کئے تسلیم حضرت کو با داب
مگر ہفتم فلک پر تھا ملک ایک — جمال و حسن اور اجلال میں نیک
تھا بیٹھا نور کی کرسی پہ قائم — ہزاروں تھے ملک اسکے ملازم
مکاں اُس کا تھا بالا سب مکاں سے — بزرگی میں تھا اعلیٰ سب ملک سے
عبادت میں تھا وہ مشغول مادام — نہ ذکرِ حق سوا رکھتا تھا کچھ کام
قریب اُس کے جب آپہنچے ہیں حضرت — امام الانبیا سلطانِ ملت
سوا اس ساعت وہ تھا مشغول افکار — تھا غافل آپ کے آنے سے یکبار
مقرر اُس گھڑی وہ اس سبب سے — وہیں بیٹھا رہا غافل ادب سے
اُٹھا اپنے مکاں سے وہ نہ اس دم — تھا مشغولِ خدائے ہر دو عالم
اُسی ساعت غضب سے حق کے فی الحال — ہوئے ہیں سوختہ اُسکے پر و بال

گرا افلاک سے اُس دم زمیں پر
پڑا ہے خاک ذلت میں مُقرّر

اُسی شامت سے بیشک سربسر تب
ہوا ہے کوہ قاف اسکا مُقرّب

گئی اُس کی بزرگی خاک میں رل
ہوا مضطر مقرر اور بیدل

غرض وہ بے کسی پر اپنی ہر دم
لگا کرنے کو زاری اور ماتم

نظر کر اپنی اس صورت سے خواری
ہوئی ہے اُس کو حاصل شرمساری

تھا دائم مبتلا وہ درد و غم میں
پڑا داغ ندامت اور ندم میں

کئی مدت سے پھر جبریل آخر
تفرج کو گئے اس طرف ظاہر

ہوا ہے اتفاقاً سربسر تب
قریب اُس کے ہوا اُنکا گذر تب

صدائے دردناک اس کی وہ کر گوش
ہوئے جبریل کے تب باختہ ہوش

جب اُس کے پاس آپہنچے ہیں اس دم
سو دیکھا آپ نے با دیدۂ نم

زمیں پر اِک ملک بے بال و پر ہے
نہایت بے کسی سے نوحہ گر ہے

نظر کر اس کی حالت یہ مقرر
ہو مضطر اُس گھڑی ناموس اکبر

لگے ہیں پوچھنے احوال یکبار
کہ اے بے بال و پر بیکس دل افگار

ملک ہے تو لقیں چرخ بریں کا
ہے ساکن آسمانِ ہفتمیں کا

پڑا ہے خاک پر تو سربسر کیوں
ہوا ہے اس طرح بے بال و پر کیوں

گناہ سخت تر صادر ترے سے
ہوا ہے کون سا ظاہر ترے سے

تری یہ حالت خواری عجب ہے
بیاں کر اس الم کا کیا سبب ہے

یہ سُن جبریل کی آواز ناگاہ
ملک نے سر اُٹھا حسرت سے کر آہ

پھر اپنی آنکھ سے کر اشک جاری
لگا ہے بولنے با شرمساری

کہ ساکن میں فلک پر تھا مقرر
تھا حاکم بے شبہ لاکھوں ملک پر

ہوئی نہیں کوئی خطا صادر میرے سے
قصور و جرم کچھ ظاہر میرے سے

مگر جس شب شہنشاہ دو عالم
مکرم اشرف اولاد آدم

گئے معراج کو چرخ علا پر
لگے ہیں سیر کرنے جب سما پر

۱؎ یعنے جائے قرار ۱۲ ۲؎ یعنے نزدیکی کی جگہ ۱۲ ۳؎ یعنے بیقرار ۱۲ ۴؎ یعنے حیرانی ۱۲ ۵؎ یعنے شرمندگی ۱۲ ۶؎ یعنے پشیمانی ۱۲ ۷؎ یعنے سیر ۱۲ ۸؎ یعنے آواز ۱۲ ۹؎ یعنے سنکر ۱۲ ۱۰؎ یعنے دیکھا ۱۲ ۱۱؎ یعنے جبرئیل ۱۲
۱۲؎ یعنے زخمی ۱۲ ۱۳؎ یعنے آسمان بلند ۱۲ ۱۴؎ یعنے ساتواں ۱۲ ۱۵؎ یعنے بے بازو ۱۲ ۱۶؎ یعنے ظاہر ۱۲ ۱۷؎ یعنے یکبارگی ۱۲ ۱۸؎ یعنے افسوس ۱۲ ۱۹؎ یعنے آنسو ۱۲ ۲۰؎ یعنے آسمان ۱۲

سواس دم میں یقیں اذکارِ حق میں
نہ رکھے حرمت کا اُن کے پاس خاطر
سواس باعث جلالِ کبریا سے
ہوئے ہیں سوختہ میرے پروبال
رہا غفلت میں اس محبوبِ رب سے
سواس باعث گرا ہوں خاک پر اب
میرے گر کاش ہوتے بخت منصور
تو اس رنج و مصیبت اور الم میں
مقامِ قرب سے ویران ہوں آج
پڑا ہوں خاک ذلت پر یقیں اب
ہے وارد مجھ پہ یہ قہرِ الٰہی
مرا یہ سُن مقرر ماجرا اب
ہوا میں اس گنہ سے سخت نادم
میری اس بیکسی پر اب نظر کر
جناب حق تعالیٰ میں ادب سے
شفاعت سے میرے حق میں دعا اب
میرے ہی دل میں یہ اُمید کامل
شفاعت آپ کی مقبول کر اب
عطا کر اپنی رحمت سے پروبال
کرے سب درد و غم یہ دور اس دم
یہ سن جبریل نے اس کی زبانی
گئے ہیں اس گھڑی افلاک پر تب
وسیلے شہ عالی گہر کا

تھا بیٹھا مشتغل انوارِ حق میں
اُٹھا نہیں اس گھڑی کرسی سے ظاہر
مقرر اس گھڑی قہرِ خدا سے
گرا ہوں خاک پر ذلت کے فی الحال
مُقصّر خدمت و رسم ادب سے
مصیبت ہے دل غمناک پر اب
نہوتا خدمت عالی سے مجبور
نہ رہتا ایک ساعت درد و غم میں
پریشاں خاطر و حیراں ہوں آج
ہوں بیکس اور محزون و غمیں اب
ہے ظاہر بس میری یہ روسیاہی
کرو مجھ پر کرم بہرِ خدا اب
غلامِ مصطفےٰ ہوں اور خادم
مقامِ قربیت میں اب گذر کر
کرو بخشش طلب افضال رب سے
کرو حق سے برائے مصطفےٰ اب
وسیلہ سے نبی کے با فضائل
کرے حق اس گنہ سے در گذر اب
مقامِ قرب بخشے مجھکو فی الحال
عنایت سے کرو مسرور اس دم
کر اس کی بیکسی پر مہربانی
سرا اپنا رکھا ادب سے خاک پر تب
حبیبِ حق رسول بحر و بر کا

یعنی ذکرِ الٰہی ۱۲
یعنی مستغرق ۱۲
یعنی غرب ۱۲
یعنی قصور کرنے والا ۱۲
یعنی سرداری ۱۲
یعنی قصہ ۱۲

۱۲

باقی

یعنی شرمندہ و پشیمان ۱۲
یعنی رحمت و بخشش ۱۲
یعنی بادو ۱۲
فرشتے ۱۲
یعنی بلند ذات ۱۲
یعنی اللہ تعالیٰ کے رسول ۱۲

بیان کرنے لگے ہیں اُس کا احوال
ہوا آواز یہ جبریل کو تب
میرے محبوبؐ کا لے اس گھڑی نام
سو اس باعث دعا مقبول کر اب
کہو جا اس فرشتہ سے یہ ظاہر
اگر مطلوب ہے تجھ کو یہ فی الحال
تو پڑھ محبوب پر میرے مقرر
عطا کر اُس کی حرمت سے قدر اب
دکھا جاہِ شہِ لولاک[۸] تجھ کو
برکت سے پھر اُس کے تیری تقصیر
یہ سن جبریل نے حق سے بشارت[۱۱]
ملک یہ سُن بشارت باعنایت
درودوں کی برکت سے اسی دم
بجا لا شکر حق وہ بے[۱۲] کرانہ
نبیؐ کی عظمت و حرمت سے فی الفور
عزیزو گوش کرنا تم بیاں یہ
کرو اب غور حضرت کے فضائل
کہو رتبہ یہ کیا ہے شاہِ دیں کا
فرشتہ جو مقرب تھا فلک پر
وہ اک ساعت ہو ذکر حق سے مشغول
سو اس باعث سے کھو اپنے پر و بال
ہوا قہر الٰہی اس پہ نازل
پھر آخر جو بنی آدم ہیں ظاہر

اسی ساعت جناب حق سے فی الحال
کہ اے دربار اعلیٰ[۱] کے مقرب[۲]
دعا کو تم نے بخشا ہے سرانجام
کیا اُس کے گنہ سے درگذر اب
کہ حق نے سب تیرے بخشا مقاصر[۳]
مقام قرب[۴] پاوے اور پر و بال[۵]
دُرودِ بے نہایت رُوح پرور[۶]
کروں تجھ کو عنایت بال و پر اب
کروں پھر قابل افلاک تجھکو
عفو کر[۹] تجھ کو بخشوں جاہ[۱۰] و توقیر
کئے اس کام کی اس کو اشارت
لگا پڑھنے درودیں بے نہایت
ملے ہیں بال و پر پھر اسکو محکم[۱۱]
ہوا اوجِ[۱۳] فلک پر تب روانہ
ہوا ہے وہ مقرب حق کا اس طور
نبیؐ کی جاہ و عظمت کا نشاں یہ
بیانِ مکرمت[۱۴] اوصافِ[۱۵] کامل
حبیبِ حضرت جاں آفریں کا
تھا حاکم کا فرما[۱۶] سب ملک پر
رہا ہے آپ کی خدمت سے معزول[۱۷]
گرا ہے خاک میں ذلت کی فی الحال
کمالات سب ہوئی ہیں اُسکی زائل
سدا غرق گنہ ہیں اور قاصر[۱۸]

۱؎ یعنی سو ۱۲ ۲؎ یعنی نزدیک کئے گئے ۱۲ سرانجام دیئے گئے ۱۲ ۳؎ یعنی گناہ ہیں ۱۲ ۴؎ یعنی نزدیکی ۱۲ ۵؎ یعنی بال و پر ۶؎ یعنی جان کا پالنے والا ۱۲ ۸؎ پادشاہ لولاک یعنی رسول اللہ ۱۲ ۹؎ یعنی معاف ۱۲ ۱۰؎ یعنی مرتبہ اور عزت ۱۲

۱۱؎ یعنی خوشخبری ۱۲ ۱۲؎ یعنی بیضبوط ۱۲ ۱۳؎ یعنی بے انتہا ۱۲ ۱۴؎ یعنی بزرگی بلندی ۱۲ ۱۵؎ یعنی تعریفیں ۱۲ ۱۶؎ یعنی حکم فرمانے والا ۱۲ ۱۷؎ یعنی بیکار یعنی ناقل ۱۲ ۱۸؎ یعنی نقصان کرنے والا ۱۲

شہ روئی سے جو اپنے گر بچار — کریں حضرت کی اس عظمت سے انکار

دے ہیں مردود بیشک اور ملعون — ہیں بیشک مبتلائے قہر یکچوں

جہنم کے ہیں قابل اور لائق — سزاوار عذاب پر علائق

نہ ہے دوزخ سے اُن کی رستگاری — ہمیشہ دوزخی ہیں اور ناری

حقارت سے اگر جو لیوے یکدم — مبارک نام سلطان دو عالم

وہ ہووے خوار اس دنیا و دیں ہیں — خلل انداز ایماں اور یقیں ہیں

سزا تقصیر کی وہ اپنے پاوے — شہ رو قبر میں اپنا لیجاوے

شفاعت سے نبیؐ کی ہووے محروم — رہے دونوں جہاں میں ہو کے مغموم

محبت اِس سے رکھنا معصیت ہے — ملاقات اس سے کرنا شومیت ہے

الٰہی دور رکھ صحبت سے اُن کی — پناہ میں اپنی رکھ الفت سے اُن کی

ہر اِک مومن کو توفیق ادب دے — بجاں حب شہ عالی نسب سے

محبت کا خزانہ کھول ہر دم — نبیؐ کی پیروی سے کر مسلم

عطا کر سب مسلمانوں کو توفیق — کہ نا سب عزت و حرمت سے تحقیق

مبارک نام حضرت مصطفٰے کا — امام الانبیا نور الہدےٰ کا

کریں جاری زباں پر اپنی ہر بار — ہمیشہ ہو سعادت کے طلب گار

سلام بے نہایت اور صلوات — پڑھیں حضرت پہ باِرسم تحیات

علیؓ کو خاکپائے مصطفٰے کر — دو عالم میں فدائے مصطفٰے کر

سنو حضرت کے اب دیگر فضائل — بزرگی کا بیاں ہے جس میں کامل

لکھا ہے راویوں نے اس طرح سے — بیاں سلطان عالم کا فرح سے

کہ جتنے ہو گئے ہیں مرسل رب — پیمبر قوم کے اپنے تھے وے سب

نہ کوئی پیدا ہوا روئے زمیں کا — نبیؐ سارے جہاں اور آفریں کا

خدا نے دی نبوت سب کو یکسر — کیا تھا قوم کا اپنے پیمبر

نبوت نیں دیا حق نے کسے عام — ہر ایک کو قوم سے تھا اپنے بس کام

۱۱ باقی

۱؎ بکھار یعنی بہتی ۱۲ ۲؎ یعنی بے مثل یعنی اللہ ۳؎ یعنی جمع علاوہ ۱۲ ۴؎ یعنی چھٹکارا ۱۲ ۵؎ یعنی دوزخی ۶؎ یعنی تکلیفوں کا عذاب ۱۲ ۷؎ یعنی ذلیل ۸؎ ۱۲

۹؎ یعنی بے نصیب ۱۲ ۱۰؎ گناہ ۱۲ یعنی نحوست ۱۱؎ یعنی محبت ۱۲ ۱۲؎ یعنی تابعداری ۱۲ ۱۳؎ نور ہدایت کے یعنی آنحضرت ۱۲ ۱۴؎ یعنی نیک بختی ۱۲ ۱۵؎ یعنی چاہنے والے ۱۲ ۱۶؎ یعنی خوشی ۱۲ ۱۷؎ یعنی پیغمبر ہوا ۱۸؎ یعنی تمام مخلوق ۱۲

ہوا نہیں کوئی نبیؐ سارے جہاں کا
مگر حق نے شہِ ہر دو جہاں کو
خلائق پر کیا مبعوث یکسر
نبوت آپ کو بخشا جہاں کی
نبیؐ بیشک کیا ہے خاص سب کا
یقیں سارے جہاں کی سروری دے
کیا مبعوث ہے جنات پر سب
ہوا نہیں کوئی نبیؐ جنوں کا انساں
فضیلت ہے دگر مخصوص افضل
نبیؐ کو حق نے سب پر سروری دے
ہیں ختم المرسلیں سلطان مختار
نہ بخشا کس نبی کو حق نے یہ طور
ہوا منسوخ بیشک دین سب کا
ہے دینِ مصطفٰے ہر دیں پہ غالب
یہ دیں ناسخ ہے بیشک تا قیامت
فضیلت ہے دگر مخصوص تر ایک
کہ حق نے اُس شہِ خیر البشر کو
گرامی اور اعلیٰ کر سبھوں سے
مدد کر ہر لڑائی میں مقرر
کسی مُرسل کو یہ رتبہ دیا نہیں
عجب ہے مصطفٰے کی ذات نامی
مددگاری کو آئے ہیں فلک سے
دگر ہے یہ فضیلت بس گرامی

مقرر بس تمامی انس و جاں کا
حبیبِ حق رسول انس و جاں کو
نبیؐ سب کا کیا ہے بس مقرر
رسالت سر بسر بس انس و جاں کی
نہ مختص کر رکھا ان کو عرب کا
کیا سب کا نبیؐ پیغمبری دے
نبیؐ ہیں سب کے اور پیغمبرِ رب
فقط مخصوص یہ حضرت کی ہے شاں
کہ جو پیدا ہوئے دنیا میں مرسل
کیا ختم النبیؐ پیغمبری دے
رسولِ ہاشمی عالم کے سردار
نہ کہلایا ہے ختم المرسلین اور
یہ ناسخ ہے یقیں آئین سب کا
قوی دنیا میں اس دیں کے مطالب
نہ ہو منسوخ پاوے استقامت
بزرگی کا بیاں حضرت کی ہی نیک
حبیبِ حق رسولِ نامور کو
تمامی انبیا اور مرسلوں سے
ملائک کا دیا ہے بھیج لشکر
ملائک سے مدد کس کی کہا نہیں
ملائک واسطے جن کے تمامی
کیا حق نے مدد اُن کی فلک سے
کہ حق نے کر نبیؐ کو سب سے نامی

بجا معراج کو عرشِ بریں پر
نہ یہ رتبہ کسی مرسل نے پایا
یہ رتبہ حق نے خاص اُنکو دیا ہے
دگر بھی ایک فضیلت بس عجب ہے
کہ حق نے اس حبیبِ نامور کو
عطا کر سربسر شانِ مقدس
کہ یعنے ذات حضرت کو باکرام
ہیں داخل عالمیں میں جن وانساں
نبیؐ کی ذاتِ اشرف سے مقرر
اگر اس فیض کے حد و بیاں میں
کروں لکھنے میں اُس کے عمر سب صرف
ولے ہر ایک بیاں کو مختصر کر
لکھا ہے اس طرح علمائے دیں نے
کہ حضرت کی مبارک ذات سے بس
کئے حاصل سبھوں نے بہرہ مندی
ملائک جو فلک کے بام پر ہیں
خدا نے اُن کو ذات مصطفےٰ سے
ملائک سب نبیؐ سے بہرہ ور ہو
کئی اسرار سے جو سربسر سب
سبھوں نے مصطفےٰ سے فیض پاکر
یہ لکھتے ہیں کہ جب سلطانِ ملت
گئے معراج کو چرخِ بریں پر
کئے مسرور تشریف عطا سے

دیا ہے قاب قوسین ان کو یکسر
نہیں کوئی عرش کی کر سیر آیا
مشرف نور سے اپنے کیا ہے
بزرگی کا بیاں حضرت کی سب ہے
معلےٰ آفتاب بحر و بر کو
کہا ہے رحمۃ للعالمیں بس
کیا اپنے کرم سے رحمتِ عام
ملائک اور شیطان اور حیوان
ملا ہے فیض ان ساروں کو یکسر
مقرر استفادے کے نشاں میں
قیامت تک نہ پورا ہووے یکحرف
سناتا ہوں اشارہ اس کا یک سر
ہر اِک کشاف اسرار یقیں نے
تمامی عالمِ آفاق و انفس
ہر ایک عالم نے پایا سربلندی
سو اس عالم میں داخل سربسر ہیں
کیا مسرور حضرت کی عطا سے
رہے ہیں واقفِ سرِّ قدر ہو
ملائک تھے مقرر بے خبر سب
ہوئے سب بھید سے واقف مقرر
حبیبِ حق دُر دریائے وحدت
ملائک کو وہاں حضرت نے یکسر
مراتب اُن کو بخشے ہیں دعا سے

[حاشیہ]
کو یعنے بلند ۱۲ عہ
اشارہ طرف آیہ کریمہ
و ادنیٰ ہو وصل الٰہی سے یعنے
اللہ تعالےٰ نے آپکو قریب
معراج میں بلا کر نہایت
قرب کا مرتبہ دیا ۱۲ عہ
قرب قاب ۱۲ عہ
بے سر یعنے پایاں
یعنے بلند ۱۲ عہ واسطے
یعنے رحمت واسطے
عالم جہاں کے ۱۲ عہ یعنے
فائدہ ۱۲ عہ یعنے حرف ۱۲

۱۰
باقی

یعنے کھولنے والے
بھیدوں کے ۱۲ عہ و ازاد
عالم ظاہر سے اور انفس
مراد عالم باطن سے ۱۲ عہ
یعنے مقصود کی کامیابی
یعنے نعمت ۱۲ عہ یعنے
خوش ۱۲ عہ یعنے جوہر ۱۲
عہ یعنے بھید پوشیدہ سے
عہ بادشاہ دین کے یعنے
آنحضرت ۱۲ عہ یعنے آسمان
بلند ۱۲

بھی اسرارِ الٰہی جو تھے مکتوم
وہاں حضرت نے رمز معرفت سے
ہزاروں بھید کے عقدے تھے مجمل
دیئے ہیں کھول سب دریائے اسرار
ملائک فیض پائے اس سے کامل
غرض اُس شب ملائک عام سارے
نظر کر آپ کا فیض گرامی
بھی درگاہِ الٰہی کے مقرب
خدا نے ان سبھوں کو ہر غزا میں
کمک حضرت کی کر سب نے مقرر
خدا نے اس سبب کر اُن کو نامی
کیا ہے سب ملک پر ان کو سردار
وسیلے سے نبی کے سربسر وہ
سبھوں سے خاص تر ہیں وے مقرب
بھی لکھتے ہیں کئی اہل ہدایت
کہے جبرئیل سے تب شاہِ دیں نے
کہ اے جبرئیل رحمت سے مری اب
کہے جبرئیل نے اے شاہِ آفاق
کیا ہے حق نے جب شیطاں کو مردود
اسی ساعت سے کر خوف الٰہی
میں اپنے خاتمہ پر کر نظر تب
ہوئی ہے وحی جب حضرت پہ نازل
ہوا بیباک ہر خوف و خطر سے

نہیں تھا بھید اس کا کس کو معلوم
کئے واقف سبھوں کی کیفیت سے
کئے اس رات کو حضرت نے سب حل
ہوئے ہیں جلوہ گر سب اس سے انوار
کئے مطلوب کو سب اپنے حاصل
ہوئے ہیں بہرہ ور حضرت سے بارے
ملائک فیض پائے ہیں تمامی
ملائک جو گرامی خاص تھے سب
یقیں بھیجا جناب مصطفےٰ میں
کئے کفار کو نابود یکسر
مراتب سب کو بخشا ہے گرامی
رکھا غازی سبھوں کا نام یکبار
ملائک میں ہوئے ہیں نامور وہ
گنے جاتے ہیں اصحاب نبی سب
کہ جب نازل ہوئی رحمت کی آیت
چراغ خانۂ علم و یقیں نے
ہوا کیا فائدہ تم کو کہو سب
معلّے آفتاب بزم عشاق
ہوا جب بابِ رحمت اُس پہ مسدود
یہ دیکھ اُس کے عواقب اور تباہی
تفکر میں پڑا تھا سربسر تب
ثنا قرآں میں دیکھ اپنی کامل
اُمور عاقبت دشوار تر سے

سلہ یعنی پوشیدہ ۱۲ سلہ یعنی خدا شناسی کے بھید ۱۲ سلہ یعنی مشکلیں جن کا کھلنا مشکل تھا سلہ یعنی مختصر جو جب صاف ظاہر ہو ۱۲ سلہ یعنی آسان ۱۲ سلہ یعنی بزرگ ۱۲ سلہ یعنی نزدیک ۱۲ سلہ یعنی جنگ و لڑائی سلہ یعنی مدد ۱۲ سلہ یعنی نزدیک سلہ یعنی لڑائی میں

سلہ کافروں کو جڑ سے کر نیست و نابود ۱۲ سلہ یعنی فتحمند ۱۲ سلہ یعنی تمام اور عزت والے ۱۲ سلہ یعنی جہاں ۱۲ سلہ یعنی مجلس ۱۲ سلہ یعنی بند دروازہ ۱۲ سلہ یعنی انجام کار ۱۲ سلہ خاتمہ ۱۲ سلہ یعنی بہت سخت و مشکل ۱۲

کیا معلوم خوش ہے کام میرا
یہ ہے فیض آپ کی ذات علا کا
ہوا محفوظ ہیں حضرت کے دم سے
عجب ہے ذات حضرت کی مکرم
ملائک جن سے پائے بہرہ عام
یہ رتبہ آپ کا عالی عجب ہے
کرو اب غور اس شانِ علا کو
مقصر عقل اور قاصر زباں ہے
بھی جنوں کی تمامی قوم یکسر
خدا نے اُن کو ذات مصطفیٰ کا
بھی جنوں کی تمامی قوم بلا دے
ہوئے سب بہرہ ور حضرت کے دم سے
ہوئے ہیں دولتِ ایماں سے محظوظ
یہ لکھتے ہیں کہ جب عالم میں دیں کا
کئی جنوں نے جب پائے یہ اخبار
کرا پنے باز اُس دم دیدۂ ہوش
کئے معلوم یہ آخر زماں کے
وہاں سے قوم میں جا اپنی اُس دم
کہ آیا دور اب سلطانِ دیں کا
جہاں سب اُن سے یکسر فیض پاوے
جو رغبت دین کی اُن کی کرے گا
چلو اب دیکھ سلطانِ زماں کو
قدمبوسی سے پاکر فیض کامل

مقرر خیر ہے انجام میرا
سکوں ہم خواجۂ ہر دوسرا کا
ملی ہے مخلصی مجھکو الم سے
گرامی ہیں عجب سلطان عالم
کئے حاصل سبھوں نے فیض اتمام
فضیلت خاص یہ حضرت کی سب ہے
جلالِ خواجۂ ہر دوسرا کو
فضیلت یہ عجب عالی نشاں ہے
ہیں داخل عالمیں ہیں سب مقرر
دکھایا فیض انوار ہدیٰ کا
سلاطین اور جو تھے عام سارے
مبارک سرورِ دیں کے قدم سے
رہے فہم خدا سے ہوکے محفوظ
ہوا شہرہ امام المرسلیں کا
سو آ خدمت میں سب حضرت کی یکبار
کلام اللہ کی آیت کو کر گوش
نبیؐ ہیں رہنما سب انس وجاں کے
کئے اس بھید سے ساروں کو محرم
محمد رحمۃ للعالمیں کا
ہدایت کے سبھی رستے پہ آوے
وہ ایمن ہوکے دوزخ سے رہیگا
رسول حق شفیعِ انس وجاں کو
کریں ایماں کی دولت کو حاصل

یعنی بلند ۱۲ ش م
یعنی گنہگار ۱۲ ش م
یعنی رنج ۱۲ [illegible]
گرامی دونوں [illegible]
یعنی حصہ [illegible]
یعنی بلند ۱۲ ش م
یعنی عاجز ۱۲ [illegible]
قاصر [illegible]
یعنی ہدایت کی روشنی ۱۲

باب ۹

[illegible]

سعادت کی یہ دولت بس عجب ہے
یہ سُن جنوں کا سارا فوج و لشکر
جمالِ مصطفےٰ کے ہو کے مشتاق
مہاجر ہو وطن سے اپنے وے تب
عَلَم تھے تین لاکھ ان سب میں تامی
ہزاروں ہر علم کے ساتھ تھی فوج
خبر اُن کی اُسی دم شاہِ دیں سے
اُسی ساعت شہنشاہِ دو عالم
گئے تشریف لے مکّے سے باہر
قدمبوسی سے پا کر فیض کامل
تھے سلطاں اُن میں بارہ صاحبِ تخت
سکھا کر سب کو احکامِ شریعت
کئے تب اُن کو رخصت شاہِ دیں نے
خبر قرآں میں یہ حق نے دیا ہے
غرض حضرت کے دم سے عالم جن
اسی دن سے رسومِ دینداری
طوائف جنّیوں کے بھی مقرر
سبھی فدوی ہیں حضرت مصطفےٰ کے
یہ لکھ جنّوں کا شمہ حال نادر
خصوصًا جو بنی آدم ہیں سارے
سبھوں پر خاص حضرت کا کرم ہے
ہوئے ہیں مستفید اُس ذات سے سب
ملی حضرت سے سب کو سربلندی

ہدایت کا یہی ہنگام اب ہے
سلاطین اور سب حکّام یکسر
قدمبوسی کا رکھ سب دل میں اشواق
ہوئے مکّے کی وادی میں جمع سب
جواہر سے مکلّل تھے تمامی
گویا دریا تھا لشکر موج در موج
کہے جبریل نے ماہِ یقیں سے
حبیبِ حق رسول جن و آدم
ہوئے خدمت میں وے سب آ کے حاضر
کئے ایمان کی دولت کو حاصل
سو حضرت نے بٹھا ان سب کو یکلخت
سبھی تعلیم کر ارکانِ ملّت
چراغِ معرفت شمعِ یقیں نے
اُنھوں کے راز سے واقف کیا ہے
ہدایت پا ہوئے ہیں پاک باطن
یقیں جنّوں کی ہے عالم میں جاری
مسلماں اُمّتِ احمد ہیں یکسر
ہیں خادم خواجۂ ہر دوسرا کے
دکھایا فیض کے آثار ظاہر
جو گذرے اور جو ہیں ہونے ہارے
مقرر عام یہ خوانِ نعم ہے
ہوئے ہیں بہرہ ور برکات سے سب
ہوئی ہے سب کو حاصل بہرہ مندی

۱؎ نشکن یعنی ۱۲ ۲؎ یعنی وقت ۱۲ ۳؎ یعنی بادشاہ ۱۲ ۴؎ یعنی حاکم ۱۲ ۵؎ یعنی شوق ۱۲ ۶؎ یعنی بحر کرنیوالے ۱۲ ۷؎ یعنی جنگل ۱۲ ۸؎ نشان جھنڈا ۱۲ ۹؎ یعنی آراستہ اور چمکتے ہوئے ۱۲

۱۰؎ یعنی احکام دین و مذہب ۱۲ ۱۱؎ یعنی بھید ۱۲ ۱۲؎ یعنی خبردار ۱۲ ۱۳؎ یعنی طریقہ ۱۲ ۱۴؎ یعنی گروہ جماعت ۱۲ ۱۵؎ یعنی فدا کرنیوالے ۱۲ ۱۶؎ یعنی خدمتگار ۱۲ ۱۷؎ یعنی نشان ۱۲ ۱۸؎ یعنی دسترخوان نعمتوں کا ۱۲ ۱۹؎ یعنی فائدہ مند ۱۲ ۲۰؎ یعنی فیضیاب ۱۲

ہدایت کا خزانہ کھول یکبار
کئی ہو پیروی سے ان کے نامی
ہوئے بدکار بھی ایمن[۳] بلا سے
ہوئی حاصل سبھوں کو رستگاری[۴]
کیا ہے حق نے اس رحمت کو بس عام
ہیں اس رحمت میں داخل سارے ظاہر
خدا نے کافروں کو بس مقرّر
جو ہیں کافر و مشرک[۶] سر بسر سب
اماں[۷] دنیا میں سب پائے بلا سے
زمانے میں ہر ایک پیغمبروں کے
اُترتی تھی بلا سب کافروں پر
کبھی حضرت نوحؑ کے طوفاں میں تب
ہوا ہے بھی جہاں میں بادِ امارت[۱۱]
کہیں اُترے ہیں آتش کے شرارے[۱۲]
ہوا ہے صاعقہ[۱۲] بعضوں پہ نازل
کہیں نازل ہوا ہے قہر کا باد[۱۳]
خبر قرآں میں حق نے دیا ہے
تواریخوں میں بھی ہر قوم کا حال
ولے حضرت کا جب آیا زمانہ
سو ویسی کافروں پر اس زماں میں
نبیؐ کی ذات کی برکات سے سب
بھی حضرت کے سبب بیشک حشر[۱۴] تک
عجب اُس ذات کا ہے فیض بس عام

کئے ایماں سے سب عالم کو سرشار[۱]
ولایت کا مکاں پائے گرامی[۲]
بچے ہیں ہر گھڑی قہرِ خدا سے
قیامت تک ہے یہ سب فیض جاری
بنی آدم پہ یہ رحمت ہے مادام[۵]
جو ہیں دنیا میں مومن اور کافر
نہ محرومی دیا ہے اس سے یکسر
نبی کی ذات سے ہیں بہرہ ور سب
ہوئے محفوظ قہرِ کبریا[۸] سے
یقیں ایام[۹] میں ہر رہبروں کے
سبھی نابود[۱۰] ہوتے تھے مقرّر
ہوئے ہیں غرق کافر ایکدم سب
ثمود و عاد کا سب قوم غارت
ہوئے ہیں اس سے بس نابود سارے
ہوئے ہیں اس سے سب دوزخ میں داخل
اُکھاڑا اس نے سب کی بیخ[۱۴] و بنیاد
سبھوں کے حال سے واقف[۱۵] کیا ہے
لکھا ہے سب مفصّل[۱۶] اور اجمال[۱۷]
یہ رحمت کا سبھی تھا کارخانہ
نہ نازل کب ہوئی آفت جہاں میں
بچے ہیں ہر گھڑی آفات سے سب
نہ اُترے گی بلا دنیا میں بیشک
نزولِ فضل و رحمت کے ہیں ایام[۱۹]

باقی ۸

یہ ہے دنیا میں رحمت کافروں پر
قیامت میں بھی جو ہیں بعضے کافر
شفاعت سے تب اس عالی نشاں کی
عذابِ سخت سب تخفیف اُن پر
عجب ہے فیض یہ حضرت کا نادر
بیاں اس فیض کا کس سے ادا ہو
وہ ایسے ہی حبیبِ خاصّ ہیں بس
گنہ گاروں پہ بھی اُن کا کرم ہے
زمانے میں مقرر سب نبی کے
گنہ اُمت سے گر ہوتا تھا صادر
اسی دم اُس گنہ کے وہ سبب سے
فضیحت اور رُسوا ہوکے یکسر
اُترتی منھ پہ تھی اُس کے سیاہی
کئی قوم اس گناہ و معصیت سے
کوئی مبروص اور مجذوم ہوکر
ہوئے ہیں بھی کئی ناپاک صورت
کئی بندر ہوئے اور گرگ خونخوار
اسی صورت سے اُمت انبیا کی
کیا ہے جس نے بدکاری مقرر
رکھا نیں کس نبیؑ کا پاس خاطر
کیا نیں درگذر کس کے گنہ سے
تواریخوں میں احوال انکا سب ہے
جو گذرا واقعہ اُن پر مفصل

سبھی بیدین و سارے مشرکوں پر
عذاب سخت ہوگا ان پہ ظاہر
حبیبِ حق رسولؐ دو جہاں کی
کرے گا حق تعالےٰ بس مقرر
ہیں جس سے بہرہ ور مشرک و کافر
صفت اُس ذات کی مرقوم کیا ہو
عجب ذات اُنکی ہے اعلیٰ و اقدس
نظر رحمت کی سب پر و مبدم ہے
جو آگے ہوگئے مرسل سبھی کے
کوئی گر امر میں رہتا تھا قاصر
خدائے پاک کے قہر و غضب سے
بھی ہوتا مسخ صورت وہ مقرر
سزا پاتا تھا از قہرِ الٰہی
ہوا ہے مسخ صورت شومیت سے
رہا ہے عقل اور ایمان کھوکر
کئی خنزیر کی پائے ہیں مورت
کئی خرس و شغال و مردم آزار
جو تھی دنیا میں ہر ایک رہنما کی
سزا اُس کو دیا ہے حق نے یکسر
نہ کر احساں کسی مرسل پہ ظاہر
سزا بیشک لیا ہر رو سیہ سے
بیاں ہر قوم کا نادر عجب ہے
لکھا بیشک ہے آخر تا بہ اوّل

مگر جب سے خدائے انس و جاں نے
کیا پیدا شفیع المذنبیں کو
سوا اس ذات مقدس کے سبب سے
بلا اور قہر سب موقوف کر کر
رکھا ہے سب کے تئیں امن و اماں میں
گناہوں سے نہ کر کس کو فضیحت
برکت اُس نبیؐ کی یہ دکھا کر
گناہوں کو سبھوں کے ڈھانک یکسر
عجب ہے ذات حضرت کی مکرّم
وسیلے ہیں گنہ گاروں کو سارے
سبب سے اُن کے ہم قہر خدا سے
ہوئی ہے جن کے آگے مسخ صورت
نہ بدکاری میں کچھ ہم اُن سے کم ہیں
ولیکن ہم طفیل اس شاہِ دیں کے
خدا کے قہر سے محفوظ سب ہیں
نہ رسوا اور فضیحت ہم ہوئے ہیں
محض یہ خاص حضرت کا کرم ہے
قیامت میں بھی ہے اُمّید محکم
کریں حضرت شفاعت سبکو بارے
تصدّق آپ کے قدموں پہ جاں ہے
الٰہی اس نبیؐ کے فیض سے اب
اماں میں رکھ ہر اک شر و بلا سے
قیامت میں نہ کر حضرت سے محروم

خداوند زمین و آسماں نے
مکرّم رحمۃ للعالمیں کو
رکھا محفوظ ساروں کو غضب سے
فضیحت اور رسوائی سے یکسر
کیا نیں مبتلا کس کو جہاں میں
نہیں کرتا ہے کس کی مسخ صورت
رکھا نیں کس کو ہیشک مبتلا کر
نظر رحمت کی کرتا ہے مقرر
مقرر فیض پایا اُن سے عالم
عجب حامی ہیں بدکاروں کو بارے
بچے ہیں سب مصیبت اور بلا سے
جو اُتری شومیّت سے اُنہپر آفت
زیادہ بلکہ اُن سب سے ظلم ہیں
حبیب حق شفیع المذنبیں کے
سدا دلشاد اور محفوظ سب ہیں
نہ پامالِ مصیبت ہم ہوئے ہیں
یہ اُن کا فیض جاری دمبدم ہے
عذابوں سے رہائی پائیں ہم سب
رہیں آزاد ہو دوزخ سے سارے
یہ کیا فیض آپ کا عالی نشاں ہے
نہ کر محروم اس عاصی کو تو کب
فضیحت اور عذاب برملا سے
شفاعت کی نہ کر دولت سے محروم

باقی

علی ہے یا رسول اللہ گنہگار
نہ کوئی اسکا جہاں میں دادرس[1] ہے
سنو حضرت کے اس فیض و کرم[2] سے
ہوئے ہیں بہرہ ور[3] جن و ملک سب
نہ شیطاں بھی ہوا رحمت سے محروم[4]
دلیل اس بات پر محکم[6] ہے کامل
کہ جس دم اس حکیم لم یزل[8] نے
در[9] رحمت سے کر ابلیس کو دور
فرشتہ ایک تھا جابر و قاہر[10]
کہ اسکو قہر کے ہاتھوں سے ہر روز
فرشتہ وہ ہمیشہ حکم رب سے
تھا ابلیس اُس بلا میں بس گرفتار
ہوئی حضرت پہ جب آیت یہ نازل
کہا ابلیس نے تب یا الٰہی
نبی کی ذات سے ہیں بہرہ ور سب
کیا ہے اُن کو رحمت عالمیں[13] کا
کیا ہے تو نے عالی عظمت اُن کی
سبھی کفار و مشرک جو ہیں منحوس
عجب عالی یہ شان احمدی ہے
مجھے بھی فیض اور رحمت سے اُن کی
در رحمت سے حضرت کے پھر اُمت
یہ سن ابلیس کی زاری[17] خدا نے
فرشتہ اُس پہ تھا جو سخت قاہر[18]

نظر رحمت کی رکھئے اُس پہ ہر بار
سوا یہ آپ کے فریاد رس ہے
مبارک سرور عالی کے دم سے
مسلماں کا فرد عاصی[4] ہر اک سب
رہا نہیں فیض سے حضرت کے محروم[5]
ہیں راوی اس کے عارف[7] اور عاقل
خدائے پاک بیچون بے مثل نے
کیا ملعون و مردود اور مقہور
ہوا ہے حکم حق تب اُس پہ صادر[11]
طمانچے مار ستو خون جگر سوز[12]
طمانچے مارتا تھا ستو غضب سے
سدا قہر خدا سے اُس پہ تھی مار
کہ رحمت جس میں ہے عالم کو حاصل
عجب ہے یہ میری بس روسیاہی
ملائک اور یہ جن و بشر سب
خلائق اور سارے آفریں[14] کا
ہے جاری سب پہ بیشک رحمت اُنکی
ہوا نہیں در سے کوئی حضرت کے مایوس[15]
یہ رحمت عام اُن کی سرمدی[16] ہے
نہ کر محروم تو رحمت سے اُن کی
مجھے مایوس اس در سے بنا مت
جناب خالق ارض و سما نے
کیا اس طور سے حکم اُسپہ صادر[19]

[1] یعنی فریاد کو پہنچنے والا ۱۲ [2] یعنی بخشش ۱۲ [3] یعنی نفع پانے والے ۱۲ [4] یعنی گنہگار [5] یعنی بے نصیب ۱۲ [6] یعنی مضبوط [7] یعنی خدا کے ولی ۱۲ [8] یعنی اللہ تعالے ۱۲ [9] یعنی دروازہ ۱۲ [10] یعنی جبر کرنیوالا اور قہر کرنے والا ۱۲ [11] یعنی جاری ہونے والا ۱۲ [12] یعنی جگر جلانیوالا ۱۲ [13] یعنی تمام جہان ۱۲ [14] یعنی تمام مخلوقات ۱۲ [15] یعنی ناامید ۱۲ [16] یعنی ہمیشہ ۱۲ [17] یعنی ابدی ۱۲ [18] یعنی پیدا کرنے والا زمین اور آسمان کا یعنی اللہ تعالیٰ ۱۲ [19] یعنی قہر کرنیوالا ۱۲ [20] یعنی جاری ۱۲

کہ اس کے سو طمانچے ہیں جو راتب[1] | یہ ہوتا ہے سدا اس سے معاتب[2]
سو میں نے ذاتِ احمدؐ کے لئے اب | طمانچے بس کیا موقوف وہ سب
نہ ہووے اُن طمانچوں سے وہ معذب[3] | اُسے بھی ہووے حاصل فیض محبوب
میرے محبوب کے در سے بھی یہ بس | نہ ہووے اس طرح محروم و بیکس
نبیؐ کی ذات کی رحمت ہے کامل | اُسے بھی ہووے بہرہ[4] اُس سے حاصل
غرض اُس پر جو پڑتی تھی سدا مار | بلا میں تھا یہ شیطاں بس گرفتار
اُسے بھی فیض حضرت سے ملا ہے | سدا کی مار سے وہ بچ رہا ہے
ہوا نیں آپ کے محروم در سے | یہ پایا فیض اُس عالی قدر سے
عجب ذاتِ نبیؐ ہے رحمتِ عام | نہ کوئی اُن سے ہوا محروم و ناکام[5]
ہے شیطاں جو خدا کے در سے مردود | شقاوت کے ہیں آثار[6] اُس میں موجود
وہ حضرت کی بھی اس رحمت سے الحق[7] | نہ مایوس اور ہوا محروم[8] مطلق
نبیؐ کے فیض سے بس شادماں ہو کر | طمانچے سے رہا آزاد ہو کر
نبیؐ کے ہیں عجب یہ عظمت[9] و جاہ | عجب یہ شان ہے العظمۃ[10] اللہ
یہاں اُمید کا پایہ ہوا سخت | عجب ہیں یہ ہمارے بس جواں بخت[11]
نبیؐ کے جب درِ دولت سے یکبار | ہوا نیں نا اُمید ابلیس بدکار
تو ہم کو کس طرح سے پھر الٰہی | نبیؐ کے در سے دیوے روسیاہی
شفاعت سے کرے حضرت کی محروم | کرے کس طور نومیدی سے محروم
الٰہی اب برکت سے نبیؐ کی | اسی شان جلالت[12] سے نبیؐ کی
اُٹھا دنیا سے با ایمان سب کو | یقیں کر لائق غفران[13] سب کو
نہ کر ہم بے کسوں کو سخت مغموم[14] | نہ کر حضرت کی اس رحمت سے محروم[15]
علیؔ کو بھی جو ہے عاصی[16] نہایت | یہ دولت کر کرم سے تو عنایت
بھی حیواں ہیں کئی اقسام ظاہر | بہائم[17] مرغ و ماہی اور طائر[18]
غرض سب نے نبیؐ سے فیض پا کر | کئے ہیں امنیت[19] حاصل مقرر

۱؎ ورد روزمرہ کا معمول ۱۲
۲؎ یعنی عتاب پایا ہوا ۱۲
۳؎ یعنی عذاب کیا گیا ۱۲
۴؎ یعنی حصہ ۵؎ یعنی بے مراد ۱۲
۶؎ یعنی بدبختی ۷؎ یعنی سچ ۸؎ یعنی نشان ۱۲
۹؎ یعنی بزرگی ۱۰؎ یعنی بزرگی تمام
۱۱؎ یعنی ۔۔۔ ۱۲

باقی

۱۰؎ بزرگی اللہ تعالیٰ کو ہے
۱۱؎ یعنی نصیبہ ۱۲ ۱۲؎ یعنی بزرگی ۱۲ ۱۳؎ یعنی بخشش ۱۲
۱۴؎ یعنی غمگین ۱۲
۱۵؎ یعنی بے نصیب ۱۲
۱۶؎ یعنی گناہ کرنیوالا ۱۲
۱۷؎ یعنی چارپائے جانور
۱۸؎ یعنی اڑنیوالے جانور
۱۹؎ یعنی پناہ ۱۲۵

سبھوں کو حق نے بس قحط وبلا سے
ملا ہے فیض سب کو مصطفیٰ کا
لکھا نہیں حال ہر ایک کا مفصّل
شفاعت کا لکھوں اب حال شمّہ
کہ حق نے اُس شفیع المذنبیں کو
شفاعت کی اجازت دیجے یکبار
کتابوں سے بھی ظاہر یہ خبر ہے
بھی ہے یہ قول اس محبوب رب کا
شفاعت اذن پر ہوتی جو موقوف
نہ کہلاتے شفیع المذنبیں وہ
قیامت میں یہ ہوتی بات سب حل
وے حق نے رضا دے خاص یکبار
رضا جو مژدہ ہے بعد اُخرے
مقرر شیوۂ ممتاز ہے یہ
نہ واقف ہے کوئی اس کیفیت سے
چہ آگاہی بود ہر مشت خس را
شفاعت سے جو ہے حضرت کی منکر
نبیؐ کی ذات پہ بیشک سند ہے
ہیں راوی سب اسی صورت سے ناقل
کہ حضرت سرورِ دیں شاہِ آفاق
گناہوں پر اس اُمت کے نظر کر
مقدس خاطر اشرف کو غم میں
تو اُس دم اُس خدائے جل شان نے

رکھا محفوظ رنج برِ بلا سے
حبیبِ حق رسولِ کبریا کا
کہ ہوتی ہے حقیقت یہ مطوّل
کروں ظاہر فضائل کا کرشمہ
مفسّر رحمۃ للعالمیں کو
کیا اس امر میں بس ان کو مختار
دلائل اس سخن پر معتبر ہے
کہ ہیں شافع مشفع بس ہوں سب کا
نہ کرتے اس طرح سے ذکر موصوف
نہ ہوتے رحمۃ للعالمیں وہ
یقیں جھگڑا وہاں ہوتا یہ فیصل
شفاعت میں کیا حضرت کو مختار
محض یہ بس رسوخیت ہے ادنے
عجب طور نیاز و ناز ہے یہ
نیاز عاشق و معشوقیت سے
نیابد نعمت پردازی جرس را
وہ بیشک ہے یقیں مردود کافر
شفاعت آپ کی بے حصر وعد ہے
کہ جو اس بات سے واقف ہیں کامل
شفیع المذنبیں محبوبِ خلّاق
عواقب میں تفکر سر بسر کر
سدا رکھتے تھے اُمت کے الم میں
حکیمِ پاک خلّاقِ جہاں نے

لہ یعنی بلا کی ۱۲ یعنی دراز ۱۲ یعنی معجزہ ۱۲۵ یعنی دلیلیں یعنی کرنیوالا ۱۲ یعنی آسمان یعنی ایک دفعہ دوسری دفعہ مقصود ۱۲ یعنی طریقہ کیا خبر ہوتی ہر کسی کو یعنی آئی خوش ادا یعنی طرح

۱۱

یعنی خوشی آواز جیسا ہر ایک مٹھی گھاس کی طرح ہر ایک کرنے والا ۱۲ یعنی انکار کرنے والا ۱۲ یعنی نقل کرنیوالے ۱۲ یعنی بادشاہ جہاں کے ۱۲ یعنی شفاعت کرنیوالے گنہگاروں کی محبوب یعنی انجام کار ۱۲ یعنی رنج ۱۲

نہ چاہا غم میں بس محبوب اُس کا / رہے وہ دلبرِ مطلوب اُس کا
اُسی ساعت بصد اعزاز و اکرام / رضامندی کا یہ بھیجا ہے پیغام
کہ اے محبوب میرے دلبرِ خاص / حبیبِ کبریا معمورِ اخلاص
نہ دکھ اُمّت کا اپنے دل پہ کچھ غم / سدا رکھ دل کو اپنے شاد و خرّم
تجھے بخشوں جو تو چاہے وہاں تک / کہ تا راضی تو ہووے اُس سے بیشک
کہ لیتے ہوں رضا کا تیرے طالب / کروں خوشنود تجھ کو با مطالب
یہ سُن حضرت نے اُس دم کبریا سے / کہے ہیں اس طرح بیشک خدا سے
کہ اے خالق میرے دانائے اسرار / خدائے پاک خلّاقِ جہاندار
مجھے اپنا کیا ہے تو نے محبوب / رضامندی میری رکھتا ہے مطلوب
تو مجھ کو تیری عزت کی قسم ہے / تیری قدرت و صنعت کی قسم ہے
کہ دوزخ میں رکھے گر کوئی گنہگار / نہیں اس کام میں راضی ہوں یکبار
لکھا جو والضحیٰ میں ہے فترضیٰ / دلیل اس قول پر دیکھو ہے برجا
غرض اُس سرورِ دیں کے مراتب / ہیں اعلیٰ اور نامی با مناقب
خدا نے جو شہِ اکمل کو بخشا / نہ یہ رتبہ کسی مرسل کو بخشا
ہوئے ہیں برگزیدے جو خدا کے / فرستادے یقیں اُس کبریا کے
رضائے حق طلب کرتے تھے سارے / تھی مرضی حق کی مطلوب اُنکو پیارے
ولے خود حق رضا جوئے نبی ہے / رضا کا آپ طالب بس یہی ہے
خدا نے دے رضا سب عام یکبار / کیا ہے بے شبہ حضرت کو مختار
دلائل دے یہ نادر آشکارا / شفاعت کا لکھوں احوال سارا
روایت ہے یہ سب علمائے دیں سے / تمامی اہل دانش اور یقیں سے
کہ حق نے اُس شفیع المذنبیں کو / امام الاوّلیں والآخریں کو
عنایت سے عطا کر مُلک محمود / شفاعت کا مکاں بخشا ہے مسعود
سوائے آپ کے کس کو مکاں یہ / نہ بخشے گا عطا کر عز و شاں یہ

ے یعنی حرص ۱۲ ے یعنی جانے والے بھیدوں کے ۱۲ ے یعنی گنہگاری ۱۲ ے یعنی کھلے ہوئے کلام ۱۲ ے اور سارہ بڑے کلام ۱۲ ے یعنی رسول اللہ ۱۲ ے یعنی مقبول ۱۲ ے یعنی بھیجے ہوئے ۱۲ ے یعنی خوشنودی ۱۲ ے یعنی ڈھونڈھنے والا ۱۲

۵

ے یعنی دلیلیں ۱۲ ے یعنی ظاہر ۱۲ ے یعنی عقلمند لوگ ۱۲ ے مراد ہے مقام محمود سے قیامت کے روز حاصل رسول مقبول کو اس مقام پر اللہ تعالیٰ سے درخواست شفاعت کریں گے ۱۲ ے یعنی بلند ۱۲

محض یہ خاص ملک سرمدی ہے
بھی لکھتے ہیں کہ حضرتؐ کی شفاعت
ہر اک اقسام کا احوال نادر
قسم پہلی شفاعت کی یہ بس عام
یہ لکھتے ہیں کہ جس دم خاص اور عام
کھڑے رہ جاویں سب عرصات میں آ
وہاں گم ہووے گی بس عقل سب کی
عجب ساعت ہے وہ خونِ جگرسوز
سبھوں پر تشنگی بس ہووے غالب
وہ شدت تشنگی کی اور تباہی
تمامی انبیا وہ شور و شر دیکھ
کرے گی تاب و طاقت اُنکی پرواز
نہ ہو گی اس طرح سے کس کی طاقت
مگر اُس دم امامِ ہر دو عالم
شفیع المذنبیں سالارِ اُمت
سراجِ بحر و بر خورشید دارین
بلا میں دیکھ سب اُمت کو اپنے
کہیں گے یا الٰہی اُمتی بس
شفاعت کے ہو پھر طالب خدا سے
یقیں عرصات کے عالم کو سارے
یقیں عظمیٰ شفاعت اسکا ہے نام
دگر حضرت کی نادر ہے شفاعت
کہ ہیں جو پاک مقبولِ الٰہی

مقام عزؐ و جاہِ احمدی ہے
ہے سات اقسام پر باصد عنایت
لکھوں ہوں مختصر کر سب کو ظاہر
ہے داخل اُس میں سارا خلق تمام
جو ہیں اہل جفا اور اہل اسلام
مقام شدت و آفات میں آ
جو دیکھیں گے جلالت قہر رب کی
قیامت کا ہے مشکل تر وہی روز
گریں سختی سے آ قالب پہ قالب
سو ہے ہنگامۂ قہرِ الٰہی
یقین قہر الٰہی سر بسر دیکھ
کریں سب اس گھڑی نفسی کی آواز
کرے اُس دم طلب حق سے شفاعت
حبیبِ حق رسولِ جن و آدم
امام المرسلیں غمخوار اُمت
محمد مصطفےٰ سلطانِ کونین
تمامی تابعِ ملت کو اپنے
یہ حاصل اُن کو ہے شانِ مقدس
جنابِ مستطابِ کبریا سے
چھڑاویں گے شفاعت کر کے بارے
شفاعت ہے گرامی تر یہ بس عام
وہ ہے مخصوص بہر اہل طاعت
نہیں اعمال میں جن کے سیاہی

لہ یعنی ہمیشگی ۱۲ سہ یعنی ظالم ۱۲ سہ یعنی میدان قیامت ۱۲ یعنی سختی ۱۲ بزرگی ۱۲ یعنی پیاس ۱۲ یعنی وجود بدن

کرنے والے گنہگاروں کی ۱۲ یعنی پیشوا پیغمبروں کے ۱۲ یعنی چراغ ۱۲ یعنی دونوں جہان ۱۲ یعنی دین و مذہب ۱۲ یعنی پاک ۱۲ یعنی بزرگ ۱۲ یعنی بہت بزرگ ۱۲

ہوا نہیں کب گنہ کچھ اُن سے صادر
وے سب اہل ولا اور اہل طاعت
شفاعت سے شہِ خیر الوریٰ کی
اماں دے آتشِ دوزخ سے اُن کو
کرے جنت میں حق اُن سب کو داخل
شفاعت ہے جو حضرت کی وہ ثالث
کہ جو تھوڑے گنہ سے اپنے بارے
شفاعت کر شہِ مختار اُن کو
دخول نار سے سب کو بچاویں
لجاویں اُن کو پھر جنت میں یکسر
شفاعت کے چہارم ہیں جو اقسام
کہ جو اپنے گناہوں کے سبب سے
رہیں جو آتشِ دوزخ میں جا کر
شفاعت اُن کو کر سلطان کونین
نکالیں آتشِ دوزخ سے باہر
رکھ اپنے سایۂ رافت میں اُن کو
شفاعت کے جو ہیں اقسام پنجم
سبھی اہل نبوت اور ولایت
کہ جن کا مرتبہ اعلیٰ ہے سب سے
کرے حق جنتوں میں اُن کو داخل
شفاعت سے وے حضرت مصطفےٰ کی
کریں بس درجۂ اعلیٰ کو حاصل
شفاعت جو ہے ششم بس گرامی

ہیں طاعت سے منور جن کی خاطر
مجاہد اور مکمل باعنایت
محمد مصطفےٰ مشکل کشا کی
حساب اور پرسشِ برزخ سے اُنکو
کرے دیدار سے اُن سب کو خوشدل
کئی ٹوٹے نفیس ہیں اُن سے وارث
ہوئے ہیں مستحق دوزخ کے سارے
مکرم دلبرِ جبار اُن کو
درِ دوزخ سے باز اُس دم پھراویں
سبھی مسرور ہو جاویں مقرر
محقق اس کے کئی ہیں صنف ناکام
مقرر اُس گھڑی جو قہر رب سے
بڑے گرزوں کی بیشک مار جن پر
امام الانبیا شاہِ فریقین
کریں آزاد دیتے شاد خاطر
لجاویں ساتھ پھر جنت میں اُن کو
ہیں حق دار اُس کے سارے نیک مردم
بھی مقتولانِ پیکارِ شہادت
مقامِ قربیت اولیٰ ہے سب سے
قصورِ خلد میں بخشے منازل
امامِ الانبیا والاولیا کی
ملیں اعلیٰ تر اُن کو سب منازل
وے مقبورانِ یثرب ہیں تمامی

صاحب حسب ... جہاد کرنے والے ... اللہ کی راہ میں ...

۴ باقی

... سوالات وغیرہ ... سورہ ص ۔ ۱۲

مدینے میں جو ہوویں فوت سارے
کئے حضرت نے اس صورت سے مذکورے
خصوص اُن کے لئے میں با عنایت
جسے ہووے استطاعت وہ کرے سیر
کہ تا میری شفاعت سے بلندی
علی کو یا الٰہی سوئے یثرب
کہ تا حضرت سے وہ بھی فیض پاوے
ہے مختتم بس شفاعت بھر کفار
مقیم درکِ اسفل در جہنم
شفاعت سے نبی کی ان کو غفار
رہے تخفیف کا حکم اُن پہ جاری
غرض حضرت کی رافت پہ عجب ہے
شفاعت اُن کی ہے مقبول یکسر
ہیں محتاج اُن کے بیشک عام اور خاص
جسے چاہیں وہ شدت سے بچا دیں
قیامت میں کریں جس کی حمایت
کریں جس سے وہ نفرت اور بہانہ
شفیع ایسا کہاں سے پھر وہ پاوے
الٰہی تو کرم سے اپنے یکسر
علی کا بھی نصیب کر دے اکمل
غرض لکھتے ہیں یوں اہل کرامت
نبی ہوویں وہاں اُمت کے حامی
نہ لیویں ایک دم آسودگی وہ

دے قابل اس شفاعت کے ہیں بارے
مدینے میں مفرد جو ہیں مقبور
کروں حق سے طلب بیشک شفاعت
یہاں آ کر مرے یہ کام ہے خیر
کرے حاصل مقام بہرہ مندی
لجا اور دے سُلا در کوئے یثرب
بھی مقبور ان یثرب سے کہاوے
کہ جو ہوویں شدائد میں گرفتار
عذابِ سخت ہوویں اُن پہ ہر دم
کرے آساں عذابِ سخت و دشوار
رہے آسانیت سے ہیش کاری
تفضل اور فیض اُن کا یہ سب ہے
ہے فیض اُن کا عجب معقول یکسر
سبھی اہلِ صفا اور اہلِ اخلاص
مصیبت اور محنت سے بچا دیں
خدا کی اُس پہ ہے بیشک عنایت
کہو اُس کا کہاں ہے پھر ٹھکانہ
جو اس کو اس عذابوں سے بچاوے
شفاعت سب کو کر ان کی میسر
کہ ہوویں اُس کے شافع ختم مرسل
کہ ہووے جس گھڑی قائم قیامت
تفضل اپنا رکھ اُن پر گرامی
طلب سب کی کریں بہبودگی وہ

ہیں عالی ان کی سب شانِ جلالت — معزز اور مکرم ہیں کمالت
کرامت کے دکھاویں سب مقامات — کریں جاری وہاں بھی خرقِ عادات
گرامی تر سبھی اعزاز اُن کے — نشر ہوویں وہاں اعجاز اُن کے
روایت ایک سند ہے اس مکاں میں — نبی کے جاہ و عزت کے بیاں میں
کہ ہووے جس گھڑی قائم قیامت — کرے عرصات میں خلق استقامت
سو اُس دم کھول دروازے قہر کے — کریں مفتوح ساتوں در سقر کے
نکل کر آگ تب دوزخ سے باہر — یکایک گھیر لیوے سب کو ظاہر
غضب میں دیکھ اس آتش کو بارے — کریں فریاد اہلِ حشر سارے
مقرر ہووے گا گم ہوش سب کا — یہ عالم دیکھ سب قہر و غضب کا
تپش سے اُس کی بے آرام ہو کُل — کریں گے عرصۂ محشر میں سب غُل
اُسی ساعت وہ محبوبِ الٰہی — شفاعت کی ہے جن کو بادشاہی
محمد مصطفےٰ شاہِ کرامت — حبیبِ کبریا ماہِ امامت
بلا میں اپنی اُمت سر بسر دیکھ — یہ شدت اور مقامِ پُرخطر دیکھ
نہایت ہو کے مضطر بس کریں آہ — کہیں جبریل سے العظمۃ للہ
مصیبت اور شدت بس یہ کیا ہے — میری اُمت گرفتارِ بلا ہے
کہیں جبریل اے سالارِ ابرار — حبیبِ کبریا محبوبِ مختار
جہاں موجود یہ حضرت کی ہو ذات — کہو اُمت کو کیا ہے خوفِ آفات
تمھاری پشتبانی بس عجب ہے — نہ اُمت کو خطر واللہ اب ہے
یہ اک تدبیر کافی ہے تو اور — کہ اے محبوبِ حق سلطان فاخر
اسی ساعت مبارک بال اپنے — تمامی زلف پُر اجلال اپنے
کرو بس کھول کر عنبر فشانی — ہلاؤ اُس کو با صد شادمانی
نکل آوے سحابِ نور اُس سے — غبارِ عنبریں مجموراُس سے
وہ ہووے آتشِ دوزخ کے حائل — حجابِ بے بہا اور ستر کامل

لہ یعنی عزت دار ۱۲ ۲ یعنی بزرگی ۱۲ ۳ یعنی مرتبہ ۱۲ ۴ یعنی ظاہر ہونا مشہور ۵ یعنی میدان ۶ یعنی قائم رہنا ۷ یعنی کھلا ہوا ۸ یعنی دروازے دوزخ کے ۹ یعنی گرمی ۱۰ یعنی حیرانی ۱۱ یعنی ...

باقی ۳

بزرگی اللہ کو ہے ۱۲ یعنی بادشاہ سب کو کافی ۱۲ یعنی مددگاری ۱۲ یعنی بزرگ ۱۲ یعنی ابر نور کا ۱۲ یعنی خوشبودار ۱۹ لہ حائل وہ چیز جو درمیان ... آڑ ہو جائے ۱۲ ۲۰ یعنی پوشیدہ ۱۲

شفیعِ اُمّت کی ہووے اُس سے مستور[1]
محاسن[2] کو بھی کر گوہر فشاں اب
یہ سُن حضرت کریں زلفِ معنبر[3]
محاسن کو بھی ہاتھوں سے ہلا دیں
محاسن اور اُن زلفوں سے یکبار
سبھی اُمّت پہ کر ظلِّ[4] کرامت
شفیعِ اُمّت کی ہووے اُس سے مفقود[5]
چھڑا دیں اپنی اُمّت کو تمامی
کہو اب جس کے ایسے پشتباں[6] ہو
اس اُمّت کو کہو پھر کیا خطر[7] ہے
ہمارے بخت کیا عالی ہیں ظاہر
علی کچھ غم نہ تھا دوزخ کا تو اب
وسیلہ حق نے یہ تجھ کو دیا ہے
ہے بہبودی[14] تیری دونوں جہاں میں
فضیلت کا ذکر نادر بیاں ہے
کہ حق اُس سرورِ عالی گہر کو
قیامت میں کرے سلطان سب کا
لوائے[16] حمد بخشے اُن کو نامی
رہیں بس انبیا اور مرسلیں سب
یقیں ظلِّ حمایت میں اُنھیں کے
لوائے حمد کے سائے میں سارے
لواء الحمد کی تعریف کس سے
نشاں ہے وہ جلالِ احمدی کا

یقیں اُمّت تمہاری ہووے منصور
کرشمہ اپنا دکھلاؤ یہاں اب
پریشاں اپنے رخساروں پہ یکسر
گہر افشاں مقرر کر دکھاویں
سحابِ نور ہو ویں دو نمودار[8]
حجابِ نار ہو ویں باجلالت
عذابِ حشر ہو ویں سارے مسدود[9]
کریں دل شاد با فیضِ گرامی
قوی حامی امامِ دو جہاں ہوں
عذابِ نار سے کیا خوف و ڈر ہے
ملے جو ایسے حامی ہم کو نادر
نہ کر شدت[10] کی اس کے گفتگو اب
نبی کی ذات سے فائز[11] کیا ہے
فراخی[12] ہے تجھے ہر اک مکاں میں
جلالِ سرمدی[13] کا یہ نشاں ہے
حبیبِ خود شفیعِ نامور کو
مقرر باعثِ غفران[15] سب کا
نشاں ہے یہ شفاعت کا گرامی
زہے دم تا بہ عیسیٰ حق گزیں[17] سب
جراگاہ و عنایت میں اُنھیں کے
رہیں زیرِ علَم حضرت کے سارے
ادا ہووے کہو توصیف کس سے
علَم ہے بادشاہِ سرمدی کا

[1] مستور یعنی پوشیدہ ۲ ریش یعنی داڑھی مبارک ۱۲ ۳ معنبر یعنی عطر سے بھرے ۴ ظل یعنی سایہ ۵ مفقود یعنی گم ۶ پشتباں یعنی مددگار ۷ خطر یعنی ڈر ۸ نمودار یعنی ظاہر ۹ مسدود یعنی بند ۱۰ شدت یعنی سختی ۱۱ فائز یعنی سرفراز ۱۲ فراخی یعنی بہتری ۱۲

۱۴

[14] بہبودی یعنی آسانی و ترقی ۱۲ ۱۳ سرمدی یعنی ہمیشگی ۱۵ غفران یعنی بخشش ۱۶ لوائے حمد ... ۱۷ گزیں ... ۱۲ یعنی مقبول ۱۲

بلندی میں ہے دس سو سال کی راہ مقابل اُس کے بس رفعت ہیں کوتاہ

علم وہ نور کا پُر نور تر ہے کہ ذرہ اُس کا یہ شمس و قمر ہے

سناں اُس کے ہیں سب یاقوت احمر زمرد کے ہیں زبجے اس کے انور

پھریرے اُس میں ہیں سب تین روشن کہ ہووے حشر جس سے رشک گلشن

رہے گا ایک وہ مشرق کی جانب دگر مغرب کی جانب بس عجائب

رہے ثالث وہ بس کعبے پہ پُر نور کہ ہووے دشت محشر جس سے معمور

سطر ہیں اُس علم میں تین مرسوم سطر پہلی پہ بسم اللہ ہے مرقوم

خدا کی حمد ہے دویم سطر میں مقرر اُس لوائے پُر قدر میں

سطر ثالث میں ہے مرقوم نامی شہادت کا یہ کلمہ بس گرامی

فرشتے اس علم کو تب اُٹھا کر رکھیں عرصات کے میداں میں لاکر

ندا تب غیب سے ہووے یہ صادر نہایت شان اور عزت سے ظاہر

کہاں محبوب ہیں وہ کبریا کے حبیب خاص تر نامی خدا کے

کہاں وہ شافع جن و بشر ہیں رسول حق امام بحر و بر ہیں

نبی ابطحی اُمی گرامی قریشی یثربی مکی تہامی

محمد ختم مرسل شافع عام امام الانبیا محبوب علام

یہ سن ہیبت بھری نادر ندا تب رسول خاص محبوب خدا تب

نہایت عظمت و جاہ و حشم سے بزرگی اور عزت کے قدم سے

وہاں اُس عرصۂ محشر میں آکر جمال دلربا سب کو دکھا کر

نظر کردہ لوائے پُر کرامت کریں سائے میں اسکے استقامت

مبارک آپ کے سائے میں اُس دم سبھی مرسل ز عیسیٰ تا بہ آدم

یقیں حاضر وہاں ہووینگے یکبار کریں گے نعت سب لب کو گہربار

بھی صدیقوں کا ایک ٹولا جمع ہو رہیگا آپ کے سائے میں آ وو

بھی شہداؤں کا اک مجمع پُر اوصاف کھڑا ہو جائے گا حضرت کے اطراف

۱ یعنی بلندی ۲ یعنی دس سال کے اوپر کا سفر ۱۲ ۳ یعنی نیزے کا پھل جس کو پیندی میں ... ۴ یعنی سبز ۵ یعنی میدان ۶ یعنی آباد ۷ یعنی لکھی ہوئی ۸ یعنی الحمد للہ رب العالمین ۹ یعنی ...

۲ یا قی

... ابھرنے والا ۱۲ ... یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ... یعنی بزرگ ۱۲ ... یعنی ظاہر ... جاننے والا غیب کا یعنی اللہ تعالیٰ ... یعنی جو شی ... یعنی قیام ... یعنی تمام پیغمبر ۱۲ ... یعنی شہیدوں کا ۱۲

بھی قوم عارفین[۱] اور صالحین[۲] سب
بھی اُمّت آپ کی سب عام[۳] یکسر
ملے گا تاج اور بُرّاق سب کو
خصوصاً اک نوادر افسر[۴] نور
بہت تعظیم اور عزت سے لاکر
حریری[۵] لالباس نور سارا
بھٹا براق پر تکریم[۶] سے تب
عَلَم[۷] چالیس ہزار اور لاکھ سارے
لوائُ الحمد کے سائے میں آتب
اُسی دم بادشاہِ جن وآدم
کہیں بیشک علیؓ مرتضیٰؓ کو
کہ لو کاندھے پہ یہ اَعظم لواب
میں اپنے اُمتوں کو کر شفاعت
علیؓ ہو اُس گھڑی حضرت سے مامور[۸]
کرے گی کوچ حضرت کی سواری
کریں جبرئیلؑ آگے ہو ادب سے
کہ یعنے اہل محشر دور ہو اب
کہ آتی ہے سواری شاہِ دیں کی
شفاعت کرکے سب اُمت کو یکبار
اسی عظمت[۹] سے وہ سالار کامل
بھی ہوگا ایک ذرّہ جس میں ایماں
نہ لیویں جب تلک اُمت کو زنہار[۱۰]
عجب اُمت پہ حضرت کا کرم ہے

ہر اک حاضر وہاں ہو دین لقیں سب
رہے سائے میں حضرت کے مقرر
عوام[۱۱] الناس اور عالی[۱۲] نسب کو
ہو لامع[۱۳] جس سے ظاہر پیکر نور
دکھیں گے سرورِ عالی کے سر پر
سو پہناویں نبیؐ کو آشکارا
کھڑے رہویں ملک تعظیم تب
کہ جس میں نور کے ہوویں فرارے
ملک ہوویں کھڑے ہاتھوں میں لاتب
مہِ انور شفیعِ ہر دو عالم
امیر المومنین شیرِ خدا کو
چلو بس سوئے جنّات العلا اب
چلا ہوں لے کے بیشک سوئے جنّت
اُٹھاویں گے لوارا الحمد پُر نور
رہے گی ہمقدم[۱۴] یہ فوج ساری
ندائے طرقوا[۱۵] یکبار سب سے
کرو دستہ تہی[۱۶] ہو ایک[۱۷] سو سب
حبیبِ حق شفیع المذنبیں کی
چلے ہیں ساتھ لے سلطانِ ابرار[۱۸]
کریں اُمت کو سب جنت میں داخل
سو جاوے ساتھ حضرت کے یقیں جاں
نہ جاویں آپ جنت میں وہ مختار
نہایت لطف و احساں دمبدم ہے

۱؎ یعنی اولیاء اللہ ۱۲
۲؎ یعنی نیک بخت لوگ
۳؎ یعنی عام ۴؎ عمر رسیدہ
عام مسلمان لوگ کم درجہ
والے ۵؎ یعنی بلند
مرتبہ والے ۶؎ یعنی تاج
۷؎ روشن ۸؎ یعنی
ریشمی لباس ۹؎ یعنی
عزت و بزرگی ۱۰؎

۱۵

یعنی نشان ۱۱؎ یعنی
حکم کئے گئے ۱۲؎ یعنی
ہٹو ۱۳؎ یعنی پیچھے چلو
ساتھ ۱۴؎ یعنی خالی ۱۵؎
یعنی ایک طرف ۱۶؎
یعنی بادشاہ نیکوکاروں
۱۷؎ یعنی بزرگی سے
۱۸؎ یعنی بزرگ و شوکت

نہ جاوے جب تلک اُمّت نبیؐ کی — نہ جنت پاوے گی اُمّت کسی کی

عجب حضرت کا شان مکرمت[1] ہے — عجب عالی[2] یہ سب سے منزلت[3] ہے

چلیں جن کے جلو[4] میں انبیا سب — مقرب سب ملک اور اولیا سب

کہاں یہ شان ہے عالی کسی کی — یہ رُتبہ ہے مکرّم کس نبیؐ کا

یہ رفعت[5] کس کی اور حشمت[6] ہے کس کی — جلیل القدر[7] یہ عظمت ہے کس کی

تعالی اللہ[8] عجب یہ جاہ ہے سب — یہ فضلِ رحمتِ اللہ ہے سب

خدا نے کر عنایت اور افضال[9] — محض[10] حضرت کو یہ بخشا ہے اجلال

غرض سلطانِ دیں سالارِ[11] کونین — عروس بزم[12] گاہِ قاب[13] قوسین

لیجا جنت میں سب اُمّت کو اپنے — تمامی بندہ اُلفت کو اپنے

لیجا کر چشمۂ کوثر یہ پہلے — پلا دیں جام کوثر ہاتھ میں لے

عجب شربت گوارا[14] مایۂ ہوش — نبیؐ کے ہاتھ سے اُمت کرے نوش

پھر آخر شربتِ دیدار مولے — کہ جو ہے نعمتِ عظمیٰ[15] و اعلےٰ

میسر ہووے سب کو با کرامت — رہیں جنت میں دائم سب سلامت

قلم رکھ ہاتھ سے اور لب ادب سات — جنابِ حق میں کرتا ہوں مناجات

اُٹھا کر ہاتھ بھی تم اپنے یکبار — کہو آمین اے مجلس کے حضّار

الٰہی خاص تو اپنے کرم سے — عنایت اور عطائے[16] محترم سے

ہمارے دل کو ایماں سے قوی کر — میسر مصطفےٰ کی پیروی[17] کر

لیجا دنیا سے با ایمان سب کو — یقیں کر لائقِ غفران[18] سب کو

قیامت میں بھی اپنے تو کرم سے — عطا کر بعث[19] حضرت کے قدم سے

شفاعت[20] کی نہ کر روزی سے محروم — نہ کر اس فتح و فیروزی[21] سے محروم

لقائے[22] مصطفےٰ سے کر مشرف[23] — بھی کر تحت[24] لوا بس داخلِ صف

نبیؐ کے کر وہاں ٹولے میں شامل — نبیؐ کے ساتھ کر جنت میں داخل

انھیں کے ہاتھ سے باشادمانی[25] — پلا اس چشمۂ کوثر کا پانی

۱ہ یعنی بزرگی ۲ہ یعنی بلند ۳ہ یعنی مرتبہ ۴ہ یعنی سایہ پیادہ ۱۲ ۵ہ یعنی بلندی ۶ہ یعنی بڑائی ۷ہ یعنی بڑے مرتبہ والا ۸ہ یعنی برتر ہے اللہ تعالیٰ ۹ہ یعنی بخشش ۱۰ہ یعنی خاص ۱۱ہ یعنی سردار دونوں جہان کے ۱۲ہ یعنی مجلس سے مراد ہے نہایت نزدیکی

باقی

۱۳ہ یعنی قرب الٰہی کی مجلس کے دولھے ۱۲ ۱۴ہ یعنی [illegible] ۱۵ہ یعنی بڑی ۱۶ہ یعنی بخشش بزرگ ۱۷ہ یعنی تابعداری ۱۸ہ یعنی بخشش ۱۹ہ یعنی قبر سے اٹھانا ۲۰ہ [illegible] ۲۱ہ یعنی بے نصیب ۲۲ہ یعنی فتحمندی ۲۳ہ دیدار ۲۴ہ یعنی شرفیاب ۲۵ہ یعنی جھنڈے کے نیچے ۲۶ہ یعنی خوشی سے ۱۲

ہمارے کھول اس دم دیدۂ نور / نہ کر دیدار سے تو اپنے مہجور
طفیل سرورِ عالم دعا یہ / کرم سے کر اجابت التجا یہ
علے کہ ختم مجلس کو یہاں اب / زباں کھول اپنی کر گوہر فشاں اب
بروح پُر فتوح شاہِ عالم / درودیں اور تحیت پڑھ دمادم

پڑھو مجلس کے اے حضار صلوات
بروح سید الابرار صلوات

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک وسلم

مجلس بارہویں

قلم کے نفخِ صور اب دے زباں میں / کروں اک حشر برپا اب جہاں میں
اٹھی ہے اب گھٹا سوز و الم کی / یہ بارش ہی عجب اس چشمِ نم کی
یہ بیتابی کی دیکھ اس دم علامت / کہا ہے عقل نے آئی قیامت
غمِ سلطانِ دیں ہر غم سے ہے سخت / کیا جس نے جگر کو چیر صد لخت
لکھے یہ غم کہاں ہے کس میں یہ ہوش / ملک بیتاب ہیں اور چرخ مدہوش
کریں جبرئیل جن کے غم میں صد آہ / یہ کیا غم ہے عجب اللہ اللہ
نہیں غم ہے یہ بس خونِ جگر ہے / یہاں عقل و خرد مایوس تر ہے
گذرنا اس سے بھی ہے ناروائی / قیامت میں ہر اس غم سے رہائی
لکھوں اب بارہویں مجلس یہ غم کی / قیامت کی مصیبت کی الم کی
کروں تحریر یہ سوزِ دلِ عام / سیاہی اپنے خونِ دل سے لے دام
کیا راوی نے اس صورت سے مسطور / تھا سینہ جس کا اس ماتم سے معمور
کہ جب عمر اس شہِ فریاد رس کی / ہوئی ہے جس گھڑی تر سٹھ برس کی
تب آئے لے کے یہ جبرئیل پیغام / جنابِ حق سے با اعزاز و اکرام

۱ یعنی صور کا پھونکنا ۱۲ ۲ یعنی قبول ۱۲ ۳ یعنی موتی بکھیرنے والی ۱۲ ۴ یعنی ہمیشہ ۱۲ ۵ یعنی قائم ۱۲ ۶ یعنی بیقراری ۱۲ ۷ یعنی سو ٹکڑے ۱۲

۸ یعنی فرشتے ۱۲ ۹ یعنی آسمان ۱۲ ۱۰ یعنی بہت نا امید ۱۲ ۱۱ یعنی چھٹکارا ۱۲ ۱۲ یعنی رنج ۱۲ ۱۳ یعنی روشنائی ۱۲ ۱۴ یعنی آباد ۱۲ ۱۵ یعنی فریاد کو پہنچنے والا

کہ اے مقبولِ خلوت گاہِ معراج | تمامی مرسلوں کے دُرۃ التاج
ترے باعث کیا پیدا جہاں کو | بنایا ہوں سبھی کون و مکاں کو
ہدایت کے لئے تجھ کو جہاں میں | دیا ہوں بھیج سارے انس و جاں میں
ترے باعث زمیں نے نور پایا | مقرر سب جہاں نے فیض اُٹھایا
کیا ہے تو نے سب کی رہنمائی | ملی ہے سب کو بوئے آشنائی
جہاں سے رُخ تو اپنا اب ادھر کر | میری درگاہ کی جانب سفر کر
میں ہوں مشتاق تیرے اس لقا کا | جمالِ پاک حُسن دلربا کا
تری ہے اب یہاں آنے کی باری | مقامِ قدس میں ہے انتظاری
مری درگاہ کے سارے مقرب | ترے دیدار کے طالب ہیں سب اب
میرا دیدار گر مطلوب تر ہے | محبت اس طرف غالب اگر ہے
ادھر آنے میں پھر وقفہ نہ کر تو | رضامندی سے کر اپنے سفر تو
وگر دُنیا میں رہنے کی ہوس ہے | اُدھر کا شوق غالب دل میں بس ہے
تو دے تجھ کو حیاتِ جاودانی | یقیں بخشوں ابد تک زندگانی
جہاں کا سر بسر سارا خزانہ | تمامی سلطنت کا کارخانہ
قیامت تک حوالے کر ترے سب | یقیں کرتا ہوں تجھ کو کامراں اب
حشر میں بھی کروں جنت میں داخل | نعیمِ خلد میں بخشوں منازل
مگر محروم کر اپنے لقا سے | کروں غافل جمالِ کبریا سے
مرا ہے دیکھنا محبوب تجھ کو | دیا دُنیا ہے بس مطلوب تجھکو
تری اب کیا ہے خواہش کر تو اظہار | کیا اس امر میں بس تجھ کو مختار
تری خواہش میں بس میری رضا ہے | بیاں کر اس گھڑی مطلوب کیا ہے
یہ سُن اُس محرمِ اسرارِ حق نے | مکرم طالبِ دیدارِ حق نے
لقائے کبریا کے ہو کے مشتاق | مقامِ قدس کا رکھ دل میں اشواق
کئے ہیں میل اور خواہش ادھر کی | سو ٹھیری بات عقبےٰ کے سفر کی

باقی

یہ سنکر عالمِ بالا میں سارے
گیا افلاک کا شادی سے دل پھول
ملائک اُس گھڑی پھر حکم رب سے
تھا نادر ساتھ اُن کے ایک تابوت
کہے دُنیا کو جب دکھلا قیامت
تو حضرت کا مبارک پیکر نور
کہاں رکھنے کی خواہش اسکو بس ہے
کہا حق نے جو خواہش ہو کہیں کی
تو اس تابوت میں رکھ عنصر پاک
لیجادیں ہم جہاں ہووے اجازت
دیا ہو آرزو وے عالمِ پاک
کیا ہے حق نے حضرت کو مخیر
یہ ہے تابوت حاضر کیا رضا ہے
یہ سن حضرت نے تب اُمت کے غم سے
کہے اُمت کے غم سے دل ہے بیتاب
نہ خواہش مجھ کو ہے عرش علا کی
میری بہبود پر اُن کی نظر ہے
مجھے اُن کے سبب سے عالمِ خاک
رہے گر جسم میرا اس زمیں میں
تو حق میرے سبب سے اُن کو ہر بار
نہ اُترے گی بلا اُن پر فلک سے
نہ آوے کچھ مصیبت اُنکے در پیش
میرے باعث میری اُمت جہاں میں

خوشی کا بس اُٹھا ہے شور بالے
ہوئے ہیں سب ملک راحت سے مشغول
زمیں پر آئے ہیں سارے ادب سے
لگے تھے اس کو سب الماس و یاقوت
رہے ہے جان ہو یہ سرو قامت
کہ رحمت کا خزانہ ہے یہ معمور
کہاں کے سیر کی دل میں ہوس ہے
فلک یا عرش یا خلدِ بریں کی
مبارک پیکر سلطانِ لولاک
ملک سارے کریں اس کی زیارت
رہے گا خاک میں یہ عنصر پاک
ہیں مختار آپ اسمیں جو ہے بہتر
کہاں رکھنا کہو کیا مدعا ہے
کیے گوہر فشانی چشم نم سے
ہوئی ہیں چشم میری چشمہ آب
نہیں ہے آرزو دار البقا کی
بھلائی اُن کی بس منظور تر ہے
ہے بس منظور تر از عرش و افلاک
مثالِ نقش خاتم اس نگیں میں
کرے گا اپنی بس رحمت سے سرشار
بچیں سب قہر خلاق الملک سے
نہ ہو ویں محنت و سختی سے دلریش
رہے گی ہر گھڑی امن و اماں میں

رہے گی شادمانی امت ہمیشہ | کرے نازل خدا رحمت ہمیشہ
نہ یہ خواہش ہے اُمت ہووے مغموم | زیارت کے شرف سے ہووے محروم
زیارت کا مرے ہے فیض معمور | مقرر ہیں مرے زوار مغفور
کروں محروم کیوں مرقد سے اُن کو | عجب اس دولت سرمد سے اُنکو
نہیں تابوت کی مجھ کو ہوس ہے | رفاقت اُن کی یہ منظور بس ہے
ملک یہ سُن سخن حضرت سے سارے | گئے پھر لے کے وہ تابوت بارے
مجتو کھول اسدم دیدۂ غور | محبت کا کرو معلوم یہ طور
کہو حضرت کا اس اُمت پہ اپنے | سراپا بندۂ اُلفت پہ اپنے
شفقت کی یہ دیکھو کیا نظر تھی | نگاہِ فضل و رحمت کس قدر تھی
تھا دل حضرت کا کیا رحمت سے معمور | یہ کیا تھی خیر خواہی سب کی منظور
ہوئے ہیں انبیا دنیا میں سارے | ولے ہرگز نہ اس صورت سے پالے
کوئی اُمت پہ اپنی مہرباں تھا | رحیم و خیر خواہِ دو جہاں تھا
سوائے آپ کے ایسا گرامی | ہوا کوئی نہیں اُمت کا حامی
عجب اُمت کے حضرت پشتباں تھے | نہایت سب سے بیشک مہرباں تھے
کرے گر اُمت اپنی جاں نثاری | تو لازم اُن کی ندوسیت ہے ساری
غرض اُس روز سے شاہِ جہاں نے | تمامی عاصیوں کے پشتباں نے
کئے ہیں سب کو اس رحلت سے واقف | حصول دولت و نعمت سے واقف
یہاں راوی نے اپنی چشم تر سے | روایت یہ لکھی خون جگر سے
کہ حضرت سرورِ آفاق اک روز | تھے گھر میں عائشہ کے جلوہ افروز
کئی اصحاب آئے ہیں وہاں تب | قدمبوسی کا دل میں شوق رکھ سب
نبی نے دیدۂ لطف و عطا سے | نگاہِ اُلفت و چشم وفا سے
نظر کر اُن کی جانب سربسر تب | لگے رونے کو با خون جگر تب
سو دیکھ حضرت کی یہ گوہر فشانی | ز راہِ الطاف و لطف مہربانی

۱ یعنی ہوس ۱۲ ۲ یعنی ... ۱۲ ۳ یعنی نصیب ۱۲ ۴ یعنی زیارت کرنے والے ۱۲ ۵ یعنی بخشے ہوئے ۱۲ ۶ یعنی ہمیشگی ...

۱۲ باقی

کئے ہیں عرض ہو بیتاب سب نے — بآشکِ دیدۂ خوں ناب سب نے
کہ صد افسوس دل ہلنے لگا ہے — سبب اس گوہر افشانی کا کیا ہے
دیا ہے آپ کے رونے نے دل چیر — نوادر[1] تر ہے اس رونے کی تاثیر
یہ سنکر اس سحابِ[2] مکرمت نے — مکرّم سلسبیلِ[3] مغفرت نے
کہے رونا یہ ہے سوزِ[4] جگر[5] کا — قیامت کا مصیبت کا خطر کا
یہ رونا دیکھ روئے گا جہاں سب — کرے گا چشم تر کون و مکاں سب
یہ رونا فرقتِ[6] اصحاب کا ہے — یہ رونا الفتِ احباب[7] کا ہے
اسی رونے سے روویں خاص و عام — ملائک مرغ[8] و ماہی اور انعام[9]
سنو احوال اس رونے کا ظاہر — سنے مجھے ہونا ہے دنیا سے مسافر
محبت اور وفاداری تمہاری — یہی ہے باعث فریاد و زاری
یہ رونا ہے جدائی کا تمہاری — فراقِ آشنائی[10] کا تمہاری
رہو گے ہوکے بے غمخوار سارے — گرفتارِ غمِ خونخوار[11] سارے
میری صحبت سے حق تم کو کرے دور — میرے دیدار سے محروم مہجور
جدائی کے یہ دن آئے ہیں ہیہات — قیامت پر ہے موقوف اب ملاقات
خدا دیوے جزائے خیر تم کو — کرے آساں تمہارے اس الم کو
رہو راضی خدا کی اب رضا پر — کیا تفویض[12] تم کو اب خدا پر
یہ سن کر اس گھڑی اصحاب سارے — لگے رونے کو کر ہیہات[13] بارے
اٹھے ہیں سب کے دل میں غم کے شعلے — جگر پر آئے ماتم کے پھپھولے
نہ وہ غم تھا وہ عالم تھا حشر کا — تھا رونا سیلِ[14] دریا ہر بشر کا
پھر حضرت نے طرف انکے نظر کر — شفقت[15] سے توجہ سر بسر کر
کئے ہیں لاجا بجا رسمِ نصیحت — کئی اقسام سے ان کو وصیت
روایت دوسری ہے اس الم کی — یقیں اس ماجرائے درد و غم کی
کہ جس ساعت معاذِ[16] پاک تن کو — گئے ہیں بھیجنے حضرت یمن کو

۱ یعنی بہت عجیب ۱۲
۲ یعنی ابر بخشش ۱۲
۳ یعنی نہر بخشش کے
۴ یعنی جلن ۱۲
۵ یعنی حرف ۱۲
۶ یعنی ملاقی
۷ یعنی دوستوں کی محبت کا ۱۲
۸ یعنی پرندے اور مچھلی ۱۲
۹ یعنی چارپائے ۱۲
۱۰ یعنی [illegible]
۱۱ یعنی غم کھانے والا
۱۲ یعنی سونپنا یعنی خدا کے حوالہ کیا ۱۲
۱۳ یعنی افسوس ۱۲
۱۴ یعنی ہر شخص کی جاری یعنی آنکھوں سے دریا کے آنسو جاری تھا ۱۲
۱۵ یعنی مہربان
۱۶ ایک صحابی کا نام

اسی دم اس رسول کبریا نے
محمد مصطفٰے والمجتبٰے نے
عمامہ اپنا منگوا کر مقرر
مبارک ہاتھ سے رکھا انکے سر پر
وصیت کر کہے ہیں اُن کو اُس دم
کہ اُس کو بس رکھو تم یاد محکم
وصیت یہ میری بس آخری ہے
یہی ملنا تمھارا اس گھڑی ہے
یہی ہے واپسیں دیدار میرا
یہ آخر ہے یقیں دیدار میرا
نہ اب دنیا میں پھر ہوگی ملاقات
قیامت پر رہی موقوف یہ بات
معاذ اس بات کو پھر سُن کے یکبار
لگے رونے کو ہو غمناک بس زار
کہے دل میں سخن یہ بس یقیں ہے
یہ حضرت کا جمالِ واپسیں ہے
پھر حضرت کے جمالِ دلربا پر
منوّر اُس لقائے پُرضیا پر
لگے حسرت سے کرنے کو نظر تب
نگاہِ واپسیں با چشم تر تب
اُٹھایا دل نے مایوسی کا پھر داغ
ہوا سینہ مثالِ لالۂ باغ
گریباں بس کیا ہے دل نے صد چاک
کیا ہے گم وہاں حیرت نے ادراک
پھر آخر چھوڑ اس دل کے چمن کو
گئے ہیں داغ دلبر لے یمن کو
وے غم سے نہ فارغ ایک دم تھا
جدائی کا نہایت دل یہ غم تھا
یہی کہتے تھے با حسرت و افسوس
ہوا دیدار سے حضرت کے مایوس
رہا محروم نورِ سرمدی سے
جمالِ باکمالِ احمدی سے
غنیمت وہ لقائے واپسیں ہے
نہ یہ دولت میسّر پھر یقیں ہے
وے اس دیکھنے سے دل بھر اب
جگر سیراب و سینہ خوش ہوا کب
نہ یہ دیدار کا نی حشر تک ہے
گویا یہ زخم ہے اور وہ نمک ہے
غرض وہ بس سخن حضرت کا رکھ یاد
سدا رہتے تھے غمگیں اور ناشاد
نہیں تھا ایک ساعت چین ان کو
ہوئی تھی زندگی وہ شیں اُنکو
غرض ایک شب وہ فدوی مصطفٰے کے
پتنگے چہرۂ بدر الدجٰے کے
نہ واقف ہو قیامت سے جہاں کے
مصیبت سے تمامی انس و جاں کے

لہ لقے یعنی بزرگی ۱۲ لہ یعنی مصرع طرح ۱۲ سہ آخری دیدار ۱۲ ... کا پھیل ... داغ ہیرا ہے ۱۲

۱۱ باقی

یعنی ناامید ۱۲ یعنی پیشگی ۱۲ یعنی دیدار قیامت ۱۲ یعنی ... سیراب ... کامل ... عاشق ۱۲

ہو خوابِ استراحت سے ہم آغوش ‏— پڑے راحت سے تھے بستر پہ مدہوش

یکایک غیب سے آواز جاں سوز ‏— پڑی ہے کان میں اُن کے جگر دوز

کہ اے پروانہ روئے محمدؐ ‏— دل و جاں دیدۂ کوئے محمدؐ

قیامت سے جہاں کی بے خبر ہے ‏— پڑا راحت میں بس مخمور تر ہے

نہ واقف ہے مگر اس درد و غم سے ‏— قیامت سے مصیبت سے الم سے

کہ اس شب وہ نبیٔ آخر زماں کے ‏— محمدؐ رہنما سب انس و جاں کے

یقیں سکرات کی حالت میں ہیں اب ‏— مصیبت کش تن گلفام ہے سب

تجھے بس خوابِ غفلت کب روا ہے ‏— یہی ہنگامۂ شور و عزا ہے

معاذ اس دم یہ سن آواز یکبار ‏— ہوئے ہیں خواب سے غفلت کے بیدار

اُسی دم گھر سے تب نکلے ہیں باہر ‏— نہیں تھا ہوش قائم عقل حاضر

عجب عالم تھا ان پہ بیدلی کا ‏— تھا وارد درد سارا بیکلی کا

کہ دل میں یہ کیا سوزِ جگر ہے ‏— گویا قائم قیامت یہ مگر ہے

یہ بیتابی کہاں سے دل نے پائی ‏— خبر یہ کان میں کس نے سنائی

غرض دیکھا اُنھوں نے جب نظر کر ‏— نہ کوئی آیا نظر اُن کے مقرر

وے باقی وہ شب درد و الم میں ‏— ہوئی آخر اسی حسرت و غم میں

دگر شب غیب سے آئی ندا تب ‏— کہ اے غافل پڑا ہے خواب میں اب

نہ واقف ہے کہ وہ خورشیدِ ہستی ‏— مہِ اوجِ جلال و حق پرستی

ہوا ہے اس گھڑی دنیا سے غائب ‏— مدینے میں قیامت ہے عجائب

پڑا غم میں ہر اک جن و بشر ہے ‏— ہر اک ذرات عالم میں حشر ہے

معاذ اُس دم یہ سُن آوازِ ہاتف ‏— نہایت ہو کے مضطر اور خائف

یہ آہِ سینۂ ناشاد اس دم ‏— لگے رونے کو کر فریاد اُس دم

کہ یا رب وہ شہِ عالم کہاں ہیں ‏— چراغِ روضۂ آدم کہاں ہیں

ہوئی ہے کس طرح ویراں جہاں اب ‏— ہوا خورشیدِ عالم کیوں نہاں اب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلہ یعنی آرام ۱۲ سلہ یعنی دل اور جان سدا کے پڑے کوچۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ۱۲ سلہ یعنی مست ۱۲ سلہ یعنی مصیبت کھینچنے والا سلہ یعنی وقت ۱۲ سلہ یعنی ماتم و غم سلہ یعنی ... سلہ یعنی خبردار ۱۲ سلہ یعنی

سلہ آفتاب دنیا کے ۱۲ سلہ یعنی ماہتاب آسمان بزرگی ۱۲ سلہ یعنی روشن ہونے کے ۱۲ سلہ یعنی روشن دینے والا اور ایک فرشتہ غیب کی آواز ۱۲ سلہ یعنی بیقرار ۱۲ سلہ یعنی دنیا کے ۱۲ سلہ یعنی خوفناک ۱۲ سلہ یعنی پریشان ۱۲

زمیں اور آسماں بے نور ہے آج | یہ شب کیوں اسطرح دیجور ہے آج
کہاں سے آئی اس شب یہ سیاہی | شب محشر مگر ہے یا الٰہی
شب دیجور شاید ہے یہ غم کی | سیاہی ہے نمایاں سب الم کی
فلک سے کیوں یہ گرتے ہیں ستارے | مگر آنسو ملائکؑ کے ہیں بارے
بیاباں میں بھی ہے ہر جانور کی | یہ آواز حزیں کیوں اس قدر کی
مدینے میں ہوئی اس دم قیامت | ہے بیشک اُس کی یہ ساری علامت
دل نالاں ہے مخبر اس خبر کا | یہ ساماں سب سوز جگر کا
یہ فرما دِ معاذؓ اک بار سن کر | ہوئے اہل یمن بیدار یکسر
ہوئی ہے سب کے دل پر بیقراری | لگے کرنے کو سارے آہ وزاری
صبح ہوتے معاذِ پاک سینہ | چلے بیتاب ہو سوئے مدینہ
سو ویراں دیکھا اس کو سر بسر تب | لگے کھانے وہاں خون جگر تب
رہا ہے شوق پابوسی کا دل میں | عجب تھا داغ مایوسی کا دل میں
وہ غم اُن کے رہا ہمراہ دم کے | مرے آخر اسی حسرت وغم سے
یہاں سے پھر قلم یا دیدۂ نم | ہوا ہے شہ سوار عرصۂ غم
عجب ہے حادثہ دل سوز سارا | کہاں لکھنے کو ہے طاقت ویارا
دیے خون جگر کھا اور دل چیر | کروں اس نامۂ ماتم کو تحریر
کیا راوی نے اس صورت سے مرقوم | بیانِ رحلت سلطانِ معصوم
کہ تھے ماہِ صفر کے روز آخر | تھی شنبے کی وہ شب دلسوز ظاہر
سو اس شب پیشوا سب انبیا کے | شفیع دوجہاں دلبر خدا کے
تھا دل بیدار جن کا اور حاضر | عجب تھا خواب کا یہ طور نادر
تھے لیٹے خواب گہ میں ایک ساعت | حضور دل سے تھے مشغول راحت
ہوا تب حکم حق حضرت کو اسطور | کہ اُٹھکر خوابگہ سے اپنے فی الفور
کریں اہل بقیعہ کی زیارت | دُعائے خیر سے بخشیں سعادت

۱۰ باقی

افسوس ۱۲ ... دلسوز یعنی دل کا جلانے والا ۱۲ ... رحلت یعنی وفات ۱۲ ... بقیعہ یعنی جنت البقیع یعنی قبرستان مدینہ منورہ ۱۲

سو حضرت شاہِ دیں سلطانِ ابرار
پھر آ حجرے میں اپنے ایک ساعت
زیارت کا ہوا پھر حکم صادر
وہاں سے آئے ہیں پھر گھر میں حضرت
اسی صورت سے اُٹھ کر تین نوبت
کہا پھر حق نے اے محبوب اقدس
نہ یہ وقت آپ کے آرام کا ہے
ہے شہدائے اُحد کو انتظاری
زیارت سے شرف ان کو عطا کر
یہ سُن فرمانِ رب العالمین تب
وہاں سے گھر میں جب آئے ہیں مختار
اُسی ساعت سے پھر ساعت بساعت
تپِ محرُوق سے وہ پیکرِ نور
تنِ گلفام کی حالت عجب تھی
ہوا ہے سرو قد حضرت کا سارا
نہایت تپ تھی وہ محروق و جانسوز
رہے اس تپ سے ہر دم مضطرب ہو
اسی حالت میں بس پھرتے تھے ہر بار
ہر اک ساعت منگا پانی خُنک تر
ولے پانی خنک وہ بے اثر تھا
تھی حکمت اس میں اس صورت سے مکتوم
تمامی انبیا کے تاج سر تھے
سو اس باعث خدائے جل شاں نے

زیارت کر وہاں سے آئے یکبار
کئے ہیں خواب گہ میں استراحت
زیارت کو گئے ہیں اُٹھ کے باہر
کئے ہیں خواب جا بستر میں حضرت
گئے ہیں جا بقیعہ کی زیارت
چراغ خانۂ آفاق و انفس
یہ وقت آخر سبھوں کے کام کا ہے
دعائے خیر کی اُمّید واری
کرو ماجور ان سب کو دُعا کر
گئے ہیں اس طرف سلطانِ دیں تب
ہوئے آثارِ تپ کے تب نمودار
لگا ہونے مرض افزوں نہایت
ہوا ہے سخت کاہل اور رنجور
بخار گرم کی شدت عجب تھی
مثالِ قرص خورشید آشکارا
نہ تپ تھی بلکہ تھی برق جہاں سوز
ہر اک پہلو بہ پہلو منقلب ہو
محمد مصطفٰے سلطان مختار
بقیں مشکوں سے تن کرتے تھے سب تر
حرارت پر نہ اُس کے کارگر تھا
کہ حضرت سرورِ دیں شاہِ معصوم
گرامی سب سے اور اعلیٰ بشر تھے
خداوندِ زمین و آسماں نے

۱؎ یعنی آرام ۱۲ ۲؎ یعنی طاہر ۱۲ ۳؎ یعنی ساکن ۱۲ ... ۵؎ یعنی خواب ۶؎ یعنی ... ۷؎ یعنی ... ۸؎ یعنی چہرہ نور کا ۱۲ ۹؎ یعنی گلاب کے پھول جیسا بدن ۱۲

۵

موافق آپ کے رتبے کے یکسر
کہ تا بس رتبۂ عالی موافق
شکیبائی سے اُس کے فیض پاویں
مراتب جن کے عالی قدر میں ہیں
ہوئے جو انبیا و مرسلیں سب
ہوئے ہیں محنت و سختی سے رنجور
مراتب جن کے ہیں سب سے زیادہ
مصیبت جس پہ وارد دمبدم ہے
غرض ظاہر وہ سب محنت کشی ہے
سو اس باعث سے اس محنت میں حضرت
تھے راضی حق تعالیٰ کی رضا پر
وہ محنت اور بیماری عجب تھی
تھی پیدا تپ سے سب تن میں حرارت
تھے اُس دم گھر میں میمونہ کے مختار
وہاں سے آئے گھر میں عائشہؓ کے
وہ درد اپنا گئیں یکبار سب بھول
بھی حضرت نے دگر ازواجِ طاہر
بھی حضرت فاطمہؓ خاتونِ جنت
سو اس ایام میں اس شاہِ دیں کا
مرض تھا ہر گھڑی افسردگی پر
تب آئے ہیں وہاں صدیقؓ اکبر
سو رو رو کر کئے ہیں عرض اسطور
نظر یہ آپ کی آتی ہے حالت

دیا ہے بھیج شدت بس قوی تر
رہیں محنت کشی میں سب سے فائق
بزرگی اپنی اعلیٰ کر دکھاویں
زیادہ وے سبھوں سے کرب میں ہیں
موافق اپنے رتبے کے یقیں سب
یہی ہے رتبۂ عالی کا دستور
مصائب اُن کے ہیں سب سے زیادہ
جنابِ حق کا عین اُس پر کرم ہے
وے عین اس میں حاصل بس خوشی ہے
تپِ محرق کی شدت میں حضرت
تھے صابر اس مصیبت اور بلا پر
مصیبت اور خونخواری عجب تھی
مرض تھا سخت مہلک بے نہایت
امامِ دو جہاں سلطانِ ابرار
تھا در د اس وقت سر میں عائشہؓ کے
ہوئی ہیں اسقدر خدمت میں مشغول
سبھی خدمت گزاری میں تھے حاضر
بجا لاتی تھیں ہر دم رسمِ خدمت
حبیبِ حق امام المرسلیں کا
تھا صحت کا نشاں فرسودگی پر
نظر حضرت کا کر احوالِ مضطر
کہ اے سردارِ عالم صاحبِ غور
ہے اس حالت سے جاں غرقِ ملامت

۱؎ یعنی صبر ۱۲
۲؎ یعنی درجہ ۱۲
۳؎ یعنی مرتبے ۱۲
۴؎ یعنی تکلیف
۵؎ یعنی سختی ۱۲
۶؎ یعنی مصیبت
۷؎ یعنی اصل حال میں
۸؎ یعنی بڑے سورما
۹؎ یعنی

باقی ۹

کا مختار ۱۲
۱۰؎ یعنی صبر کرنے والے ۱۲
۱۱؎ یعنی ہلاک کرنے والا ۱۲
۱۲؎ یعنی پاک بیبیاں
۱۳؎ یعنی زیادتی ۱۲
۱۴؎ یعنی کم ہوئے ہر ۱۲
۱۵؎ یعنی رنج میں ڈوبی ہوئی
۱۶؎ یعنی بہت آزردہ ۱۲

اگر فدوی کو ہووے حکم صادر
رہیگا آپ کی خدمت میں حاضر

بجا خدمت کے لا آداب سارے
کرے حاصل سعادت اپنی بارے

کہے حضرت نے تب اے یار جانی
تمھاری صدق ہے سب جانفشانی

یہ ہے کافی تمھاری صاف نیت
ہے اس نیت سے حاصل اجر خدمت

ولے ازواج طاہر سب ہیں معصوم
اگر ہو جاویں اس خدمت سے محروم

رہیگا داغ حسرت اُن پہ مادام
سو اس باعث یہ خدمت کا سبھی کام

کیا سب کے حوالے میں نے یکسر
نہ مخصوص اب کیا کس کو مقرر

یہ سُن صدیق آئے گھر سے باہر
تھا غم حضرت کا اُنکے دل میں وافر

پھر اُس ساعت سے افزوں ہر گھڑی اور
مرض دکھلانے اپنا سب لگا طور

تپِ حارق تن گلفام میں تب
ہوئی ہے سخت ہفت اندام میں تب

تھی بیتابی جگر سوزی سے اسکے
نہایت شعلہ افروزی سے اسکے

جنابِ حق سے تب جبرئیل آئے
خدا کا اس طرح پیغام لائے

کہ اے میرے مقرب خاص محبوب
شفا گر آپ کو اس دم ہے مطلوب

تو حضرت کی مکرم اک دعا سے
کروں مسرور حضرت کو شفا سے

دفع تب تن سے ہو جاویگی اکبار
نظر صحت کے سب آجاویں آثار

حرارت کی نہ رہوے گی نشانی
سلامت خوش رہو باشادمانی

دگر خواہش تماشا ہے وہاں کا
تفرج سب مکاں و لامکاں کا

تو حضرت کے ہیں سارے منتظر اب
ملائک اور روح انبیا سب

کہے حضرت نے جو حکم خدا ہے
مری اس بات میں کامل رضا ہے

نہ خواہش ہے جہاں کی زندگی اب
ہے مطلب عالم پایندگی اب

غرض اُس روز پھر شاہِ جہاں کی
حبیب حق امام انس و جاں کی

تغیر ہو گئی حالت زیادہ
ہوئی ہے مرض کی شدت زیادہ

وہ حالت دیکھ سب حضرت کی اکبار
لگے رونے مہاجر اور انصار

۱ے یعنی ظاہر ۱۲ ۲ے یعنی بیکھٹکی ۱۲ ۳ے یعنی سچائی ۱۲ ۴ے یعنی ثواب ۱۲ ۵ے یعنی پاک نفس ۱۲ ۶ے یعنی ہمیشہ ۱۲ ۷ے یعنی سب ۱۲ ۸ے یعنی زیادہ ۱۲ ۹ے یعنی گرم ۱۲ ۱۰ے یعنی تمام بدن ۱۲ ۱۱ے یعنی نزدیکی رکھنے والا دوست ۱۲ ۱۲ے یعنی بزرگ ۱۲ ۱۳ے

۱۴ے یعنی خوش ۱۲ ۱۵ے یعنی گرمی ۱۲ ۱۶ے یعنی نشان ۱۲ ۱۷ے یعنی سیر ۱۲ ۱۸ے یعنی انتظار کرنیوالے ۱۲ ۱۹ے یعنی ہمیشگی ۱۲ ۲۰ے یعنی بدل گئی ۱۲ ۲۱ے یعنی سختی ۱۲

ہوئے یکبارگی ساروں کے گم ہوش
گئے ہیں بھول سب کھانا و پانی
رہے حجرے کے باہر آکے سارے
تھے غافل اس گھڑی حضرت جہاں سے
یہ زادی سن کے آئے ہوش میں تب
کہے تب فاطمہ نے دل کو کر آب
یہ حالت دیکھ حضرت کی جگر سوز
ہے دار و سب یہ اس دم بیقراری
یہ سن پانی منگا حضرت نے یکسر
علیؓ اور فضلؓ کے کاندھوں پہ کھ ہات
سو چڑھ منبر پہ تب حمد و ثنا کا
کہے ہیں اس گھڑی یا معشر الناس
میرے آگے ہوئے جو مرسلیں سب
مجھے بھی موت کا پہنچا ہے پیغام
ہے فانی اس جہاں کی زندگانی
رہو راضی خدا کی سب رضا پر
میری ہے تم کو اس دم یہ وصیت
مہاجر سے رہیں انصار سب مل
محبت کا طریقہ کبھی نہ چھوڑو
کرو ہر کام میں مت اضطرابی
خدا کے حکم پر قائم رہو سب
کرو کوشش ہمیشہ راہِ دیں پر
مرے اس دیں کا رتبہ بس علا ہے

گئے ہیں سب نے راحت کو فراموش
ہوئی ہے تلخ سب کی زندگانی
لگے فریاد سے رونے کو بارے
وے مشغول تھے حق جل و شاں سے
کہے رونے یہ در پر کون ہیں سب
یہ سب روتے ہیں بس حضرت کے اصحاب
ہے غم ساروں کے دل پر شعلہ افروز
سبھی کرتے ہیں فریاد و زاری
گئے ہیں ہفت مشکوں سے بدن تر
گئے مسجد میں سلطانِ کرامات
پڑھے خطبہ وہاں شکر خدا کا
دکھو حق کی رضا کا اس گھڑی پاس
گئے دنیا سے رحلت کر یقیں سب
میں رحلت تم سے کرتا ہوں سرانجام
سرائے آخرت ہے جا ودانی
ہیں سو نپا تم کو اس دم بس خدا پر
رہو سب متفق رکھ صاف نیت
رہیں انصار بھی ان سب سے یکدل
سبھی یک دل ہو باہم دل کو جوڑو
شتابی میں ہے ظاہر بس خرابی
میرے بھی امر میں دائم رہو سب
میری اس ملت و شرع مبیں پر
مقرر یہ یقیں راہِ خدا ہے

یعنی آرام ۱۲
یعنی کڑوی ۱۲
یعنی دروازہ ۱۲
یعنی جلانے والا ۱۲
یعنی بادشاہ کرامتوں کا ۱۲
یعنی کوچ ۱۲
یعنی ہمیشہ رہنے کی جگہ ۱۲
یعنی اے لوگو ۱۲
یعنی فنا ہونے والی ۱۲

۸

یعنی ہجرت کرنے والے اصحاب ۱۲
یعنی مدینہ منورہ کے رہنے والے اصحاب ۱۲
یعنی بیقراری ۱۲
یعنی ہمیشہ ۱۲
یعنی دین و مذہب ۱۲
یعنی بلندی ۱۲

رہے ثابت جو اس دین قوی پر
رہے اُس کی ہمیشہ سروری پر

یقیں مقبول ہووے وہ خدا کا
حشر میں مستحق دار البقا کا

پیمبر جو بعد آویں دین میں سب
سکھاؤ اُن کو سب ارکان مذہب

نہ دیکھو دیدۂ خفت سے اُن کو
رکھو بس عزت و حرمت سے اُن کو

مہاجر کو ہے لازم بس یہ ہر بار
رکھیں ثابت رضا جوئی انصار

کہ ہیں انصار سب مشفق تمہارے
کئے نیکی سبھوں نے تم سے بارے

کرو تم بھی نکوکاری اُنھوں سے
رضامندی طلب کرنا سبھوں سے

رضامندی ہی اُن کی سب کو مطلوب
وے ہیں محبوب میں ہوں انکا محبوب

بھی کر انصاف کو اس دم وصیت
کئے اتمام خطبہ پڑھ تحیت

بہت اقسام سے ہیں یہ روایات
کیا بس طول میں نے بس حکایات

غرض حضرت وہاں سے گھر میں آئے
مرض سے خستگی افزود پائے

بلا پھر پاس اہل البیت کو سب
کہے ہوتا ہوں تم سے الوداع اب

چلا ہوں اس گھڑی ہو کر فراقی
قیامت پر رہا ملنا یہ باقی

یہ سُن کس میں رہی نیں استقامت
ہوئی رونے سے تب برپا قیامت

بھی حضرت نے سبھوں کی خستگی دیکھ
نہایت سر بسر آشفتگی دیکھ

محبت اور اُلفت سے اکبار
گئے ہیں چشم کو اپنے گہربار

بھا حضرت فاطمہ پر سخت ترحم
تھے دیدے سیل دریا اُن کے ہمدم

بشارت دولتِ عقبیٰ کی دیکر
کئے حضرت نے دلشاد اُن کا یکسر

بلا پھر اپنے دو لخت جگر کو
دو نوں حسنین ان نور البصر کو

لگا چھاتی سے باجوش محبت
کئے ہیں صبر پر ان کو وصیت

ہو فارغ سب سے پھر ذکر خدا میں
رہے مشغول اُمت کی دُعا میں

لگے کرنے جناب حق میں زاری
بدل اُمت کے حق سے خاکساری

سو دیکھ حضرت کو اسدم غم سے شاغل
ہوئے ہیں اسگھڑی جبریل نازل

یعنی سرداری ۱۲
یعنی حصہ دار بہشت کا ۱۲
یعنی احکام مذہب کے ۱۲
یعنی حقارت کی نظر سے ۱۲
یعنی خوشنودی ۱۲
یعنی دراز ۱۲
یعنی دلگیری

یعنی زیادہ ۱۲
یعنی گھر کے لوگوں کو ۱۲
یعنی مجازاً صبر ۱۲
یعنی ماتم ۱۲
یعنی پریشانی ۱۲
یعنی جاری ۱۲
یعنی خوش خبری ۱۲
یعنی مشغول ۱۲

کہے حق نے کہا حضرت کو پیغام
کہ اے محبوب میرے رحمت عام

کہو امت کا غم کیوں اسقدر ہے
سبھوں پر فضل[۱] میرا سربسر ہے

تمھارے جو ہیں امت کے جفاکیش[۲]
اگر مرنے سے ایک سال پہلے وہ پیش[۳]
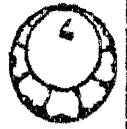
کریں توبہ گناہوں سے وہ یکسر
تو بخشوں سب گنہ اُن کے مقرر

کروں گا ان کو داخل جنتوں میں
کروں معمور[۴] ساری نعمتوں میں

یہ سُن اُس حامیٔ جن و بشر نے
مکرّم شافع روزِ حشر نے

کہے جبریل[۲] سے اک سال گر ہیں
کریں توبہ گنہگاران دلریش[۶]

تو پھر شیطان سے اُن کو خطر ہے
تمامی امر میں ہر دم ضرر[۵] ہے

نہ جانوں ہووے احوال اُن کا کسطور
مجھے ہے کام میں اُن کے بہت غور

یہ سُن جبریل[۳] پھر پیغام لائے
سخن ایک ماہ کا آکر سنائے

کہے حضرت نے ہے اک ماہ بھی طول[۹]
ہے اُن کی عاقبت میں خوف معقول[۱۰]

پھر آئے لے کے اک ہفتہ کا پیغام
کہے حضرت نے دل ہے اس سے ناکام

اگر ہفتے میں وے ہوویں گنہ گار
مجھے اُن کا خطر ہے سخت ہر بار

یہ سُن جبریل[۴] پھر پیغام لائے
یہ مژدہ[۱۱] آکے حضرت کو سنائے

اگر مرنے سے بس یکروز وے پیش
کریں توبہ اجل[۱۲] سے کرکے اندیش

تو توبہ اُن کی وہ مقبول تر ہے
نہ اُن کو اُس گنہ سے کچھ خطر ہے

کہے حضرت نے گر اک روز آگے
نہ فرصت پاویں وے اپنے گنہ سے

کریں توبہ کے بس کرنے میں تاخیر[۱۳]
تو ہوں اس بات میں غرق تشویر[۱۴]

کہا پھر حق نے اک ساعت اجل سے
کریں توبہ وے آگے بد عمل[۱۵] سے

تو میں اُن کے سب عصیاں[۱۶] کرکے زائل[۱۷]
کروں جنت میں اُن ساروں کو داخل

کہے حضرت نے اک ساعت اگر وہ
کریں آگے نہ توبہ حق سے ڈر وہ

تو ہوگی کس طرح اُن کی رہائی[۱۸]
مجھے ہے خوف اس میں یا الٰہی

سوا اس باعث نہیں ہے مجھ کو کچھ چین
مرے اس غم سے اُنکے تر ہیں عینین[۱۹]

[۱] یعنی ہمیشہ ۱۲
[۲] یعنی ظالم ۱۲
[۳] یعنی آگے ۱۲
[۴] یعنی آباد ۱۲
[۵] یعنی مددگار ۱۲
[۶] یعنی زخمی ۱۲
[۷] یعنی خوف ۱۲
[۸] یعنی نقصان ۱۲
[۹] یعنی دراز ۱۲
[۱۰] یعنی بہت بجا
[۱۱] یعنی خوشخبری
[۱۲] یعنی موت ۱۲
[۱۳] یعنی دیر ۱۲
[۱۴] یعنی پریشانی
[۱۵] یعنی بدکام ۱۲
[۱۶] یعنی گناہ
[۱۷] یعنی دور ۱۲
[۱۸] یعنی چھٹکارا
[۱۹] یعنی آنکھیں ۱۲

باقی

ہوئے ہیں اُس گھڑی جبریلؑ حاضر
کہے حضرت سے تب اے شاہ فاخر

کہا ہے حق نے اس صورت سے اسدم
رکھو مت اپنے دل میں اک ذرہ غم

اگر اُمت تمہاری ہووے عاصی
کرے گر عمر مصروفِ معاصی

نہ توبہ کی اگر پاویں وہ توفیق
مُریں گر حالتِ عصیاں میں تحقیق

سو میں تیری اس اُلفت کے باعث
یقیں اس میں اور رغبت کے باعث

عفو کر ان کے سب یکبار عصیاں
دکھاؤں سب کو جنت کا گلستاں

نہ رکھ تشویش تو اب دل میں یکدم
تیرے دل کا یہ دھویا میں نے سب غم

ہوئے حضرت اُسی دم شاد خاطر
ہوا ہے غم سے بس آزاد خاطر

روایت اس طرح سے یہ دگر ہے
حدیثِ راویانِ معتبر ہے

کہ حضرت نے کہے جبریل سے تب
کہ اے دربار اعلیٰ کے مقرب

میری ہیں حق سے اس دم تین حاجت
کرو خوشنود لاکر اب اجازت

ہے پہلی اس طرح حاجت نوادر
کہ حق مجھ کو کرم سے اپنے ظاہر

کرے شافع میری اُمت کا بس عام
کہ تا اُن کو نہ ہوئے کس سے پھر کام

شفاعت سے میں اپنی سب گنہگار
پھرا جنت میں جاؤں لیکے اکبار

دگر یہ حق تعالیٰ سے یہ پیغام
کہ میرے بعد حق اُمت کو تمام

رکھے محفوظ سارے شور و شر سے
اماں بخشے سدا اپنے قہر سے

گنہ کی شامتوں سے کرکے مغضوب
نہ دُنیا میں کرے کب اُنکو منکوب

نہ دیکھیں کچھ عذابِ آسمانی
گرفتاری نہ پاویں ناگہانی

سوم ہے اس طرح سے یہ مطالب
کہ ہر ہفتے میں مجھ کو ذوالمراتب

عمل نامے دکھا دیں سب کے یکسر
دکھاویں سب جو ہووے خیر یا شر

عمل گر نیک ہووے اُن کا سارا
کروں شکر الٰہی آشکارا

و یا دیکھوں کسی کا بد عمل سب
دعا سے میں کروں اسکو مدد تب

کہ تا میری دُعا حق کرکے منظور
کرے نامے سے اُس کے وہ عمل دور

یعنی مردگی
یعنی گنہگار
یعنی خرچ
یعنی گناہ
یعنی معاف
یعنی پریشانی
یعنی خوشی

یعنی روایت
یعنی تمام
یعنی فتنہ و فساد
یعنی غضب کیا گیا
یعنی خراب
یعنی درجے
یعنی نیک و بد

رہیں خالی گنہ سے سب کے اعمال
قیامت میں نہ پاویں کچھ اذیت[۱]
لیجا جبریل نے پیغام اکبار
یہ سُن حق نے نبیؐ کے تئیں مسئول[۲]
خوشی کی یہ خبر جبریل لائے
ہوے حضرت نہایت شاد و مسرور[۴]
تب عزرائیل حکم حق سے ناگاہ
یقین اشپان ابلق پر ہوا سوار
فلک سے آئے ہیں اُس دم زمیں پر
درِ دولت پہ آ تعظیم سی تب
رہی پروانگی[۹] تب ہو کے داخل
ہوا حکم الٰہی مجھکو اس طور
رضا گر آپ دیویں تجھ کو اس دم
نہ دیویں گر اجازت تجھکو مختار
نہ کر اس باب میں ہرگز شتابی[۱۱]
سوائے آپ کے کس سے رضا کا
مگر ہیں خاص حضرت رب کے محبوب
یہ سُن تقریر عزرائیلؑ کی تب
میں راضی حق کی ہوں اسدم رضا پر
ولیکن اب کرو اس دم صبوری
جناب حق سے تا جبریل آویں
اُسے دیکھا ہے تم نے کس مکاں پر
سُن عزرائیل نے حضرت سے یہ بات

بچیں قہر الٰہی سے وہ ہر حال
نہ واقع اُن پہ ہووے کچھ مصیبت
کئے ہیں جا جناب حق میں اظہار
کیا ہے اپنی بس رحمت سے مقبول
قبولیت کا لا مژدہ[۳] سُنائے
ہوئی تشویش[۵] اُن کے دل سے سب دُور
ملک اسی ہزار[۶] اپنے لے ہمراہ
جواہر سے مکلل[۷] ہو کے یکبار
اُترا اسپانِ ابلق سے مقرر
کئے رخصت طلب تکریم سے تب
کہے تسلیم کر اے شاہِ کامل
کہ جا خدمت میں حضرت کی تو فی الفور
ادب سے قبض کر روح مکرم
خلافِ حکم مت کر کام زنہار[۱۰]
تجھے حاصل ہے اسمیں بہرہ یابی[۱۲]
ہوا ہیں حکم کب مجھ کو خدا کا
سو اس باعث رضامندی ہے مطلوب
کہے حضرت نے اے حق کے مقرب
یہ حاضر روح ہے حکمِ خدا پر
ذرا تاخیر[۱۳] ہے مجھکو ضروری
بشارت[۱۴] کی خبر مجھ کو سناویں
کہاں چھوڑا ہے تم نے آسماں پر
کئے تب عرض اے شاہِ کمالات[۱۵]

۱ یعنی تکلیف ۱۲
۲ یعنی سوال کیا گیا ۱۲
۳ یعنی خوش خبری ۱۲
۴ یعنی بہت خوش ۱۲
۵ یعنی پریشانی ۱۲
۶ یعنی ملک الموت کے ساتھ
۷ یعنی جڑاؤ
اور ابلق یعنی گھوڑوں پر
۸ یعنی سفید و سیاہ رنگ کے ۱۲

باقی ۶

یا ڈں سفید ہوں ۱۲
۸ یعنی آرام سے
۹ یعنی رخصت ۱۲
۱۰ یعنی ہرگز ۱۲
۱۱ یعنی جلدی ۱۲
۱۲ یعنی مقصدوری
۱۳ یعنی دیری ۱۲
۱۴ یعنی خوشی خبری
۱۵ یعنی اے بادشاہ بزرگیوں کے ۱۲

کہ دیکھا ہیں نے اب چرخِ برین[1] پر
فرشتے اُن سے تھے سب گفتگو میں
سخن یہ کر کے عزرائیل یکبار
پھر اسماعیل نامی ایک فلک پر
ملائک[3] لاکھ تابع اس کے تھے سب
تھے اسمٰعیل کے تابع وے سارے
ملائک لاکھ کا حاکم مقرر[4]
اُسی دم اُن سبھوں کو بس خدا نے
کہ اُترو ایک گھڑی سارے زمیں پر
رہو قائم اسی ساعت ادب سے
عیادت[6] کے بجا لا سب مراسم[7]
کھو آئے ہیں استقبال کو ہم
یہ سُن سارے ملائک ہو کے تیار
طبق[9] لے ہاتھ میں پھر نور کے سب
یہ سب سامان رحلت[10] کا عجب تھا
وے جبریلؑ کی تھی انتظاری
اُسی دم بارگاہِ حق سے جبریلؑ
کہے حضرت نے اُن سے کیا خبر ہے
کہے جبریلؑ نے یہ ہے بشارہ
جہنم کے کیے ہیں بند در[16] سب
ہوئے ہیں حلہ[17] پوش اب حور و غلماں
رسولوں کے بھی سب ارواح یکچند
کہے جبریلؑ سے تب شاہ دیں نے

کھڑے تھے آسمانِ اولیں[2] پر
تھے حضرت کی خبر کی جستجو میں
رہے خاموش ہو کر تب ادب وار
ملک سردار تھا سارے ملک پر
تھے سارے وے ملک بیشک مقرب
کیا تھا حق نے بھی ہر اک کو بارے
اُسی صورت سے سب حاکم تھے یکسر
کیا ہے حکم یوں ربّ العلا نے
سو جا کر باب[5] ختم المرسلیں پر
ملو اُس سرورِ عالی نسب سے
پھر اُس روح نبیؐ کو با مکارم[8]
چلو اب انتظاری بس ہے ہر دم
اُسی دم ابلقوں پر ہو کے اسوار
درِ دولت پہ آ حاضر ہوئے تب
ملائک کا ہجوم[11] اس طور سب تھا
تھی باقی اُن کی بس آنے کی باری
ہوئے خدمت میں آ حاضر بہ تعجیل[12]
بشارت[13] اب سناؤ کیا نشر[14] ہے
کہ حکمِ حق سے اس دم آشکارہ[15]
کھلے ہیں بابِ جنت سر بسر سب
ہے سب آراستہ جنت کا ساماں
قدم بوسی کے ہیں سب آرزو مند
حبیبِ خالقِ جاں آفریں نے

[1] یعنی آسمان بلند پر
[2] یعنی پہلے آسمان پر
[3] یعنی فرشتے
[4] یعنی مولائے بلند و برتر نے
[5] یعنی دروازہ
[6] یعنی بیمار پرسی
[7] یعنی طریقے ۱۲
[8] یعنی عزت و بزرگی
[9] یعنی طشت
[10] یعنی کوچ
[11] یعنی ازدحام
[12] یعنی جلدی
[13] یعنی خوشخبری
[14] یعنی مشہور ۱۲
[15] یعنی ظاہر ۱۲
[16] یعنی دروازے
[17] یعنی لباس
[18] یعنی بند ہوئے ۱۲ منہ

کہ مجھ کو اس خبر سے کچھ نہیں کام
خوشی کا اب کہو کیا لائے پیغام

کہے جبریل نے حق کی طرف سے
یہ ہے پیغام بس عز و شرف سے

کہا ہے حق نے اے عالی فضائل
دخول جنت و سیر منازل

تمامی انبیا پر نیں ہے جائز
کہ ہووے کوئی اس دولت سے فائز

کہ جب تک آپ لے اُمت کو سارے
نہ ہوویں داخل فردوس بارے

لے اُمت آپ آگے سب کے جاویں
پھر اُس کے بعد سب جنت کو پاویں

کہے حضرت نے اس سے خوش خبر اور
زیادہ کچھ سناؤ سر بسر اور

کہے جبریل نے دیگر بشارہ
طرب انگیز ہے یہ آشکارہ

کہ حق نے آپ کو اے شاہِ کونین
شفیع انس و جاں سلطانِ دارین

عطا رحمت سے کر اب مُلکِ محمود
کہ تا محشر میں حضرت ہوویں خوشنود

شفاعت کی اجازت دیکے اکبار
کیا سب کام میں حضرت کو مختار

نہیں کس بات کا اب خوف و ڈر ہے
خوشی حضرت کی منظور نظر ہے

یہ سُن اُمت کی تب بہبود حضرت
ہوئے ہیں اُس گھڑی خوشنود حضرت

پھر عزرائیلؑ کی جانب نظر کر
دیئے ہیں قبض کا تب حکم یکسر

تب آئی روبرو حالت نزع کی
ہوئی موجود سب صورت نزع کی

پھر حضرت نے مبارک کھول کر لب
کہے ہیں الوداع اے اہل بیت اب

اُٹھا مسواک کر اپنا دہن صاف
کئے ہیں دانت مثلِ برق شفاف

تبسم کر اُٹھا دست شہادت
کئے ہیں پاؤں لنبے باعنایت

گئے ہیں چھوڑ تب دنیائے فانی
گئے ہیں سیر ملکِ جاودانی

کیا جب روح نے تن سے جدائی
مہک خوشبو کی اُس دم تن سے آئی

معطر دیکھ گھر خوشبو سے ناگاہ
ہوئے رحلت سے سب حضرت کی آگاہ

لگے رونے کو اہل البیت یکسر
ہوا برپا تمامی شور محشر

عجب عالم تھا فریاد و فغاں کا
عجب عالم تھا حسرت کے نشاں کا

۱ے یعنی عزت و بہتری ۱۲ ۲ے یعنی بہشت میں داخل ہونا ۱۲ ۳ے یعنی داخل ہو ۱۲ ۴ے یعنی کامیاب ۱۲ ۵ے یعنی جنت ۶ے یعنی خوشی ...

۵ باقی

شفاعت کریں گے ۱۲ ۹ے یعنی بہت بری ۱۰ے یعنی سامنے ۱۱ے یعنی سکرات کی حالت ۱۲ے یعنی منہ ۱۳ے یعنی خوشبودار ۱۴ے یعنی ایک ۱۵ے یعنی کوچ کرنا ۱۶ے یعنی خبردار ۱۷ے یعنی گھر کے لوگ ۱۸ے قائم ہوا ۱۲

سب اہل البیت پر تھی بے قراری　　سبھی کرتے تھے بس فریاد وزاری
بتولؓ اُس دم لگیں حسرت سے رونے　　نہایت سخت تر شدت سے رونے
کہ اے بابا مجھے دنیا میں اب چھوڑ　　گئے کیوں رشتۂ[۱] امید کو توڑ
نہ یاد آیا ہے اس دم فاطمہؓ کا　　گئے کیوں بھول سب غم فاطمہؓ کا
کہو جبریل کس کے پاس آویں　　فلک کی آخر کس کو سناویں
ہوئے غائب نظر سے مہر[۲] انور　　نبوت کا ہوا تاریک اب گھر
الٰہی فاطمہؓ کی روح یکسر　　ملا دے حشر با روح پیمبرؐ
شفاعت سے نہ کر حضرت کی محروم　　عنایت کر لقائے[۳] شاہِ معصوم
کہے ہیں عائشہؓ نے آہ صد آہ　　ہوا برباد تخت لی[۴] مع اللہ
ہوئے غائب جہاں سے سرور دیں　　امام ہر دو عالم رہبر دیں
فقیروں کو دیا ہے جس نے شاہی　　کیا اوروں کی ہر دم خیر خواہی
سدا رکھا اپنا درویشی سے خوشدل　　قناعت سے رہے ہیں آپ بسمل
دریغا[۵] وہ کہاں ہیں صاحب تاج　　فلک پر حق نے بخشا جن کو معراج
دریغا وہ سر[۶] و سالار امت　　کہاں ہیں حامی[۷] و غمخوار امت
سدا امت کے غم سے چھوڑ راحت　　کئے نہیں ایک شب خوش استراحت[۸]
دریغا وہ کہاں ختم رسل ہیں　　چراغ بحر و بر ہادی[۹] کل ہیں
جو راہِ حق میں بس ثابت قدم تھے　　رضا جوئی میں حق کی دمبدم تھے
دریغا وہ کہاں ہیں گوہر[۱۰] جود　　ہوا جن سے ظلامِ[۱۱] کفر مفقود[۱۲]
کھلے جن کے سبب رحمت کے ابواب[۱۳]　　ہوئے تاباں[۱۴] مساجد اور محراب
دریغا وہ کہاں ہیں شاہِ غازی　　نبوت جن سے پائی سرفرازی
ہوا معمور جن سے کشورِ[۱۵] دیں　　ہوا منصور[۱۶] جن سے لشکر دیں
دریغا وہ کہاں ہیں شاہِ اعجاز　　رسولِ ہاشمی سلطانِ[۱۷] حجاز
اشارہ جن کی دیکھ انگلی کا یکسر　　ہوا ہے شق فلک پر بدرِ انور

۱ یعنی تاگا ۲ یعنی آفتاب دوجہاں یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ۳ یعنی دیدار ۴ اشارہ طرف حدیث شریف کے مراد قرب الٰہی سے ۵ یعنی افسوس ۶ یعنی سردار ۷ یعنی مددگار ۸ یعنی آرام ۱۲

۹ یعنی ہدایت کرنیوالے تمام جہان کے ۱۰ یعنی موتی بخشش کے ۱۱ یعنی اندھیرا ۱۲ یعنی گمنام نیست ۱۳ یعنی دروازے ۱۴ یعنی روشن ۱۵ یعنی ملک ۱۶ یعنی فتحمند ۱۷ یعنی بادشاہ عرب کے ۱۲

تھے اصحاب نبیؐ مسجد میں حاضر
سُن اہل البیت کی اس دم فغاں سب
کئے معلوم رحلت شاہِ دیں کی
سراسیمہ ہوئے یکبار سارے
گرے بعضے زمیں پر ہوکے بیہوش
ہوا تھا حضرتِ عثمانؓ کا یہ حال
ہوئے سودائی بعضے یاوہ گو سخت
عمرؓ پر خوف نے اُس دم کیا زور
کہ جو مجھ سے کہے حضرت ہوئے فوت
نہیں حضرت کا ہے قالب یہ بے روح
نبیؐ ہیں وہ نہ ہوویں فوت ہرگز
عمرؓ کی سُن یہ بات اصحاب سارے
ہوا تھا ایک عجب عالم وہاں کا
نبیؐ کے پاس تب آئے ہیں صدیقؓ
رِدا حضرت کے کر چہرے سے تب دُور
لئے بوسے ادب سے تب جبیں پر
معطر تھا بدن حضرت کا اُس دم
کئے مُہر نبوت پر نظر تب
ہوا تحقیق اُن کے دل میں اُس دم
سو روتے آئے اُس دم گھر سے باہر
کہے سب سے ہوئے ہیں فوت حضرت
عمرؓ سے پھر لگے کہنے کو اس طور
لکھی ہے میت کی جو یہ آیت

پریشاں حال اور مغموم خاطر
یہ واویلاہ کا سُنکر بیاں سب
امام الانبیا والمرسلیں کی
سبھی حجرے کے پاس آئے ہیں بارے
تکلم سے رہے ساکت و خاموش
کہ تھے جوں نقشِ قالیں سر بسر لال
جنوں غالب ہوا تھا اُنپہ اک لخت
سو ننگی سیف لے کرتے تھے یہ شور
دکھاؤں اُس کو اس تلوار سے موت
ہوا ہے باب بیہوشی یہ مفتوح
نبیؐ کا فوت ہونا کب ہے جائز
کئی آئے شبہ میں سخت بارے
تھا ہر ذی روح گویا ہر نشاں کا
کریں تا حالت رحلت کو تحقیق
نظر سے دیکھ اُس دم حُسن پُر نور
گلِ رُخسار رشک یاسمیں پر
نہیں خوشبو میں تھا اول سے کچھ کم
تھی گم مُہر نبوت سر بسر تب
کہ رحلت کر چکے سلطان عالم
ہوئے اصحاب سب گرد اُن کے حاضر
نہیں شک اس میں پائے موت حضرت
کرو تم آیت قرآں میں اب غور
یہ آیت رہنما ہے با ہدایت

۴ باقی

۱۳ آپ کی دست مبارک پر نبوت کی مہر تھی اور اس میں خط قدرت سے کلمۂ شہادت لکھا ہوا تھا بعد وفات کے گم ہو گئی ۱۳ گرد اگرد ... پھرنے والی ۱۲

ہوئے جو انبیا اور مرسلیں سب　　ہوئے ہیں فوت دُنیا سے یقیں سب
مگر ذاتِ الٰہی کو بقا ہے　　سوا یہ اُس کے سب عالم فنا ہے
محمد مصطفےٰ بھی اِک بشر ہیں　　اسی عالم میں داخل سر بسر ہیں
سو حضرت اس گھڑی دار الفنا سے　　ہوئے وصل یقیں ملکِ بقا سے
ہے حُکمِ کُلُّ نفسٍ اُن پہ جاری　　رضائے حق میں ہے بے اختیاری
یہ سُن فاروق کا قائم ہوا ہوش　　ہوئی تھی اُن سے یہ آیت فراموش

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّہُمْ مَّیِّتُوْنَ

یہ سُن اُس دم صحابوں نے یقیں سب　　کہے اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تب
غرض حضرت کا یہ ماتم عجب ہے　　یہ بیتابی کا سب عالم عجب ہے
کرے عقل و خرد کو گم مکرر یہ　　کرے مجنوں سب کو سر بسر یہ
عجب کیا ہی یہ ماتم ہے خسر و سوز　　ہے بیشک در جہاں سودائی آموز
سو اس باعث تھے سب اصحاب بیتاب　　مہیا تھا یہ بیتابی کا اسباب
پھر اس دم غیب سے آواز نادر　　پڑا ہے گوش میں سب کے ظاہر
کہ اے غمناک اہل البیت سارے　　کرے رحمت الٰہی سب پہ بارے
سبھوں پر حکم جاری ہے فنا کا　　نہیں چارہ ہے کچھ دفع قضا کا
رہو راضی خدا کے سب رضا پر　　رہو صابر و شاکر سب قضا پر
نہ یہ ہنگام فریاد و فغاں ہے　　یہ وقت چارہ سازی خوش عیاں ہے
صبوری سے دلوں کو دیجے تسکیں　　کرو سب فکر تجہیز اور تکفیں
پڑا جب سب کے یہ آواز در گوش　　رہے فریاد سے سب ہو کے خاموش
نہ ہو اس دولت سرمدی معزول　　ہوئے حضرت کی تیاری میں مشغول
علی نے کر کمر خدمت کی محکم　　مہیا غسل کا کر ساز اُس دم
اُسی دم پیکرِ سلطانِ دیں کو　　مبارک عنصرِ ماءِ یقیں کو

اٹھا آداب سے مغسل میں لائے ۔۔۔ ادب سے تخت پر لا کر سلائے
تھے ساتھ اُن کے اسامہؓ اور عباسؓ ۔۔۔ بھی فضلؓ و قثمؓ تھے مغسل میں دو پاس
سوا اُن کے نہیں تھا کوئی حاضر ۔۔۔ کئے ہیں بند در کر سب کو باہر
لگے پھر غسل دینے شاہِ دیں کو ۔۔۔ امام الانبیا ماہِ یقیں کو
ہر اک دم غیب سے آتی تھی آواز ۔۔۔ کہ اے ممتاز غسالانِ جانباز
یہ بس ہے جسم حضرت کا گرامی ۔۔۔ وجودِ پاک ہے حضرت کا نامی
اُسے تعظیم اور توقیر کے ساتھ ۔۔۔ کرو طاہر ادب سے سب لگا ہاتھ
مدارے کی یہ ساعت سر بسر ہے ۔۔۔ سعادت کا نمود اس میں اثر ہے
یہ سُن ہر بار آوازِ حزیں سب ۔۔۔ یقیں ہوتے تھے رو رو کر غمیں سب
بھی جس دم قصد سب کرتے تھے ظاہر ۔۔۔ کہ حضرت کا مبارک جسم طاہر
پھرا پہلو سے ہر نوبت بہ پہلو ۔۔۔ کریں پانی سے سب طاہر ہر اک عضو
اُسی دم غیب سے ہوتے تھے ہر بار ۔۔۔ مددگاری کے ظاہر تر سب آثار
اشارے پر یقیں پھرتے تھے حضرت ۔۔۔ یہ ظاہر غیب کی بس تھی اعانت
مددگاری ہر اک ساعت یہ نادر ۔۔۔ عجب تھا معجزہ اُس تن کا ظاہر
بھی حضرتؐ کا مبارک جسمِ پُرنور ۔۔۔ تھا عطر و مشک کی خوشبو سے معمور
نکلتی تھی عجب خوشبو بدن سے ۔۔۔ مہک ہوتی تھی ظاہر پاک تن سے
غرض دے تین نوبت غسل یکسر ۔۔۔ بجا رسمِ ادب لائے معطر
پھر حضرت کے مبارک جسم کو تب ۔۔۔ اُٹھا اُس دم کفن میں لائے ہیں سب
عنبر و مشک اور کافور دے کر ۔۔۔ کئے ہیں پاک تن معمور یکسر
سبھی آئے ہیں تب حجرے سے باہر ۔۔۔ ملائک سب ہوئے ہیں آ کے حاضر
ملائک پڑھ نماز اول سدھارے ۔۔۔ ملے ہیں بعد ازاں اصحاب سارے
کہے ہیں تب علیؓ نے سب سے اس طور ۔۔۔ وصیت ہے نبیؐ کی بس یہ فی الفور
جنازے پر نبیؐ کے با کرامت ۔۔۔ نہ جائز ہے کرے کوئی امامت

۱؎ یعنے غسل کی جگہ ۱۲ ۲؎ یعنے دروازہ ۱۲ ۳؎ یعنے غسل دینے والے ۱۲ ۴؎ یعنے عزت ۱۲ ۵؎ یعنے ظاہر ۱۲ ۶؎ یعنے عزت ۱۲ ۷؎ یعنے اظہار ۱۲ ۸؎ یعنے پاک ۱۲ ۹؎ یعنے دردناک ۱۲

۳ باقی

۱۰؎ یعنے طرف ۱۱؎ یعنے مدد ۱۲؎ یعنے بھرا ہوا ۱۳؎ ایک خوشبو کا نام ہے ۱۴؎ فرشتے ۱۵؎ وفات کے وقت یا سفر کے وقت جو کوئی پیچھے کہ میرے بعد ایسا کرنا اسکو وصیت کہتے ہیں ۱۶؎ یعنے ساتھ بزرگی کے ۱۲

مقرر ہے جماعت ہر زن[1] و مرد
یقیں حضرت امام دو جہاں ہیں
حیات[3] اور موت میں ہیں رتبہ برابر
نہ کوئی اس پیشوا کا پیشوا ہے
یہ سن ہر فرد نے تب باسعادت
اسی صورت سے پڑھ ہر ایک نے تب
نہ چارا چار پھر وہاں کس بات کا تھا
پھر آکر عورتوں نے بھی اسی طور
پھر آ لڑکوں نے اس بعد از پڑھے ہیں
جہاں رحلت[6] کئے محبوب رب نے
وہ کر مخصوص جائے دفن یکبار
ردا[9] تھی ایک مخمل کی نوادر
عجب پُر نور تھا مخمل کا وہ فرش
ردا حضرت کی تھی وہ لبس گرامی
وصیت تھی پیمبر کی یہ سب کو
لکھا بعضوں نے قبل از دفن ظاہر
ورے سابق[12] روایت ہے وہ محکم
کئے ہیں خشت[14] سے پھر لحد کو بند
نبیؐ کی قبر میں اترے تھے اقرب
علیؑ اترے لحد میں سب سے اول
قثمؓ عباسؓ کے لڑکے ہیں مشہور
کہ میں نے جب کیا یہ قصد ظاہر
سو دیکھا چہرۂ انور کو یکبار

پڑھیں تنہا نماز اس دم ہر اک فرد[2]
مقرر پیشوائے انس و جاں ہیں
سبھوں کے پیشوا ہیں وہ مقرر
یہاں حکمِ امامت ناروا[4] ہے
پڑھی اس دم نماز بے جماعت
ادا تکبیر کر فارغ ہوئے سب
پڑا غل[5] سر بسر صلوات[7] کا تھا
بجا رسمِ جنازہ لائیں فی الفور
اسی صورت[8] سب فارغ ہوئے ہیں
حبیبِ کبریا عالی نسب نے
کئے ہیں لحد[9] پُر نور اس میں تیار
بچھائے قبر میں تب لا کے ظاہر
سلائے جس پہ لا کر گوہر[10] عرش
ہوا ہے لحد میں فرش اس کا نامی
سلا دیں فرش پر محبوب رب کو
نکالے ہیں لحد سے فرش باہر
اصح[13] مشہور ہے واللہ اعلم
ہوئے ہیں لحد کے خشت پیوند
علیؑ فضلؓ و قثمؓ عباسؓ یہ سب
بھی نکلے بعد سب کے قثمؓ اکمل
روایت ہے یہ نامی ان سے مذکور[15]
کہ نکلوں تربتِ عالی سے باہر
تو جنبش[16] لب کی ہوتی تھی نمودار

لہ یعنی عورت ۱۲
سہ یعنی اکیلا ۱۲
سہ یعنی زندگی ۱۲
سہ یعنی ناجائز ۱۲
شہ یعنی شور ۱۲
شہ یعنی درود ۱۲
شہ یعنی وفات ۱۲
شہ یعنی مزار ۱۲
شہ یعنی چادر ۱۲ موٹی

۱۳

شہ عرش کا یعنی وجود مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
لہ یعنی بہت برابر
۱۲ یعنی پہلی روایت
۱۳ یعنی بہت صحیح
۱۴ یعنی اینٹ ۱۲
۱۵ یعنی بیان کرتے
۱۶ یعنی حرکت ۱۲
۱۷ یعنی ظاہر ۱۲

یقیں جنبش میں اس دم دیکھ کر لب / کیا ہوں گوش[۱] میں نزدیک تر تب

مبارک لب سے یہ آتی تھی آواز / کہ یارب امّتی باحشمت[۲] و ناز

محبت تھی عجب امّت کی کامل / کہ حضرت شاہِ دیں مہر منازل

نہ بھولے اپنی امّت کو وہ زنہار[۳] / عجب تھے خیر خواہی کے یہ آثار[۴]

طفولیت میں تھے جب مہد[۵] میں تب / ہمیشہ امّتی کہتے تھے یارب

لحد میں بھی یہی تھا ذکر نامی / تھی امّت آپ کو سب سے گرامی

غرض جب شاہِ دیں کو کر کے مدفوں / پھرے ہیں جس گھڑی اصحابِ محزوں[۶]

کیا ہے غم نے اس دم استقامت[۷] / مدینہ ہو گیا رشکِ قیامت

ہوئی ہے سب کے دل کو بیقراری / نوادر[۸] تھی ہر اک کی آہ و زاری

ہوا تھا عائشہؓ کا سینہ صدچاک / یہی کہتی تھیں ہو کر سخت غمناک

کہ یارب وہ کہاں ہیں سرورِ دیں / معلّٰی آفتابِ اوجِ تمکیں

کہاں مجھ کو گئے ہیں چھوڑ اس دم / یہ رشتہ وصل کا سب توڑا اس دم

تھے جس در[۹] کے سدا جبریل درباں[۱۰] / ہوا ہے آج وہ گھر سخت ویران

زیادہ غم تھا سب سے فاطمہ کو / بتولِ پاک زہرا رشکِ مہ کو

یتیمی دیکھ کر حسنین کی وہ / غریبی دیکھ نور العین کی وہ

سدا[۱۱] روتی تھیں ہو کر غم سے بیتاب[۱۲] / ہوئے تھے ان کے دیدے چشمۂ آب[۱۳]

جدائی سے پدر[۱۴] کی ہو کے مضطر / رہے دنیا میں پھر شش ماہ[۱۵] اکثر

نہ غافل ہو رہے اس غم سے وہ کب / تبسم سے نہ کھولے غنچۂ لب

بھی ازواجِ[۱۶] مطہر سر بسر سب / سدا پیتی تھیں بس خونِ جگر سب

صحابوںؓ میں بھی قائم اک حشر تھا / ہر اک دل میں مصیبت کا گذر تھا

دیے خالی دیکھ سب مسجد و محراب / ہر اک کی آنکھ سے جاری تھا خونناب[۱۷]

کئی اس غم سے حضرت کے ہو ناکام / گئے دنیا سے پی کر موت کا جام

رہے بیمار بعضے ہو کے دائم[۱۸] / ہمیشہ غم یہ تھا ان کا ملازم[۱۹]

۱ یعنی کان ۱۲ ۲ یعنی دبدبہ ۱۲ ۳ یعنی شان ۱۲ ۴ یعنی سبب ۱۲ ۵ یعنی جھولنا ۱۲ ۶ یعنی غمگین ۱۲ ۷ یعنی ثبات ۱۲ ۸ یعنی عجیب ۱۲ ۹ یعنی دروازہ

باقی ۲

۱۰ یعنی چوکیدار ۱۲ ۱۱ یعنی ہمیشہ ۱۲ ۱۲ یعنی بیقرار ۱۲ ۱۳ یعنی نہر پانی کی ۱۲ ۱۴ یعنی باپ ۱۲ ۱۵ یعنی چھ مہینے ۱۲ ۱۶ یعنی آپ کی بی بیاں ۱۲ ۱۷ یعنی خالص خون ۱۲ ۱۸ یعنی ہمیشہ ۱۲ ۱۹ یعنی ساتھی

کیا بعضوں کا گم اُس غم نے بس ہوش ۔ رہے دیوانگی سے ہو ہم آغوش

بھی بعضوں نے اُٹھا داغ جُدائی ۔ کیے ہیں ترک سب سے آشنائی

مدینے سے گئے ہیں خانماں چھوڑ ۔ مہاجر بس ہوئے اپنا مکاں چھوڑ

بھی عبداللہؓ بن زید نکوکار ۔ دُعا تھی جن کی بس مقبولِ جبّار

انھوں نے اس فراق مصطفےٰ کا ۔ نہ لائے تاب اس درد و بلا کا

دعا حق سے کیے ہیں یا الٰہی ۔ نبیؐ سے تھی جہاں میں روشنائی

لقائے مصطفےٰ سے دل تھا معمور ۔ میرے اس دیدۂ بینا کو تھا نور

ہوا وہ نور بس آنکھوں سی غائب ۔ مدینے میں اندھیرا ہے عجائب

مجھے آنکھوں سے اپنی اب نہیں کام ۔ میں چہرہ کس کا دیکھوں اس سے مادام

دلجا آنکھیں وہ مجھ کو بے بصر کر ۔ مجھے اس فکر سے آزاد تر کر

دُعا اُن کی کیا تب حق نے منظور ۔ ہوئی آنکھیں اُسی دم ان کی بے نور

رہے غمناک وہ بس اس قدر ہو ۔ فراق مصطفےٰ میں اب بے بصر ہو

بھی حضرت کے وہ خادم پاک جوہر ۔ بلالِؓ باوفا منظور داور

وہ حضرت کی ہوا اس فرقت سی بیتاب ۔ نظر بے نور کر مسجد و محراب

مثالِ حلقۂ خاتم مدینہ ۔ یہ بے رونق نظر کر بے نگینہ

وہاں رہنے سے ہو بیتاب اُس دم ۔ گئے با دیدۂ پُرآب اُس دم

سو آخر جا کے پہنچے جانب شام ۔ رہے اس غم سے ہو کر سخت ناکام

وہاں اک شب نہایت کر کے زاری ۔ زمیں پر سو رہے باخاکساری

تب آئے خواب میں سلطان عالم ۔ رسولِؐ حق امام جن و آدم

سو حضرت نے طرف اُن کے نظر کر ۔ کہے ہیں اے بلالِؓ پاک جوہر

میرے تو قرب کو کیا دگی بھول ۔ زیارت سے ہوا کیوں سخت معزول

زیارت سے مری مہجور مت ہو ۔ جوارِ قرب سے اب دور مت ہو

مرے روضے میں آ بس کر شتابی ۔ نہ کر ماتم سی اب دل کی خرابی

یہ سن اُس دم بلالِؓ نیک[1] کردار ۔ ہوئے ہیں کھول دیدے اپنے بیدار
مدینے کی طرف تب ہوکے مائل[2] ۔ کئے ہیں اُس گھڑی قطعِ منازل[3]
سو آ روضے میں حضرت کے شتابی ۔ کئے حاصل مقامِ بہرہ[4] یابی
غبارِ غم کو دھو خونِ جگر سے ۔ کئے سیلاب[5] جاری چشم تر سے
نمازِ ظہر کی جب آئی ساعت ۔ تب اصحابِ نبیؐ سب اہلِ طاعت
ہوئے ہیں ملتجی[6] از صدقِ جاں سب ۔ کہ تا اُن کے سنیں لب سے اذاں سب
اُسی ساعت بلالِ نیک کردار ۔ مکرّم فدوی سلطانِ مختار
لگے کہنے کو اے اصحابِ مغموم[7] ۔ ندیمِ[8] فرقتِ سالارِ معصوم
میں ہوں حضرت کے غم سے سخت بیتاب ۔ اذاں کہنے کی اب طاقت ہے نایاب[9]
وے عشاق[10] سب مشتاق تر تھے ۔ اذاں سننے کے عاشق سربسر تھے
غرض شوق اُن کا دیکھ اسطور غالب ۔ بلالِؓ پاک باطن با مطالب
اذاں کا قصد کر با دیدۂ تر ۔ یکایک بول اُٹھے اللہ اکبر
محمدؐ کا جب آیا نام اکرم[11] ۔ اشارت کر طرف روضے کے اسدم
گرے ہیں خاک پر تب ہوکے بیہوش ۔ کئے ہیں عقل کو اُس دم فراموش
سُن آواز بلالؓ اصحاب یکبار ۔ ہوئے گریاں حضرت کا دل افگار[12]
نکل کر اُس گھڑی سب اپنے گھر سے ۔ لگے رونے کو تب سوزِ جگر سے
زن و فرزند اور بھی باکرہ سب ۔ لگے رستے میں رونے آ وہاں تب
سُن آوازِ بلالؓ ازواجِ طاہر[13] ۔ بھی بیتابی سے نکلے گھر سے باہر
گویا دن تھا وہ فوتِ مصطفےٰ کا ۔ قیامت یا مصیبت یا عزا[14] کا
رہی نیں تب کسو میں تاب و طاقت ۔ ہوئی ہے تازہ تر زخمِ فراقت
لگے رونے کو اُس دم آہ کر کر ۔ نہایت سخت واویلاہ کر کر
کہ ہیہات[15] اب کہاں ہیں ختمِ مرسل[16] ۔ امامِ دو جہاں سلطانِ اکمل
دریغا[17] بس مدینہ ہے یہ خالی ۔ مدینے سے کہاں غائب ہیں والی[18]

باقی ۱

[1] یعنی اچھے عمل والے [2] یعنی خواہشمند [3] یعنی منزلوں کا کاٹنا یعنی چلتے چلتے راستہ طے کرنا [4] یعنی حصہ [5] یعنی ندی [6] یعنی التجا کرنے والے [7] یعنی غمگین [8] یعنی ہمنشین ۱۲

[9] یعنی گم [10] یعنی عاشقین [11] یعنی بزرگ [12] یعنی دکھی ۱۲ [13] یعنی پاک بیبیاں [14] یعنی ماتم [15] یعنی افسوس [16] یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم [17] افسوس [18] یعنی مالک ۱۲

دریغا وہ کہاں ہیں ماہِ پُر نور[1] | تھی جن سے مسجد و محراب معمور[2]
دریغا وہ کہاں ہیں سرورِ دیں | پڑا ہے کیوں یہ بے سر لشکرِ دیں
دریغا وہ کہاں ہیں شاہِ اعجاز | نبوّت کی بھی تھے مسند ناز
دریغا وہ کہاں ہیں شاہِ لولاک | پکڑتا جن کی تھا جبریل فتراک[3]
دریغا وہ کہاں ہیں شاہِ شاہاں | ملائک[4] تھے فلک کے جن کے درباں[5]
دریغا مثلِ خاتم[6] یہ مدینہ | تہی[7] حلقہ پڑا ہے بے نگینہ
دریغا ماہِ عالم نورِ انجم[8] | ہوا ہے حلقۂ اصحاب سے گم
دریغا وہ کہاں بدرِ علا ہے | جمالِ باکمالِ مصطفےٰ ہے
دریغا دیدۂ اصحاب کا نور | رہا ہے کس ٹھکانے ہو کے مستور[9]
غرض عالم میں اُس دن بس حشر[10] تھا | کھڑا ماتم میں روتا ہر بشر[11] تھا
بلالؓ آخر ہوا اس مستی سے ہشیار | سبھوں کے دیکھ دیدے تب گہربار[12]
لگے کہنے کو اے اصحاب معصوم | گرفتارِ فراقِ شاہِ معصوم
نبیؐ کے غم میں جو آنکھوں سے یکسر | کرے گا چہرۂ اقبال کو تر
نہ اُس کو حشر میں دوزخ سے ڈر ہے | حرام آگ اُس پہ مطلق سر بسر ہے
جہاں تک ہو سکے اب اشکباری[13] | غنیمت ہے کرو اس غم میں زاری
یہ کہہ فرقت سے حضرت کی ہو ناکام | گئے ہیں کرکے رحلت[14] جانب شام
غرض ہر سال وہ آتے تھے یکبار | سو روضہ دیکھ حضرت کا پُر انوار
رواں[15] کر سیل با خونِ جگر تب | زمیں روضہ کی بس کرتے تھے تر سب
وہ رونا دیکھ اُنکا سارے اصحاب | نہایت سخت تر ہوتے تھے بیتاب
اسی غم میں بلالِؓ پاک آخر | گئے دنیا سے رحلت کرکے ظاہر
غرض حضرت کا یہ غم بس عجیب ہے | یہ رونا تو نزولِ[16] فضلِ رب ہے
عزیزو بس یہ رونا ہے غنیمت | گنہ ہر بار دھونا ہے غنیمت
کرو اس غم میں رو رو چشم کو تر | خلاصی[17] تا ملے در روزِ[18] محشر

[1] چاند روشن یعنی حضرت [2] یعنی آباد [3] تسمہ جو زین کے آگے پیچھے لگاتے ہیں [4] یعنی فرشتے [5] یعنی چوکیدار [6] یعنی انگوٹھی [7] یعنی خالی [8] یعنی نور بخشنے والے ستاروں کے ۱۲

[9] یعنی پوشیدہ [10] یعنی قیامت [11] یعنی شخص [12] یعنی موتی برسانے والے [13] یعنی آنسو گرانا [14] یعنی کوچ سفر [15] یعنی جاری [16] یعنی اترنا رحمت الٰہی کا [17] یعنی چھٹکارا [18] یعنی قیامت کے دن ۱۲

کہاں کس میں ہے تابؔ اے اہلِ توقیرؔ / کرے نوکِ قلم سے غم یہ تحریر
علی اس بات میں معذور تر ہے / یہ ماتم دیکھ خوں اس کا جگر ہے
سو رکھ اب خاتمہؔ دلسوز سے ہات / خدا سے مانگتا ہوں بس یہ حاجات
الٰہی کر میری عالیؔ یہ قسمت / نبیؐ کی جا کروں اس دم زیارت
غبارِ غم سبھی اس غم سے دھو کر / رہوں قربان اُس روضہ پہ ہو کر
علی کے دل میں بس یہ ہی ہے اُمید / تو بر لا اس کی یہ اُمیدِ جاویدؔ
سوا اس کے نہیں کچھ آرزو ہے / محبت کی بھری سب دل میں بو ہے
محبت پر کروں نامےؔ کو آخرؔ / پڑھوں صلواتؔ نامی اور طاہرؔ
بروحِ آفتابِ ارض و افلاک / محمد مصطفےٰ سلطانِ لولاک

پڑھو اے حاضرو صلوات آخر
بروحِ سرورِ باطن وظاہر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ

خاتمۂ کتاب

کروں شکرِ الٰہی کس زباں سے / ادا ہووے سپاس اُس کا کہاں سے
کہ جس نے دے مجھے توفیق یکبار / عطا کر قوتِ ترتیبِ اشعار
کیا ہے ناظم اس سلکِ گہر کا / ثنا خواں بادشاہ بحر و بر کا
کرم سے اُس کے یہ ذکرِ گرامی / عجب خوبی سے پایا انصرامی
محض اُس کی عنایت تھی یہ نادر / یقیں تھا کام یہ دشوار ظاہر
لیاقت تھی سخن کی صرف معدوم / نہ شیوہ تھا سخن کا مجھ کو معلوم
غرض اُس کے کرم سے سر بسر یہ / ہوا تیار نامہ پُر قدر یہ
نہ نامہ بلکہ یہ گلزارِ دیں ہے / گرامی ذکرِ ختم المرسلیں ہے

۱؎ یعنی طاقت ۱۲ ۲؎ یعنی صاحب عزت ۳؎ یعنی غم دل جلانے والا ۴؎ یعنی دل کے جلانے والے غم کے حالات والے ۱۲ ۵؎ یعنی بلند ۶؎ یعنی ہمیشہ ۷؎ یعنی مراد ہیں ۸؎ یعنی تمام ۹؎ یعنی درود

باقی ۲

۱؎ یعنی مراد ہیں ۲؎ یعنی بلند ۳؎ یعنی ہمیشہ ۴؎ یعنی لکھی ہوئی کا عدم ۵؎ اس کتاب سے ۶؎ یعنی تمام ۷؎ یعنی درود ۸؎ پاک ۱۲

عجب گلشن ہے یہ مدح و ثنا کا ۔ گلستاں ہے یہ مدح مصطفےٰ کا
نئی ہے طرز اور ساماں نیا ہے ۔ نوادر حال و قال اس میں بھرا ہے
عجب عالم ہے اس کی کیفیت کا ۔ بیاں حضرت کی ہے محبوبیت کا
ہر اک جا ہے نوادر جلوۂ نور ۔ لطیفہ ہے ہر اک خوبی سے معمور
جمع کر معجزات باہرہ سب ۔ نبوّت کے دلائل قاہرہ سب
بیاں مولود کا بھی لا گرامی ۔ بھی لکھ رحلت کا سب احوال نامی
شمائل اور فضائل کر کے منظوم ۔ کیا بارہ مجالس سب یہ مرقوم
دیے مصباح المجالس نام اُس کو ۔ کیا باشوقِ دل اتمام اُس کو
غرض جس دم ہوا گلشن یہ تیار ۔ عجب گلزارِ مدح شاہِ ابرار
یہ چاہا میں نے تب تاریخ کر غور ۔ لکھوں اس خاتمہ میں لا کے فی الفور

سو یہ تاریخ خوش دل نے کہی ہے
کہ احسن روضۂ مدح نبیؐ ہے

سنہ ۱۲۶۰ھ

نوادر دیکھ یہ تاریخ ظاہر ۔ ہوا ہوں بس نہایت شاد خاطر
عجب مدح نبیؐ ہے یہ گرامی ۔ لکھا اخلاص دل سے یہ تمامی
نہیں رکھا ہوں کس سے چشم انعام ۔ نہیں ہے نامداری سے بھی کچھ کام
نہ خواہش ہے مجھے کس سے زر و مال ۔ نہ مطلب مجھ کو ہے جاگیر اور شال
لکھا اخلاصِ دل سے میں نے یہ سب ۔ ہے خوشنودی نبیؐ کی خاص مطلب
خدا واقف میرے اخلاص سے ہے ۔ محبّت اور خلوص خاص سے ہے
عوض میں اُس کے یہ چاہتا ہوں ہر دم ۔ کہ حضرت مصطفےٰ سلطان عالم
کریں دنیا میں عاصی کی حمایت ۔ قیامت میں شفاعت با عنایت
محض یہ آرزو رکھ دل میں مادام ۔ کیا ہوں شوق دل سے اسکو تمام

عجب مدح نبیؐ بے مثال ہی بس
یہ ہے جاگیر میرے آخرت کی
نہ کر ضائع اسے تو یا الٰہی
اسے مقبول کر دارین میں تو
ہے داناؤں کی خدمت میں یہ درخواست
کہ دُنیا میں بنی آدم جو ہیں سب
سوا اس باعث کہیں اُنکے نظر کچھ
ویا مضمون پاویں نا خجستہ
بسبب کے علم سے گر ہو ویں عارف
تو قدوی پر اُسی دم مہرباں ہو
کریں ابیات کو تب اُسکے برجست
وگرنہ پاس رکھ ذکر نبیؐ کا
جہالت کو نہ فرما کام اکبار
وگرنہ ہو ویں خذلاں سر بسر وے
نبیؐ کی اس مدح سے ہو ویں جو شاد
سعادت اُن کو دے دونوں جہاں میں
نبیؐ کی روح کو کر اُن سے خوشنود
بھی لازم ہے جو مدح مصطفٰےؐ دیکھ
مقرر جس گھڑی ہو ویں وہ دلشاد
دعا گو اُن کا میں بیشک ہوں اکم
یہ اس باعث لکھا ہوں میں نے یکبار
دعا سے اُن کی ہے اُمید کامل
یہ گستاخی میری ہے گرچہ ظاہر
ردائے تارکِ اقبال ہے بس
یہ ہے تنخواہ میرے عاقبت کی
مطالب تو میرے برلا کما ہی
جنابِ سیّدِ کونین میں تو
نہایت عاجزی سے ہے کم و کاست
سبھی سہو و خطا سے ہیں مرکّب
قصور آجاوے میرا سربسر کچھ
ویا ابیات وے دکھیں شکستہ
تلازم سے سخن کے ہو ویں واقف
صلاح خیر سے گوہر فشاں ہو
گذرنا نا صواب اس سے ہو پیوست
معلّٰے مدح شاہِ یثربی کا
رہیں مدح نبیؐ سے ہو ادب وار
سزا پاویں مقرر بے حصر وے
الٰہی اُن کو رکھ دائم تو آباد
ہدایت خیر دے کون و مکاں میں
مطالب اُن کے برلا ہر گھڑی زود
بیاں حضرت کا سارا دلربا دیکھ
دعائے خیر سے میری کریں یاد
دعا گوئی بھی ہے اُن سب کو لازم
کہ میں ہوں سخت عاصی اور گنہگار
کہ ہو ویں سب مطالب میرے حاصل
وے مقبول فرماویں یہ آخر

باقی

الٰہی کر رہے ہر دم یہ اشٌ...
طفیل اُس شاہِ دیں کے سب مط...
دکھا فیض اُن کا بس دونوں جہاں...
ہے فیض اُس مصطفٰے کا بس نوادر
پڑھوں صلوات ہر دم پُر کرامت
بروحِ شب چراغ بزم کونین
پڑھوائے حاضر و صلوات ہر بار
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

قبولِ بارگاہِ شاہِ ابرار
میرے ہر لا ہمیشہ با مناسب
مجھے دل شاد رکھ ہر اِک مکاں میں
نحن فیض نبیؐ پر کر یہ آخر
[illegible]
بروحِ مصطفٰے سلطانِ مختار
عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

تاریخ وفات مصنف از فرست
غلام علی مداحِ نبیؐ
۱۲۹۶ھ

خاتمۃ الطبع

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ امابعد یہ کتاب مستطاب سرمایہ حسنات وثواب مضمون مضامین نفایس مسمّٰی بہ مصباح المجالس مصنفہ یکتائے زماں وحید دوراں عالم عامل فاضل کامل حامی دین نبیؐ واقف رموز خفی وجلی جناب قاضی غلام علی صاحب مرحوم الملقب بہری نور اللہ مرقدہٗ مشتمل بر احوال برکت اشتمال سید اولاد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس میں فاضل مصنف نے اپنی ذکاوت وفطانت کے فیض سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے شمائل وفضائل ومعجزات باہرہ با دلائل قاہرہ [illegible] در حلت [illegible] پر تقسیم کر کے سلیس اُردو نظم عام فہم تحریر فرمایا ہے اور سہولت کیلئے ادق الفاظ کے ترجمے جا[illegible] سوداگران نامدار فخر التجار روزگار جناب علی بھائی شرف علی [illegible] تاجران کتب نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے مطبع محمدی واقع بمبئی مجگام گنجیا [illegible] میں حلیۂ طبع سے مزین فرما کر ابراہیم رحمت اللہ روڈ دکان نمبر ۳۷۳ سے شائع کیا۔

پرنٹر و پبلشر یوسف بھائی ایم بھاتری مطبوعہ مطبع محمدی مالکان علی بھائی شرف علی اینڈ کمپنی [illegible] روڈ مجگاؤں بمبئی ۱۰ ایم عم